



U15593

P 14-10-09.

Title - MAJMA NUQHAT; YAHAN; TAZKIRA SHORAY  
URDU (Part-2).

creator - Meer Qudsat ulah Qasim; Musaltis  
Mehmood Sheesari.

Publisher - University of Punjab. (Lahore).

Date - 1933

Pages - 456.

Subjects - Tazkiris Shoras - Urdu.



مجموعۃ النغم  
جلد دوم





۱۹۱۰۴ ۲۱۰۹

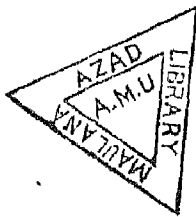
۲۵۰

M.A. LIBRARY, A.M.U.



U15593

OKED-2002



# مجموعہ نغمہ

(جلد دوم)

## عظیم

تمنہ چار کس می داغ اما تحریر کیے ازاں [چار بہ نکلہ نسب] می شناسم و از سہ تاسے باقی

### اول

شاعر محبت لزوم مرزا عظیم بیگ مر [حوم است] وے کا بلی الاصل و جہاں آبادی المولد و بسیار  
 حب غنیمت [است] دوست نواز دشمن [گداڑ] مروہ نہاد فتوہ بنیاد محبت پرور مودہ  
 ترظریف ~~میں~~ صاحب ابتلاج بیکہ و کشادہ ابرو [بود] شعرش پختگی تمام دارد در خیال بندی و [نانک]  
 لی خیلے ہنر پر داری ہا بر روے کار آرد و میں کار استوارید طوے داشت و [بیشتر] بمعانی بندی  
 ت می گماشت اکثر غزل در غزل بتلاش لفظ و معنی تاسے چار غزل میگفت و [صنائع] بدائع بسیار بکار  
 بردن و در طبعش از قصائد ریختہ طبع و قادی [روشن می شود قصیدہ] وے بے اغراق بہ قصیدہ سرآمد  
 اسے فصاحت اما مرزا تمہ رفیع سودا می ماند مختصر کلام و بواسطہ مختصر نہایت جودہ و پختگی بر صفحہ روزگار

از ویادگار است خیال شاعری در کاغذ دماغش چنان پیچیدہ، زد کہ نحو را صاحب ہندی زبان می پنداشت  
و شعر ہیچ منتقے در میزان طبعش از خود سری با وزنی نداشتند اما از این با در گذشتہ و از حق  
در نگذشتہ و از راستی چشم ناپوشیدہ میگویم شعرش با وصف قلندر بنوعالی [دیگر دارد و  
شاعری] و با وجود کم نظری بر کلام اساتذہ قدیمہ از جهان دیگر است شق سخن در ابتدا از استاد  
بیشتر از شعرا سے عالم شیخ ظہور الدین حاتم [فرمودہ و در آخر با] بہ سر آمد شعر کے فصاحت آما مرزا محمد  
رفیع سودا تو سل نمود [ہ] و قبل ازین چندے از خدمت سرایا برکت مضمار سخن سازی را [یکہ] تا نزد  
مرد خواجہ میر در [دہم فیض سخن] ریودہ محبت کہ با قاسم ہمدان سرایا نقصان داشت در اثنائے ذکر میر  
انشاء اللہ [خان انشا بہ شمشہ] آن اشارتے رفتہ [از اعادہ لا طائل آن امتنع گزیدہ بہ تحریر یک صد  
و پنجاہ و یک شعر از اشعار آید از آن مغفرت کردہ کردگار و نہ بند بخش کہ در ہجو] میرا موسوم گفتہ می  
پر دازد منہ عفی اللہ عنہ سے

اتنی تو یہ حواسی دیدار [کی ہوس پھر] بس ہم نے موسیٰ دل دیکھا شعور تیرا

سب سے توقع تھی سو اگھر [نکلا] سب سے تھے تھے جسے آہ سو مجھ پر نکلا  
شوق میں [تیرے] لگانام کو عالم کے [کلناک] تو بھی تو شل نگیں گھر [سے] نہ یا ہر نکلا

کوزہ خام مشابک [ہے] [سر] چاک چڑھا یا کہ سب بر سر گردش دل صد چاک چڑھا  
ہوں میں وہ ذات مقدس کہ گولے [کی] طرح بعد میرے لے صبا میری مری خاک چڑھا

- بیڑہ و غزل -

موقوف نہ ساقی ہی پہ رکھ کام ہمارا تو ہی کہیں - - - - -

کیا بلا ہے شیخ تیری ریش پر رنگ خضاب دیکھ کر جس کے تئیں [حیران] ہے بہرہ پیا

جلوہ فراکل جو میخانے میں وہ مے نوش تھا [مثل] جام و شیشہ دل بادید [ہ] ہم آغوش تھا

[سب جو] بزم [خو دیو اور ہیں ہوا اور] مہمنا ذکر  
[جوں] چراغ خانہ [مفلس ہر] ایک خاموش تھا

ہر آن ہم [غنی] ہیں عریاں تہی کی دولت  
جامہ رکھے سو جانے دامن دراز کرنا

نالہ و شور و فغاں ہے تیری و مسازی سے [یار]  
کسے دل خالی کر ہیں جوں شیشہ ساعت عظیم  
ورنہ جوں نے دل ہمارا محض بے آواز تھا  
پر کدورت ہی رہا اپنا تو جو دم ساز تھا

[کل] چشم [خونقشاں سے] گلزار پرین تھا  
کیجو عظیم کو بھی یا رب [غرق] حرکت  
اور معنی بند ایسا ہندی زباں کا صائب  
ایک دن جو گھر سے نکلا خطا شعاع [آسا]  
و یکھا جو [د] فن کرتے جوں شمع پر ہوناوس  
دامن کا تھا جو تختہ یک تختہ چین تھا  
[آوارہ] جنوں [سا ایک صاحب سخن تھا  
ہندوستان سے لے کر شہر زاد کن تھا  
[بگھڑا] ہوا بدن پر ہر تار پسین تھا  
[تربتیں و در] تن سے بالشت بھر فن تھا

پڑ گیا ہے [سایہ کس کی زلف] کا دیا [کے بیچ]  
منفصل از بس ہوا آئینہ [او] سے کھا شکست  
جسکے بیچ و تاب [سے] ہے [نت] پریشاں [موج آب]  
چین پیشانی سے اوسکے [ہے] نمایاں موج [آب]

زور قریب [ی] پھر ہے تجھ پہ اسے خورشید رو  
سر بر [ہنہ کر لہول مونہہ کو] گھر گھر آفتاب

عقل [و ہوش] ایدھر کو دل کھینچیں اودھر وحشت جنوں  
دیکھے ہوتا ہے کس کے یہ دریکتا نصیب

بعد میرے ہوئی یہاں عشق کو تاثر نصیب  
مثل سیما ب موے پر ہوئی اکسیر نصیب

روشن کرے ہے نام نگیں کر کے روسیاء  
ہے [سمیں] بھی ہنر جو کرے اختیار عیب

[تم نے] تو مدت سے پٹکا اپنی [نظر] سے ہمیں  
اشک ساں پر [ہم ہوئے جاتے] ہیں دامگیر آپ

جوں غنچہ اس چمن سے جو باندھا عظیم [زخمت]  
خال اوس کے زیر زلف ہے یریا کہ ہے عظیم  
پھر پیر چہ تھمتہ وہم زیر پا چہ تخت  
مجاشب [فراق] میں [کوئی سیاه تخت]

کروے ہے [دکھو] زیادہ صفائی [سبک] [مزا] [ج]  
خاک غبار [خاطر] و باد دم حساب  
دل کی ہمارے صانع قدرت نے کی سرشت  
طرح کی ہو س کچھ ہے نہ [دستار کی حسرت]  
آب شراب و آ [نش] رنگ گل بہشت  
اے زخم جگر سودہ الماس سے ہو صاف

دیکھ نیرنگی ہمارے رنگ چہرے کی یہاں  
خوشید صفت یہاں سرعریاں میں ہمارے  
اے زخم جگر سودہ الماس سے ہو صاف  
طرہ کی ہو س کچھ ہے نہ [دستار کی حسرت]  
رکھ دل میں نہ اب مرہم ز [نگار کی حسرت]

دیکھ نیرنگی ہمارے رنگ چہرے کی یہاں  
کھل گئی [خور] [شید کے مونہ پر بھی] گھبرا کر بہت

جوں [شع کب] چھپے ہے مرے سوز [جاں کی بات]  
بھر [عمر تنے] سیدھی نہ اے مہریاں کی [بات]  
ہر بات میں زالی ہے کچھ تیرے ہاں کی بات  
بوں تار ساز کب میں کہوں داستاں کی بات  
پیدا کرے جو نام کوئی تو مٹے ہے کھوج  
سرکاٹو تو گلے سے ہو ر [وشن] زباں [کی بات]  
[حب] کی نکلی تو کی ہے [سدا ہم سے یاں کی بات]  
نکلی سوا نہیں نہ کبھی تجھے ہاں کی بات  
نکلتے ہے اوس کے ہاتھوں پہ میری زباں کی بات  
عقدا کے جی سے پٹھ چھینا [م و] نشاں کی بات

آتا ہے گر [یہ غیر کے سن کہ] بیاں کی بات  
جوں شمع [سر] کے ساتھ ہے میری زباں کی بات

ہوں سینہ چاک و [چشم] تراز بسکہ جوں قلم  
بیٹھا ہوں [سر لیے تری] تقسیر پر عظیم

نت صف مژگان کے سنگیش [چلا کرتی] ہے چوٹ  
[ہے] بجایو شیخ لے ہے یہ تری ڈھاری کھسوٹ  
چشم عاشق کا جو رس دیکھو تو ہے پانی [کی] پوٹ

پلٹن چشم فرنگی زادہ دلپر باندہ کوٹ  
سر چڑھا جو رونے تیرے شانہ کو بہت [چھٹ] کیا  
رس [بھرا] آنکھیں [توینوشوں] کی ہوئی ہیں عظیم

یعنی ہے یہاں کمال پہ [رکھنی نظر عبد بنی]  
جوں شمع پابنگل مجھے رو رو [نہ] کر عبث  
[جوں آیینہ] میں چشم سراپا ہوں پہ [عبث]  
مجھہ گرم رو کے [مت ہو مقابل شرعبث]

جو ہر کے ہوتے دیکھ تہی دست ہے چنار  
کب سوز دل نبجھے ہے نہ یہ چشم تر عبث  
[حیرت] دی نہ فرصت [نظا] رہ ایک پل  
جوں برق آکے پاؤ نہ رکھا کہ پھر گیا

حرمت ہو [تیری کل جو کروں میں گناہ آج]

رحمت تو [مرتبے] پہ مرے کر نگاہ آج

[دیکھ] جسا کو [کو کہن] پھتر کی بھی [نکلے ہے] کلنج

[سوز] ش عشق بتاں سے دل میں وہ بھڑکے ہے آج

حشر کو بھی نہ سنو کان سے آوازہ صبح

ہوں میں وہ مرست ازل ساکن ظلمات کہ جو

کو کہن کے خون کی دولت ہوا ہے سنگ سرخ  
جس طرح آپس میں کہتے جاتے ہیں کرتے [جنگ] سرخ

اسقدر پھترنے کب پایا تھا یار و رنگ سرخ  
یوں تری خاموشی میں لگتے ہیں پیارے لال [سب]

ہو مکدر [دل زمانے] سے بنایہ خشک سرد  
خلق کی نظروں سے مل مینا [نہو عینک کھجو]  
[شیشہ ساعت منط] فوں کی جگہ نکلے ہے گرد  
مردم میدان میں رہ نامرد [کب ہوتا] ہے مرد

شیخ شیمانی کو مت جل ہے وہ سو بچری ہے رائڈ  
خاک دنیا پر چومت خاک پر (تو) لی ہے ڈانڈ  
اوس کے [خط سبز نے] عالم کو دکھلا باغ سبز  
علم تو کم ظرف کو لاتا ہے اولٹا جہل پر  
[کر دیا] ہے [جنے] تجھے گاؤ دی کو دن کو ساٹھ  
کھا کے سردھگڑوں کا پھر خنموں موٹی ہستی ہے رائڈ  
کر کے چار آنکھیں بتایا چار ایرو [موٹ] مانڈ  
عاقبت کتے کو گھی بچتا نہیں دیتا ہے چھاٹ

سوزش عشق لکھا چاہے تو [کر] پہلے عظیم  
صفحہ د [ل] کا زر افشان شر سے کاغذ

را [نر] دل [اپنا کہیں دور رو کے شیشے] کی طرح  
جو تیری مجلس میں ہم [پاویں کہیں اک بار بار]

جوں صبح چاک جیتے ذرہ پھرے نہ آنکھ  
ابھرے ہے مثل [شیشہ ساعت عبث فلک]  
[قوارہ سال] بلند ہے جن کا کہ حوصلہ  
طور کر دیتا تھا جس کا شعلہ گر کہسا رہ پر  
یہاں [ہے شکل مہر] نظر نار تار پر  
[اتنا] غرور [کیے نہ مشت] غبار پر  
دریا دلوں کو تنگے میں ماریں ہیں دھار پر  
اب شر ہے خند زن اوس آہ آتشبار پر  
برق تک مارے ہے چمک مہری چشم زار پر  
گر گیا جوں اشک نظروں سے یہ میرا گریہ آہ

[پاس] سخن یہی ہے یہاں [اوس کی شان پر]  
[باتی رہ] ہے گا ایک نہ قصہ جہان پر  
غم میں تیرے جو یوں اوڑ [اتے] پھرینگے خاک  
چھاتی تو پر تھی اشک سے مانند آئینہ  
لا [کھوں] ہی [مردے] یاد نے یہاں تو دیے جلا  
مانند [خامہ دست جو سرد اپنا] زبان پر  
[آگئے] جو ہم بھی اپنی کھجو داستان [پر]  
تہیج گئی کوئی دن میں زمین آسمان پر  
افشا کیسا نہ چشم نے راز نہان پر  
عیسیٰ بھی وہاں دھڑ [ہے ہی] رہے آسمان [پر]

رکھیں سمجھ کے شمع قدم شمع دان پر  
ہو مختصر تیسر کا گنا گنا کمان پر  
حیراں کھڑا [رہوں] ہوں سدا آستان پر  
نازاں [نہ جوں] لگیں ہو تو نام [د نشان پر]  
گذا کبھی نہ [شکوہ سر مو] زبان پر  
آتا ہے گر یہ ہر سر حرف بیان پر

[پاؤں] کو بھی یوں کوئی بیٹھے ہے مونہہ پیار  
تا شیر آہ کو خم پیسری نہ ہو جو شرط  
گھر میں بھی اپنے آئینہ ساں منتظر ترا  
[نام] آوری جہان میں ہے باعث کلناک  
جوں شانہ [سینہ] چاک ہوں لیکن سوائے شکر  
تقریر سر گذشت نہ پوچھو کہ خامہ وار

جوں غنچہ جب زبان کھلی عر [ض حال پر]  
کرتا ہے کوئی دن ہی میں پیدا یہ بال پر  
جلتے ہیں یہاں تک آتے فرشتے کے بال پر  
جی مت جلا پتنگ تو ایسی [چھٹاں پر]  
یعنی کہ جاے [بوسہ] ہی خالی ہے گال پر  
[بچے نہ ہاتھ شانے کا چینی کے بال پر]  
پھرتے تھے مثل چرخ ابھرتے جو مال پر

دل کے بھی غم سے ٹکڑے ہوئے اپنے قال پر  
نازاں عبت ہے اپنے تو حُسن و جمال پر  
ہر [استغواں] ہے شمع صفت مشتعل نہما  
رہتا [نہیں ہے دید] ہر ٹکڑے سے شمع کا  
کہتا ہے وقت خندہ یہ رخسار کا گرہا  
فارغ ہے [کش کش] سے جہاں کی شکستہ دل  
چرخا بنے وہ کاسہ [گدائی کا لے] عظیم

غنچہ ساں مونہہ چومنے [کو گل بھی یوں] لب سکیڑ

گر سنے گلشن میں پیارے یہ تری باتوں کی چھیڑ

شیشے میں نہیں ہے یہ ہوئی متعل آتش  
اے چرخ سب جلتا کہ لگی متصل آتش

سوزش سے مری [بسکہ] ہوئی متعل آتش  
بھڑکا ہی دیا آنے واماں شفق کو

ایں شعرا بعضے بہ ثواب عباد الملک نسبت کنند عفی اللہ عنہ اما میں بے بضاعت زبان مرزا



مروم شنبہ کہ در غزل خود می خواند [و] ہم در دیوان دستخطی خود ثبت نموده واللہ اعلم بحقیقتہ [الحال]

۵

جھکڑا [چکا دو میرے جنوں] کا تم اب کے سال  
روشن دلوں کو کورسوا دوں سے ہو نہ ربط  
بانگ و صاۃ شیخ پہ ناداں نہ جائیو  
زنجیر کر کے [جو] ہر شمشیر سے [غرض]  
کیا آیتے کو دیدہ تصویر [سے غرض]  
یہاں کا ٹنا گلو کا [ہے تکبیر سے غرض]

دیکھ ہے ریگ [رواں] تک شیشہ ساعت [میں بند]  
ہے صفائے دل ہی یعنی کرنے کو [تسخیر شرط]

شب سے گو اشک رواں [تا بسحر] کھتی ہے شمع  
خونچکاں میرے سے کب دیدہ تر رکھتی ہے شمع

ہے اوس کی گلی میں گزراہ شب و روز  
اوس راہ سے جاتے ہوئے آویگی صبا تنگ

[یہ خاک رسی] مجھے لے فلک تناک پہچی  
اوڑوں ہوں ابتو ہوا پر بزرگ [تکبہت] گل

دل جل کے بچہ گیا ہے [کے شوق باغ و گل]  
بجھتی ہے آگ صبح کو ہر [شمع کی پرآہ]  
جوں [شمع اب] نظریں بر [ابر ہے داغ و گل]  
تم پھر ہوئے نہ پر کھواے دل کے داغ [غل] گل

نہ غبار [باد] باندہ سگ سگ [کہیں] جل بھڑک کے تو [داغ دل]  
[ہمیں] ڈر ہے یہ کہ مبادا اب نہ دھویں میں گل ہو چراغ دل

[ہے خاک] در سے تری آرزو تیسم کی  
بھرا اگر چہ ہے آب رواں سے خا [نہ دل]

۱۵ دونوں سنوں میں موجود ہے - مگر وزن سے زائد ہے +

شکل خانے کے زباں [کوٹہ] قلم رکھتے [ہیں ہم]  
ورنہ لسانی زباں [کی] بیش و کم رکھتے ہیں ہم]  
اے عظیم اوس کی گلی میں جب [قدم رکھتے ہیں ہم]

درد دل کہتے کا اڑ بس ربط کم رکھتے ہیں ہم  
[کم زباں] کہنے کو ہیں جوں خامہ ہم خاص میں یار  
اشک ساں پھر گھر میں آنے کی نہیں رکھتے امید

ورق ۲۰۶

لاد صفت تب یہ جاسے جائیں جو مرہم کہیں

داع جگر کو مفید ہوئے ہے مرہم کہیں

[کہ جوں] خورد شید تنگے سر سر بازار [بیٹھے ہیں]  
ہم اس [میناے گردوں پر تو مارے دھما بیٹھے ہیں]  
ہم اکثر ایسی باتیں سن کے مونہہ پر مار بیٹھے ہیں  
بشکل ماہ نور کھچے [ہوئے] تلوار [بیٹھے ہیں]  
دلوں میں گھر بنانے کو سر بازار بیٹھے ہیں  
اس اودھی [کھو] پری پہاڑے ہم پیرار بیٹھے ہیں

نگاہ یار سے ہو مست یوں ہتیار بیٹھے ہیں  
دکھاوے سے کے [گو] سوز رنگ جوں تار و در [کیا] حال  
طلب پر پوسے کے زلفیں لگیں بل کھا کے [یوں کہنے]  
داع اب تو فلک پر ہے ہتوں کا جو خدائی پر  
جگہ کرتی ہے خاک رہ میاں شیشہ ساعت  
فلک غرے سے ہے سرکش تو اپنا سرفرو کب ہے

ہمیں ہیں دونوں [سزاوار] یہ نہ ہو وہ ہو

شراب و خون دل اے یار یہ نہ ہو وہ [ہو]

جوں قلم پہلے [زباں کٹے لے تو] پھر تقریر ہو

حال دل کہنے کی یارب ہم سے کیا تدبیر ہو

[موتی] پروتے یہاں نگہ اشکبار کو

[چھاتی پھینگی سلک] گہر ہر صدف کی دیکھ

خانہ بردوش چلے یعنی سفر کرنے کو  
سخت آفت ہے یہ سوراخ جگر کرنے کو

اشک [با] لخت دل آئے ہیں خبر کرنے کو  
کم ہو اس [رشتہ] الفت کا سرشتہ یارب

۱۔ یہاں کوئی لفظ رہ گیا ہے۔ دونوں نسخوں میں اسی طرح ہے۔ قلم سے پہلے غالباً 'سر' ہوگا۔ ۲۔ تارے ۱۰۰۔

[خاکساری پہ سیہ چشموں کی] مت جا اے دل

سرمہ سا پھرتے ہیں یہ آنکھوں میں گھر کرنے کو

ق

[پرکدورت میں نہ] مانے کے یہ میخوار عظیم  
[خاک] دیں مونہہ میں چا شیشہ ساعت کی طرح

میکہ میں نہ انہیں کیے گزر کرنے کو  
پانی مانگی جو کوئی حلق کے تر کرنے کو

ہے جنون عشق سے از بسکہ پر جوش آئینہ  
ساجت شرح ویاں رکھتے نہیں روشن ضمیر  
کیوں نہ ہوے دل ہمارا پردہ [پوش راز عشق]  
سینہ صافوں [کو تو نسبت عشق] سے تازی نہیں

خاک مل مونہہ کو پھرے [ہے خانہ] برویش آئینہ  
واقعہ [ہنریک] وہ ہے گو ہے خاموش آئینہ  
خانہ حمام کا ہوتا ہے سر پوش آئینہ  
سنگ میں باہم شرف تھا ہم آغوش آئینہ

[لگ لگ ترے پاؤں سے جڑتی ہے] حنا بیٹھ  
سر کھینچ نکالا مجھ جوں رشتہ تسبیح  
جوں قیلہ نما آہ میں آسودہ پس مرگ

تیرے بھی میاں ہاتھ ہیں باندہ اسکو [لگا] بیٹھ  
سو گھر میں جنوں سے میں [رہا] سر کو چھپا بیٹھ  
گر [دش سے تہ رنگ بھی ایدم نہ رہا] بیٹھ

آباد رہو [پیر] مغاں اب یہ میسکہ  
خواہی پیالہ خواہ [سبو کھیچو] کلال

ہم بھی لبوں کو پہاں [سے] ترا یک بار کر چلے  
ہم تنجو کو اپنی خاک پہ [مختار کر چلے]

دم لے تنک تو چنم [ترا نگشت] کے تلے  
تارستار بن [گئی کثرۃ] سے اسے طبیب

آتے ہیں بخت دل نظر [انگشت] کے تلے  
نبض مریض عشق ہر انگشت کے تلے

ہمارے اشک میں [ماچین] سے لے تا بہ چیں ڈوبی  
نگاہ ناتواں آنکھوں سے نکلی تھی کہ اشک آیا

یہ طوفاں بھی قیامت تھا کہ ہر ایک [سز میں] ڈوبی  
مولارہ [گیا] جی میں [کہ ایسی] ناز میں ڈوبی

نکل جاتے ہیں مثل شمدان [پاؤ سے لے] ستر تک  
ہمارے اشک نے پائی [نہ تیرے] لمیں [جا] ورنہ  
رکھیں ہیں غیر جنسیت کے ہم پر طاق پابوسی  
سترشک شمع تک آخر کو ہو ہے شمع فانوسی

گو شام کے آنے کو [وہ] کہتا ہے عظیم اب  
میں جانو کبھی آئے جو وہ [صبح] تک بھی

ابھرے ہے [تو اسے] شیشہ [تہی] اپنے دھول پر  
[پچھتا ہے کوئی شمع] صفت سوز دل اپنا  
نکلا ہے ترا ہاتھ [جو] پتھر کے تلے سے  
سر کاٹو اگر تو ہو نمودار گلے سے

جلتی [ہے] شرح سوز سے میری زبان کلک  
ہر دم لے ہے لے جو سیاہی دوات سے

میں آہ کیونکہ کہوں حال دل کہ مثل تفتنگ  
[صدانکلنے سے] آگے دہن میں آگ لگے

دیکھے ہے تری چشم تو کہتا ہے یہ ساغر  
جوں شیشہ ساعت ہے فلک خانہ پر گرد  
پہچانہ ابھی عمر کا یارب کہیں بھر جائے  
یوں دور سمجھ آپ کو کتنا ہی اچھر جائے  
پتھر بھی لگیں سے ہے سیماں ترے بہتر  
جو اپنے پس مرگ [گئے چھاتی] پھر جائے

غبار اب دونوں دل کا ہو فرو جوں شیشہ [ساعت]  
جو سرگوشی میں یک شاعری تو [ہم سے ہو ہم] بیٹھے

نام کو کلک لگے ہے جا جب کم بیٹھے  
لاکھ چوڑا کو گلنے جوں جئیں جم بیٹھے

قطرہ نیساں کا موتی فی الحقیقت آب ہے  
اشک جب آنکھوں سے ٹپکا گواہ نایاب ہے

ہے کہاں یا ماہ نو ابرو ہے یا محراب عشق  
 سرخ یہ تلمہ ہے یا رب یا ستارہ [آتش]

یا [کسی عاشق کے پیا] رے [قل کو شمشیر ہے  
 یا کسی] عاشق کا نواں [اٹھ کے گریباں گیر ہے

پریشاں [ہیں حواس] اپنے سلیقہ دیکھ شانے کا  
 مثال آئینہ چھاتی بھری ہے تسپ حیرہ ہے

کھلایا ہاتھ میں ناگن کو جس پر خشک سستی ہے  
 ہمیشہ چشم رو رو بوند پانی کو [ترستی ہے

جس طرح آتا ہے میم دہے اوپر ابر سیاہ  
 اوس طرح لیٹے ہے تیرے مونہہ پر زے و لام نے

### رباعی

کی درد کی جو ذات مبارک پہ نظر  
 ہووے نہ اگر درد قسم ہے کہ [عظیم]

[ہے] معنی لولاک کا پر تو اوس پر  
 [لڑکانہ] تولد ہو ز بطن مادر

### دیگر

نواب کے گھر میں گر خدائی ہوگی  
 جوں آئینہ آب و نال کے دھوکے میں عظیم

[اور عرش] بریں تلمہ رسا [نئی ہو] گی  
 خلقت یہ پہیہ سد [اصفائی ہوگی]

### دیگر

پوشاک پہن کے سج بنائی تو کیا  
 موبہم ہے جوں عکس نظر میں یہ شکل

جوں آئینہ کی جو خود نسائی تو کیا  
 آئی تو کیا واگر نہ آئی تو کیا

### نہ بند از مخمس ہجو میر انشاء اللہ خاں الشاہ

وہ فاضل زمانہ ہوئے جمیع علوم  
 ریل و ریا معنی حکمت و ہیئت جفر نجوم

تحصیل صرف و نحو سے جنگی مچی ہے دھوا [م]  
 منطق بیان معانی [کہیں سبزیں] کو چوم

[تیری زباں] کے آگے نہ وہقاں کا بل چلے

ایک دو غزل کے کہنے سے بن بیٹھے ایسے [طاق] دیوان شاعروں کے نظر سے رہے [بہ] طاق  
ناصر علی نظیری کی طاقت ہوئی ہے طاق ہر چند ابھی نہ آئی ہے ہمید [جفت و طاق]  
شنگری تلے سے قدسی و عرفی نکل چلے

نزدیک اپنے آپ کو کتنا ہی سمجھو دور پر غوب [جانتے ہیں] مجھے [جو ہیں] ذی شعور  
وہ بحر کونسی ہے نہیں جس پہ یہاں عبور کب میری شاعری [میں پڑے] شبہ سے [قصود]  
بن کر قفل نکالنے کو تم خسل چلے

دوق ۲۰۸

[موزونی] و معانی میں پایا نہ تم نے فرق تبدیل بحر سے ہوئے بحر خوشی میں غرق  
روشن ہے مثل مہر یہ از غروب تا بشرق شہ زور اپنے زور میں گرتا ہے مثل برق  
وہ طفل کیا کر لگا جو گھٹنوں کے بل چلے

نقاد و فکر میں کہوں معنی و مشال تجنیس و ہم رعایت لفظی و ہم خیال  
فرق رجز و بل نہ لیا میں نے گو سنبھال نادانی کا میرے نہ ہو دانا کو احتمال  
گو تم بقدر فکر یہی کر حمل چلے

ہے امتحان زور تو یہ پیش عقلمند میرے سے تم قصیدے کہو یا کہ قطعہ بند  
گو [ہجو] اوسمیں [ہو] میری لیکن ہو دلپسند یہ بات ہے زالی کہ دروازہ کر کے بند  
دشنام گھر میں دینے محل بے محل چلے

میرا سا شعر [کب] ہو پڑھے گو کہ نحو و صرف ہووے بیاں معانی سے میرا بیاں نہ حرف  
[منطق] سے کیا ہو منطق کا پایا نہ ہو جو ظرف [منقول] کی بھی عمر کی معقول ہے نہ صرف  
ہیئت پڑھے سے اور ہی ہیئت بدل چلے

کم ظرفی سے نہیں تو یہی آئے ہے انگ کیجے نمود خلق میں اب کمر سخن کی جنگ  
اپنے تھیں تو [نخشے] آتا ہے یار ننگ اتنا بھی رکھے حوصلہ فوارہ ساں نہ تنگ  
چلو ہی بھر جو پانی میں گز بھرا وچھل چلے

کیوں جنگ گفتگو کو تم اوٹھ دوٹے اس قماش کہتے جو بھاری پانچپ ہوتا نہ پردہ فاش  
 [پرسجھیں] کب یہ بات جو کندے ہوں [نا تراش تیغ زباں کو میان (ہی) میں رکھتے تم اے کاش  
 ناحق جو تم ازار سے باہر نکل چلے

## دوم

سخن گوے نیک نہاد از بلدہ عظیم آباد محبت و خوبی التیام مرزا زین الدین نام ازیں مطلع کہ منسوب  
 است بد و معلوم می شود کہ وہ شاعر است خوش گوے  
 زلف نے جس کے تیں دکھائی شام پھر اوسے دوسری نہ آئی شام

## سیوم

مردے از دو و مان کریم الملقب بہ شاہ محمد عظیم خوش طبع صاحب سخن [المتعارف] بہ شاہ [جھولن  
 رس] عزیزے بود درویش نہاد از خاک پاک شاہ سچان آباد صانمہا اللہ عن الشر والفساد کہ بسیار  
 بازداشتی و وارستہ روشنی ایام عمر گرامی بکام دل بسری برد و ہرچہ دلش میخواست میکرد و بہر کس کہ توجہ غلط  
 رو میداد در میخورد و پسر خود را بہ نشہ نوشش موسوم ساختہ و بایں [ہمہ] باغرا و مساکین نزد محبت باختہ  
 خوش زندگانی نمودہ و بہ نہایت خوش [د] لی عمر گرامی بسر فرمودہ [بیشتر] اوقات [بعد] اداسے و افس و ادرا  
 [مقررہ] و امور ضروریہ در ارجوہ میخفت و میگفت کہ ارجوہ [اش] را پیوستہ [بجنبش] دارند و از اینجا سن  
 کہ نام متعارفش مردم بر زبان بیشتر آرد مختصر کلام [شخص] بود مفتنم و مردے بود با جو و کرم خیال شاعری  
 بطور خود در سرداشت و [ہر] چہ بخاطر [عاطر]ش رطب باشد یا یابس میگذاشت بہ ہر و دادن آن  
 بہمت ی گماشت از انکہ [میلش بیشتر بہ مثنوی] گفتن بودہ افسانہ چند موزوں فرمودہ قصہ لیلیٰ جنوں در بو  
 بوستان [شیخ شیراز] قنیں [سر] ہرشتہ نظم کشیدہ و دیگر انواع سخن بسیار کم از وسے یہ تحریر رسیدہ شانزدہ  
 شعر از [گفتہ ہاے] آن عزیز وافر [تمیز این حقیر سرا یا تقصیر می نگارد منہ عفی اللہ عنہ و آرزوے کہ خدائی پسر

عظیم (۲)

عظیم (۳)

خوبوے خطاب می گوئد کہ ۵

نشہ نوشا تو بیاہ کر بیسٹا گورے مکھڑے کی چاہ کر بیسٹا

دریسیل مجنوں گوئد کہ ۵

عرب زادیاں باغ وستان سے سیہ [انکھڑیاں نگرستان] سے

در افسانہ دیگر گوئد ۵

زمین ایک مدہ تنک چھان کر کسی جنگلے میں پڑے آن کر  
دیں جنگل بادشاہ و وزیر گنبدے طلسمات مشاہدہ نمودہ اند کہ برادر آں گنبد قفلے بغایت جیم و مضبوط  
ویدہ دعائے کہ از قلندر سے خدا دوست یاد گرفتہ بودند بر دم تبر زمین دمیدہ تبر بر قفل زدہ گنبد طلسمات کشودہ  
اندرون گنبد باغ بنظر ایشان در آمدہ الی آخر الحکایت در ایں باب گوئد ۵

[دعا پڑ] ۵ کے مارا تبر قفل پر پرے چھڑ پڑی قفل خانے سے چھڑ  
در تعریف باغ طلسمات گفتہ ۵

خیابان سب مشک و عنبر کی کہان چمن در چمن زعفران [ادغوا] ان  
مہکتی ہے شبو کے پھولوں کی [بو] چنبیلی ہے رابیل ہے ناز بو  
گلاب اپنی باڑی میں دیتا ہے پاس ہزارہ ہے لالہ کے گل آس پاس  
[زبان پر] در ہمیں افسانہ بہ تعریف حسن و جوانی و بہر ہفت آں بلاد ناگہانی انشاء کردہ ۵

مجھے جنگلے کی خوش آئی بہار مری گوری چھاتی ہے [پھولوں] کا ہار  
لٹکتی تھی بدھی کمر گاہ پاس مہکتی بدن میں تھی پھولوں کی باس  
ر میں کھولے تھی بال اپنے بالی تھی میں سج اپنی [نرالی] نکالی تھی میں  
سیہ انکھڑیاں ڈورے چھوٹے تھے لال نشہ چڑھ رہا تھا مجھے دھوند و کال  
کھلی میری پٹو از تھی تاشس کی مجھے اپنے جو [بن] ہے تھی عاشقی  
لٹکتا تھا دامن قدم گاہ پر کمر کھچی کھانچی تھی دلخواہ پر  
[رہا] لی تھی [سر] پر زری تار کی تجلی برستی تھی دیدار کی



نہ رہتی تھی کاجل بن آنکھ ایک پل      نہ بن آرسی دیکھے پڑتی تھی کل  
 در آخر این فسانہ کہ در مرض موت خود گفته و ناتمام ماندہ بہ پسر خود خطاب نمودہ بطریق وصیت  
 میگوئد ۵  
 عظیمانے آدھی کہانی کہی      نشہ نوش کہیو جو باقی رہی

## عظمت

تخلص عزیزے است اہل اللہ مسمی بہ شیخ عظمت اللہ کہ در ابتدا یہ سپاہگہری ایام بسمری  
 نمود و در آخر بہ ہدایت ازلی و رہنمائی سعادت لم یزلی بہ [تحصیل] علوم شریفہ و استحصال فنون رسمیہ  
 اشتغال نمودہ و دامن ہمت برزدہ بسی ہرچہ تمام تر و بکوشش [بے] نہایت و جہد بیشتر از بیشتر  
 اوقا [ت] عزیز شہار و زی عمر گرامی دریں شغل سماوی صرف فرمود تا رفتہ [رفتہ] سعی وے بجای رسید  
 واحدے از دانشمندان و [فردے] از اہل علم گردید بہر کیفیت این دو بیت از زاد ہائے طبع آں بلند بہت  
 است ۵

جواب ہاتھ سے غم کے جیتے رہینگے      مے عیش بھر عمر پیئے رہیں گے  
 میاں گرہی دھاک ہے اوس کمر کی      تو کا ہیکو جنگل میں چہیتے رہیں گے  
 این شعر اگرچہ سرقت شعر شاعر شان جلی المتخلص بہ ولی است اما [بطور خود] خوب بستہ -

## علی

تخلص دو کس می شناسم

درق ۲۱۰

علی (۱)

## اول

شاه ناصر علی مرحوم وے مردے بود نیک روش آزادنش بیدار دل بخدا مشتعل تجردنار تفر و شعار  
 عالی ہمت والا نہمت صاحب ہوش حقیقت کوشش سالک راہ خدا رہ نور و طریق ہدا طبعش نہایت  
 عالی و بغایت بلند فکرش خیلے متعالی و بسیار ارجمند خیال بندی وے زبان زد عالم نازک خیالی  
 [وے] ضرب المثل اولاد آدم مولد و مسقط [الرا] کش قصیدہ سہرزد حضرت دہلی ویرانشو و نما (۱۰۰)  
 و لپند سلسلہ حب و لپندیرش [باو] لیا کر ام علیہم رضوان اللہ الملک العلام میرسد و سررشتہ  
 نسب [شریفش] یہ یعنوب الموحیدین امیر المومنین اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہ  
 و سلام اللہ علیہ می پیوند و اشارے در بعض اشعارش ہراں رفتہ چنانچہ میگوئد سہ  
 گر از حب برسی من قنبریم قنبر دار از نسب یگویی اولاد مرقتا ایم  
 از علو ہمتش چہ بر طرازم کہ خامہ با وصف دو زبان از تحریرش بسر در می آید و بسر نمی آید

## حکایت

روزے حسب اتفاق آزادانہ بسیر دریا میرود در اثناء سیر بخیالش میگردد کہ روائ شو خگین  
 خود را شست و شو [دہد] و ارستانہ بگاڑے استدعاے مافی الضمیر میکنند و در عین مطالبہ اجرہ  
 میگوئند یا فعل بیچ ندایم تا انصرام کار آنچہ بمن از [غیب] میرسد بتو ازانی است قصدا را صاحب دولتی  
 از طالبان وے از ان روے جن عبور نموده باوے در میخورد و نادانستہ فقیر [دا] نسبت بہ نسبت فقیر  
 کہ الفقراء کنفس واحده تفحص احوال خیریت مال و بود و باش تجرد قماش شاه ناصر علی شاعر می کند  
 ایشان تجاہل نموده میگویند کہ ناصر علی مردے آزاد بے سرو پا مثل ماست صاحبان عز و جاہ را از ملاقات  
 وے کہ ام بہرہ حاصل آید حاصل کہ بعد الذی والذینا پرده از وے کار بر می افتد و عجلالتہ الوقت دو  
 درست ز سرخ با [یشا]ں فتوح میرسد و حکم الکرم اذا وعد وفا نصیب گاڑ می شود

## دیگر

مشہور است کہ قصیدہ در مدح امیر الامرا نواب ذوالفقار خاں مرحوم انشا کردہ کہ مطلعش

این است ہ

اسے شان حیدری بچپن تو آشکار نام تو در تیر و کسند کار و ذوالفقار  
نواب مغفور ہر استماع ہمیں مطلع اکتفا و زیدہ گفت کہ ہمیں قدر کافی است کہ اندہ عہدہ  
صلہ اش نبی تو انم برآمد تا بتنامی قصیدہ چہ رسد و مبلغ یک لک روپیہ نقد یا یک زر بخیر فیل اہرمن  
پیکر بطریق جائزہ تکلیف کرد شاہ عالی جاہ فیل سوارہ مبلغا بتدریج بر حصہ فیل می کشید و دو روپیہ  
نثار کنان زرافشاں دگر کوچہ و بر زن میگذشت تا بدر کلیہ خود رسید ہنگام فرود آمدن فیلیان معروض  
راے والاے ایشان داشت کہ بایں مسکین [بیچ نہ رسیدہ] فیل بانعام دے رسانیدہ با خیر اثن  
علوہمت نام خدا بر زبان راندہ داخل مسکن مالوف شد قصہ مختصر زبان دانان ایراں زمین گواہ مہر  
الصفات دشمنی حسابے اندوے نگیرند اما حق این است کہ شعرش رنگے خاص دارد و گفتارش طرز  
خاص الخاص دیوانے مختصر و منثور و موجز در نہایت متانت و غایت استیاری بزبان فارسی ازوے  
یادگار صفحہ روزگار است گاہے [بتقریب] یہ شعر ریختہ ہم اند طبع عالیش ریختہ چنانچہ در جواب شاعر  
شان جلی المتخلص بہ ولی کہ بطریق طنز گفتہ بود ہ

برق ۲۱۱

او چھل کر جا پڑے جوں مصرع برق اگر مصرع لکھوں تا مصر علی کو

گفتہ ہ

یا عجاز سخن گر اوڑ چلے تو دلی ہرگز نہ پہنچے گا علی کو

## دوم

علی (۲)

مغل زائے [خو] بی التیام مرزا علی نام وے مردے بود فرزند شاگرد سرپ سنگھ دیوانہ ایں مطہ  
ازوے است ہ

تجساکوئی دنیا میں ستمگار نہیں ہے بے رحم جفا پیشہ و خونخوار نہیں ہے

## عمدہ

تخلص لالہ سیتا رام برادر راجہ دیارام پنڈت است وے ہوائے بود خوش طبع شیریں زبان نیک  
طینت عذب البیان نہایت باتمکنت و بغایت متین شاگرد انعام اللہ خاں یقین این دو شعر از گفتہاے  
اورت سے

مرے تابوت پر حاجت نہیں پھولوں کی چادر کی کہ میری نعش پر وہ سرو گل رخسار پیچے گا

نہ اپنے مبتلاؤں پر غضب اے نہ خواں رہیئے انہوں کی دلبری کیجئے انہوں پر مہرباں رہیئے

## عنایت

تخلص شیخ نظام الدین مرحوم است وے از قاضی زاد ہائے قصبہ رٹول بود بنا بر تحصیل علم محضرت دہلی  
وار و شدہ کسب علوم رسمیمی کرد و بخانقاہ عارف زماں حضرت میر جہاں قدس سرہ اقامت داشت و دست  
انابت ہدست حق پرست حضرت فخر العاشقین مولانا محمد فخر الدین قدس اللہ اسرارہم دادہ در شعر فارسی کہ بطور  
خود میگفت مسرور [تخلص] میکرد و از عنایت استاد صاحب درایت ہدایت اللہ خاں ہدایت غفر اللہ عنہ در  
ریختہ عنایت تخلص یافت در آخر ہا ہضلعہ کاپی رخت سفر کشیدہ با ستادی یکے از اولاد امجاد نواب غفران مآب  
ذیلہ المآلک غازی الدین خاں بہادر عز امتیاز یافت و در ہماں نواح ہجرت حق پیوست قطعہ دہیتی کہ بطریق تلفف  
قطعہ عربی در منقبت حضرت امیر المومنین یعثوب الموحیدین اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ وسلم  
اللہ علیہ گفتہ و بیادیں بے بضاعتہ ماندہ در اینجا ثبت افتادہ منہ عفی اللہ عنہ سے

بشارۃ دوستداروں کو علی حبیب مجتہ  
عنایت دل سے کہتا ہے وہی مصطفیٰ احقا  
کہ جن کی شان میں آیا قسیم النار والجنة  
علی ابن ابی طالب امام الانس والجنۃ

## عیال

درق ۲۱۲

تخلص سید غالب علیخان مرحوم المشہور بہ میرطہ است ایشان جو اپنے بودند از سادات گردین بسیار قابل  
وسپاسی منش و خیلے خوش طبع و پاکیزہ روش شیریں زبان عذب البیان ہوشیار سنودہ کردار حدید الذہن  
دائم السرور تیز فکر صاحب شعور در آخر ہا بہ تحریک قصا بدیار پنجاب رعل اقامت نگندہ بہاں نواح بروضہ رضواں  
غرامیدند والد ماجد ایشان یعنی سید غرض خاں [در] عہد آسودہ مہد حضرت فردوس آرا نگاہ طاب اللہ تراہ  
بسیار باشکوت و نہایت باسروت رکذا، ایام ہسری فرمودند بتختی گری سپاہ نصرت پناہ نواب غفران مآب  
مظفر خاں بہادر عز امتیاز داشتند و در ایام سلطنت مرزا احمد مرحوم خلف الصدق فردوس آرا نگاہ نیابت  
صوبہ دار السلطنت لاہور از قبل نواب مغفرۃ ایاب معین الملک المعروف بہ میرمنو بالیشان تعلق داشت  
در اوان ریاست حضرت عرش [منزل بافرط و افریطے کہ حضرت دہلی از ترک تاز احمد خاں ابدالی روداد  
مردانہ گلگونہ شہادۃ بر رو مالیدہ سرخسروئی جاوید اند وختہ بسیر روضۃ الجنان شتافتند مہین برادر سید  
غالب علیخان عیال سید فتح علیخان حبیبی سلمہم الرحمن علایق دنیا را خیر باد گفتہ بمسند ارشاد پائے  
تمکین استوار کردہ زہد توکل را کار بستہ بروشنے نشستہ اند کہ تحریر عشر عشرش مقدور قلم حقایق رقم نیست  
کہ برشتہ تحریر کشد حق تعالی سلامت با [کر] امت دآراد کہ ع

وجود مردم دانا مثال زر و طلا است

بالجملہ سید غالب علیخان بہر دو زبان سخن میگفت و در معنی می سفت اما میلش بفاہر سی بیشتر بود و فکر بجز  
بسیار کم می نمود این شش شعر از یادگار آل مرحوم است ۵

قتل خسرو کو کوہن نہ کیا      وقت پر تو نے باکپن نہ کیا  
تیری [دولت] سے اس چمن [میں] بہا      ہم نے کیا کیا دو ان پن نہ کیا  
اس پر موقوف کیا ہے نشان [جنوں]      نہ کیا چاک پس بہن نہ کیا

کیا صبا لاتی ہے یاں پیغام جاناں متصل      پھاڑتے ہیں جو چمن میں گل گریباں متصل  
چمن میں جب کبھی میں نالہ و فریاد کرتا ہوتا      میری کس کس طرح سے دلبری صیاد کرتا ہوتا

مصرعہ اول ایں مطلع احسن اللہ خاں بیان را کہ ہے  
میں بھی میاں کچھ آدمی ہوں جسے شرماتے ہو تم  
دیکھ کر جھکے عبث مجلس سے اوٹھ جاتے ہو تم  
بطریق طنز و خوش طبعی خیب قصین نمودہ چنانچہ میگوئے  
ہے عیاں جی میں بیاں سے کہئے یوں مجلس کے بیچ  
میں بھی میاں کچھ آدمی ہوں جسے شرماتے ہو تم

## عیش

تخلص مرزا حسین رضائی مکھنوی است وے سیدزادہ یو از شاگردان شاعر فصاحت افروز میر سوز  
مرحوم ایں دو شعر از وے است  
وہ اگر آوے پشت بام کہیں      میں بھی کر لیاں او سے سلام کہیں

یہ غزل عیش ہے تصدیقِ ستور  
مجھے ہوتی بھی انصاف کہیں

رق ۲۱۳

## عیاش

تخلص دو کس میسر ائم

### اول

نباش (۱)

غلام جیلانی خان سلمہ الرحمن المعروف بہ میاں بخشو پسر نواب محلہ القاب وزیر الممالک عماد الملک  
غازی الدین خاں بہادر عفی اللہ عنہ دے جوئے است غلیق شیریں زبان گرم جوش عذب البیان عالی  
ہمت والا تہمت پاکیزہ خلقتہ شاگرد قلندر بخش جرأتہ صید ولہا باخلاق حسن می نمائند بہ شیریں زبانی و  
[مہربانی] کس و ناکس را مشتاق لقای فرخ بقائے خود میفرماید با قاسم [بہچمدان سراپا] نقصان درایم  
و [درد] د خود میحضرت دہلی باشتیاق ہرچہ تمام تر ملاقات مندودہ و با شلفاق [کہ زیاد] ہ ازاں منقود نیست  
الطاف فرمودہ بالجملہ [ایں] ہفت بیت کہ از دستہاے طبع دربار وے است در اینجا ثبت افتادہ [منہ  
سلمہ] ربہ سے

دل میں آتا ہے کہ اب [کیجیے] ترکِ اسباب  
بے سرو پاؤں کو کیا ہے سرو سامان سے کام  
خاکساری کا مجھے مرتبہ پس ہے عیاش  
نہیں اس غاریتی منزلت و شان سے کام

اڈا ہے ابر زورِ زین سبز زار ہے  
گنتا ہوں [د]م فراق میں تیرے میرے لئے  
ساقی جو تو بھی آوے تو کیا ہی بہار ہے  
عیش پاس کیا ہے جو تیرے کرے [نیا] نہ  
ہر رات تیرے ہجر کی روز شمار ہے  
ایک نقد دل ہے سو تو وہ تجھ پر شمار ہے

کاٹ جو ابروئے خمد میں تیرے ہے میاں  
خنجر و تیغ کا کب اوسکے تئیں کاٹ گئے

جو ہیں اجلاف سو پہننے ہیں کتان و شبنم اور یہ اشرف پہننے گزنی و ٹاٹ لگے

## دوم

خیالی رام وے از ہند و نژاد ان حضرت دہلی تازہ مشقے است کہ مشق سخن از محمد نصیر الدین  
نصیر میکنند این شعر منسوب بوسے است ۵

جام ہے ہات میں [اور] شیشہ ہے زیر بغل  
نہیں عیاش کو میاں بزم خرابات سے چھوٹ

## حرف الغین المجمع

در طے این حرف ذکر وہ شاعر اندراج یافته منجملہ آہنا سے کس غریب تخلص میکنند و مجموع  
اشعار شاں [پنجاہ و چار] شعر است

## غالب

تخلص بہادر بیگ خان مرحوم است پدر والا قدرش مکرم الدولہ [نیاز] بیگ خان بہادر طالب  
جنگ امیرے بود از امرای توران کہ در [ایام] دولت امیر الامرا ذوالفقار الدولہ نجف خان بہادر عقی  
اللہ عنہ بشوکت تمام و حشمت [تام] ایام نخستہ آغاز خوبی فرجام بکام دل بسرمی برد بعد رعت والد  
ماجد خا [ن مرحوم] ہم از پیشگاہ خلافت انتخاب مستطاب والا جناب عز [امتیاز یافتہ] اما بنا بر گردش



دور دوار تانہنجا رو عیش دوستی طبع کا مرانی کردار و دولت و برہنہ را کہ پدرش بہزار جر ثقیل و نصب صد  
 و مدہ تھو کشیدہ بود در ایام معدودہ را نگان و بر باد داد در آخر ہا مہر تہا [علی] ناداری رسیدہ بود کہ  
 حضرت قدر قدرتہ نظر بر خانزادہ پروری بنا بر رفع تکلیفش و سبھے مقرر فرمودہ بودند اما حیف  
 صد حیف کہ در ہماں نزدیکی رخت زندگانی بسرائے جاودانی کشیدہ بروضہ رضواں خرامید  
 انا للہ و انا الیہ راجعون مختصر کلام وے جوانے بود خوش خوبا کیزہ رو بغائت مؤوب نہایت مہذب  
 یار یاش خوش معاش جان مروۃ و فتوۃ عین محبت و مودۃ کریم الطبع نیک نہاد سخنی مزاج خیلے  
 جواد معنی سماء وجود حقیقت نفع و سود یک چند مجلس مراختہ بدولت خانہ خود متعقد می ساخت  
 و بفضیافت مجلسیاں خاصہ شعراے فصاحت بیان بانواع الطعمہ و اقسام اشربہ و انخای علاوی  
 و صدگونہ رقص می پرداخت بہر دو زبان سخن میگفت و بہر دو [ست] در معنی می سفت شعر  
 فارسی بمع میر و فرزند علی موزون می رسانید و [در] بختہ ریختہ طبع دربار خود از نظر استاد صاحب  
 درایت ہدایت اللہ خان ہدایت عفی اللہ عنہ و دوستدار سراپا و فاق حکیم ثناء اللہ خان فراق  
 سلمہ اللہ الخلاق می گذرانید ملخص سخن بیت و یک شعر از سخنہاے دلنشین آل جوان حسین نیک  
 دیں در اینجا ثبت [اقتاد] منہ عفی اللہ عنہ ۵

مت ہو خفا بغل میں گر تنجو یار کھیچا مجبور بقائے میں بے اختیار کھیچا

فرقت میں تیری شب کو ز بس دل میں درد تھا گہ چہرہ [ہ] سرخ گاہ میرا رنگ زرد تھا

کبھو تو زرد ہے چہرہ کبھو ہے لال اپنا دکھائی دے ہے عجب دمہ دم یہ حال اپنا  
 اگرچہ و لمیں تو رہتے ہو پر نظر ہر بھی کبھو کبھو تو دکھایا کرو جمال اپنا

دل میں اپنے نہ کرو سوچ کہ کیا ہووے گا دو ہی ہووے گا جو قسمت کا لکھا ہووے گا

دل تو دیتے ہوئے دے بیٹھے ہم اوسکو لیکن  
اپنے غالب کے تنہا نت کا ستانا کیا ہے  
سوچ رہتا ہے یہی دل میں کہ کیا ہووے گا  
کچھ بھلا بھی کر پیارے کہ بھلا ہووے گا

رہتے ہیں آئینہ کے ہمیشہ دو چار آپ  
تنہا ہی لوٹتے ہیں یہ ساری بہار آپ

میں مر ہی گیا تھا سیمبر رات  
قصہ ہی ہوا تھا مختصر رات

قاصدا سے آیا ہوں کبھو میں بھی بھلا یاد  
اب جس کی مجھے یاد میں یہاں کچھ نہ رہا یاد

[اے آہ ذرا خدا سے ڈر کر  
[بجلی کے کڑکنے کے] ہوں قرباں  
اوس شوخ کے دل میں ٹمک اثر کر  
شب چھاتی سے آگے [وہ] ڈر کر

ہم نے لکھ کر اسے حال سحر و شام تمام  
اپنے ہاتھوں سے خراب اپنا کیا کام تمام

زلفوں کے بال مونہہ پر اوسکے بکھر رہے ہیں  
کیا کیا خیال دل میں ہم اپنے کر رہے ہیں

[ایس شعر . . . . . بے تفاوت حرفی وراشعار حجام مرقوم است]  
سے مجکو یہی سوچ کہ اس بزم میں آکر  
یکجا کوئی دو شخص [فلک] دیکھ سکھے ہے  
ہوتی ہے کوئی جینے کی بے عشق بھی لذت  
منزل کو چوپچے ہیں یہ کہہ دیجیو اون سے  
جو اوٹھ گئے کیا کر گئے کیا ہم نے کیا بیٹھ  
پیارے جو تو آتا ہے تو ٹمک مجھے جدا بیٹھ  
چاہے جو مزا اسکا کہیں دل کو لگا بیٹھ  
ایک یار کوئی راہ میں ہے تھک کے رہا بیٹھ

اے اہل نئے میں یہ عبارت نہیں ملا کہ حجام کے ذکر میں یہ بیت اسکے نام پر بھی درج ہے۔ ملاحظہ ہو حجام کا تذکرہ 'ج'، 'اول'، 'ص' ۱۹

دیتے ترے کوچے میں کوئی غیر ٹھہرنے پر یار میں جوں نقش قدم اوٹھ نہ سکھا بیٹھ

قصہ دروہ شب اپنا ستایا ہم نے یہاں تلک ر [و] کے کہ او سکوی بھی رو لایا ہم نے

گرچہ اپنا نہ رہا ہوش مجھے پر ہوا تو نہ فراموش مجھے

## غافل

تخلص ہوشیار سے اسرت از وودمان شان جلی المسمی بہ میر محمد علی گوشتد کہ وے از سادات ممالک  
جنوبیہ و از تلامذہ شاہ قدرت اللہ قدرت و مرد نیکی [ر] و کش ستودہ منش صاحب شعور با فرح و سرور  
در [د] مند محبت پیوند است بہر کیفیت شعرش پر کیفیت و سخنش بران سیف است این دو شعر از گفتہاے  
او و سفتن این دو در بے بہا شوب بدوست سے

چشم کو تجھ بن عیب کچھ رات بے خوابی رہی ایک قلق جی کو رہا اور دل کو بیتابی رہی  
جب تلک جیتے رہے جاری رہا نگھونے لشک بعد مرنے کے بھی مدت تک یہ سیلابی رہی

## غریب

تخلص سے کس میدا تم

## اول

شاعر سے از شعرا سے متقدین از اولاد اجماد حضرت سید الاولین والاخرین علیہ من الصلوٰات الفضلہا و

من التحيات اكلها كه مير عبد الولي نام داشت و در سخن گفتن بیشتر همت با بهام گوی می گماشت این دو بیت  
از سخنان آن مرحوم رحمت ایزدی است ۛ

اگر فراموشی جان کنی سستتا تو رو دیتا      یہ سارا کھو دنا پتھر کا اپنے دل سے کھو دیتا

میں احساں مند ہوں زنجیر کا اس واسطے اتنا      ہو دیوانا ہوے پر دستگیری سب کی کرتی ہے

## دوم

شریفی از شرفاے حری الاحترام میر محمد [تقی] نام گوئند کہ دے مردے بود سر بہر اہلیت و شرفی  
بود سرا پا آدمیت شعرش رنگین است و گفتارش دلنشین این مطلع کہ بر مطلع خورشید انور مثل گل نو بہاری  
خندہ میزند و ہر است طبع صاحب درد آنرا بدل و جان می پسند و راست عفی اللہ عنہ ۛ  
الہی مت کسو کو پیشش درد انتظار آوے  
ہمارا دیکھیے کیا حال ہو جب تک بہار آوے

## سیدوم

شیخ نصیر الدین احمد سلمہ اللہ الصمد دے مردے است قابل و قابل دوست با حلم و حیا سرا پا مغزو  
پوست صاحب فہم و فراست حاوی عقل و کیا ست نیک خوشنادر و خوشش نقیدہ پاکیزہ مذہب نیک رویہ  
صافی مشرب اصلش خطہ کشمیر جنت [نظیر] مولدش شاہجہاں آباد صانہا اللہ عن الشر و الفساد بیشتر شرفاری  
گوئند گا ہے رخس ہمت در میدان ریختہ گوی ہم پوئد این غزل پنج بیتی [زواست] ۛ  
جس جا کہ قدم رکھتے ہی سرتن سے جدا ہو      جاتے ہیں اوسی کوچے میں ہم دیکھیے کیا ہو

مت چھڑ تو اس زلف سیہ قام کو ناداں  
بن زگس شہلا نہیں اس باغ میں اوگتی  
زلفوں نے تیری دل ہی جو برہم کیے اتنے  
حل دل شوریدہ کہوں کسے غریب آہ

دیکھا نہیں کاٹا کوئی کالے کا جیا ہو  
یہاں چٹم سیہ کا کوئی مارا نہ دیا ہو  
مشاطہ کا شانے سے خدا ہاتھ جدا ہو  
وہ درد نہیں جسکی طبیعوں سے دوا ہو

## غضنفر

تخلص غضنفر علیخان نیمبرہ غلام حسین خان کڑوڑہ است وے از چہ تہ بہ بلدہ لکھنؤ توطن گزیدہ  
گوئند کہ ازال و مثال بہرہ وافی دارد و از اسباب این جہان نصیبہ کافی جوان خلیق خوش وضع یار باش  
صاحب طبع سعید ترین جوانان صاحب مروہ و رشید ترین شاگردان میاں قلندر بخش جراتہ است این سہ بیت  
از گفتہاے اوست و کشیدن این سہ نالہ موزوں منسوب بدو ہے

تصور میں ہو اوسے دو بدو ہم  
کفن دے ہم کو دو آنسو بہانا  
نہ آیا مرتے دم بھی وہ غضنفر

کیا کرتے ہیں پہروں گفتگو ہم  
کہ بعد از مرگ پاویں آبرو ہم  
چلے دنیا سے کیا پر آرزو ہم

## غلام

تخلص کنور گوپال ناتھ بھسرا دوم راجہ رام ناتھ ذرہ است وے جو اسے بود خوش رونیک خوبھنور  
یہ نور تقرب تمام داشت و از بہن صحبت سراپا برکت خدیو گہاں رفعت شوق ریختہ گوئی ہم رسانیدہ بود و

عزل طرح حضور والا را سرخجام داده [با صلا] ح دوستدار سراپا وفاق حکیم شہار اللہ خاں فراق سلمہ اللہ الخلق  
 رسانیدہ بہ پایہ سریر [سلطانی] معروض میداشت مدتی است کہ آنجنبا [نی شد] ہایں نہ شعرا زوے  
 است

جب تو ہو جگو کیا ہی خوش آتی ہے چاندنی  
 ناصح خدا کیواسے تک منصفی سے بول  
 دوتی بہار مجکو دکھاتی ہے چاندنی  
 بے رونے یار کس کو خوش آتی ہے چاندنی

یہ دل میں تھا کہ ملیں گے تو کچھ کہیں گے حال  
 جواب ملے ہیں تو کرنا بیان بھول گئے

کیا پوچھتے ہو جو رہلا مجھے یار کا  
 دیکھو نہ حال میرے دل بے قرار کا

جو ہم بہتر کہو ہوں ہم غلام اوس ماہ طلعت سے  
 نہ لیں واللہ تاروز قیامت دوسری کروٹ

خط دے کہ نہ دے گوش برآواز ہوں قاصد  
 تینے تو غلام اوسے غرض خوب نہا ہی  
 مرثدہ تو مجھے یار کے آنے کا سنا دے  
 اللہ اوسے بھی کہیں توفیق و فسادے

### قطعہ

ابتداءے محبت جاناں  
 دل تو ویراں ہوا سراپا آہ  
 کیا بیاں تم سے کیجئے احباب  
 کیا کرے گا یہ عشق خانہ خراب

## غلامی

تخلص شاہ غلام محمد مرحوم است وے درویشے بود آزاد اما خوشش [طینت] نیک نہاد در

خاص بازار درودکان شمع گرے بیشتر نشسته می بود و سیر آینه در وند می فرمود و گاہے در تکمیل تسلیم شاہ  
مغفور ہم چہت تفریح طبع و ملاقات درویشان آزاد منشان خاصہ [بدریافت] صحبت بابرکت شیخ  
ظہور الدین حاتم کہ نسبت تلمذ بجناب فیض باب آں استاد بیشتر سے از سخن سنجان عالم داشت میرفت  
طرز گفتارش برویہ شعر سے دورہ دومی می ماند ہر حال این بے بضاعت سہ شعر از گفتہا سے آں  
مہر و ثبوت می نمائند منہ عفی اللہ عنہ ۵

اگر بیماریہ جیتا تو رنجائے کے کام آتا یہ مشتاقوں میں تھا اسے گہ تر سائے کے کام آتا

کل جسکی نظر تیر سی گزری میرے دل سے پھر آج وہی دور سے قاتل نظر آیا

جب ملک تھا گھر میں اپنے بیچ کھاتا تھا فقیر اب تو کچھ باقی نہیں ہے کہہ تو کیا بچوں خدا

## غمگین

تخلص میر سید علی پسر سیوم میر سید محمد مرحوم برادر زادہ سلالہ دودان مصطفوی خلاصہ  
خاندان مرتضوی حقائق پرتوہ معارف آگاہ صدف رشک وہ آصف جاہ نبیرہ حضرت دوزیان پٹیوائے  
انس و جان محبوب سبحانی قطب ربانی امام الفرقین غوث الثقلین قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم نبیہ  
خواجہ بیہ رنگ خدا دوست عالی فرہنگ پیش خرام سالکان راہ خدا رہ نمائے طالبان طریق ہدائی  
فی اللہ حضرت خواجہ باقی باللہ روح اللہ روحہ میر نظام الدین احمد قادری مدظلہ وسلم رہ است  
وے بولنے نیک زندگا [نی] کشادہ پیشانی خوش اختلاط مستحکم ارتباط یار باش محبت تلاش  
مخلص نوازہ مخالف گداز با عز و تمکین شاگرد سعادت یار خاں رنگین است علی قدر حال خط نسخ می

لے کذا در ہر دو نسخہ

نویسہ [و کم] کم فکر سخن می گزیند [خو] ش زہد گانی می کند و با فرح و سرور ایام بے بدل جوانی بکام  
دل بصری برد بہر حال این چار بیت منسوب بدوست ۵  
میرے صیاد نے کیا ظلم یہ اچھا دیکھا بال و پیر توڑ قفس سے مجھے آزاد کیا

یہ دلغ عشق نہ ہو دور اپنے سینے سے کہیں مٹا ہے کھدا حرف بھی نگینے سے

میرا اس عشق کی دولت سے چہرہ زعفرانی ہے نکلتا اشک جو آنکھوں سے ہے سوار غوانی ہے

گو سیہ بخت ہوں پر سر نہ بینائی ہوں جو کہ دیکھ ہے سو آنکھوں سے لگتا ہے مجھے  
ایں شعر سرقہ طالب کلیم است اما بزبان خود خوب گفتہ

## غموار

تخلص سید زادہ است فرخندہ آغاز مبارک فرجام میسر نام وے نوجوانے است ذیبا منظر  
پاکیزہ سیر نہایت با ادب و لغات مہذب سعادت مند و ناپسند ہوشیار ستودہ اطوار شگفتہ جبین  
فرحت آگین سپاہی پیشہ نیک اندیشہ خوشخو تازہ گو کہ مشق سخن از میاں غلام حسین شکلیا میکند  
و گاہ گاہ غزل طرچی سرجام میدہد این چار بیت از گفتہ ہاے اک نوجوان سعادت نشان است ۵  
آنسوؤں کے ساتھ اگر چشمیں ل رہ گیا نبھ چکا یہ قافلہ جب میر منزل رہ گیا  
کام آخر ہو گیا میرا بس ایک تلوار میں مرتے مرتے دل میں شوق رقص بہل رہ گیا





جہانیاں جو تھیں اس قدر اب آتیں ہیں  
بتاں کے غم میں پک سے پک نہیں لگتی  
کہیں تو جاگے ہو اے گلزار ساری رات  
کیا کریں ہیں ستارے شمسار ساری رات  
کہاں تنک تو کرے گا پکار ساری رات  
بس اب خموش ہو فریاد مت کر اے فارغ

آئی لپٹ جو زلف کی تیسری چلی چلی  
ہم دل جلوں کی بزم میں گر اے شمع بھی  
گلشن میں باغ باغ ہوئی ہر کلی کلی  
سن آہ شعلہ بار پکارے جلی جلی  
اے ماٹہ نشاط ترے غم میں خورمی  
موت سے جیتو میں تیسری مثل گرد باد  
اور تہی پھرے ہے خاک ہماری گلی گلی  
فارغ بھی اسے محب بامید نجات حشر  
درد زباں ہمیشہ رکھٹے ہے علی علی

ابروے یار یہ کس پر ہے چڑھائی تیری  
دور سے دیکھ سنبھلے ہیں بجبیں ہو جانا  
قتل کو بس ہے مرے چشم نمائی تیری  
تاکہ کچھ کہہ نہ سکھوں بل بے رکھائی تیری  
رات کو خواب میں کل شکل جو آئی تیری  
حسرتیں دل کی بڑھانید میری تلخ کی آہ  
آینہ آب ہوا دیکھ صفائی تیری  
دیکھ کھڑے کو تیرے گل نے گریباں بھاڑا  
نہیں آتی نظر اب ہم کو رہائی تیری  
پے طرح دام میں زلفوں کے پھستا تو فارغ

## فدا

تخلص پنج کس میدا نم اما نوشتن یکے ازاں [پنج بہ تکملہ] مناسب می [انگاہ] رم و ازاں چار یا باقی

[است]

# اول

مرزا فدا حسین خاں المعروف بہ آغا حسین خاں ابن نواب ضیاء الدین حسین خاں عرف آقا مرزا و نمبر  
نواب الہ بردی خاں جہانگیری و سے مغل زائے است در بلدہ کھنڈو نیا گانش را در دل و قرعہ انداز  
دستے بود گوئند کہ مرد خوش اختلاط مستحکم ارتباط محبت مستحون شاگرد میر نظام الدین ممنون است از کفایت  
یازدہ شعر در اینجا ثبت افتاد اوراست ۵

غیر کی تم نے کی خوشی اور ہمیں خفا کیا      خوب کیا بھلا کیا خیر بہت بھلا کیا

چاہت سے بے خیر ہے ہماری تو یا حیف      ہم چاہیں اور ہمیں تو نہ چاہے ہزار حیف

دو گرہ دلو میرے زلف لگا کر گئے ساتھ      میں دو دانا ہوں مجھے [ربط] ہے زنجیر کے ساتھ

نہیں کھاتا وہ قسم غیر کے گھر جانے کی      سچہ جو پوچھو تو یہی بات ہے مرجان کی

تخلع بیا رہیں گے کچھ کام کر رہیں گے      بدنام ہوئے گئے بھی ایک نام کر رہیں گے

بیمار غم کا تیرے سب کر [چکے] ہیں چار      دیدار یار تیرا اب دیکھنا ہے باقی

تیروں کا ان بتوں کے دل آماجگاہ ہے      یہاں آہ آہ کرتے ہیں دہاں واہ واہ ہے  
وہاں ہمکنار غیر سے وہ رشک ماہ ہے      یہاں کج غم میں شکوہ بخت سیاہ ہے

ہوں اسیر گیسو پر پیچ میں آشفتمہ سر      خواہ دیوانہ کہے تو خواہ سودائی مجھے

ایک سانس جوں حباب تن ناتواں میں ہے [اسپر بھی] درد عشق میرے [امتحان میں] ہے

نہ پہچو کچھ خبر دل کی گیا تھا ساتھ قاصد کے نہ پھر دل ہم تلک پہچانہ ہم ہی دل تلک پہچے

## دوم

صدر الصدور زماں مولوی محمد اسماعیل الخطاب بہ عاقبت محمود خاں وے جوانے است شائستہ نیک  
دین بسیار بہذب و بغایت باتمکین خیلے خلیق و خوش اختلاط نہایت نیک خود پختہ ارتباط تحصیل کتب  
متداولہ از خدمت سراپا برکت حیرت حق فحل مدق مرجع طلب جہاں مولوی خواجہ احمد خاں غفرہ اللہ المنان  
فرمودہ از چندے خیال ریختہ گوئی درد ماغش جانودہ اصلش از خط کشمیر است و مسقط الراسش خاک  
پاک حضرت دہلی ظہور نیا کانش از ان جنت نظیر است و حصول شخص دریں قرار گاہ خوش دلی از ان اشعار  
آبدار کہ آل صاحب وقار موزوں فرمودہ پنج شعرایں پیچیدان سراپا [نقصان] در اینجا ثبت نمودہ منہ سلمہ ربہ  
سہ یہ کس کے ہاں دیکھے تھے مگر تک کہ روتے ہم رہے شب کو سحر تک  
ذرا پھر دیکھ لوں صیاد گل کو قفس لے چل مرا گلشن کے در تک

قاصد کہیں شباب پھرے کوے یار سے آیا ہے جی لبوں پہ میرا انتظار سے  
مانند خار خشک ہیں اس چمن میں آہ نے کام کچھ خزان سے نہ مطلب بہار سے  
سیر چمن میں بے مژدہ سرمہ سانچھے موج نسیم کم نہیں خنجر کی دھار سے

## سیوم

سنن گوے صاحب خروشیخ عبد الصمد سلمہ ربہ وے بزرگے است نیک نہاد از سکتہ قصیدہ فرید آباد

بحلیہ علم و علم آراستہ بزور ورع و تقویٰ پر راستہ خوش طبیعت شیریں کلام نیک طینت خوبی النیام  
محبت مثل مروہ بنیاد مودہ روش فتوہ نہاد حیا پرور کرم گستر صاحب نہد و توکل بری از ریا و تجمل عزت  
دوست و دوست عزیزاں اخلاص طراز لجاجت دشمن دشمن متکبران گردن فراز برکتب متداولہ نظم و نشر نظر  
دارد و خط تعلیق و شکستہ می نگار و شعر فارسی و ریختہ ہر دو می گوئد و بمیدان ہند و فارس فرس ہمت می پوئد  
دیوان مردف مملو ہر گونہ سخن بطور خود بہر دو زبان کہ دارد و بصفہ دہر [ثبوت] نمودہ بیرون ازین مرثیہ و سلام  
بسیار گفتہ و دہ مجلس را بزبان ریختہ خود نظم فرمودہ مختصر کلام واد شہر استادی قصبہ [فرید] آباد دادہ کہ بر سر  
ہر مقصدی پسرو قانون گوئیم و مانند انہا داغ استادی نہادہ در ایام دولت نواب کامکار خاں و غیبہ  
[بلوچا] ن قریح نگہ بسیار با کرد فرایام بسر نمودہ کہ بہ اتالیقی یکے از سردار زادگان انجا متعین بودہ در ایں ایام  
نافرجام کہ زمانہ سفلہ نواز و اشرف گداز افتادہ بہ توکل محض اوقات بسر میکنند و ہر پہنچ کس حاجت خود نمی  
برد و بالجمہ مردے مستقیم الوضع تویم الطبع افتادہ ایں نہ بیت از زاد ہائے طبع منبعش ایں احقر بزرگ قلم در دا  
منہ سلمہ ربہ ۵

جو درد دل کا لکھوں یا رکھوں لے کاغذ      تو اشک یہاں تئیں اٹھے کہ بہ چلے کاغذ

زلف جوں ابر نہیں ماہ میں کا پردہ      ہے سیہ جامہ رخ کعبہ دیں کا پردہ  
توسن یار کے جولاں سے جو سرمہ ہو گرد      چشم نظارہ کردں خانہ زین کا پردہ  
بے غبار آئینہ دل سے نمودار ہو مہر      سینہ خلق سے جو دور ہو کیوں کا پردہ

جلوہ حق اوس کا آئینے میں یوں محسوس ہے      شعلہ شمع فروزاں جوں تہ فانوس ہے  
ہو نہ تسخیر پریریوں [کہ] ہے آسیب سخت      گو عزیمت بھی حصار فوج بکتا نوس ہے  
رشتہ تسبیح زاہد ہے یہ زنا ر مغاں      شورش ذکر ربائی نالہ ناقوس ہے  
چشم عبرت سے جو دیکھا ہے خدا خاک آخرش      تخت کینسر ہے گریا تاج کیکائوس ہے

خوان پر جتنے نہ تھا ایوان نعمت کا شما      ہے مزہ یہ اون کے غاصے پر چنے ہونے لگے

فدا (۴)

## پہرام

پہرام ہندوت سے از مدت مدید حضرت دہلی سکونت داشت از چندے بہ بلکہ لکھنؤ شتافہ  
بعلاقہ وکالت رسالہ عبدالرحمن خان قندھاری در سرکار دولت دار نواب محلے القاب و برہماک آصف  
الدولہ بہادر نوکر شدہ متعینہ بانس بریلی می ماند و بعدگی ایام زندگی بسر می برد مرد ہوشیار ستودہ  
اطوار شنیدہ می شود گوئند کہ بعضے از رسائل فنون سنواری ہم سیر فرمودہ و شوق سخن از سر مد شعرے فصاحت  
اما مرزا محمد رفیع ستودہ نمودہ بہر حال پنج شعر از گفتہ ہائش مرقوم کلاک سولخ سلک میگردد اور است  
گذشتہ جن کا اب تک نشان باقی ہے      نہیں فریفتہ کیونکہ کہ آن باقی ہے  
ہو ہے قصہ بچوں اگرچہ شہر آشوب      ہمارے عشق کی بھی داستان باقی ہے  
بہار جن کی جاتی رہی اگر پیارے      تیری بلا سے کہ یہ عظیم و شان باقی ہے  
کہا جو اون سے کہ میں دل تو کر چکا ہوں فدا      یہ بولے ہس کے ابھی سمجھیں جان باقی ہے

یک قطعہ بہشت ہے رے زمین پر      کشمیر کی سیر کے قابل زمین ہے

## فدوی

تخلص پنج شخص می شناسم

اول

فدوی (۱)

شاہ محسن مرحوم سے فد [وی] قدیمی لاہوری الاصل است در عنفوان شباب رخت سفر پرستہ وارد  
حضرت دہلی گشتہ رحل اقامتہ انداختہ توطن گزید ستارہ خوب می نواخت بیشترے از مغل زاہدے نوجوان

میرین کار نسبت تلمذ ہوئے داشتند بسیار خوش طبع و کشادہ پیشانی شیریں زبان و نیک زندگانی بود حسب  
اشتهار شاگرد شیخ مبارک آبرو است و ہر وقت اظہار آں مرحوم کہ قاسم پچمندان سراپا نقصان نموده تلمیذ  
میر شاگرد ناجی شاید کہ شعرش باصلاح ہر دو استادان وقت رسیدہ باشد بہت سال کما بیش منقضی  
می شود کہ چہاں فانی را اخیر یاد گفتہ سراسرے جاودانی اقامتہ ورزیدہ خدایش رحمت کند کہ مرد نیک نہاد  
بود این پنج شعر از ان آن معذور است

یو پکارے بار گھر آوے نتجھے پھر گھر نہ پاوے وہ  
کیسے شیخی سے جو دعوت نہ دلوں پھر کھانا  
تو گھر آکے کئی دولت خسارے اسکو کہتے ہیں  
تو حق کو اس کے سفرے پر عداوت اسکو کہتے ہیں

یار ہم سے بد را چیں بچیں رہتا ہے  
ہمیں معلوم ہلاکون سی پیش آتی ہے

[دور] ایام نو دولتی تو آب غفران مآب امیر الامرا نجیب الدولہ بہادر عقی اللہ عنہ گفتہ سے  
اور سب گردیاں [بھڑی] تھیں  
فدوی ایک بہ نجیب گردی ہے

سیبے از گل سنگ کڑوڑہ عرف کسلارنجیدہ در ہجوش گفتہ سے  
نہیں اوس کو سوا لالچ کچھ اصلا  
تجھی کہتے ہیں اوس بھڑے کو کلا

فیہ شعی لکن سباز فی الشعار الاولین

## [دوم]

مرزا عظیم بیگ [میر] وروسے سوداگرے بود از سوداگران حضرت دہلی در عہد آسودہ ہمد حضرت  
فردوس [آر] امگاہ طاب اللہ تراہ کہ بسیار کم و پر بامزہ میگفت این مطلع اوست سے

یار پر دے ہیں ہے اور عیش سے مانوسی ہے  
 نقش پاتک بھی مرے درپے جاسوسی ہے  
 بے این مطلع را بہ گناہی کم زو جہ نواب عماد الملک نسبت کنند و گویند کہ باصلاح سرمد شعر اسے  
 فصاحت آما مرزا مجھ در فیج سوا اس مطلع رسیدہ است واللہ اعلم بحقیقۃ الحال کہ اس از عالم تواد است  
 یا مرزا سوا بتا بر اندر اس نام عظیم بیگ سوا اگر غضب نمودہ بنام بیگ مقرر ساخت

## سیوم

قدوی (۳)

سید زاوہ خجستہ آغاز فرخندہ فرجام میر فضل علی نام دے جہاں آبادی الاصل بودا اگر و شش  
 دور دوار نہ ہنجا از چندے ویرا دیدار شرقیہ انداختہ بخاک مرشد آباد سپردایں پنج بیت از دے است بہ  
 آگ تلووں کو میرے لگتی ہے اس رشک آہ جب کف پاکو تیرے یار حنا لگتی ہے

دل چھین کے پوچھو ہو کیا کس کے حوالے اچھے ہو میری جان خدا کام نہ ڈالے

یار سے ہے لطف سے گاہ یہ ہو وہ نہ ہو  
 دو نو با ہم کیونکہ ہوں قدوی تیری قسمت ہے یہ  
 گاہ وہ ہو یہ نہ ہو اور گاہ یہ ہو وہ نہ ہو

ابر میں روئے یہاں تک جام کو  
 خم نہیں آنکھوں میں باقی نام کو

## چہارم

قدوی (۴)

بقال پیرے بود از نواح پنجاب کہ بنا بر سعادت ازلی و عنایت لم یزلی بہ تاثیر صحبت اسلامیات



[مغل زا] ربقہ اطاعت [دین] متین بگردن جان انگندہ بزمہ اہل اسلام در آمدہ خود را بہ مرزا فدوی  
 نامی ساخت و شوق شاعری بہم رسانیدہ شاگرد [صابر علی] شاہ قباشر شد نہایت پرگو است قطعہ بندہ ہے  
 طہ لانی گفتہ غلطی ہے فاحش در شعر میکند اما بنا بر کثرۃ مشق خوب ہم در کلامش [یافت می شود]  
 قوۃ شعر گوئی بسیار داشت و مناسبت نام بدین فن شریف با [و دست] بہم دادہ اما جاہل محض و  
 کندہ تا تراش پاجی مزاج لوطی طبع بیہودہ و یادہ بود یا این ہمہ با سراد شعر اے فصاحت اما مزاج بدیع  
 سو و اطراف شدہ بہ ہجو ہائش پرداختہ ہے  
 زہرہ مدی نہ و با شیر مردان در مصاف  
 زنیہ کا ہے نہ و [در جملہ] با سر و سہی

مرزا ہم چند ہجو رکیک دے کردہ تشہیرش فرمودہ مشہور عالم ساختہ ہے  
 بامن از جہل معارض شدہ نامنفعی کہ گرش ہجو کنم این بودش مدح عظیم  
 بہر کیف [آں] کس تا کس یک چند در سرکار دولت مدار نواب امارۃ انتساب امیر الامرا  
 ضابطہ خاں بہادر عفی اللہ عنہ در بار گیراں نوکر شدہ و بتقریب شاعری تقریب نواب مغفور بہم  
 رسانیدہ و با اشارہ آں میر و یوسف زلیخاے استاد نامی مولانا عبدالرحمن جامی را قدس سرہ بزبان  
 ریختہ برشتہ نظم کشیدہ دہ بیت از زاد ہاے طبعش در اینجا مرقوم قلم حقائق رقم گردیدہ منہ عفی  
 عنہ ہے

م نثارہ حفا باعث  
 کچھ تو میں بھی سنو بھلا باعث  
 ایک تقصیر بھی تو ثابت ہے  
 بے جہت رہتے ہو خفا باعث

گر تیغ نگہ سے تو کرے وار فلک پر  
 چل جاے فرشتوں میں بھی تلوار فلک پر

آنسو نہیں ہیں دیدہ ترین بھرے ہوئے  
 اب رو کی تیرے تیغ سے سوچ ڈرے ہوئے  
 خالی کر انکو دل کے نشانے پر ایک بار  
 موقی ہیں آبدار صدف میں دھرے ہوئے  
 پھر تاجے اپنے مونہ پر سپر کو دھرے ہوئے  
 ترکش تیری نگہ کے ہیں دو نو بھرے ہوئے

یہ سرد نہیں باغ میں ہے آہ کسو کی  
نرگس نہیں تکتا ہے بچن راہ کسو کی

نے ہمیں تراب خوشی ہے نہ یارے سخن  
بات بھی تجھے جو کہتے ہیں تو ڈرتے ڈرتے  
کسو بچنے کی توقع ہے بھلا اسے فداوی  
عمر آخر ہوئی پسنا نہ ہی بھرتے بھرتے

ٹلتے ہیں کوئی ہاتھ چلے یا زباں چلے  
ہم داد خواہ ساتھ ہیں اس کے جہاں چلے

## پنجم

فردی (۵)

جوانے بود مغل ز اسعادۂ آماز سکنہ شاہجہاں آباد صاۃ اللہ عن الشر و الفساد خوبی التیام مرزا بھیگی  
نام در افراط فقر لے کہ محنت دہلی [بہ سنگام] افغنہ ابدالی روداد بعظیم آباد و ہما تاجا توطن گزیدہ بجا رحمت  
حق پیوست خداش رحمت کتا و مختصر کلام عزیزے بود خوشرو عاشق مزاج سپاہی پیشہ با سرور و [ا] بہتاج  
در آخر با بہداشت سعادت سردی و رہ نمونی نیک بختی ابدی بدست حق پرست کیے از اہل اللہ صاحب دل  
خدا شناس کامل دست بیعت در دادہ بحلقہ درویشان در آمدہ بمشغولی حق در ساخت و در مجالس درویشان  
اہل سماع در آمدہ برقص و وجد صوفیان صافی می پروانست نیا کانش بخدمت سوانح نگاری عزرا متسیار  
داشتند نسبت تلمذ بہ شاہ گھسیٹاے عشق دارد اغلب کہ دست ارادۂ ہم بخدمت سرا پا برکت ایشان  
وادہ باشند بہر حال این بیت بیت از گفتہاے آل ہدایت نمودہ مولے است ۵  
گلہ آپس [میں] ایسا بھی کھو تھا  
تکلف بر طرف ایسا ہی تو تھا

دل میں کس بات کا لال گیا  
یار تیرا گدھر خیال گیا

کیا تسلی کر گیا تھا یار اس دل کو میرے  
یہ تو کچھ جانتے ہی اس کے اور گھبرانے لگا

تجھے ہوتے ہیں درد مند جدا      گو کرے کوئی بند بند جدا

کون اوسے یوں کہے کیوں قتل عالم کو کیا      کیا کسو کا ڈر پڑا ہے جی میں آیا سو کیا  
گالیاں کیونکر نہ دیوے تو نے فدوی چھیڑ چھیڑ      ایک تو وہ تھا ہی اوس کو اور بھی بد خو کیا

جوں شمع سر سے گو کہ بلا راست ٹل گئی      دیوانے ذکر آج کا کر کل کی کل گئی

وہ کافر ہماری شب تار ہے      جسے دیکھنا صبح کا عار ہے

ساتھ پھرتے ہیں بہت مائل گئے      دیکھتا کیا ہے انہیں قاتل گئے

چل ساتھ کہ حسرت دل محروم سے نکلے      عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

### قطعہ

شب ہجراں کی اور تو فدوی      ہم کو تقریر کر نہیں آتی  
پر یہ وہ رات ہے کہ جگی ہمیں      صبح ہوتی نظر نہیں آتی

### رباعی

یارو ملے اب کوئی کسی سے کس طور      منصف ہو ذرا دل میں کرو اپنے غور  
جوں آئینہ کس کام یہ خاطر داری      مونہہ پر کچھ اور پیٹ پیچھے کچھ اور

### دیگر

گلشن میں کہاں یار جے دیکھیں گے      بن اوس کے تو ہرگز نہ اسے دیکھیں گے  
قاصد نے تو ملنے کی توقع کھو دی      کیوں پھر کے ہے آنکھ اب کسے دیکھیں گے

## دیگر

کل تجکو تو ساری رات سوتے گزری ہم کو تیرے پاس بیٹھے روتے گزری  
القصد نہ پوچھ جی ہی جانے ہے میرا جوں شمع جو کچھ کے لگا امج ہوتے گزری

ایک رباعی محمد میر اثر علیہ الرحمۃ [اللہ الاکبر] ہم دریں معنی است اغلب کہ از عالم تو ارادت کہ نسبت  
سر قہیکے ازیں دو درویش طبیعت این خیر اندیش رخصت نمی دہد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال

## دیگر

کیا بیٹے یہ آشت نا گھڑی کے ہونگے آخر دشمن پھر اپنے جی کے ہونگے  
ان سنگ دلوں سے کیا توقع فدوی یہ کس کے ہوے ہیں جو کسی کے ہونگے

## فراغ

تخلص طالب علمے است از طلباے حضرت دہلی کہ در ایام دولت نواب غفران مآب امیر الامرا  
نجیب الدولہ بہادر [استفاد] ہ کتب فارسی و صحائف عربی از خدمت سراپا برکت جناب فضیلت انتساب  
مولوی محمدی بسمل غفرہ اللہ تعالیٰ ہی نمود و بہ تعلیم صبیان ایام زندگانی بسری نمود و کم ب فکر شعر ریختہ می  
گراںید و از نظر قیض اثر آں حضرت میگند [انید] نامش از صفحہ خاطر قاتر قاسم پیچیدان سراپا نقصان باد صفت کثرۃ  
طاقت بنا بر مردرد دہور و مہنی اوان و شہور حک شدہ حاصل کہ مرد اہل و بعللاج و تقویٰ آراستہ و پیراستہ  
بود در ہماں زمان بساط ہستی در نور دیدہ و بروضہ رضوان خراہیدہ خداش رحمت کناد کہ مرد رحیم و صاحب تکریم  
عظیم بود بہر کیف ایں پنج شعر از ان آں مرحوم است

آتی ہے میرے اشک سے بوسے عرق گل ہے بسکنت نظر میں گل رخسار کسی کا

کب چشم کوثر سے مرا کام بر آوے      مدت ہے کہ ہوں تشنہ دیدار کسی کا  
رقنا ہے فروغ آج تیرے کوپے میں پیائے      دل توڑ [یے] اس طرح نہ زہنہار کسی کا

[یہی-ہے جی میں کہ گروہ کے تو تا دم مرگ]      کبھو نہ اوسکی محبت کو دل [سے کم کیجے]

✓ خائفہ میں [شیخ کو] غیر از دریا کچھ کام نہیں      امر و غنیہ دہن وہاں بھی سروں کا پھول ہے

## فروغ

تخلص دو کس بن رسیدہ

### اول

مردے از عالی خاندان مسمی بہ میر شہاء الدین حسین خاں تیک نہاد [والا] نثر ادا از سکنہ خیر بنیاد حیدر آباد  
ایں قطعہ و و بیتی وے کہ در مدح مشیر الملک گفتہ و بن رسیدہ در سنگ تحریر کشیدہ

### قطعہ

قبلہ فیض ہے مشیر الملک      دل ہے خوش جس سے سب خلائق کا  
ہے بہار کرم وہ دریا دل      جس سے تازہ ہے روح سائق کا

### دوم

سید زادہ فصیح زبان مسمی بہ میر روشن علیخان نیاکانش بنا بر قریب و قدامت حضور سراسر نور مجیدہ معاشی

فروغ (۱)

فروغ (۲)

ایام بکام دل بسری بردند خود شش ہم موافق [بعزت است] نہایت خلیق و مؤدب و بغاقت خوش طبع  
و مہذب واقع شدہ در مشق سخن بہ شاعر فصاحت مشحون میر نظام الدین ممتون نسبت تلذذ وارد ایں سہ شعر  
منسوب ہوئے است ۛ

بن تیرے ہوٹں ہم کو پیارے کبھو نہ آیا      ہم آپ میں نہ آئے جب تک کہ تو نہ آیا  
کاوش ہی دل کی ٹچکو مرثگان یار آئی      سوزن صفت پہ کرنا گاہے رفو نہ آیا  
تاریک کلیہ اپنا کیا ہو فروغ روشن      گھر میں کبھو ہمارے وہ شمع رو نہ آیا

## فرحت

تخلص سبزدادہ ایست نوجوان سعادۃ نشان محبت التیام میرا میر علی نام کہ نہایت سعادت مند نیک  
روشن و بغاقت ارجمند و خوبی منش و بسیار مؤدب و خیلہ مہذب واقع شدہ مشق سخن از برخورد کارگار میر  
عزت اللہ عشق مدغم و زاد قدرہ می کنند و ایام فرحت انجام خود بہ سپاہگری بسری برد ایں بیت و یک شعرا از  
زاد ہائے طبع منبع آن سیادۃ شعار مودت و ثار است منہ سلمہ ربہ و مدغمہ ۛ  
اشک آنکھوں سے میری گرنے لگتے تھے سے      شب زخداں کا تیری یاد جو وہ خال کیا

دیکھیے کب تک حضرت دل اوس دشمن جاں کی فرقت میں  
شور و فغاں اور واویلا اور گریہ و زاری کیجے گا  
اب تو ذرا بھی قدر نہیں بندے کی تم کو صاحب من  
یاد رہے پر بعد ہمارے یاد ہماری کیجے گا

ہجر جانکاہ سے ہو یا تو رہائی یارب      یا سما جاؤں میں پھٹ جائے زمیں کا پردا  
تو نے فرحت کو فضا کیوں نہ بنایا شبنم      تا یہ ہونا کسی گلرو کی جبسین کا پردا

دیکھ اوس سرو صنوبر کو چمن میں فرحت  
طرح آتی ہے مجھے اپنے طر حصار کی یاد

جی چاہتا ہے اوس لب جاں بخش کو بدل  
رکھتا ہوں میں بھی چشمتہ کوثر سے ارتباط

توڑ کر بجانہ مرقد پر مری جس تس کے پھول  
قیس کا غم کیجئے یا کو ہن کو روئیے  
تو جو یوں سیپارہ دل پر بھکی جاتی ہے آہ  
اس روش روزندہ چمن کو کج اوس گلرو نے آہ  
نقد جاں جسے دیا تھا ایک بوسے پر تمہیں  
وہاں اوگے ہیں انتظاری میں تیری نرس کے پھول  
اب کریں چالیسواں اوسکا بھلا یا اسکے پھول  
بلبل خوشخوال چمن میں سچ بتا ہیں کس کے پھول  
غنچے سب کھلائے اور مچھلے سارے پس کے پھول  
فاتحہ پڑھنے چلے ہو میں اوسی مفلس کے پھول

بستر گل ہے نہ درکار نہ پوشاک ہمیں  
آپ ہم خاک ہیں کیا چاہئے ہے خاک [ہمیں]

سوتے ہو کس نید تم کہتے ہیں کل کو سچ ہے  
حضرت دل اب تلک بے سرو سامان ہو

گل میری تربت پر تم غیروں سے مت بھوایو  
ہے میری یے ہی دعا ہو وصل میں میرا وصال  
فاتحہ پڑھنے کو میری جان آپ ہی آئیو  
یا الہی ہجر کا پھر داغ مت دکھلائیو

نہ کیجے آشنائی بیوفا سے  
لگا اب تیغ بسم اللہ کہہ کر  
اگر کیجے تو ثابت آشناسے  
اگر میں مر گیا تیری بلا سے

نہ تنہا کان کا بالا بلا ہے  
نہ دن کو چہن ہے نہ شب کو آرام  
قیامت تیرے قامت سے پیار ہے  
خدا جانے کہ دل کو کیا ہوا ہے

سوز دل شمع رفاں کو جو سنایا ہم نے آپ بھی رو سے اور اونکو بھی رولایا ہم نے

## فرقت

تخلص عطاء اللہ خان است وے برادر زادہ محمد یعقوب خاں عرف میاں کلو خواص حضور پر نور  
و جوان سعادت مند ارجمند ہوشیار ستودہ اطوار است نیا کانش اکثر بخواصی سلطان تیموریہ انار اللہ  
برہانہم عز امتیاز داشتند خودش نیز بیشتر برکاب شہزادگان این دو دمان عالیشان سفر با گزیدہ و رنجہا  
کشیدہ و بدیار مغربیہ و جنوبیہ رسیدہ و راحتہا دیدہ از چندے برفاقت یکے از فرزندان نواب غفراں  
نائب وزیر الممالک عماد الملک غازی الدین خاں بہادر بنولح کالپی ایام حیات مستعار لبرمی برد و گاہ  
گاہ بطور خود فکرہ شعر میکند و خیال خود سری در سر دارد و برویہ این وقت کہ بدیار شتر [قیہ روا] ج یافتہ  
ہمت می گمارد بہر کیف این وہ شعر منسوب بے است ۵

میرے گھر کے پاس آکر جو وہ بدگان اولٹا  
تو اپھر زمین اولٹی اودھرا آسمان اولٹا

شعلہ آہ کا ہے کس کے اثر پھڑپھڑیں	کہ ہے اس طرح سے پوشیدہ شر پھڑپھڑیں
چشم بد دور نہ بن ٹھن کے پھرا کیجئے یوں	کام کہ جاسے ہے ایجان نظر پھڑپھڑیں
سنگدل کہنے سے کیوں مانو ہو تم اتنا برا	کیا گنا جاتا نہیں غسل مگر پھڑپھڑیں
ایک دل ہے پیادہ کی کہ نہیں اوسکو خبر	ورنہ آہ اپنی کا ہوتا ہے اثر پھڑپھڑیں
حیف وہ دل کہ نہو عشق کی گرمی جس میں	اور یوں ہاسے نہاں رہوے شر پھڑپھڑیں
تو نے پھڑکی زمیں زور نکالی فرقت	نیشہ کلک سے دکھلائے ہنر پھڑپھڑیں



شعلہ ہماری آہ کا کس دم علم نہیں آتشکدے سے آہ دل اپنا کم نہیں

ہاتھ دل پر رکھے سے کیا ہووے دل ہی جب ہاتھ سے گیا ہووے  
جی دھر کتنا ہے بات بھی کرتے کہ مبادا کہیں خفا ہووے

## فراقی

تخلص دو مرد میدا نم یکے ازاں انشاء اللہ تعالیٰ یہ تکملہ می نگارم و دگر کے کنور پریم کشور ابن کنور  
اسند کشور ولد راجہ جگل کشور سخن فروش است جدش جشن طوی پدر سے بیٹے نمودہ کہ تا الیوم محضرت ملی  
از احد سے سر انجام نیافتہ تا بہ بلاد دیگر خود چہ رسد قطع نظر از خرج مہلتہاے خطیرہ کہ تحریرش بطول طویل  
میکشد بدجو مہلے خلق سخن خلق بر تہ اعلیٰ ہمت گماشت عالم کہ بنا بر ہمت خدا داد از ضیافت دے  
ابا آورد بجلہ اش تشریف شریف ارزانی داشتہ گفت کہ مجلس شادی برادر زادہ خود قدم رنج فرمائند کہ  
محفل سور و سرور بے حضور سراپا نور برادران نور سے نذر دہے گردش دور وارانہ ہنجاں پدر کو وارہاں  
کہ خدا را ویدم کہ لباس [فقر] ادر بر کردہ بمومن آباد بزند ابن رخت اقامتہ افگندہ فقیرانہ ایام زندگانی  
بسمی برد اگر چہ اظہار اسلام بہر کس نہی کروا با بلا شک و شبہ مومن بود بقاسم پیچمدان سراپا نقصان خاکپاے  
مومنان نیک ایمان مافی الضمیر خود میبایان افگندہ آب در دیدہ گردانی طلب معقرۃ از جناب حضرت غفار  
نمودہ از چندے آنجہانی شدہ خداش رحمت کناد و این پریم کشور فراقی جوئے حسین و خلیق و متواضع و  
با ادب و مہذب شیریں گفتار پندیدہ کہ دار ہوشیار مودۃ شعراء است شعر فارسی و ریختہ ہر دو میگویند از  
چندے ہر شد آباد کہ جدش و کالت آں صوبہ داشت الماک و سے را کہ بدان مکان فراوان است فروختہ  
اوقات گزار می میکند بہر کیف این یک شعر از گفتہاے اوست ۵

ہوین آنکھیں گلابی روتے روتے گلابی کی نہ دیکھی شکل انوس

# فراق

تخلص دو عزیز می شناسم

## اول

فراق (۱)

کیقباد جنگ وے از امرائے نظام الملکیہ و رؤسائے ممالک جنوبیہ [است] گوئند بشوہ و شوکت  
ایام بسری برد و شعر ریختہ اکثر موزوں میکنند این شش بیت از وے است ۵

ہیں داغ میرے پسنے کے تنگ پر طاؤس	نے بلکہ یہ سب [باعث] رنگ پر طاؤس
ہم خاک پہ لوٹیں ہوں رقیبوں کو میسر	مخل کی وہ توشک وہ پلنگ پر طاؤس
ہے چٹم ہر ایک داغ کی دیکے مرے روشن	کیا ہو ہے طرف دیدہ [تنگ] پر طاؤس
اوس شوخ رنگیلے کو دکلا، کہاں توں قزح سے	ہو بو قلموں تیسرے رنگ پر طاؤس
ہرنگ [جلا] مرغ دل اب آتش غم سے	غیر اوس کا ہوا صید خدنگ پر طاؤس
گر سینہ پر داغ فراق اپنا دکھاؤں	ہوں شیفٹہ اوسکے جو ہیں رنگ پر طاؤس

## دوم

فراق (۲)

جوانے فتوۃ و ثار مروۃ شعار مودت گزین محبت آئین سرا سر حیا سرا سر وفا یکسر مہربانی جملہ قدردانی  
شیریں زبان ملاحظت بیان فصاحت قرین بلاغت آگین معنی درغ و تقوی مضمون پارسائی و اتقا جاو و  
طراز سحر پرواز صاحب انداز شریف مالک طرز لطیف دوست یک رنگ سراپا دانش و فرہنگ جسم محبت  
راجان حکیم ثناء اللہ خان سلمہ الرحمن وے از افغنہ لودھی کہ جد کلان ایشان از بطن دخترے از سادات شریف

۵ بسروۃ در ہر دو نسخہ ' ۵ ہیں " بدلہ

الغلب بود و برادر زاوہ اتا و صاحب درانت ہدانت اللہ خاں ہدانت غفرہ من لالہ البدانت والنبہانت  
 و مرید شیخ روشن ضمیر حضرت خواجہ میر است علیہ رحمۃ اللہ القدیر و عفی اللہ عنہ القلیل و الکثیر و سخن خود بیشتر  
 باصلاح شیخ بزرگوار و عم و الاتبار خود رسانیدہ و بر خے از اشعار آیدار از نظر سرمد سخن سخنان فصاحت آما رزا  
 محمد رفیع سودا ہم گزرا نیدہ از علوم ضروریہ بقدر کفایت بہرہ یاب و در فن طبابت حذاقت انتساب است  
 اکثرے از تازہ مشقان شاہچہاں آباد صائمہا اللہ عن الشر و الفساد نسبت تلمذ بوسے دارند و بیشترے  
 از سخن سخنان حضرت دہلی بہ متبع وے موزونی سخن بر روی کار آید و از اینجا کہ محبت و مودے وے یا قاسم  
 ہچمدان (سر) اپا نقصان نہاں مرتبہ ایست کہ بچہ تحریر آید و قلم و قانع رقم باوصف دوزبانی از عمدہ تفسیر  
 آن بر آید عنان شب دیز خامہ الفت شمامہ را از ان جولانگاہ منعطف نمودہ بہ [مضمار] ترقیم نیدی از اشعار  
 عشق اشعار ریختہ طبیعت صفوۃ شعارش کہ ہنگی دو صد و ہفتاد و دو گوہر آیدار و لولو شاہوار است  
 برشتہ سلک آراستہ کلک خود میکشم منہ سلمہ رہ بہ ۵

ورق ۲۲۷

کروں کیا وصف میں صیاد تیری خوش نگاہی کا      ہر ایک دام نگہ میں جاں ہے [ہیں] پشت لہی کا  
 متاع دل فرق از ان ہے یوں بازار خوباں میں      کہ جیسے مال بکتا ہو کسو مفلس سپاہی کا

قتل کا انکار کرتے کیا تو کیا ہوا      یہ ترا دست نگار میں ہم کو دست آور تھا

ہم کو بتخانہ تمہیں کعبہ مبارک ہو شیخ      ہم او دھر جائینگے اور آپ ایدھر جائیے گا

گلزار کہاں کے یہ چمن زار کدھر کا      دیکھوں ہوں تماشا میں گل زخم جگر کا

[ہر] ذرہ میں [جلوہ ہے تری] جلوہ گری کا      ہر شیشے میں یہاں رنگ جھلکتا ہے پری کا

توسن ناز پہ پہانک بت بے باک چڑھا گیند خورشید کی دی بر سرافلاک چڑھا

ق

خرق افلاک پہ مت بحث ایدھر دیکھ حکیم صاف عینک سے گزر جاے ہے جوں نظر  
اوج گردوں پہ نہ تو طائر ادراک چڑھا بام افلاک پہ یوں صاحب لولاک چڑھا

فراق اپنا ارادہ قصر دل کے ہے بنانے کا محل کی فکر ہے ہم کو نہ غم دیوا [مخا] سننے کا

دل غرق ہوا نخت جگر پہ گئے سارے اس لعل کے ہونٹوں پہ پسینہ [جو] ہے ہے  
ایک قافلہ اس اشک کے طوفان میں ڈوبا آیا ہے مگر شہر بدخشان میں ڈوبا  
پھوٹے مرے طالع کہ تری شان میں ڈوبا یہ شیشہ دل تجھ کو نہ دینا تھا ستمگر

دلغ دل رکھتے ہیں گوہر دے نہ پر کا تکیا زانوے یار پہ سر یوں ہیں میرا رہتے دے  
یعنی کافی ہے سپاہی کو سپر کا تکیا ہمتیں ہیں نہیں گریہ سے یہ سر کا تکیا

دل کے ٹکڑوں کا پیر [پوا]ش نہیں انبار لگا ہاتھ سے عشق کے میں سخت اذیت کش ہوں  
تیرے کوچے میں یہ ہے آئینہ بازار لگا دل میں ہے تیر لگا پاؤں میں ہے خار لگا

نہ بیگانہ پھر وہاں سے نہ کوئی آشنا آیا عدم کے جانیا والوں کو دلا در پیش کیا آیا

خونچکاں نخچیر کب تر پھے ہے اس انداز سے پاس سے ٹک دیکھ تو ظالم میرا دل ہوے گا

بارے فرمائے میں تم سے یہ پوچھوں ہوں فراق آپ اب آئے کہاں سے ہیں کیدھر جائے گا

نہ نخت دل کو جدا تا رشک سے کر چشم کہ یہ امام ہے اس موتیوں کی سمن کا

رات کو میری بغل میں آچھپا بے اختیار سایے سے اپنے جواں رشک پری کو ڈر لگا

گالیاں ہیں کہ پھول جھڑتے ہیں ذکر یہ مہربان ہے کس کا

کیف سے آنکھوں کی تیری [چو] رمیختا ہوا جام کیا ٹوٹے کہ شیشہ دیکھ مستانہ ہوا

تجھے برابری ہے غلط آفتاب کو میزانِ حسن میں او سے تو لاتھا کم ہوا

تیکھا ہے، نکملا ہے، طر حدار ہمارا اسے سروچن دیکھ یہ ہے یار ہمارا

چین دن کو نہ رات کو ہے قرار اس دل بیقرار نے مارا

اے کاش یہ بلا میں سر اپنے سے ٹالتا زنجیر زلف کو نہ گلے بیچ ڈالتا  
دل تھا متا کہ چشم پہ کرتا تیری نگاہ ساغر کو دیکھتا کہ میں شیشہ سنبھالتا

واغ ہجراں جو دیا مجھ کو سپہر بے مہر اسے تو شمع شبستاں ہی بنایا ہوتا  
کشتہ ناز کا [تا] بوت لئے جاتے ہیں تو نے بھی اوٹھ کے ذرا ہات لگایا ہوتا  
قدر و منزل نہیں یہاں دل کی تجھے خانہ خراب وہاں جو ہوتا تو یہی عرش کا پایا ہوتا  
منغلہ آہ جو آنسو نہ بھاتے تو فراق اٹنے تو خیمہ اسلاک جسلایا ہوتا

ہر چند یہ چاہا جو کچھ او سے نہ بولو بن بولے یہ کم نخت میرا دل نہیں رہتا



کسی سے تمکو لگ چلنا کسی سے یار [ہو جانا] ستم ہے یہ کہ ہم چھڑیں تو پھر بیزار ہو جانا

فراق کرتا ہے اشکباری لبوں پر اوسکے ہے آہ جاری  
یہ ساری جائے ہے بے قراری کوئی یہ کہہ دے کہ یار آیا

دل اوسے جو میں مانگا آئینہ ادا کھا لایا  
اسباب سفر میرا تک دوش پہ لے چلنا  
دیدے کی صفائی سے کیا بات بنا لایا  
سچ کہیو فراق اوسکو کیونکر تو [منا لایا]  
کس سحر سے کس فن سے کس پیچ سے کس ٹھہرے

چٹکل اور چھڑ پھانک رہی بس کیا کہیے  
رات اوس شورش ستم گارنے سونے نہ دیا

اللہ رے صفا تیرے ساعد کہ جسکو دیکھ  
اے کو نیم راضی ہوا تھا وہ رشک گل  
پائے خیال و ہم بھی یہاں آپھسل گیا  
پاؤ کو جو ہیں ہات لگایا مچسل گیا  
حسرت ذرا بھی دل سے نہ نکلی ہزار حریف  
[بچنے نو کی] وہ نظر سے گرا فراق  
نکلا ایدھروہ گھر سے ایدھرجی نکل گیا  
جواشک مونہہ چڑھا سو وہ مائی میں ل گیا

جذبۃ الفت کا بندہ ہوں کہ مجنوں تھا جہاں  
دوش بوسے گل پہ آیا ہوں جریدہ رشک گل  
انکروہاں ناقہ یسلی کا محل رہ گیا  
جو میرا اسباب تھا سب رشک محل رہ گیا  
دل رها طاقت رہی صبر و توانائی رہے  
کارخانہ جا بجا منزل بہ منزل رہ گیا

دیتا ہے دن کو چین نہ شب کو قرار آہ  
کیا جانیے کرے گا دل بے قرار کیا

پہری میں اوٹھا پردہ غفلت کو [تو] دل سے  
رکھے ہے مسافر کو ضرر وقت سحر خواب

دل کو لے خوب کی وفا صاحب آفریں باد مر حب صاحب

کل اوسکی زلف کو ہم یاد کر بہت روئے عجب مرے سے ہوئی ہیکو شام برب آب

زنگ گل [ہے] باعث نشو و نمائے عندلیب داشتد ہر غنچہ ہے مشکلا شائے عندلیب

ترسین ہم اور ہائے آئینہ تیری لوٹے بہار حیف بخت افیس طالع ہائے قسمت یا نصیب

[انتفاع] عشق بے تابی ہے اور بے طاقتی مزرع الفت کا دیکھا ہم نے حاصل اضطرار

دل فراق اوسکو نہ دینا تمھارے آگے کیا [کہیں] بات گر کہئے بھلی اوسے برا مانے ہیں آپ

یارب یہ کس کے ہات سے شیشہ ہوا ہے چور اب تک شکست دل کی نہیں کچھ خبر درست

پاؤ کو میرے اشک سے دھویا کرو سدا عندل ملا کیا نہ کرو درد دوسرے کے وقت

چراغ و شمع مرے گھر میں گونہوں تو نہ ہوں جلا کر ہے دل داغدار ساری رات

شوخی کو تیرے گیا رنگ حنا [ہات سے چھوٹ] دعویٰ خون نہ جاو لگا پر اس بات سے چھوٹ

شب فرقت میں آنسو ہی گرے نے چشم سے پٹ نہ پہلو سے لگا پہلو نہ کروٹ سے لگی کروٹ

بلا میں اوسکی زلفونکی نہیں تو پیار سے لیتا کہ شانے انگلیاں تیری نہیں اب بولتیں چٹ چٹ

رہیگی پردہ بینا میں کب تک دختر رز تو مثل مشہور ہے جب ناچنے نکلی تو کیا گھونگی



میرا دل لے چو کے پھر کس لیے بوسہ نہیں دیتے سبب موجب غرض کچھ وجہ بھی تکرار کیا عہد

کیا ہے نالہ بلبل نے بے دماغ مجھے میرے مزار پہ کیوں کی یہ کلف شانی آج

سبزہ خط [نے] کیا دونا تیرا اظہار حسن خط تیرا [کشاف] ہے تفسیر قراں کی طرح  
ہر ادھر و تازہ میں ہے لوک چوک اور سکے قراں کھب گئی جی میں ہمارے یار کی بانگی طرح

ایدھر زلفیں بناتے ہو اور دھر دشنام دیتے [ہو] بھلا صاحب یہی ہے کیا نماز شام کی تسبیح

بوسہ جب مانگوں ہوں پھر پھر کے یہی کہتا ہے دور ہو مجکو یہ آتی نہیں تکرار پسند

ق

گھر سے کل نکلا جو وہ مست خرام ناز حسن دیکھ کر اوس کا بسنتی جامہ و دستار زرد  
خلق کے چہرے پر بس اور نے لگیں مہتابیاں ہو گیا رستہ مکاں کو پہ در و دیوار زرد

نالہ کیا جو ضبط تو آنسو ٹپک پرے کس کس کی آہ لیجے خبر یک نہ شد دوشد

نام دھرتے ہو سبھی خوبان عالم کو بھلا ہے تمہیں بھی مشفق من کس قدر کتنا گھمنڈ

اتنے بیزار جو بندے سے ہو تم صاحب [من خط آزادی] مجھے [کھ] دو مگا کر کاغذ

ورق ۲۳۰

سینے سے کل نکل ہی چلا تھا شتاب سے      پر ہاتھ رکھ لیا میں دل بے قرار پر

نہیں چھٹنے کے بعد از مرگ [بھی پابند] الفت کے      سوا ذلّف یلٰی سے یہ لکھ دو خاک مجنوں پر  
کمیت [فکر کمر] ہی ہو گیا یہاں تک نگاہوں کی      نہ آیا زینہار اوس کی کمر کا ہاتھ مضمحل پر

میرا سینہ جواب یکدست گل مہدی کا تختہ ہے      یہ کس پائے نگاہ کی لگی ہے لات چھاتی پر  
برا کرتے ہو آئینے کو اپنی چھب دکھاتے ہو      یہ نامحرم لگا بیٹھے گا پیار سے ہات چھاتی پر  
نہ کیونکر سانپ لوٹے اپنی چھاتی پر کہ وہ گل رو      رکھے ہے ہار کو پھولوں کے ساری را چھاتی پر

لکھڑے کے دیکھتے ہی غرض جی نکل گیا      طاقت کے رہی جو کرے عرض حال پھر

اے چشم نہ گریہ اس قدر کر      میری بھی طرف تو ناک نظر کر

ہماری طرح تجھ کو بھی سدا بے چین رکھے گا      کرے گا کیا مرے دل کو تو اے آرام جاں لیکر

آیا دل شگفتہ مجھے یاد تو رویا      [چھاتی سے بہت غنچہ] تصویر لگا کر

صانع نے آپ اپنے لیے ہاتھ جوم جوم      [عش کیا بہت تیری] تصویر کھینچ کر

جفا کے پردے میں ایک گونہ پیار ہے آخر      برا بھلا ہے پھر اپنا وہ یار ہے آخر

یار کا حسن جو میزان خرد میں تو لا      ہے کئی درجہ یہ ان شمس و قمر سے بہتر

لے آپ ہاتھ لے اپنے - ۱۰۱۔      لے چل

اشک کا تار بندھا ہے تو مجھے یار نہ چھوڑ  
ٹوٹ [جھاوے] نہ کہیں موتیوں کا ہار نہ چھوڑ

[مہرچیں باندھ] کے نکلا جو کمر آخر روز  
مہر نے ہاتھ سے دی ڈال سپر آخر روز

آرام دل جلوں کو محبت کے ہے کہاں  
شاد [اب بھلا بھڑی ہے نہ شاخ] [انار سبز]

[دیتا] ہے بات بات میں تو مجھ کو گالیاں  
یہ بھی ہے کوئی طور بھلا بد زبان بس

عکس عارض نہیں درہائے بنا گوش کے بیچ  
متصل لگ رہی ہے آب گہر سے آتش

آرام ہے شب کو نہ مجھے چین ہے دن کو  
یار نہ ہو الفت کا گرفتار کوئی شخص

ایک دل جس کے طلبگار کئی کیا کیجے  
زلف و ابرو لب و [ندان] و زخنداں عارض

پہونچے ہے کوئی خط ترے خط کی بہار کو  
دیکھے [ہیں نو خطوں] کے ہیں چندیں ہزار خطا

فراق مجھے تو کیفیت شراب نہ پوچھ  
کہ ہم نے خوب اٹھائے ہیں چٹم یار سے حظ

کیا عجب ہے لوگ [تیرے] گرد ہوں جانا نہ جمع  
شمع پر دیکھا نہیں رہتے ہیں نت پروانہ جمع

مہوش میرا جو شب کو بکھو ہو حضور شمع  
ماند رنگ گل وہیں [او] رجا سے نور شمع

روشن دلوں کا دونوں جہاں سے ہے جی بچھا  
پابند جامہ ہے نہ [اسیر کفن] چراغ  
مانند لالہ پوچھ نہ ہم دل جہاں کا حال  
آتش سے غم کی [ہے یہ سراپا] بدن چراغ

گریاں ایدھر پہ شمع ساں خنداں او دھردہ شکل [گل]  
[داغ دل و زخم جگر] ایک اس طرف [ایک] او طرف

میں کھویا گیا ہوں کہ جاؤں کدھر  
وہن کی طرف یا کمر کی طرف

کیا کروں جوش جنوں سے ہمنشین ناچار ہوں  
خود بخود کچھ دل کھپا جاتا ہے دیر نے کی طرف

میرا دل لے لیا پھر کیوں مجھے بوسہ نہیں [دیتے]  
ایدھر لاء وہ نہیں جھوٹی میں اس تکرار سے واقف

[چراغ لاء نہ گل] چڑ [ہاؤ ہمارے تربت چمپ ہی] آؤ  
کہ تم ہی گل ہو تمہیں چمن [ہو] تمہیں ہو شمع مزار عاشق

عشق کی سکر میں موتی ہی بٹتے ہیں مدام  
مردمان چشم کی [ہوتی] ہے نت تنخواہ اشک

زلف کا سو [دا چڑھا رہتا ہے چھاتی پر میری  
رات کو بھیچے ہے اوس کا مجھ کو کابوس خیال

[کھویا] گیا ہے دل کسی بلبس کا ظاہر  
ڈھونڈے ہے اپنے ہاتھ میں لیکر چراغ گل

مت مونہہ لگا رہ قیب سیہ قام کو تو اب  
کچھ بھی بھلا ہے ربط کہ باہم ہوں زلغ و گل

فراق ناتواں کو کوچہ دلدار تک لے چل  
بٹھا کر دوش پر اسکو صبا گلزار تک لے چل

فراقِ غمتہ جاں اتنی نہیں حامی کوئی بھرتا کہ لے چلتے ہیں ہم تجھ کو ترے دلدار تک لے چل

دل کو میں ہر چند سمجھا یا سمجھتا ہی نہیں آ پڑا ہے مجھ کو یار و سخت دیوانے سے کام

خانہ بخانہ در بدر و کوہ کو پھر سے [ہاتھوں] سے تیرے ایدل خانہ خراب ہم

ہر غنچے میں بو ہے تیری ہر گل میں تیرا رنگ تیسر بھی تری شکل و شمائل نہیں معلوم  
کیا جانے کدھر کشتی لگی لخت جگر کی دریا سے سرشک اپنے کا سا مل نہیں معلوم

میں رکھ کے ہاتھ جو سینے [پر اپنے] دیکھیں ہیں بجائے دل مجھے ہوتا ہے خار سا معلوم

گل منتظر و دیدہ نرگس نگر اس ہے عاشق ہیں تیرے سرو خراماں ہمہ تن چشم

خواب سے چونکا جاؤ سکو دیکھ حیراں رہ گیا گاہ سوندوں تھا کہے کھولوں تھا سو سو باؤں

اوسکی صورت تو ذرا میں [دیکھ] لوں خانہ خراب پھوٹ پھوٹ اتنا نہ بہ دم لے ذرا تیرے چشم

جب سے دیکھ ہیں تیرے دست خدائی تیرے کو چہ یار کو فردوس بریں سمجھے [ہیں]  
خون روتا ہوں پڑ [ا] پنچہ مر جاں کی قسم باغ [جنت کی قسم روا] قہ رھنواں کی قسم

نسیم سحر اوس کا کوچہ نہ جھاڑ اب تن زار کا بار ہے شمع آسا  
قسم ہے میرے سر کی لے چشم تر تو ق نہ تھننا کہ [آنسو] یہا [نے] بہت ہیں  
ابھی وہاں سے کشتے اوٹھا [نے بہت ہیں] ابھی کھوج اوس کے مٹانے بہت ہیں

تو نے کیں چہرے پہ زلف آرائیاں      میرے کیا کیا جی میں لہریں آئیاں  
جنگا و جھڑکا تھا مرے جی میں فراق      ہجر کی [راتیں] وہی پھر آئیاں

ہزاروں گل کھلے اس باغ میں اور سینکڑوں کلیاں      کھلا اکدم نہ [دل] اپنا گئیں جی سے نہ بیگیاں

لوٹھرانے میں بلا کافر کے کچھ [انداز ہے]      ٹھوکریں اویں مست کی دکھیں [غرض مستانیاں

زلفوں سے دل لگا کر جو شش جنوں خریدا      [پانوں] میں تنکھو ڈالا زنجیر اپنے ہاتھوں

[ہوئیں] یہ جان آئی ہے پہچو شباب سے      گر تم نے دیر کی تو مری جان ہم کہاں

حال دل سب نہیں سنا دینگے      ابھی آنے تو دو بحال ہمیں  
چلو گالی نہ دو نہ ٹھکراؤ      نہیں [بھاتی یہ] چال نہال ہمیں  
دل کو لے جوڑے میں چھپا یا ہے      آگیا [جے یہ اب خیال] ہمیں  
آپ ہیں ایک بال باندھے چور      سب د [کھاوتے] بال ہمیں

یارانِ عدم کو کوئی کہدے کہ سدھاریں      آہستہ چلے آتے ہیں ہم کو نہ پکاریں

خط تو اوس کو لے چلا ہے پر کسی عنوان سے      ڈھب لے تو ساتھ لے چل نامہ بہ میرے تئیں  
میں تیرے پانوں پڑوں زنجیر تو پانوں نہ پڑ      جانے دے لے جاے یہ حوثت جہر میرے تئیں

اظہار کر کے الفت اوس غنچہ لب کو کھویا      کم بخت کیوں ہوئی یہ میری زبان دشمن

[کیا ہے] لشکرِ غم نے گذر اب کشورِ دل پر کوئی ساقی سے کہدینا کہ ہاں اب جامداری [ہو]

تکلیف [کیوں کرے] ہے چاکِ جگر پہ ناصح میں ہاتھ کاٹ ڈالوں تجھے اگر رُفُو ہو

اوس مرچیں کے روہرو آئینہ تو نہ ہو ہم صاف مونہہ پہ کہتے ہیں بے آبرو نہ ہو

رہنے دے کوئی دم تو ہمیں [کو سے] یار میں مت پھیرے صبا سے مشتِ غبار کو

کہے ہے شوخ دکھلاؤں جو نازِ دل ربائی کو ابھی آدھی نگہ [پر مولوں ساری خدائی کو

[دو] ش ہوا پہ بارنگہ اوس کی چشم کا کرتا ہے صید طائرِ رنگ پریدہ کو

[نہ] دندان سفید اوسکے [مسی و پان میں] دیکھو کھلی ہے موتیا لالہ و نافرمان میں دیکھو  
[ہر اکس] میں واجب ہے تیرا رنگ اک [پیائے] کہاں نیزنگیاں ہیں یہ گل امکان میں دیکھو  
[مژگان] اخون افشاں میں تارا شک یہ موسم لڑی ہے موتیوں کی پنچہ مرجان میں [دیکھو]

[وقت] بوسے کے شکر لب رہے دشنام کی پھیر خالی بجاتی نہیں گپ چپ کی مٹھائی چمکو

بشر تو کیا دل آہن کو آگے موم کرتی تھی خدا جانے ہوا کیا ان دنوں آہ سحر تجکو

مڑے جس رنگ سے چاہے تو لے اوس دستِ رنگیں کے نگلی گر ہاتھ مل ڈالوں گا پاؤں سے حنا تجکو

دل فراقِ اد سے جو مانگا تو کہا ناز سے یوں      ہانگی بس ایک ہی دل اسے تو رہنے دو

ٹکڑے کیا ہے شیشہ دل کیوں مرا بھلا      مونہہ سے تو پھوٹو چپکے ہو کیا کچھ جواب دو

[ابھی کاٹیں گے سار] سے ہات یہ دندانِ حسرت سے  
فرا دو انگلیاں مسی کی تم ادس کو [لگا] نے دو

جی نکلے عشق میں دل تو بھی نہ آہ کیجو      ادس پر نظر نہ [کیجو] مجھ پر نگاہ کیجو  
دل اتنی بیگنی پر نگہ رو سے ترک الفت      اس برستے پر کسی سے پھر جا کے چاہ کیجو

نہیں آتی ہے غم سے نیدیں سوتا ہوں جس پہلو      نہ اس پہلو نہ ادس پہلو نہ ادس پہلو نہ اس پہلو  
یہ کنج [فقر] بہتر ہے میاں اکسیرِ عظم سے      زرِ خالص سے وہاں کے مارتا [ہے یہاں کا مس پہلو]  
[جگر میں درد ہے ایدھر] او دھڑپیں آبلے دل میں      الہی سخت جیال ہوں کہ اب سوؤں میں کس پہلو

مکھو دیکھا جو اد نے بھر کے نگاہ      نکلی بے اختیار [دل سے آہ]

ذره ذره میں درخشاں ہے میرا وہ ماہوش      قطرہ قطرہ میں جھمکتا ہے پڑا [دریا] کو دیکھو

تجھ سوا غیر کو ہم چاہیں گے امکان ہے یہ      افرا محض غلط [جھوٹ] ہے بہتیاں ہے یہ

جہاں تک صاف طینت میں اسیرِ زلفِ خبا [ہیں]      نمایاں موج دریا سے بھی ہے زنجیر کا نقشہ



اے چٹم تجھے آگے ہی تھا نامِ خم کے ساتھ  
 بے جودِ بحرِ لطفِ خدا کو کھس مراد  
 ق ظلمات سے لے آئے سکندر کو تشنہ لب  
 سوبات ہی گئی وہ گیا جامِ حجم کے ساتھ  
 ملتا ہے گو ہو مشفقِ عالی مقام سا [تھ]  
 تھے باوجودِ خضرِ علیہ السلام ساتھ

نازدانِ داز سے ہوں اونے رکھا ناک پہ ہا [تھ]  
 لشکرِ حسن نے کیا تاب و [تواں غارت کی]  
 [مخددا برقِ نمط و وہیں تڑپھ] کر بھاگا  
 ہم گئے بیٹھ دوپہر [تھ] دل [غمنما] ک پہ ہا تھ  
 بلکہ کہتے ہیں پڑا [سٹعلہ] اور اک پہ ہا تھ  
 جا پڑا رات کو جو اوس بت بیباک پہ ہا تھ

اپنی ہی چھاتی ہے کہ اوس گل کے  
 داغ پر داغ کھاٹے بیٹے

بہرِ گل و [تہرا غنچہ مرآتِ جمال دوست ہے  
 ایک مکھڑا جس کی خاطر ہیں یہ آئیے کئی

وا من تناک گیا تھا تناک اوسکے یہ دست وہم  
 اللہ ری ناز کی وہیں [چو] لی مسک گئی

سن مل [حال یہ کہتا ہے نہ بک سونے دے]  
 نید تو اوڑ گئی کم تخت سرک سونے دے

[حکیم صا] حب بلا ہے گرمی میری [نہ نبھتا]ں پہ بات رکھیے  
 مجھے یہ ڈر ہے نصیب اعدا کہیں نہ تم کو خسار آوے

کہا کسی نے جو پروانگی ہو مجرے کی  
 کہا یہ سن کے کہ ہاں خیر کیا مضائقہ ہے  
 یہاں فراق بھی اسے رشکِ باد ہو جاوے [ے]  
 کہو او [ستے] بھی کہ وہ گاہ گاہ ہو جاوے

درق ۲۳۴

رات دن یہ رفیق رہتا ہے [اے میں تیرے خیال کے صدفے]

آنکھوں نے بھی اوس شوخ سے یہاں راہ نکالی [ساتھ اپنے ڈبویا مجھے کیا چاہ نکالی]

جو مچاؤں [چراغ و شمع کی تکلیف مست بخورے] خراماں ناز سے مرقد پہ آتا تو صنم خالی  
تیرے پاسے نکالیں کاموں لے رشک چمن کشتہ بجای گل مر [چھائی پر رکھ دینا قدم خالی]

سننے ہی میرے قصہ غم کو میاں چلے کیا ایسی نید ہے ابھی بیٹھو کہاں چلے  
تم گالیاں دو مجھ کو تو میں چٹکیاں نہ لوں پیارے کسو کا ہاتھ کسو کی زباں چلے

عشاق کی [صفوں کو پل] میں ایٹ پلٹ دے مکھڑے سے گرد و پتہ وہ رشک ماہ اولٹے

[یہی رہ رہ] کے اب مجھ کو فراق افسوس آتا ہے کہ کس بے رحم پر عاشق ہوا [یہ کیا کیا تو نے]

آمد یہی گراؤن کے رہی پارہ دل کی لوشیشہ گرد کی لگی دوکان ٹھکانے

اوس مجہبیں سے رات کہا میں نے لے فراق ق پیارے شتاب آ تو کہ جاتی ہے چاندنی  
زلفیں اوٹھا وہ مکھڑے [سے] بولا کہ واہ واہ کچھ آپ کو تو بھوت خوش آتی ہے چاندنی

درد دل ہوتا ہے پیہم دیکھیے کیسی بنے جی رہے یا جاے ہمدرد دیکھیے کیسی [بنے]

[چار یاروں] سے ہنسی بنیاد جہاں ہے قائم یعنی ہر جسم میں ہے آگ ہو اگل پانی

آہلے دکھلاے جب اوس دل رنجور نے دانت میں تنکا لیا خوشہ انگور نے

چشم بدست سے غارت دل وہاں کیجے خیر کشت امید چراگاہ غزالاں کیجے

تجھ بن کے خوش آئے ہے یہاں بادہ گلگوں پانی بھی جواد ترے ہے تو دشوار [گلے سے]

ہاتھ سے دست جنوں کے پیرہن صد چاک ہے کب تک یارب کروں میں [بخیر کاری ایک سی]  
ٹکڑے ٹکڑے جیب کیا دامن ہے سارا چاک چاک سوزن غار جنوں تو باری باری [ایک سی]

کہنا اگر ہمارا ایا برا لگے ھے کا ہیکو کوئی چھوڑے کیوں بولے کوئی ہم سے

ہاتھ جوں پکڑا لگے کہنے کہ بس چلتے رہو یہ زبردستی نہیں بھاتی حکومت آپ کی

گلبدن لی خبر بھلی دل کی مارے ڈالے بے یکل دل کی  
سوز سے شمع کے ہے روشن بات کیا کہے یہ زباں علی دل کی

جو رو بھلا اوٹھاویں کس واسطے بھلا کیوں پیارے غلام ہیں ہم [اے واہ کیا کسی کے]  
[رنجیر] یہ [دو] نے آپ ہی سمجھ رہیں گے [پاؤ پر ہے] ناحق تیری ہلا کسی [کے]

دل نہ دیتا تھا تجھے آفت جاں کیا کیئے      صرف یہ ہم نے غلط فہمی و نادانی کی

ہماری آہ سے پتھر بھی آگے موم ہوتا تھا      خدا جانے ہوئی کیا ان دنوں تاثیر آتش کی

نہیں کرتا کوئی بے درد علاج گریہ      حضرت درد سے پوچھوں گا دوا رونے کی

فراق خستہ جاں کا حال ٹمک [اٹھو چلو] دیکھو      بنائے کیا ہو [زلفیں چہرہ] گلغام پر بیٹھے

شیخ صاحب بھلا خدا سے ڈر [و]      دخت رز سے غلام رہتا ہے

شعلہ برق اوس کا سایا ہے      دل تڑپھنے ہی کو بنایا ہے

قیمت بوسہ میں لے چکے پھر جھگڑا کیا      ہو چکا بار جو سودا وہ بھلا پھرتا ہے

بوسہ [لیا] ہے کنے بھوٹی قسم نہ کھاؤ      بہتان ہے غلط ہے تہمت ہے افترا ہے

[مہر شک] چشم سے اپنے بعینہ      مرزہ جو ہے سو پھولوں کی چھڑی ہے  
خیال [نہ] لف [میں] کیونکر نہ روؤں      اندھیری شب ہے سانوں کی جھڑی ہے

ہزاروں دلوں کو اڑن زلف [سیہ] نے مار رکھا ہے      وہ تسیر بھی پریشاں خاطر و دلگیر رہتی ہے

خاک ہر پچیں ہیں دامن تئیں دامن نہ جھٹک      کیا بلا اس میں بھی کچھ شان چلی جاتی ہے

چشمِ تریس جلدی کچھ بھی تجھ کو غیرت ہے      رو برو مرے ہووے ابرو بہاری ہے

شائد کہ کسی زلف میں ہو گا میں گرفتار      اے خواب پریشاں تری تعبیر یہی ہے

دل کے پرزے ہی کتر ہے ہر ایک بات میں تو      [کیسی] قینچی کی طرح تیری نہیاں چلتی ہے

کیوں خاک سے ہماری کاوش صیا کرے ہے      [رہنے بھی دے چمن میں] مت چھیڑ کیا کرے ہے

برنگ موج کیا کیا جی میں اپنے [بیچ تاب آیا  
نہیں حلقوں میں زلفوں کے تیری] [یہ] عارضِ تاباں  
دہن کے وصف میں حیراں ہیں تیرے نکتہ چیں سائے  
دہن کا فکر اوستے ہو جسے شوقِ عدم ہووے

لب دریا [پہ اوئے ہاں جسم کھول کر باندھے  
پھرے ہے ساتھ اپنے تو لپٹے شمس و قمر باندھے  
کمر کیا کوئی مضمون تری اے سیمیر باندھے  
وہ مضمون کمر باندھے جو مرنے پر کمر باندھے

جائے تحسین اسکی نگالی ہے      چاہ کی بات ہی نرالی ہے

بعینہ اشک کی یوں بوند مرثکاں پر جھمکتی ہے      کہ جیسے تار میں قندیل شیشے کی ٹلکتی ہے  
کناری سے نہ جوڑا باندھ کر نکلا کرو گھر سے      [اند] بھیری رات ہے سر پہ پڑی بجلی ٹپکتی [ہے]

فصل گل آئی نہیں خانہ زنجیر کے بیچ      اپنے دیوانے کو کہد وا بھی آرام کرے

### رباعی

مت کر تو فراقِ آہ و زاری ہر دم      گریہ سے نہ آستین و داماں کر نم  
کلمہ صفحہ سینے پہ محمد کی شناسا      پتلی کو بنا دواتِ مرثکاں کو قلم

دیگر

مطلوب نہی ہیں اور علی طالب ہیں  
کیوں مگر انہوں وہ ابن ابی طالب ہیں  
جوں نور و نگاہ مرتضیٰ و احمد  
دیکھا تو ایک جان و دو قالب ہیں

دیگر

کہتے ہیں لوگ جی سنبھل جاویگا  
اسلوب محبت کا بدل جاوے گا  
پر ہم کو تو یہ ہجریں سوچھے ہے فراق  
روتے روتے ہی جی نکل جاوے گا

دیگر

کہتا تھا میں [جان سے کہ] اے جان حزیں  
محبوب کے غم سے تو بہت ہے غمگین  
اللہ کرے کہ وہ شتابی آ جاے  
دل بول او [ٹھا] و وہیں کہ آ میں آ میں

دیگر

یے تابی دل بھی کیا بلا لائی ہے  
لوگوں نے جدی جان مری کھائی ہے  
گر او سے نہ پیے تو ستم ہے جی پر  
لیے تو غم و درد ہے رسوائی ہے

دیگر

پہلے تو وہ ربط و آشنائی کیجے  
باتوں باتوں میں دلربائی کیجے  
پھر آخر کار اے ستمگر بے رحم  
یوں چھین کے دل کو یوفائی کیجے

دیگر

نت آئندہ [میری اوسے لڑی رہتی ہے]  
پہروں بندھی آنسو کی چھڑی رہتی ہے  
گھر پال کی یہ چشتم کٹوری ہے مگر  
دن رات جو [پانی میں پڑی رہتی ہے]

### مستزاد

شبم گلے لگتی ہے گلوں کے باہم  
بلبل کہتی ہے ہو کے تاللاں ہر دم  
شبم یہ مزے لوٹے اوڑا دے یہ بہار  
ہم جو دجھاؤ لٹھاویں اور کھاویں غم

با دیدہ غم  
با درد و الم  
اپنے یہ نصیب  
اے ولے ستم

### فعاں

تخلص اشرف علیخان مرحوم است و سہ کو کلتا کشش بادشاہ جم بہاہ احمد شاہ خلف الصدق  
حضرت فردوس آرامگاہ طاب اللہ ثراہ و بسیار عمدہ معاش و [تہا] است یار ہاش و خیلے ظریف  
الطبع لطیف مزاج سراسر سرور و سر بسر [ابتہا] ج بود شعرش پختگی تام دار و سر آمد سخن سخنان فصاحت  
اما مرزا محمد رفیع سودا بسیار ستائش و یوانش میکروینا بر [ا] فراط و تفریط کہ در ہنگامہ آرائی افغانہ  
ابدالی حضرت و ہلی روداد بیدار شرقیہ [شتافہ رحل] اقامت [انداخت و بحسن سلیقہ کہ داشت بران  
فرنگ در ساخت و در ہماں نواح رشتہ زندگانی و سہ در [گست] و بجوار رحمت حق در پیوست  
ایں چہل و پنج بہیت از گفتہاے آل مغفور است منہ عفی اللہ عنہ

ساتھی میں نہیں آپ سے کچھ چشم تر آیا  
دل دیکھتے [ہی] ابر کو ناچار بھر آیا

ورق ۲۳۶

مت قصد کر صبا تو دل داغدار کا  
[ظالم] یہ ہے چراغ کسی کے مزار کا

عالم کو جلاتی ہے تری گرمی بازدار  
مرتے ہم اگر سایہ دیوار نہ ہوتا

عالم کو جلاتی ہے تری گرمی بازار مرتے ہم اگر سایہ دیوار نہ ہوتا

مجسا گرفتہ دل بھی کبھو شاد ہوئے گا اس سال ہم قفس مرے آزاد ہو گئے  
یہ خائیاں خراب بھی آباد ہوئے گا مجھ پر بھی مہرباں کبھو عیاں ہوئے گا

ایسی نگاہ کی کہ میرا جی نکل گیا قصہ مٹا عذاب [سے چھوٹے] ٹفل گیا

تجکوزی ہو مری جان دعا میں لینا مجکو ہر شب تیری زلفوں کی بلا میں لینا

اگر عاشق کوئی بس نہ ہوتا تو معشوقوں کا یہ چہرہ چاہ نہ ہوتا  
گریباں چاک کر روئے کہاں ہم اگر یہ دامن صحرا نہ ہوتا

جز اشک و آہ و سوسنگی عاشقی کے بیچ تو نے ہمیں بتا تو فلک اور کیا دیا

رات جو غیر تیری بزم میں اے یار رہا [یہ فغاں] سہ کو پٹکتا پس دیوار رہا  
نہ اوٹھا پردہ غفلت نہ تجمل دیکھی دل مرا منتظر جلوہ دیدار رہا

مسکراتا تر کیا کم ہے میاں تیغ نہ کھینچ کیا مراجی نہ نکل جائیگا اس آن کے بیچ  
یاد کر گوشہ دامن کو اوں ظالم کے سخت اور لچھا ہے مرا بات گریبان کے بیچ

لکھ دیجو نامہ برد و دیوار یار پر گدرا جو کچھ الم دل امید دار پر  
ممکن نہیں کہ غیر نہو دیں رکاب میں تجکو خدا نہ لاسے ہمارے مزار پر



عاجز ہوں تیرے [ہاتھ سے] کیا کام کروں میں      کر چاک گریباں تجھے بدنام کروں میں

مہندے عشق کو لے ہمدنوں شادی کہاں      آگئے اب تو گرفتاری میں آزادی کہاں

گر روز جزا داغ شب ہجر دکھاؤں      تو صبح قیامت کے تئیں شام کروں میں  
تا حشر بھی کم ہوگی نہ ظالم [تپش] دل      کافر ہوں اگر گور میں آرام کروں میں  
جاتا ہے فغاں قافلہ [ہم نفساں] کل      کچھ راہ کے چلنے کا سرخجام کروں میں

میں منتظر جلوہ دیدار کھڑا ہوں      پردے سے نکل تاپیں د [یو] ار کھڑا ہوں

تقدیریت ہے داغ سے میرے دل بیمار کو      اے فلاطوں کیا مرض کہتے ہیں اس آزاد کو

اس مبتلا کی چشم کہاں تک پر آب ہو      اے دل خدا کرے ترا خانہ خراب ہو  
جہم جہم پلائے دوست [تجھے] جام نے مدام      تو [مست رہ] فغاں تیرا دشمن خراب ہو

فغاں ہم نے مناسے یوں کہیں مائل ترا دل ہے      خدا آساں کرے [بندے] محبت سخت مشکل ہے

مفت سودا ہے پھر آیا کہاں جاتا ہے      اے مرے دل کے خریدار کہاں جاتا ہے  
کچھ کلہ تیغ بکف چین باہر و بے باک      یا الہی یہ ستم گار کہاں جاتا ہے

بھول کر پاؤں فغاں گل پہ نہ رکھیو ز نہار      [ان پھیر لوں] کا مزا خار سیاہاں جانے

تہ کھولے تڑے بند قبا تو کیا کیجے      دل گرفتہ کو ظالم کبھو تو واسیجے

شکوہ تو کیوں کرے ہے مرے اشک سرخ کا      تیری کب آستیں مرے لوہے سے بھر گئی  
آخر فغاں وہی ہے اسے کیوں بھلا دیا      وہ کیا ہوئے تپاک وہ الفت کدھر گئی

بھری پیو دامن میں فغاں لخت جگر تو      ہم خانہ بدوشوں کا [سر انجام] یہی ہے

تڑے فراق میں کیونکر یہ دردناک [جیے]      مرے [تو] مر نہیں سکتا جیسے تو خاک جیے

وہ چاہے یا نہ چاہے فغاں اوس کو چاہیئے      اپنے کیے کو اسے میرا صاحب نیا ہیئے

یہ فن کسے نہیں آتا کہ دل میں راہ کرے      فغاں میں اوسکے تصدق ہوں جو نباہ کرے

ملا بھی خاک میں تن دل کی آرزو نہ گئی      عجب یہ گل ہے کہ مچھا گیا [پہ] بونہ گئی  
یہ خاک وہ ہے تیمم کریں ملک جس سے      مرے مزار پہ شبنم بھی بے وضو نہ گئی

کون کہتا ہے کہ حلاجوں کا یہ دستور ہے      کلمہ حق جو کوئی بولا وہی منصور ہے

### قطعہ

کیا حال پوچھتے ہو فغاں کا سنا نہیں      خانہ خراب عشق نے دنیا سے کھو دیا  
اوسکی وصال و ہجر میں یونہی گزر گئی      دیکھا تو ہنس دیا جو نہ دیکھا تو رٹو دیا

## دیگر

رنگ کیوں زرو ہے واللہ اعلم      آہ کیوں سرو ہے واللہ اعلم  
چشم کیوں تر ہے خدا [ہی] جانے      دل میں کیوں درد ہے واللہ اعلم

## دیگر

ہم نے شب فراق میں سنتا ہے اے قہر      کیا کیا منے سے حسرتیں دل کی نکالیاں  
یہ تھا خیال خواب میں دیکھیں گے روز وصل      آنکھیں جو کھل گئیں دہی راتیں ہی کالیاں

## فقیر

تخلص سے کس میدانم

## اول

میرٹس الدین مرحوم سے عزیز ہے بود شیریں مقال بسیار [صاحب کمال] خوش فکر عالی منش نیک سیرہ پاکیزہ روش فصاحت بیان بلاغت نشان بر غوامض عروض وقافیہ نہایت تیز نظر از نکات صنائع و بدائع تجلیے باخبر رسائل [کثیر] ہ دریں فنون شریفہ از سے بر صفحہ روزگار یادگار است و دیوانے فارسی مملو از نوع سخن در غنائت جودہ و نہایت خوبی در کارگاہ [ہستی] بر رویے کار بیرون ازیں ہمہ کرامات المہ اشنا عشر سلام اللہ علیہم ورضی اللہ عنہم] بفصاحت تمام و بلاغت مالاکلام در رشتہ نظم کشیدہ و [بنا] بریں [نیک] غزل بخیر و سعادت ابد و ازل و ارسیدہ بر مشاورہ ایرانیان مرتبہ اعلیٰ اطلاع داشت و برویہ ایشان در سخن طرازی ہمت می گماشت سخن سنجان ایران زیں ازو حسابے بر میداشتند و شعر و شاعری ویرایے سقم و مسلم النبوت می انگاشتند اگرچہ بیادہ خود را بعالم می نمود اما تحقیق آنست کہ شیخ عباسی بود حضرت نضر العاشقین مولانا محمد فخر الدین قدس سرہ بطریق

فقیر (۱)

ورق ۲۳۸

طیبت بر زبان [کر] امت تو امان می آور دند کہ عباسیاں ہمہ چیز بحیر وقہر الزہنی فاطمہ سلام اللہ علیہا ورضی اللہ عنہم ربودہ ہمیں یک سیاوہ باقی بود کہ میرشمس الدین فقیر پند فرمود مختصر کلام بعزم بالجزم زیارۃ حرمین شریفین زادہا اللہ تعالیٰ شرفاً و تعظیماً کشتی سوارہ بسفر حجاز شدہ بود کہ در اثناء طے راہ دریا قضاۃ الہی غرق بحر رحمت نامتناہی نمود انا للہ وانا الیہ راجعون ملخص سخن اگرچہ ریختہ گوئی و دل مرتبہ آن شہ سوار عرصۂ مخموری و شہباز اوج بہتر گسری است شعر ریختہ ہم [از طبع] وقادش گاہے ریختہ این دو شعر منجملہ انہاست سہ

دم کا آنا حباب ہے گویا      زندگی موج آب ہے گویا  
خال او سکی بیاض گردن کا      نقطہ انتخاب ہے گویا

فقیر (۲)

## دوم

مولوی فقیر اللہ مرحوم وسے طالب علمے بود از قصبہ گلاوٹی کہ در حضرت دہلی بمعلی ایام بصری برسد و آ عزیمت خوانی و احضار اجنہ ہم در کلخ و ماغش پیچیدہ بود و در [ایام] سالف شعرش را میر قمر الدین مشت عفی اللہ عنہ اصلاح می نمود [اشعار رطب و] یابس وار و ازاں جملہ این سہ شعر کہ بایں پیچیدان سراپا نقصان رسیدہ می نگارد سہ

آہ تو نے [تو کئی بار ہلایا ہے فلک  
طوبستی سے ترے نالے اٹھیں ہیں اس طور

زیادہ گستاخ نہ ہو عرش کو پہچے گی دھک  
ہوش موسے کا جسے دیکھ کے جائے بے شک

روتے روتے جو مرے دیدہ تر بیٹھ گئے  
ایسی برسات ہوئی آہ کہ گھر بیٹھ گئے

فقیر (۳)

## سیوم

بزرگے از خاندان حر می الاحترام میہ فقیر اللہ نام وسے عزیزے است بسیار سنجیدہ و نہایت پسندیدہ

نیک خصائل پاکیزہ شمائل از شعراے پاسے تخت سلطانی و سخن سخنجان بار یا فنگان حضور پر نور خاقانی در بھکھا  
مہارتے دار و گاہے بہ تکلیف احباب شعر و بیعت ہم بر روی کار می آرد این پنج بیت از گفتہاے وے است  
سلمہ رہے

میرے سحاب چہنم کو نیساں پہ ہے شرف  
دو نو جہاں کو طالب حق جانتے ہیں پہچ  
ہے کون سی گھڑی کہ یہ گوہر فشاں نہیں  
ہم کو تو بیم و دوزخ و میل جنناں نہیں

وہ حسن صندلی نظر آوے اگر مجھے  
صافی دلوں کی دید کو مانع نہ ہو حجاب  
دو نو جہاں کا پھر نہ رہے درد سر مجھے  
عینک سے ہو و چند نظر پر نظر مجھے  
بیٹھے ہی بیٹھے ہستی کو اپنی کیا فنا  
جوں شمع ہے وطن میں ہمیشہ سفر مجھے

## فکار

تخلص مرزا قطب علی بیگ مرحوم است وے [ہندوستان زائے] بود بسیار پر گواہانیک خود  
نہایت زباں آورد و لسان کن بغایت خوش گپ و شیریں زبان پر وضع وار و خیلے ستودہ اطوار اشعار  
آبدار اساتذہ بکثرت یادداشت و در محافل و مجالس بوقوع خوانی ہمت می گماشت بیشتر اشعار دیگران  
بتام خود [میخواند] اند و سخن سخن سازان بے تحاشا مالکانہ بر زباں می راند و گاہے بطور خود فکر و بحثہ می  
کرد و خود را بہ زمرہ شعرا می شمرد از چندے رشتہ در گستہ بر حمت [حق در پیوستہ] بہر کیف این  
دوازده شعر کہ منسوب بے است این احقر ثبت فرمود و دو شعر دیگر کہ ازان فرصت الہ آبادی است  
و وے از خود می گفت در اینجا قلم انداز نمود

اے شیخ تو مسجدیں ہے وعظ غلط کہت  
دریا میں اٹھیں لہریں طوفان ہوا پریا  
گنبد تو لرزتا ہے منبر کا خدا حافظ  
کشتی تو تباہی ہے لنگر کا خدا حافظ

آیا ہے گدھے چڑھ کر کبھی کی زیارۃ کو ق  
مت کہہ تو [نکا] ر آگے یہ راز نہاں رکھ جا  
وہیا میں یہ نوبت ہے محشر کا خدا حافظ  
مہتر کی یہ نوبت ہے [کہتر] کا خدا حافظ

ہجرال کی سرگدشت کا کیا دیں حساب ہم  
سو [دے] کو میرے شیخ تو ساقی سے کچھ نہ پو [چھ]  
کس کے کہاں کے کون ہو کیا ہو بتائیں  
ایک دم کے ہلکے آنے کی ہرگز نہیں امید  
بننے ہی نقش چشم کے رونے سے مٹ گیا  
[کرتے] ہیں اپنے کہنے سے آپ ہی حجاب ہم  
[وہیا] دیں کو بیچ کے پی لیں شراب ہم  
کوئی اگر جو پوچھے تو کیا دیں جواب ہم  
کب کر سکتے ہیں دعویٰ ہستی حجاب ہم  
تھے ہی ازل سے پوچھو تو خانہ خراب ہم

اوڑتی سی خیر باد کے آنے کی سنی ہے  
کو کب نہیں میاں چرخ پہ سو فار سمجھنا  
مت پوچھ نگار اب تو مرا مسکن و ماوی  
ہو جائے اگر راست تو اللہ غنی ہے  
یہ [سقف] سمجھی آہ کے تیز کی چینی ہے  
مانند بگولے کے سدا بے وطنی ہے

## فیض

تخلص فیض علی فرزند ولید سخن سنج بے نظیر محمد تقی میر است دے جو آنے است طبع موزوں محبت  
مشقوں کہ مشق سخن از پدر والا قدر خود میکند و سوداے شاعری خیلے در دماغ خود می پزد بہر کیفیت این ہفت شعر  
از دے است سلمہ اللہ تعالیٰ ۵

گل کھا مومے جنہوں کے لیے جسم زار پر  
دو پھول بھی نہ لائے کبھو وہ مزار پر

دو میں ساقی ترے آنکھ ہیں مے نوش ہم  
سٹوق میں تیرے کنار و لبس کے اے بحر حسن  
جام خالی دے ہے کیا اتنے نہیں بیہوش ہم  
موج کی مانند ہو جاتے ہیں سب آغوش [ہم]

نہیں معلوم کہ رشک قمر کی راہ تکتے ہیں کہ ساری رات آنکھوں میں گنا کرتے ہیں تو کون

خدا جانے کہ تجھے فیض کیا ہے اوس کو بیزاری جہاں دیکھا تجھے اوسنے پکارا اپنے یاروں کو

یہ ترک چشم ترے مست ہیں جواں دو نو کہ سو رہے ہیں تلے سر کے رکھ کماں دونوں

نہ مانی تو نے میری اپنی ہند اے بیوٹا رکھی کہیں ہم کس سے جا کر اب ہماری تو نے کیا رکھی

## فیاض

تخلص مردے است درست میثاق مسمی بہ عبد الرزاق از سکنہ خیر بنیاد حیدر آباد کہ بسیار نیک بہاد و  
بفائیت پاکیزہ بنیاد خیلے یارباش و خوش اختلاط [و] نہایت آسودہ معاش و مستحکم ارتباط واقع شدہ است در  
مدح ناظم آنجا چیرے گفتہ این دو بیت از اں است ۵

بعد آداب و نیاز اے قبلہ گاہ عرض یہ فدوی کی ہے اب بید رنگ  
ایک دکن کو کن کہ ہندو سند تک ہو قلمرو میں تری روم و فرنگ

## حرف القاف

در طے این حرف فکر چہار وہ شاعر کہ از اں جماعہ دو شخص قائم تخلص می کنند و دو عزیز قریبان انداز  
یافتہ و چنگلی اشعار اینہا . . . . . شعر است کہ منجملہ آن . . . . . رباعی واقع شدہ است

۵۵ دونوں شعروں میں تعداد اشعار کی جگہ خالی چھوٹی ہوئی ہے ۵۵

# قائم

تخلص دو کس میدانم

## اول

قائم (۱)

شیخ قائم علی دے مرو معلیٰ پیشہ از قصبہ اٹاوہ است کہ در ابتدا امیدوار تخلص میکرد دے محکم قضا و  
 قدر رب الارباب در ایام دولت نواب غفران ماب احمد خاں بہرہری شوق فراوان [ال] بنا بر دیدن سرآمد  
 شعر اے فصاحت آما مرزا محمد رفیع سودا بوساطت مقبول نبی خاں مقبول سلمہ رب العقول خلف الصدق  
 انعام اللہ خاں یقین علیہ رحمۃ رب [العالمین] مبارک بنیاد فرخ آباد خود را رساند و غزلہاے چست در  
 حضورش برخواند دے غفی اللہ عنہ بمقتضائے [طبعی] و طبیعت جبلی بدیہہ بر زبان راند کہ سہ  
 ہے فیض سے کسی کے یہ نخل ان کا بار دار اس واسطے کیا ہے تخلص امیدوار  
 اس بیچارہ اگر چہ ارادہ تلمذ داشت اما منفل گشتہ مراجعت نمود و زمزمہ این بیت بر بال حال میفرمود  
 از دو دست ندانم بچہ عنوان رفتم ہمہ شوق آمدہ بودم ہمہ حرمال رفتم  
 و قائم تخلص ساخت و بہ شاگردی پہنچ کس نہ پرواخت بہ کیف این شش شعر از گھنٹہاے اوست  
 جس زمیں پر کہ وہ گلپوش نگار آجاوے گز خزاں کا بھی ہو موسم تو بہار آجاوے

ورق ۲۳۰

دنیا میں زندگی کا کوئی دم ہے واہ واہ  
 پی پی کے خون دل میں بسر کی ہے زندگی  
 جو دم خوشی سے گزرے وہی دم ہے واہ واہ  
 جو دم ہے [تن] میں جان سو ہی دم ہے واہ واہ

روز و شب پھرتے ہیں کوچے میں تھے دلدار ہم  
 ہو کہیں قسمت کہ پاویں ایک نظر دیدار ہم



## رباعی مستزاد

دیکھا جو میں ایک طفل فرنگی [گور] سنگین نگاہ  
 پلٹن سے نگہ کی ملک دل کو توڑا بے جرم و گناہ  
 میں نے یہ کہا ظالم صاحب سے تو ڈر اس پہرے میں  
 شراب کے لگا کہنے ہو مقوڑا مقوڑا دل کیا پرواہ  
 ایں رباعی مستزاد بعضے بہ نسبت کنند واللہ اعلم بحقیقۃ الحال

## دوم

قائم ۱۲

قیام الدین علی مرحوم [ہلش] از قصیدہ چاند پور است مدستے در حضرت دہلی اقامت گزیدہ در آخر یا قاضی  
 قصیدہ امروہہ شدہ بعد نصیبش بدیں منصب شریف یکدم مرتبہ بشاہ جہاں آباد صانہا اللہ عن الشر والفساد رسیدہ  
 بملاقات اصدقا و اکابر شہر فائز گشتہ مراجعت نمود و از ہما نجا بجا رحمت حق جا فرمود و بدو شوق ریختہ کوئی انقضات  
 استاد صاحب وراثت ہدایت اللہ خاں ہدایت علیہ رحمت لالہ البدایت والہ نہایت استفادہ سخن میکرد چنانچہ  
 چند شعر بربان قصباتیاں از طبع زادش بیاد آں استاد والا نثراد بود بعد چند سے بجناب فیض مآب مصفا رسخن  
 سازی را یکہ ناز مرد خواجہ میر درد روح اللہ روحہ توسل جست و از مرئی قدیم بحدسے انحراف و زریکہ قطعہ  
 در بہنگ شان آں تجر و نشان انشا و کرد کہ یکسر بوسے بے سعادت می دہد و معبد اسرقتہ شعر مجھ طاہر غنی است  
 قطعہ قیام الدین علی قائم ۵

شاعری کا اسے آیا ہے بہت سا غرا جو یہ کہتا ہے وہ استاد نماں سنتے ہو  
 امر ہووے تو بدانت کو کروں میں سیدھا وہاں سے انشا ہوایوں کہ میاں سنتے ہو  
 راست ہوتے ہیں کسی سے بھی کہیں کج طینت تیر ہوتی تھے کہیں شاخ کساں سنتے ہو

۱۔ اہل لفظ ہیں 'زادہ' ہے + ۲۔ وہ فعل نفوں میں نام کی جگہ چھوٹی ہوئی ہے + ۳۔ شدہ بود و اسے بھی ۱۔ ۱۔ +

شعر محمد طاہر عفیّی

کج را بہ تکلف نتوان راست نمودن کے تیر توان ساختن از شاخ کمانہا  
و این استاد در ویش نہاد ہم بمقتضای بشری اگرچہ باو طرف شدن مناسب نبود این قطعہ در شانہ  
گفتہ

چشم الصافی سے دیکھو تو میاں قسایم تم چاہئے یوں کہ ہدایت [کتاب] استاد کرو  
اور جو کچھ شاعری کا دل میں تہا رہے ہو گھمنڈ کہہ چکے ہم تو غزل [بارے] تم ارشاد کرو

بہر حال در آخر حال خدمت سرآمد سخن سنجان فصاحت آما مرزا محمد رفیع سودا در پیوست و بنا بر خیانت  
اصلی از شاگردیش ہم پہلو ہتی میگرد مرزا ساقی نامہ در ہجویش گفتہ کہ بعد انا بہت و رجوع وے آن ہجو را بنام  
شاعر خیالی فوقی نقل فرمودہ و قرار دہن کلام ازینہا در گذشتہ و چشم از حق نا پوشیدہ میگویم کہ وے رحمہ اللہ تعالیٰ  
شاعرے بود فصیح تر بان شیریں بیان فصاحت آئین بلاغت آگاہ صاحب گفتار استوار مالک اشعار آبدار  
یابیل خوشنوا عنایت و ستان سرا و پوائے مختصر مشون اکثرے از اسماء سخن دار و این عاصی بالولع المعاصی ہشت  
و شش ہزار قطعہ ہجو استاد صاحب درانت ہدایت اللہ خاں ہدایت علیہ رحمۃ [من لالہ البدایت و النہایت]  
از انہا در اینجا می نگار و منہ عفی اللہ عنہ

پڑھکے قاصد خط میرا دس ہزار باں نے کیا کہا پڑھکے پھر کہہ بت نا جہاں نے کیا کہا  
غیر سے ملنا تہا را سن کے گو ہم چپ رہے پر سنا ہو گا کہ ہم کو ایک جہاں نے کیا کہا

جلوہ چاہے ہے اسے اوس بت ہر جاں کا یہ پریشاں نظری جرم ہے بینائی کا  
معن سحر کو سدا اشک سے کرنا چھٹکاؤ بس دوانا ہوں میں قائم تری مرزائی کا

یہ کہہ تو قاصد کہ ہے پیغام کسی کا پر دیکھو لیتا ہو جو تو نام کسی کا

جو کو کہن تجھے قوۃ ہی آزمانا تھا عوض پہاڑ کے شیریں سے دل اوٹھانا تھا

فرست میں خوبان و فسادار کی پیارے دیکھا تو کہیں اوسمیں تیرا [نام] نہ پایا

ہر گلی کو چھپے رستے کا پراچہ کی دوکان دھبیاں ہو کے اوڑا بسکہ گریباں میرا

بے دماغی سے نہ اوس تک دل رنجور گیا مرتبہ عشق کا یہاں جن سے بھی دور گیا

دریا ہی پھر تو نام ہے ہر ایک حباب کا اوٹھ جائے کہ یہ بیچ سے پردہ حجاب کا  
کیوں چھوڑتے ہو درد نہ جام نے کشتہ ذرہ ہے یہ بھی آخر اوسی آفتاب کا

دن کو لیے گا یا شب آئیے گا بندہ خانے میں پھر کب آئیے گا

ہو کر ایسے ہی مری شکل سے ہزار بہت تم سلامت [ر] ہو بندے کے خریدار بہت  
ہمد گریب خلقی آئی تو پھر جھگڑا کیا تم کو خواہندہ بہت ہم کو طرہ مدار بہت  
قائم آتا ہے مجھے رحم جوانی پر تیری مرچکے ہیں اسی آزار کے بیمار بہت

آج خالی سی کچھ لگے ہے بغل دل گرا شائد اضطراب میں رات

انکی نہ آنکھ خط میں تری چٹم دیکھ کر سبزی پیسے ہے کون مٹے ناب کے حضور

بھلا اسے ابر مڑکاں اب تو بس کر ابھی تو کھل گیا تھا تو برس کر  
بہار عمر ہے قائم کوئی دن اسے جوں گل پیالے کاٹا ہیں کر  
ہنی کے مے تم کہاں ہے شب باش واہ وادحت آفریں شا باش  
سینہ کا دی بھی کام ہے کچھ اور کو کہن بود مرد سمنتر اش

آج آپ مرے حال پر کرتے ہیں تاسف  
اے گریہ پس قافلہ دل نام ہے ایک یار  
اشفاق عنایات کرم مہر تلطیف  
یہ خستہ بھی نبھ جائے جو ایک دم ہو توقف

مے کی تو یہ کو تو مدت ہوئی قائم لیکن  
بے طلب اب بھی جو بلجائے تو انکار نہیں

جوں شمع دم صبح کو یہاں سے سفری ہوں  
ٹہک منتظر جعبش باد سحری ہوں

نہ دل بھرا ہے نہ اب تم رہا ہے آنکھوں میں  
کبھو روئے تھے سوخوں جم رہا ہے آنکھوں میں

مجھے اس اپنی [مصیبت سے] ہے فرغ کہاں  
کسی سے چاہوں جو صحبت رکھوں داغ کہاں

شمع ساں جلنے کو صانع نے بنایا بجھو  
جسکے میں ہاتھ لگاؤں نے جدا یا بجھو

راہ پینڈے میں جو رکھتا ہوں اسے گھیر [کھینچو]  
ہیں کے کہتا ہے کہ اب جانے دے چل پھیر کھینچو

دل مرا چھین یہ کہتا ہے وہ دلبر قائم  
جی جہاں چاہے تمہارا مری فریاد کرو

خوناب دل سے ہاتھ ملا کر تو جاسیے  
پہنچے کیئے ہیں آپ نے اکثر خنا کے ساتھ

جی میں جو کچھ ہتی خوشی سو تو گئی یا کیسا تھ  
سر پکنا ہی پڑا اب درو دیوار کے ساتھ

میں دو اتنا ہوں سدا کا مجھے مت قید کرو  
جی نکل جائیگا زنجیر کی جھنکار کے ساتھ

یوہنی طوفان طراز ہے جو چشم  
تو پھر آفت جہان پر آئی  
گھل گیا آپ ہی آپ کچھ قائم  
کیا بلا اس جوان پر آئی  
قائم آیا ہے پھر وہ بن ٹھن کر  
دیکھیں کس کس [سے] اب بگڑتا ہے

توفیق جو بوسے کی نہیں کالی ہی دے لو  
کیا خوب ہے رکھ چھوڑنی تنخواہ کسو کی  
پھولوں کی چھڑی ہے یہ ترے ہاتھ میں گلرو  
یا نخت جگر سے ہے گتھی آہ کسو کی

گہہ پر شیخ گاہ مرید جواں رہے  
اب تک تو آبرو سے [نہی] ہم جہاں رہے  
صبر و قرار و ہوش و دل و دین تو اں رہے  
اے ہمنشیں یہ کہہ تو بھلا ہم کہاں رہے  
مسجد سے شیخ تو نے نکالا ہمیں تو کیا  
قائم وہ میفروش کی اپنے دکان رہے  
صبا و شور و نوچہ کچھ آنے لگا ہے کم  
یاروں کے دور ہم سے مگر آشیاں رہے  
تو تو چلی بہار پر اون کی بھی کچھ خبر  
جو سر بچپ غنچہ تشگفتہ ساں رہے  
قائم کو اپنی بزم سے جانے نہ دے کہ یار  
کیا ہے برا کہ مفت میں اک شعر خواں رہے

یوہن جو یہ چشم تر رہیگی  
آخر کو خراب کر رہے گی

دہن کو تیرے پایا بات کہتے  
ہماری جز رسی میں کیا سخن ہے  
یہ صحر ہے بھلا دیکھیں تو بات ہے  
جنوں کیسا ترا دیوانہ پن ہے  
وہ گویا زخم ہے چہرے کے اوپر  
جو بے لطف سخن کوئی دہن ہے

نہ ہم فلک کے کھو ریو و رنگ سے چھوٹے  
پڑے بھنوریں جو کام نہنگ سے چھوٹے  
نہ اسکی زلف سے چھٹنے کا قصد کر قائم  
کوئی سنا ہے کہ قید فرنگ سے چھوٹے

خوگر درد ہوں میں کرتے ہیں درماں میرے  
آہ کیوں درپے جاں ہیں یہ عزیزاں میرے

یارب کوئی اوس چپٹم کا بیمار نہ ہووے  
دشمن کے بھی دشمن کو یہ آزاد نہ ہووے  
صورت میں تری گر نظر آوے ملک الموت  
پھر مرگ کسی طرح سے دشوار نہ ہووے

وہ بھی کیا دن تھے کہ جی کو لاگ اوسکے ساتھ تھی  
میں تھا اور کوچہ تھا اوسکا اور اندھیری رات تھی

شکوہ نے غیر سے نے یار کی بیزاری سے  
جو ہوا ہم پہ سواں دل کی گرفتاری سے

مردن دشوار ہیں [یہ] جان [کی] تقصیر ہے  
گرم رفتن ہو کے شعلہ قید میں آتا نہیں  
حسرت دل سوطرف سے اوسکی دامگیر ہے  
موج آتش گوسرا سر صورت [زنجیر ہے]

روز و شب ہے حالت انجامے نوشی مجھ  
[گو] بظاہر تو گلے لگتا نہیں میرے تو کیا  
مختصر ہے شرح سوز دل پہ میری زندگی  
شب ہی [کی] بدستیاں سے ہوں میں بیکار  
کلی آنکھوں نے دیا پیغام بیہوشی [مجھے]  
ہے تصور سے ترے ہر [دم ہم] غوشی مجھے  
[شمع] ساں مڑتا ہوں گر یکدم ہوا غوشی مجھے  
آج تو کرتا ہے [پھر تکلیف دے نوشی] مجھے

پھر زمانہ [جہاں] تنک ہی [ہم سے] یا نہ پھرے  
کسی کے پھرنے نہ پھرنے سے کیا خدا نہ پھرے

[دل مراد دیکھ] دیکھ جلتا ہے  
ہمنشیں ذکر یار ہی کچھ کر  
شمع کا کس پہ دل پگھلتا ہے  
اس حکایت سے جی بھٹکتا ہے

شب تن زار ملا آہ کے سر رشتے سے  
سوزن گم شدہ جمل آئے نظر رشتے سے

گر یہ کو قاً [مُ تھنبا] مڑگاں ابھی ہونگے [نہ خشک] دیر تک ٹپکے ہیں باراں کے شجر بھیگے ہوئے

دل ڈھونڈنا سینے میں مرے بوا لعلی ہے ایک ڈھیر ہے یہاں رکھ کا اور آگ دہی ہے

شب غم سے میری جان اوپر آن بنی تھی شب گریے سے وابستہ مری دل شکنی تھی  
قائم یہ غزل طرز کیا زبختہ ورنہ جو بال بدن پر تھا سو پر بھی کی انی تھی  
جو بوند تھی آنسو کی سوہیرے کی کئی تھی ایک بات لچر سی بزبان دکھنی تھی

ق

نواب پاکلی میں تری ہے وہ ذرق برق اس لطف سے غلاموں کا کہنا ہے [بائس] آپ  
چشم ستا [رہ خیرا] ہو جس کے خیال سے طرے ٹکس ہیں مہر کے گویا ہلال سے

رباعی

نواب جہاں طعام پکنا ہو ترا چاول ہے پخوڑنے کی گروں صافی  
مطبخ ہے یہ اسقدر ترا کم جس کے تحصیل ہو سانسیر کی نمک کو کافی

ویگر

کیا پشتم ہیں دنیا کے تو یہ اہل نعیم محراب نہ ہو ختم جو برائے تعظیم  
مسجد میں خدا کو بھی نہ کیجے سجدہ عزت نہ کریں اپنی جو دے کر زر و سیم

ویگر

کب باغ ارم ہے اس مکاں سے بہتر جس کی ہے ہر ایک جہاں سے بہتر  
جو پھانکے رنگترے کی یہاں کے قائم ہے وہ لب شیریں بتاں سے بہتر

۱۔ یہاں ایک سرحدی لفظ مثلاً 'ادا' یا کچھ اور رہ گیا ہے۔ دونوں نسخوں میں اسی طرح مرقوم ہے۔

دیگر

شیطان کب تک یہ نفس پہکتے پھرنا  
ہر مرد کے ذائقے کو چھکتے پھرنا  
دادا کو تو سجدہ نہ کیا نخواست سے  
اور پوتوں کے آگے... رکھتے پھرنا

دیگر

روٹی کے لئے کہاٹے تو میر جی میر  
کہیے تو بجایا ہے آپ کو میر خمیر  
پر میر ہوئے یہ اوس طرح کے جیسے  
ساگوں میں کو تہ میر راگوں میں خمیر

دیگر

کیا کہنے کہ گرمی کے یہ دن کیسے ہیں  
مفس کی تسلی کو تو ہیں جیسے ہیں  
گرم بھول کے [جا پڑے ہے خصلوں پر ہات  
دارائی کے درمیاں میں دو پیسے ہیں

دیگر

قاضی شچی ہے یہاں تو کاڈھی تیری  
تدبیر پر اور ہم نے کاڈھی تیر [ی  
گو حشر کو دامن کو نہ پہچے گا ہاتھ  
واللہ کہ ہم ہیں اور واڈھی تیری

## قاضی

تخلص قاضی عبدالقادر است سلمہ ربہ وے از سادات ضلعہ قصبہ سنہیل وقاضی زاد ہائے آل نول است  
مرد طالب علم خوش اخلاق صاحب انصاف نیک ارتباط دیدہ شد بقصور ریختہ گوی معترف است میگفت کہ ما  
مردم برونجات را بزبان اردوے معلیٰ چہ مناسبت بنا بر عادتہ مستمرہ بایں امارا قدم نمی نمائم بیشتر شرفا رسی از  
ہر گونہ میگوئد گاہ گاہ ریختہ ہم موزوں می کنند شاید قیام الدین علی قائم در ہجو بلج ہمیں قاضی رباعی گفتہ باشد کہ  
بود باش ہر (دو) بیک ضلع واقع شدہ واللہ اعلم ۱۷ منہ غفی عنہ ایں دو بیت رباعی کھنور ایں سرا پا قصور  
خواندہ بود و تحریر نمود

دنیا میں تو بہت کچھ نہ حاصل دیکھا  
دیکھا جو نہ دیکھنے کے قابل دیکھا



جب چٹم کھلی تو چٹمہ خضر کو بھی  
مانند سراب عین ساحل دیکھا

## قاصر

تخلص جو آنے است منزل را شجاعت آما سپاہی نشن ہو شیار لشکری روشن پختہ کامہ یار باش نیک  
معاش نطق التیام مرزا بر علی نام از چند سے ترک سودا سپاہگری نمودہ بسوداگری ایام بسر می برد شعرش  
باصلاح دوستدار سراپا وفاق حکیم ثناء اللہ خاں فراق میرزا چند سے بہ بلاد شتر قبیہ اقامت گزیدہ کہ بوطن  
مالوف معاودہ نمود و بحسب اظہار مردم شعرش رامیاں غلام ہمدانی مصحفی اصلاح فرمود اگرچہ وسے ابائے  
کلی اس معنی بیان می آرد و خیال خود سری و در سر دارد بہر کیف اس سی و پنج شعر [اور است] منہ سلمہ رہ  
سہ نالہ کیجے جو کھوسو نہاں سے پیدا  
قاصر اس صفحہ آفاق پر اب ہم نے کیا  
شمع سا [چاہیے] ہو شعلہ زباں سے پیدا  
صورت نقش نگین نام نشان سے پیدا

۲۴۴ ق ۱

کل اس بہار سے وہ گلبدن نظر آیا  
کہ وقف ہے ہمیں رنگ چمن نظر آیا

دلا چھڑائیو تو تیر دستاں کی گرد  
کہ جھاڑتے ہیں سبھی اپنے میہاں کی گرد

شب خیال زلف مشکیں مجھ کو کس کا آگیا  
سر بسر جو میری آنکھوں میں اندھیرا چھا گیا

ہم پر سے آگے نہ کو غیر کا تو دل رکھتا  
سنگ اچھا نہیں شیشے کے مقابل رکھنا  
خست بانی ہے گلوگیر ترے بسمل کے  
ہاتھ تھا تجھ کو دم قریح نہ دستاں رکھنا  
تیری اہر [و سے مہ عید] نے سیکھی ہے یہ طرز  
نیم نظارہ پر ایک خلق کو مائل رکھنا

نخل فوارہ ہوا جو سایہ انگن آب پر  
کیا ہوانے مونج کی چھوڑی ہے چلن آب پر

کھل گیا کس [غرق] الفت کا مدفن [آب] پر  
تا نہاں چشم صدف نظارہ عالم کرے

توپ کی آپ نے اوڑھی [ہے] رضائی سر پر

کیوں نہ عاشق کے رہے روز لڑائی سر پر

یہ بزرگ شعلہ اس پتھر میں گھس کر کیونکر کریں  
وقف کام تشنگاں آب گھس کر کیونکر کریں

دل میں اوس بت کے مہرے نالے اثر کیونکر کریں  
طالب دیدار کو سیری گل تر سے نہ ہو

جل جائے زباں مہری جو تقریر کروں میں  
اس شرط پہ آمادہ لقصیر کروں میں  
اوس فرد کو سر دفتر نقیہ کر دوں میں  
خواہش کی نظر گر سوئے شمشیر کروں میں  
یوسف کے مقابل تری تصویر کروں میں  
اپنے دل دیوانہ کو زنجیر کروں میں  
اب جی میں ہے قاصر کہ وہ تدبیر کروں میں

کیا سوز جگر اپنے کہ تحریر کروں میں  
تو حشر میں ہو دست و گریباں تو دل اپنا  
[ہے] جی میں کہ ہو [جس] میں رقم حق کی قیمت  
[پھر جا] جب زنداں کو وہ قاتل مجھے سوئے  
عالم کے مرقع میں اگر پھر ہو وہ پیدا  
اوس رشک پری کے جوئے ہاتھ کا توڑا  
تقدیر کو خواہش ہو مری خواہش دل کی

اب خنچہ صفت باندھ چو کا رخت [سفر] میں

کس رنگ سے گلشن میں کروں گل پہ نظر میں

مے شب [وصل] آج کیا جاسے دوبارہ نہ ہو  
بستر گل خار ہے جب تک وہ ہم بستر نہ ہو

خوب لگ چھاتی سے ملنا پھر ہمارا ہو نہ ہو  
فرش نخل پر بھی اوس بن مجھ کو [نید] آتی نہیں

ہوتا ہے ہر قدم پہ یہ پا بوس آبلہ  
معکوس پا بہ خلق ہوا کو س آبلہ

کہتا ہے بجا ہے خار کو بوس آبلہ  
برگشتگی بخت نے نوبت میری یہ کی

کیوں نہ رکھوائیں جنازے پر اب اپنے کو ہم  
میں وہ [میکش] ہوں مغاں چاہیے چالیں قدم  
دل میں جاتے ہیں لیٹے حسرت و [ید] ار چلے  
ساتھ لاشے کے میرے خانہ تھما چلے  
ظلمت زلف بتاں میں نہ گذر پیک نگاہ  
اوس مسافر کو خطر ہے جو شب تار چلے

اوس گل کی بوے کا گل [گد] رے اگر چین سے  
بہرشت نکالیں غنچے زبان دہن سے

کیوں نہ وہ آہ شرافشاں اثر پیدا کرے  
صورت گلریز جو ہر دم شر پیدا کرے

وہ ہو شر با جسد واکر وہ نقاب آوے  
موسیقی کا تو کیا مونہہ ہے یوسف کو نہ تاب آوے

نگاہ آرزوے ہمکناری سے جو مری جاوے  
جو سے کیا ربط کیا خانہ کی وہ گلبدن جاوے

خدا جانے تمہیں کیا ننگ ہے اب یہاں کے آنے سے  
اگر نہ مجھ تک آسکتے ہو پیارے ہر بہانے سے

اپنے داغ دل سے خورشید قیامت زرو ہے  
رو برو میرے فغاں کے شور محشر سرد ہے

اے دست تصویر تجھے تاشانہ کروں قطع  
جو گردن جاناں پہ تو پچھیدہ نہ ہووے

## قاسم

تخلص میں [ہیچمدان] سراپا نقصان خاکپاے طلباے جہان خوشہ چین شعر اے صاحب زبان غاصی بانو  
المعاصی کمتر از ہر دانی و قاصی نامہ سیاہ یکسر گناہ سید ابوالقاسم عرف میر قدرت اللہ قادری است غفر اللہ لہ ولوالہ

دفعہ ۴۵

الدیہ و احسن الیہا و الیہ سلسلہ علیہ نسب آبا سے کرام و اجداد ذوی الاحترام کہ یکے از ایشان سید اسمعیل غور بندی است قدس سرہ و دیگرے سید فاضل [گجراتی] روح اللہ روحہ کہ مزار فیض آثار فائض الانوار میں بزرگوار در گجرات حضرت شاہ دولہ علیہ الرحمۃ و الغفران محلہ آہنگان واقع شدہ و تالیف [مر] حج خاص و عام آل دیار است یزار و تبرک بہ بجناب امامت انتساب حضرت [امام] موسیٰ [رضا] سلام اللہ علیہ و علی آباءہ الکبر [ام میرسد] اوقات شریفہ [ہمگی میں بزرگان] ان بہ ترک و تجرید و توکل و تفرید و درس و تدریس و تعلیم و تعلم بسر می شد و این احقر اگرچہ از بدو شعور بخدمت سراپا برکت اہل علم و صاحب دل مانند زبدۃ الواصلین مولانا محمد فخر الدین قدس [اللہ سرہ] و مرجع طلاب جہان مولوی خواجہ احمد خان نور اللہ مقدم شتافتہ کسب علوم عقلیہ و کتساب فنون نقلیہ می کرد اما بتایر عدم مساعداۃ ایام و ناموافقت بخدمت نافعجام بر جادۃ اجداد عالی مقام نتوانست رفت یک چند از خدمت بارفخت شریف الحکما رئیس الاطباء خلاصہ فضلا سے زمان حکیم محمد شریف خان مدظلہ و سلمہ رہہ استفادہ فن شریف طبابت نمودہ ایام بسر میکنند و ہم از ابتداء سن تمیز خیال شاعری و در سر [وارد و] استحصال طرز میں فن جلیل القدر در الی او ان از جناب ہدایت انتساب استاد صاحب درانت ہدایت اللہ خان [ہدایت] عفی اللہ عنہ نمودہ تالیف بہت ہزار بیت غنیمت [از] انواع سخن و لب و یالس در دیوان فراہم آمدہ و بیرون ازیں مثنوی در بحر مثنوی مولوی عنوی رحمۃ اللہ قریب سہ ہزار و پچھد بیت در قصہ معراج حضرت خیر الانام علیہ الہ الخیرۃ والسلام و [مثنوی دیگر در] بحر بوستان شیخ شیراز بہ بخت ویرا خدا سے بے نیاز قریب پنج ہزار و دو صد بیت در کرامات حضرت ذوالسائین امام الفرقین محبوب سبحانی غوث صمدانی رضی اللہ عنہ بر صفحہ روزگار ثبت نمودہ و مرصع بالبحر نظم غزوہ بدر پیش نظر دارد بشرط خیریت و مساعداۃ زندگی الشاء اللہ تعالیٰ از کتم غیب بمنصہ ظہور جلوہ گر میشود و مخلص کلام از کلام نقص انتظام خود . . . بحکم بودن ضرورتہ فار با گل و خض و خاشاک در گلستان با اشعار

عالی مرتبہ بزرگان دین روضہ فردوس تو امان مندرج می سازد و باللہ التوفیق و علیہ التکلیل سے  
جہاں میں ان کر یار و زمین و آسمان دیکھا وہی آیا نظر ہم کو فرض ہم نے جہاں دیکھا  
متنا ہے یہی قائم کہے یوں خلق بعد اپنے جہاں سے کس [مڑے سے یہ محمد گوا دیکھا

ہدق ۲۳۶

قرار و صبر و رتاب و طاقت نہوں مسافر تو کیا کریں پھر پیام آیانہ نامہ آیانہ قاصد آیانہ یار آیا

ترے ہاتھوں دل میرا داغ ہے نہ سرخوشی نہ فراغ ہے      نہ وہ دل رہا نہ دماغ ہے غم عشق تو نے یہ کیا کیا

ہم نہ کہتے تھے نہ دیکھ آئینہ حیراں ہوئیگا      زلف کو شانہ نہ کر کانسر پریشاں ہوئیگا  
شب پس دیوانہ سن میری فغاں بولا وہ ہائے      [ہونہ] ہو یا [دروہی] کم سخت نالاں ہوئیگا

کیا سرے قتل کا دیہینگے جواب آپ بھلا      جس گھڑی حشر کو دیوان عدالت ہوگا

پاؤں تملک جو پچا تصویر لکھتے لکھتے      مانی نے ہاتھ اپنا بے اختیار کھیچا  
پتھر انگین کل اسکھیں براہ سکتے سکتے      اوس سنگدل کا میں نے یہ انتظار کھیچا

چھین کر دل جو مرا گونہ رکھا کاکل میں      آپ کے سر کی قسم آپ نے احسان کیا  
بے سہر مرثیہ بوندہ ہو کی دیکھو      عشق نے کیا سب جیحوں پہ چراغان کیا

یا داکرتے ہی تو آیا بزم میں اسے شمع رو      کیا بڑی ہے غم تیرا ہی ابھی مذکور تھا

[اندو] ہ دو عالم سے چھڑا مجھے تو نے      بندہ ہوں میں اسے وحشت دل تیرے کرم کا

ہزار افسوس ایدل کل نہ تھا تو آپ میں در نہ      کئے بندوں کھڑا متا باغ میں گل [پیزن] تیرا  
[اگر کیاں] پہاڑ سر کو پھوڑ غرے مارا قاتل      پلا دشت جنوں کو واہ رے دیوانہ بن تیرا

نہا پشت لب جانان کو دیکھ تو نے اسے قاتل      دیوانہ چشمہ حیاں میں کیا سبزہ لہکتا تھا  
ہے تب الفت نہایت اوسکو مزین با خباں      بسیں بیدل کو [ظالم] جلد قرض گل کھلا  
گل کرے گناہن ہر یک سے باندا ز دگر      طفل غنچوں کو ذرا دس دیکے اے بل کھلا

ہو واجب خوب رکتی ہے گھٹا البتہ بڑے سے ہے گھٹا ہے بی طرح [اب دل میں ہے آثار رونے کا

یہ کہیے اب کہ بھول پڑے آج کس طرف اس طرف بارے آپ کا کیونکر گذر ہوا

حب پیغمبر سے لالہ مال [ہے دل] دوستوں اندوں معمور ہے بارے مینا عشق کا

جی ہے آنکھیں ہیں کلیجہ ہے بغل ہے دل ہے جو نسا بھائے مکان کیجئے اوس میں ڈیرا

دورق ۲۶۷

بل بے تیری کاوش اسے جوش گداز عشق ہاے [بچ رہا] جو استخوان گلنے سے وہ شانہ ہوا  
[دور] گل گذرا کہیں جلدی قدح دے ساقیا یعنی اپنی عسمر کا لبریز پیمانہ ہوا

سقف گردون کہن سمار تھی ایک پل میں آہ غیر گزری نالہ کل آکر [دہا]ں تک رہ گیا  
کچھ قلم ہی کے نہ تنہا ہو نہٹ چپکے ہمنشین نصف لب میں قاسم شیریں زباں تک رہ گیا

بوسہ خال لب لعل بتاں نے دوستان کر رکھا ہے دل کو بندہ اپنے کالے تل کھلا  
اے کنار عاشق اس لڑکے سے مت اغماض کر طفل اشک سرخ اب تجھے گیا ہے ہل کھلا

دل [نہیں یہ کہ مل اشکوں سے ہو رہی نکلا ساتھ ٹانڈا لیے اپنے [ہے] نکاٹھی نکلا  
یادیں اوس قدموزوں کے ہر ایک نالہ و آہ دل پر دروسے ہو مصرع آہی نکلا

میری بھی آہ جوانی [تھی] نہ تھا دن کوئی کہ یہ سر اور در خانہ خمار نہ تھا

ہم تو عشاق ہیں قاسم کو بھلا سمجھے تھے تم جو کہتے ہو برا خیر [ہم] اہو سے گا

خون ہو رشک سے دل عاشق جاںکاہ کا [آہ] پانو پڑ پڑ یہ ترے رنگ صفا نے چاہا

گردن ڈھلک رہی ہے اور آنکھوں میں دم ہے آہ بیمار چشم کی ترے حالت عجب - ہے اب

اللہ رے جو رجن بتاں جھکے ہاتھ سے یوں داد خواہ با سرعریاں ہو آفتاب

دلی نہ پوچھ کچھ کہ یہ ہمدم ازل سے ہے آفت نصیب و قہر نصیب و بلا نصیب

غیر یوں لوٹیں بہار جن دلبر ہے غضب [ہم سہیں] ظلم و ستم اسے دے قیمت یا نصیب

باغ حسن یار میں گلچیں نہ ہوں ہم ہے غضب اور بہار رنگ گلشن یوں اوڑاسے عند لیب  
پھول پھول اب بیٹھتی ہے شاخ گل پر یہ نسیم بندہ رہی ہے کیا گلستان میں سوائے عند لیب  
توتیا و چشم گل گرد خیاں ہاں ہے صبا دیکھ لے کحل البصر ہے خاک کپاسے عند لیب

ورق ۲۴۸

محرم آب رواں پر ہے ہیں آب حباب مٹ گئے دیکھ صفا جنکی سر آب حباب  
ناف کے گرد پھرا یہ دل پر آبلہ یوں جمع یا ہم ہوں پھر ہیں جوں سر گرد آب حباب

لو چلے ہم خوش رہو کاکل سنوارو بیٹھ کر اپنی زلفوں کی طرح کیوں اتنے بل کھاتے ہیں آپ  
چوری چوری کیسا ہوا ہم نے لیا یوسہ اگر ایسی ایسی باتوں کو مونہ پر بھلا لاتے ہیں آپ

موتم گل ہے جنوں ہے جوش پر جانے دو اب [بس د] دانے کو نہ چھیڑو ورنہ پھر سیانے ہیں آپ

خیال زلف میں رویا کیا میں ہمدم آہ برنگ ابرسیہ زار زار ساری [رات]

کریں اب تجھے ہم کچھ اور [ڈھب کی] بات کیا طاقت  
تیرے پاؤں تلک پہچے ہمارا ہات کیا طاقت

شکست شیشہ دل کی یہ ہے آواز اسے ساقی  
میرے نالوں سے ناداں خندہ قلقل کو کیا نسبت

بت آزر کو کیا دیتے ہو اوس بیباک سے نسبت  
مغاں پتھر کو دومت شعلہ اور اک سے نسبت

کہاں اے وائے اب وہ دن کدھر وہ وصل کی راتیں  
نہ گھر تلخوینہ تربت کامری خارا شکن بس کر  
سک سونے پر رہتی یار سے کیا کیا ہمیں کھٹ پٹ  
لگی ہے آنکھ سونیدے کہیں [ظالم نہ کر] کھٹ کھٹ

ہجوم آہ ہے اور فوج طفلان ساتھ ہے قاسم  
چلا [تو اوسکے کوچے] سے ہے بایں شان کیا باعث

اودھر ہی اب لگی رہتی ہیں آنکھیں رات دن قاسم  
تکا کرتا ہے تو کیوں رختہ دیوار کیا باعث

ہم کہتے نہ تھے کل لب سیکوں کے نہ مونہہ لگ  
[کھینچا نہ دلا اوسکا بھلا] تو نے خسار آج

ہاے کیوں جلد کھلیں تم سے گلا ہے آنکھوں  
قوتہ ضعیف سے کوچے میں رہا کل اوس کے  
سر کھلے ناز سے [انداز سے] جوڑا باندھے  
[ایک مدت میں ہیں] دیکھا تھا اوسے خواب کے بیچ  
یوں بھی ہوتا ہے کبھی عالم اسباب کے بیچ  
کل وہ خورشید کھڑا تھا شب [مہتاب کے بیچ]

بوسہ تو درکنار تلک ایدھر تو دیکھیے  
کچھ یاد ہے کیا تھا بھلا کیا قرار صبح

دیکھیے کیا اب کے ہوا اس جیب و داماں کی طرح  
چشم نرگس سرد شد گلبرگ لب غنچہ دہن  
پھر لگی ہم کو خوش آنے کچھ بیاباں کی طرح  
جلوہ گر ہے یک قلم تجھ میں گلستاں کی طرح



دل میں بچھتی ہے مرے دنرات پیکاں کی طرح  
 حال چشم زار و اشک تر نہ پوچھ اے ہمنشیں  
 اس ملاحیت سے ہے یہاں شور و محبت جلوہ گر  
 پھول بیٹھے باغ میں تو رشک آتا ہے مجھے  
 [تختہ گلزار سینا] آب جو سبیل سرشک  
 موجب طوفاں سرشک و باعث محشر فغاں  
 لڑکھڑاتا [جھومتا ساغر] یکف آتا ہے یہ  
 ہے غرض کیا ہی نکیلی تیسری مڑگاں کی طرح  
 بر سے ہیں دو دو پہر یہ ابر باراں کی طرح  
 بھر رہا ہے زخم دل سارا نمکداں کی طرح  
 گل میں کچھ ملتی ہے بلبل میرے جاناں کی [طرح]  
 یہ نئی فالی ہے ہم نے باغ و [بستاں کی] طرح  
 طرہ نگریہ وہ غنچہ اور یہ ستم نالے کی طرح  
 دیکھو اے میکشاں اس میرے متوالے کی طرح

قلم ہے ہم کو سرف یا ر کی قاسم کہ شب تھی کا کل مشکیں سے موہو گستاخ

جب تجھے جانے ہم ایدل کہ ہو دلدار پسند  
 زلف جنجال مژہ تہر قیامت قات  
 ہے وہی جنس کرے جسکو خریدار پسند  
 کیا کیا تو نے یہ اے دیدہ خونبار پسند

اوس زرد پوش بت کایں کشتہ ہوں بسکہ آہ  
 چھاتی یہ میری چاہیئے سنگ مزار زرد

آنسو گرے پر آہ نہ آیا وہ لعل لب  
 طاؤس اب ہوا ہے یہ تو بردہ آپ کا  
 اوٹے گئے گرہ سے گہریک نشہ دوشند  
 داغی غلام تھا ہی قمر [یک نشہ دوشند]

عور پر ہنسنا پری کو نام رکھتا رات دن  
 واہ رے تیری شکوہ التدرے تیرا گھمٹ

ہو وقت بوسہ کیوں نہ شکر خند [بامزہ  
 باہم ملیں تو ہوتے ہیں شیر و شکر لذیذ

[پھٹے ہتھیلی کی] چھاتی مرا چاک جس گر دیکھے خدا جانے کرے گا عشق اب اور امتحاں کیونکر

چلی جاتی ہے شب باقی گھڑی دو چار ہے ظالم بہت ہٹ ہو چکی [اب] مان لے میرا کہا بس کر

تربت سے اوٹھا پھیک دو اوس طرف عزیز تو عین ہے چھاتی پہ مری سل کے برابر

چا [ندنی میں] بیٹھ مت مونہہ سے اوٹھا ظالم نقاب داغ ہو گا دیکھ یہ ماہ درخشاں سر بسر

بات ہی اور نہیں تم کو سوائے دشنام آپ کی چلتی ہے کچھ بہت زباں میرے پر

دوق ۲۵۰

نہ ہونا مبتلا زہار کوئی چشم مے گوں پر سہرا ہنرہ تم قطرہ خوناب مت سمجھو سوا و مردک سے لکھ رکھو یہ خاک مجنوں پر

چراغاں ہے یہ اسے روشد لاں دریا سے جموں پر

عاشق نہ ہو جو کوئی بے نگار پر سچ دج نہ پوچھاؤں بت بیدیں کی ہمنشین یہ تیرہ سختی اپنی غنیمت سمجھ دلا کس واسطے میں کیوں تجھے دل دلا بتا مجھے لکھو یہ دوستان مری لوح مزار پر

باللہ کہ آج ہے وہ قیامت [بہا] ر پر غال سیہ کو دیکھ لب لعل یار پر کیا اعتماد ہے ترے قول و قرار پر

بخل نظارہ نہیں دیدہ تر سے بہتر اور جو مرنی ہے یہی آپ کی تر سے بہتر

کچھ نہ بیٹھی شکل تعمیر شکست دل درست [قاسم] اپنے سے کیے ہر چند میں نے توڑ جوڑ

ابر تراوسکے نہ مونہہ پر چوہا بھی دم لے تھم جا بر سر جوش ہے یہ دیدہ نواں بار ہنوز

طلعت ماہ و شول کے ہیں یہ کشتے جن کی      تربتوں پر ہے کھچی چادر مہتاب سنوڑ

درو دل میں نے بہت آج چھپا یا لیکن      کیا کروں پھوٹ ہے دیدہ تر آخر روز  
ہائے لے لے کے مرے کھاتے ہیں عاشق یارو      شام غم غصہ سحر خون جگر آخر روز  
وعدے اپنے پہ کچھ تو مرنے گھر آ ظالم      نصف شب وقت گجر شام سحر آخر روز

آدو یام داغ و گل ہے اور ہجوم یاس آہ      ہائے تسپر بھی لگے ہے دل کی آبادی اوداس  
کیوں نہ دل و حشر سرا معلوم ہو بن صبر ہائے      ہے مقرر ہمنشیں لگتا ہے گھر خالی اوداس

ہے قمر میں معنیس کس رخ عالم تمام      یہ صفے دل بھی اے ہر وہ ہے تغیر و قفس

شیخ و زاہد وہاں نہ ہوں تو [لطف جنت ہے کہ ہے]      سیر گلزار ارم [بے زحمت] [اغیار خوش]

[ہے عشق میں اوس سٹوخ] کے یہاں خشک [تر آتش]      دل آتش و اشک آتش و خون [جگر آتش]  
[میں اس انداز سے بھڑکے] ہے دل اپنا      مانگے ہے او [سے دیکھ] کراب [الحذر] آتش

ہے اشک و سوزش سے غم کی یہ دل گہے باب [و] گہے باتش  
ہو جیسے انجام مرغ بسل گہے باب و گہے باتش  
طراوہ و رنگ لعل [توشیں اس آبداری] سے دیکھتا ہوں  
ہو جیسے جوہر [شناس] مانل گہے [باب و گہے باتش]

جب آوے پیار میں تب مکر کے گالی دے      نئی طرح کا میں دیکھا یہ کچھ یہاں اخلاص

ہوں مست چشم پر لب مے گوں کا ذوق ہے  
ہے مجھ تنک شراب کو رطل گراں کی حسرتیں

اے بتاں کیجے قبول اب زلف کے مارونکی عرض  
پوری پوری کیا ہوا ہم نے لیا بوسہ اگر  
کافرو مانو کبھی تو ان سیہ کاروں کی عرض  
اب بھڑا دو لب سے لب ہے یہ گنہگارونکی عرض

کار سازی میں دیا میں تجکو تا ایساں عرض  
سکرانے سے اول سے ناز سے انداز سے  
ہاے پر نکلی نہ تجھے اے لب جاناں عرض  
جوں بے لینا میاں تجکو دل حیراں عرض

آب ہوں لعل و گہر داغ ہوں خورشید [و] قمر  
[کھوئے] گھونگٹ سے جو تو بال لب خنداں عارض

سر بسر قول تیرے اے بت خود کام غلط  
دن غلط رات غلط صبح غلط شام غلط

بوسہ لیا ہے ہم نے دغا سے نشے میں آج  
ہر چند اونے کی لب میگوں کی احتیاط

تار نفس کو ربط ہے نوک مڑہ سے آہ  
شریان جاں کو یعنی ہے نشتر سے احتیاط

کرشمہ عشوہ تغافل حیا نگہ چشمک  
ہیں دل کو کیا ہی یہ دوچار چشم یار سے [حظ]

ہر آن آہ و نالہ ہر دم فغان و نزاری  
ہیں عاشقی میں یہ بھی دو تین چار کیا حظ

جوں بلبل اوسکے روبرو شور و فغاں نہ کر  
نازک دماغ نکل ہے وہ ہاں اسے زباں لحاظ

ہر دے سے میرے آنکھ لڑاتی تھی رات کو  
کس شعلہ خوست اٹکی ہے دیکھو شعور شمع

ہے آنسو دل میں اس دل بیتاب سے چراغ  
روشن ہے سیل اشک میں کس آب سے چراغ  
کیونکہ نہ گل ہوشیہ رقیس بان تیرہ روز  
جلتا ہے آج کل مرے پیشاب سے چراغ

جلوہ گر ہو جیسے آئینے میں فانوس و چراغ  
ہے دل پر داغ یوں سینے میں فانوس و چراغ  
وہ بھٹھو کا سا بدن وہ سبز جوڑا ہاے رے  
جلوہ گر ہے جس طرح مینے میں فانوس و چراغ  
وہ دوشالہ پوش بت چکا تھا نور سے [شب]  
یا خدا یا کھئیہ [پیشینے] میں فانوس و چراغ

داغوں سے دل جگر کے اور اشکوں سے چشم [کے]  
گھر بیٹھے ہم کو یہاں ہے عباسیر چار باغ  
دشت جنوں کیہ دیکھو فتنہ تو آج کل  
جوش بہار اشک سے ہوتا ہے نار باغ

کون یہ دل سوختہ گنڈا ہے گلشن میں نسیم  
موجب جمعیت خاطر ہوا ہے ان دنوں  
لگ رہی ہے آگ سی [کچھ] یہ گلستاں کی طرف  
دیکھتا فتنہ مجھے زاف پریشاں کی طرف

دیکھیے تیغ ستم سے جانیری ہو کس طرح  
ہو [گیا] دل بھی مرا کم بخت قاتل کی طرف

دیکھے ہے زلف چہرہ کلفام کی طرف      یہاں کفر کو بھی میں ہے اسلام کی طرف

کافر خدا سے ڈرنک دامن کو مت جھٹک یوں      برباد دے نہ ناحق مٹ غبار عاشق

ہوا تھا جوں توں کے یار مہرو [ہے] یہ بھی قاسم بھلا کوئی خو  
نشتے میں دیکھ اوس کو بڑھ چلا تو بس اب گیا اعتبار عاشق

شیشے میں پری رہتی ہے جس رنگ سے یارو      یوں موج تبسم سے گئی دل میں سما برق

اللہ سے نسر ہا د تری گرمی عشق آہ      اٹھتا ہے دہوا سا سر کہ سار سے ابتک  
ہمد لب جاناں سے ہے دیکھو نے قلیاں      ہم تکتے ہیں مونہہ بیٹھے گنہ گار سے ابتک

گر شنگی دل سے یہ دیتا ہے نشان آہ      چکر میں کلال آج جو ہے کوزہ بسر خاک

ہے یہی رونا اگر قاسم تو اب شام و سحر      لے نکلتے ہیں دل بیدل کو بھی ہمراہ اشک

وستار بستی سے کرے سیر چمن تو      صد چاک ہو کیونکر نہ قبائے گل صدر برگ

تک چشم غور سے گل نر گس کو دیکھنا      یارو وہ شادخ چشم ہے چشم و چراغ و گل  
ہے خط سبز و نال سیہ روے لالہ گوں      پیچھے بہم ہیں یا کہ یہ طوطی و زراف و گل

گھبرا کے نکل جائے گا جی یو ہیں کسی روز      کچھ رہنے لگی اب ہمیں اکثر تپش دل  
وہ کٹے بغل میں کہیں یا جی ہی نکل جائے      مٹ جاہے کو طرح تو یارب خلش دل

بالہ کہ آج اس بت کافر کے شوق میں نکلا پڑے ہے سینے سے بے اختیار دل

شعلے سے کوہ طور کے روشن ہے داغ دل شمع حرم سے کم نہیں اپنا چراغ دل

میرے رونے پر نہ ہوتا کیونکہ وہ جو ہر شناس ایک [سر] مو بھی کلاہ فقر سے ہرگز نہ دوں  
سدا گویا نہیں نہ تھا کچھ اس در غاٹاں کا مول چاہے گر گردن دوں اس افسر خفاں کا مول

ہیں روسیہ و خستہ جگر مثل نگین ہم اے و اے کہ تیر بھی نہیں خانہ نشین ہم

و اے خوش بختی نصیب دشمنان ہوں گالیاں دسترس ہاتھوں تلک دزد حسا کو ہو تیرے  
دل ہی گلہ سہ [نہیں] داغوں سے اے محو چمن چتر شاہی کی ہوں دل میں نہیں قاسم ہمیں  
دوشتاں ہوں اوس لب [شیریں] سے یوں مایوس ہم  
و اے قسمت چوری چوری بھی نہیں پاپوس ہم  
کھاکے گل دستوں پہ ہیں رشک پر طاؤس ہم  
ہیں کو کے سایہ دیوار سے مانوس ہم

دیدہ قربانیاں رہنے سے وا پیدا ہے آہ  
اوس خور مختصر سے چہم دید ہو قاسم اگر  
لے گئی یعنی جہاں سے حسرت دیدار چہم  
تاقیامت قبلہ رو بیٹھوں نہ کھولوں یار چہم

اسے سادہ رویہ صاف سم ہے کہ آئینہ  
ہے اب کہ سر [د] ہو تری گدھی عروس ہر  
کب نید آے باش کخواب پر ہمیں  
لوٹے بہار جن نہ ہوں کامیاب ہم  
کھڑے سے اوس پری کے اوٹھادیں نقاب ہم  
کرتے رہے ہیں آپ کے زانو پہ خواب ہم

جوں کا کل آشفقہ پریشاں ہوں ہم اسے واسے  
ہے [قہر] کہ حسرت زدہ حسن تو ہم ہوں  
بوسے کے اشارے پہ وہ کچھ ہونٹوں میں کہہ کر  
جمعیت خاطر سے وہ زلفوں کو سنواریں  
اور آئینہ لوستے ترے مکھڑے کی بہاریں  
مونہ پھیر کے بولے انہیں کہہ دو کہ سدھاریں

ہے اگر یہی مرضی ہم چلے پر اس دل کو  
[ہے] ہنسنے دو کہ عاشق کی کچھ رہے نشانی یہاں

آہ کے ساتھ ہی تاثیر ہوئی اوس کو آج  
گال رومال سے پونچھے ہے وہ مہ رو دیکھو  
واہ رے سرو کہ [جس] لئے یہ مگر جھڑتے ہیں  
بے یہ مضمون نیا شمس و قمر جھڑتے ہیں

آتش داغ جگر سے پھل گیا سینا تمام  
چشم کے پہنے کو رووؤں یا پیش کو دل کی آہ  
وہ ادھر دے ہے مجھے دکھ یہ ایدھر میرے تئیں  
کو کہو خانہ بخسانہ در بدر میرے تئیں  
آتش داغ جگر سے پھل گیا سینا تمام  
چشم کے پہنے کو رووؤں یا پیش کو دل کی آہ

دل پہ رکھنے کی یہ ہے تاثیر سیدھے ہاتھ میں  
صورت اوس کی جب سے دکھی دوستو جیت سہی  
درد ہے ادا کافر بے پیر سیدھے ہاتھ میں  
دست چب مائے یہ اور تصویر سیدھے ہاتھ میں

گئے وہ دن کہ دو دو پہر تک مجھ ساتھ باتیں ہیں  
بس اب خاموش گریاں میں ہوں اور سالوں کی راتیں ہیں

غم درد رنج محنت آفت ستم قیامت  
فرقت میں تیری دیکھیں بندہ نواز ساتوں



میں دور سے گل صدرِ برگ او سے دکھا قاسم جتنا دیا دل بیدل کا حال پردے میں

الہی محرم آبِ رواں میں اوسکے پستان ہیں کہ مستی سے ہیں خوش بیٹھے یہ دوسرا پانی ہیں

ہزار حیف کہ تو آپ ہی نہ تھا قاسم نہا رہا تھا وہ کل بے حجاب پانی ہیں

دشنام دے مناتے ہو روٹھے کو آن میں کیا بانے کیا فوں ہے تمہاری زبان ہیں

دید ہائے ترکو دل کی کیا خبر اے ہمنشین یہ بچارے آپ ہی اپنی گرفتاری میں ہیں

میں منعم وہ خاک نشیں ہوں کہ جھکو یہاں قالی تو یک طرف ہو سس بویا نہیں

شبِ جہاں باغِ یاد کی مت پوچھو اے قاسم یہ طیلانی بلا ہے موت کی سی رات آنکھوں نہیں

میں متوالا کہاں رکھتا شرابِ نخوة اے منعم  
نفیس آنکھیں صرف حیرت ساقی شرابِ نقادوں میں  
ذرا بھی میں جو پاتا فرصت اس حیرت سے اے منعم  
بناتا دل کے ٹکڑوں سے مرصع ہار تھا دل میں

اوس چنچل شوخ کے قد کو اب کیا میں با آب و تاب کہوں  
طوبائے بنائیں یا شمعِ حرم یا آہ دل بے تاب کہوں

یہ سب اوسکی نظر سے گر پڑے جن نے تجھے دکھا پری ہو حیر ہو غلمان ہو فوری ہو ناری ہو

پھین جب دیکھئے سیمیں بروں کی اے ہوسنا کاں  
بنت ہو گو کھرو ہو لہر ہو گو ٹانگہ ری ہو

چینے دو اپنی زلف کے ماروں کو ہاے اب  
جائے دو بس نہ کاکل مشکیں کو تاب و  
آنکھوں میں ہاں بولیں پہنیں وقت بوسہ ہاے  
ہے یہاں سوال ایک تو وہاں ہیں جواب دو

بندہ ہوں اس پھین کا اللہ ری سامہ زینبی  
جھلکے ہے یہاں خدائی حسن بتاں تو دیکھو

وہ خوں نوش دل عاشق مے گلگوں سے کیا واقف  
شراب سرخ کی لذت لب جاناں سے مت پوچھو

بجاو گم ہے دیدہ خانہ خراب سے  
مضطرب کیا ہے اس نے دل آرمیدہ کو

بنت دل گرتے ہیں شرکاں سے نہ انکے و نہ پچھے  
ہاں صدف کہدے ذرا یہ ابر گو ہر بار کو

ہم دل سے ہیں خواہاں بلا کوئی بلا ہو  
کاکل ہو سیہ چشم ہو یا زلف دو تا ہو

وقت آخر ہے جہاں گزراں میں قاسم  
کوئی دم دیکھ لو سیر گزری دیکھو تو

ناصحا طرز محبت تری بھائی مجھ کو  
نالا برباد کیا آہ ہے باقی سو کیا  
پر نصیحت یہ خوش آتی نہیں بھائی مجھ کو  
وہ بھی آتی ہے نظر باد ہوائی مجھ کو

ذرا غنچوں کو کھلنے دو گلوں کو کھلکھلانے دو  
ہماری خوش گزرتی ہے لگانے دو کھیلنے دو

نہیں بولو چن میں تم کو سے آہ جانے دو  
لگاتیں ہیں یہ آنکھیں اک اشک تر بھجاتا ہے

خدا کے واسطے یار دیکھے آنسو بہانے دو  
ذرا دم لو نہ گھبراؤ بجا تک ہوش آنے دو  
بناوے تو بنانے دو اگر ڈھائے تو ڈھانے دو  
کنارے ہو مٹو سر کو مرے قاتل کو آنے دو  
ایدھر آؤ سنو بیٹھو یہ میں ناور فسانے دو  
میاں صاحب میرے دل کو ذرا آنے ٹھکانے دو  
خدا کی واسطے مانع نہ ہو دم میں مچانے دو

بھنا جاتا ہوں تر پاپا پیش دل کی بھپانے دو  
چلے آتے ہیں غش پر غش نہ پوچھو آہ جانے دو  
ہمارا دل گھراؤ سکا ہے وہ جو چاہے کرے اوکو  
بکشت مشیر و [کھربا] غضب آلودہ آتا ہے  
کہوں میں قصہ درد دل و سوز جگر تم سے  
کہیں گائیں لچک نے اوس لکر کی کیا کیا مجھے  
جوانی ہے جنوں ہے جوش گل ہے جوش ہے

راکس آئی نہ یہ ہوا دل کو  
کیوں میاں [جان] کیا ہوا دل کو

عشق میں کیا قلق ہوا دل کو  
چین مطلق نہیں اسے قاسم

ورق ۲۵۵

وہیں اوٹھ جائے گا ہر کافرو دیندار کا پردہ  
خدا نے رکھ لیا اس دیدہ خونسار کا پردہ

کھلا ہنس وقت میاں زلف و رخ دلدار کا پردہ  
مرے رونے پر رحم آیا بت بے دید کو بارے

یہ نکالا ہے بھلا تم نے کہیں کا پردہ  
آپ نے خوب یہ رکھا ہے نہیں کا پردہ

دور بھی کیجے کہیں روئے حسین کا پردہ  
کام دل پاوے نہ تا عاشق بے دل پیارے

طرز سوت وہ کچھ انداز گفت گو یہ

چپ ہو تو مومنہ تھکے ہوئے تو دیوے گالی

زلف سیاہ و عارض کا فور فام ساتھ  
عجازِ حسن ہے یہ کہ ہے صبح و شام ساتھ  
نہ نہیں ہے نہ واسق و نہ کو کہن ہے آہ  
ہم رہ گئے عدم کو سد ہارا تمام ساتھ

واہ رے شوکت عشاق کرتے مرنے  
نظرہ شمع ہوا تاج سر پر دانہ

صحبتِ دل گرم ہو کیونکر نہ تیخالے کے ساتھ  
ہے اسے پالا پڑا آتش کے پر کالے کے ساتھ  
لڑکھڑاتا جھومتا گلشن میں کل پھرتا تھا وہ  
سایہ ساں پر میں بھی تھا اس اپنے متوالے کے ساتھ

ہر ایک غنچہ بھل [دل ہو] ہر ایک گل داغِ دل کی مے بو  
چمن میں جب بنائے عندلیبو جو اس مزے سے بہار آوے

ہزار خاک ہوں پر خاکِ پاک ہوں قاسم  
زباں سے جب مری یا بو تراب نکلے ہے

تنگی دہن سے تو سمجھا نہ سخن لیکن  
اتنا تو میں دیکھا تھا کچھ ہیڈنٹ ہلاتا ہے

سائل جو میں بوسے کا ہوا اسے دعا دے  
بولا وہ بت شوخ کہ پھر مانگ خدا سے

سپر تلوار کے باندھے تو کیا ہوتا ہے اسے ظالم  
دوانا قتل کر مجسا کوئی تو بانگین چکے

ابر اس چشم سے پھیٹے جو لٹے پانی کے  
ہم پھر اس وقت بھریں کچے گھڑے پانی کے  
غرق ہو آئینے میں عکس نہ کیونکر قاسم  
بیشتر ڈوبے ہیں پیراک گھڑے پانی کے

شعلہ خودہ [تر] زباں ہم دیکھیے کیسی بنے  
آب و آتش یہاں ہیں باہم دیکھیے کیسی بنے

ایک بو سے پر توکل بگڑی تھی [تسیر] آج پھر طالب صد کام ہیں ہم دیکھیے کیسی بستے

دل چاک جگر ٹکڑے سر خاک پھٹے کپڑے اسے دے یہ نشتے ہیں عشاق بچاروں کے

شعلہ شرار اشکر صد برگ غنچہ لالہ عاشق کے دل کو یارو جو کچھ کہو بچا ہے

وہ عالمی ہے خود خدا نے نہیں اپنے بات سے فائق ہے چھب تری بت آزر کی گات سے

اس صفائے رخ نے کھودی آبر دے آئینہ [صاف] تو یوں ہے کہ تجھے نالشی آئینہ ہے

کوچہ ہر زخم پہاں صد خانہ خوش بنیا د ہے ان دلوں مسمرۂ دل خوب [ہی آبا] د ہے  
باندہ کر زلفیوں میں دلوں بھول جاتا ہے غضب کیا ستم کیا قہر ہے کیا ظلم کیا بیدا د ہے  
کو کہن تو تھا جی کار بیگہ و لیکن آج کل قاسم اپنے کام کا یارو بڑا استاد ہے

جائے اود خون دل جائے گزک تخت جگر تیرے عاشق کو بھی میاں دیکھا بڑا عیاش ہے

سن قصہ شب کو میرا بس نہیں کے آپ بولے کیا جانے یہ کہانی کہتے ہو تم کہاں کی  
ذیب مزار عاشق پر شمع و گل سے دیکھو غیرت کہاں گئی اب اللہ ان بتاں کی

دل میں تو ہو ہی پرا نکھ دل میں بھی میرے صاحب آئیے کیجیے کرم بیٹھیے یہ بھی گھس رہے  
میں دغا ہے [جو] لیا بوسہ تو موتہہ پر اپنے پھیسر کر ہاتھ کہا خوب بھلا بہتر ہے

حرارۂ محرا شک اپنے کی آتش کے برابر ہے اور ہمیں تخت دل جو ہے برائے خود سمندر ہے

نہ دل جانو ہمارے سوختہ سینے میں ہمدردو یہ پرکالا ہے آتش کا تہ خاکستر اُگر ہے

مژہ او [س] ترک کافریش کی آفت سراسر ہے  
[بہ تیرای و دوسری گالی جو بایں کیفیت بھی ہے  
تمہاری زکس فتال کو چشتم غور سے دیکھا  
نہ دونوں میں کو شاعر و تشبیہ غنہ سے  
یہ دل شیشے سے کیٹنے سے جام ہم سے سحر سے  
نہ ناوک ہے سناں ہے خجرباں ہے حمد ہے  
مے دو آتش ہے یا مگر قند مکر ہے  
غزال مست ہے پیچو دہے فتنہ ہے فوٹو ہے  
یہ تسنیم جہاں ہے چشمتہ جہاں [ہے] کوثر ہے  
مخا ذی ہے مقابل ہے مساوی ہے برابر ہے

تین دن بادہ خوری شوق سے کیجے بیٹھے  
زخم پر دل کے سدا لون چھڑکنا ہنس ہنس  
سن کہانی میری کہنے لگے 'ن' تو قاسم  
شیخ چلی نہیں یہاں کوئی کر چلے بیٹھے  
آپ نے چہل نکالی ہے یہ بیٹھے بیٹھے  
قصہ خوانی ہے یہ کیا خیر بس آکے بیٹھے

خرید آپ حروں مت گدھے پہ چڑھ لے شیخ  
تو ادب کی پیار کی نظروں پہ بھول مت قاسم  
بھلا تو کس لیے کیوں یہ سرنگ بدلے ہے  
لگا ہ اب وہ بت شوخ و تنگ بدلے ہے

غچے کو سب ہیں کہتے مانا تیرے دہاں سے  
گلگیر گز [ہو] گلہ و یا غنچہ چمن ہو  
کافر تیرا یہ کوچہ یا [دشت کرا] بلا ہے  
تو بھی تو پھوٹ [کافرا] اپنی ذرا زباں سے  
مونہ دیکھو ہو گئے ہم سب ترے لب دہاں سے  
کتنے پرٹے ہیں کتے کتنے ہیں نیم جاں سے

یہ بت گر سر عزم تسخیر ہو گئے  
نہ ہو گا جنہیں درد دل درد مند  
تو باللہ الاکبر جہاں گیر ہو گئے  
خدا جانے وہ کون بے پیر ہو گئے

وہ میں غیب پر سے جہن میں گے  
بھوکا پری حور تصویر ہو گئے  
کہا مان قائم نہ روک آنسوؤں کو  
یہ لڑکے ہیں ناحق گلو گیر ہو گئے

زلفوں کا دیکھ جلوه کچھ ہم سا ہو رہا ہے  
آئینہ جب سے دیکھا ہم سا ہو رہا ہے

روؤں کیونکر نہ میں تم پہنوں ہو دو دو ہالے  
کس طرح [مہ] انہوں میں چاندیہ دوسرے ہالے  
تو نے کیوں کان میں ڈالیں ہیں یہ دو دو ہالے  
ٹنک ایدھر دیکھو او زرد دوپٹے والے

میں [جو ہیں] زلف کو چھیڑا [و] ہکھا کے بل بولا  
یہ باتیں کرتے ہو غم دیکھو ارکھانے کی

[بیا] دیکھو ہم رہے ہیں جا بجا قو طرات خون اسپر  
سچھے اس گردش طالع سے یوں معلوم ہوتا ہے  
جی ہے۔ دیکھ کر ہر ایک [مڑا] عذاب کی لکڑی  
کرے گناہ پر خ میرے استخوان دولا ب کی لکڑی

تو نے یوں ہم سے یہ سر [رشتہ الفت] توڑا  
بیٹے تار نفس باز پسین [ٹوٹے] ہے

وہاں زیر گلو کندن کی دمک جگنو کی چمک پھروسی ہی  
یہاں آتش دل کی تہر بھڑک ناسے کی کراکت پھروسی ہے  
کیا سیرچمن کا کیجے بیاں وہ شوخ بغل میں خندہ زناں  
وہ سنبل و گل وہ آب رواں [سبزے] کی لہک پھروسی ہے  
جب چھیڑے کچھ تب چیں بچیں دیکھی ہی نہیں یہ مہٹ میں کہیں  
آنکھوں میں ہائے ہوٹوں پہ نہیں بوسے پہ [ٹک] پھروسی ہے

دل ایسی ادا پر کیوں نہ مرے جی جان تصدق کیوں نہ کرے  
 جھٹلا کے یہ کہنا دو پرے یکبارہ جھجک پھر ویسی [ہے]  
 پھولوں میں انکے دل نہ بے اس لہریں لہرا جی نہ پھے  
 ہیں چنبے تہر پھپھٹے سے ٹھٹھری یہ دھنک پھر ڈی [ہے]  
 گھر میرے شب جو وہ شوخ رہا کیا کہئے لوٹا کیا ہی مزہ  
 وہ عطر کی نہیں روح فرا پھولوں کی مہک پھر ویسی ہے

واٹس تو [را]خ ہے ہی پر اس زلف پر اے ماہ  
 والیسل پڑھی جب شب معراج کی [سو جھی]  
 مسرور دل و دین تاب و توان دیکھتے ہی آہ  
 اوس ترک سیہ چشم کو تاراج کی سو جھی

گھنگر و جو دم نزع لگا بولنے ہمد  
 جب عرش بریں مینے کہا دل کو تو جبریل  
 اس تار نفس پر مجھے طنبور کی سو جھی  
 نزدیک سے بولا کہ بہت دور کی سو جھی

مثل آئینہ یہ لبریز [بکا] تھے لیکن  
 اشک سے سبز ہے یارب [دل] پر داغ کہ ہے  
 حلقہ ننتہ کے تصور میں تمہارے پیارے  
 جا بھرا عشق سے تیرا ہی جگر تھا قاسم  
 پی گئے ڈر سے ترے دیدہ حیراں پانی  
 باعث روشنی سرو چراغاں پانی  
 اشک آنکھوں سے [بہے] ہو کے نہرا پانی  
 یار ہوتا ہے یہاں شیر کا زہرا پانی

بیعت پریناں کر محتب خیر نہ ہو  
 بے خبر کیفیت دست سبویکچہ اور [ہے]



ادھر بدن میں لگی آگ آگے نکلے  
ایک دم یہ لختِ دل آنکھوں سے آگے نکلے  
ہجوم آہ و دو رفتانِ دجوشِ سرشک  
طلب میں بھی دل بیدل کے قافلے نکلے

یار بنِ مطربِ صد لے چنگل پر شاق ہے  
گو تجھے سازِ غرق و پردہ عشاق ہے  
آئے آئے ہو رہی ہے ہر طرف سے شجِ جیو  
آئیے کیسے کرم یہ رند بھی مستاق ہے

کونسا دل آج کل اوس کا نہیں مشتاق ہے  
خضرِ عمر جاوِال بے بادہ و ولد ار حیف  
دلو پیسنے کی کھالی میں ترسے ہاتھوں سے آہ  
[اندنو]ں وہ ماہر و ایک [شہر آہ آفاق ہے  
یہاں دور و دورہ [نہاں گی بے دل پر اپنے شاق ہے  
راستہ دن اسے سیم تن نکلیں ہے اتراق ہے

عشق بازی میں یہ دل سرفرِ عشاق ہے  
صنعت چاک گریہاں میں جیوں میرا بھی آج  
بمعِ اعدا و ہے خلوتِ سرے دل بھی آہ  
ایک ہی ایک ہے تنہا ہے نہایت طاق ہے  
دائدار و ہے استوار ہے عشاق ہے  
بند سی آزادگی ہے قید ہے اطلاق ہے

دل ہے اور ہجوم گل چشم و اشکیاری ہے  
آہ ہے علم دیکھو نالہ [طلی شوکت] ہے  
حالِ قاسم خستہ کیا کہوں میں اے ہمد  
سیرِ بارغِ رتوان ہے اطف [آب] جاری ہے  
آج حضرت [دکن کس] ارف [سوا] دی ہے  
جوشِ عشقِ دوست ہے شور آہ و زاری ہے

فولِ صورت ہے جہاں میں ایک آنہ آپ کی  
ایک نگہ پر دین و دل صبر و خرد دیکھتے ہیں آن  
من یوسفی ہے ادنیٰ اسی عنایت آپ کی  
مفت ہے سودا یہ لیلو ہے کفایت آپ کی

ایک گونہ سروں ہے گو شبِ بہت آپ کی  
پر کہاں یہ چال یہ سچ [یہ] قامت آپ کی

ورق ۱۵۹

اس آہ نارسا کو عرشِ اعظم تک رسائی ہے  
شبِ تاریک میں [جیسے کوئی تاریا چمکتا ہو]  
پہر اوس دل تک پہنچتی ہے تو [پھر باد ہوائی] ہے  
نمود اس طرح اوس جوڑے میں تعویذِ طلائی ہے

[تاکتی ہے پردہ مینا] سے مستول کو دمام  
دختِ رز بھی اسے مغانِ رند مشربِ تہر ہے

وسمدم آئینہ دلو کو صفا ہے اپنے  
کس کی آمد ہے الہی کہ یہ گھر جھڑتا ہے

مجھے دیں پردہ کو [ہول] بند ہتھکڑیاں  
جو نہی قاسم نے کیا غزم شہادۂ گاہِ آہ  
صاحبی کی غیرت اسے اللہ یوہیں چاہئے  
بولی قسمت وہیں لیم [لہو یو] میں چاہئے

خالی مشکیں تیرے چہرے پہ بنایا کس نے  
چاند سے [گھڑا] کو یہ دارع لکایا کس نے

خط و زلفِ بزمال یا سبزہ وریحان و سنبل ہے  
مزا ہے یار سے [دل] اس کے پیچھے کاب آساقی  
یہ تعلیقات شہتہ ہے [یا دور و تسل ہے  
ہوا، تو بہاری ہے بہار سنبل و گل ہے  
[نوا] سے شوقِ بلبل ہے صدائے [شور] قفل ہے

ایں گزر گیا تھا کامِ اپنا کل دوا سے  
ٹوٹا یہ شیشہ دل میں نے کہسا تو بولے  
ایکے تو بچ گئے پر بارے تری دعا سے  
ٹوٹا تو کیا کروں میں ٹوٹو میری بلا سے  
[اب خیر] تیری بھائی اچھی بنی خدا سے

ہے خاکِ دنیا اور اسکی ثروۃ [سراب] ہے سب یہ جاہ و حشمت  
کہاں ہے اسکی وہ شان و شوکت [کدھر ہیں] سلوٹی و کیانی

دن تو جوں توں کٹے ہے پرشب کو سخت دل بیقرار ہوتا ہے  
عشق ہے مجھے میرے دلبر کو یہ بھی کم اتفاق ہوتا ہے  
[آج کچھ کیا ہے] یہ خدا جانے خود بخود دل میں درد ہوتا ہے

اب نہیں ہے مطلق امید شفا یابی مجھے بے طرح دینے لگی دکھ دل کی بیتابی مجھے

اشک ہی تنہا نہیں ہم شدم شراب نرگسی عشق میں آنکھوں کے ہے دل بھی کیا ب نرگسی  
موجزن زرو آب ل سے ہے زلزل بھر شرک بلبلا جو دیکھو اوس کا ہے حباب نرگسی

[کوئی ہفتا] ہے سر کوئی کف افسوس ملتا ہے [جنارہ] تیرے کہنے کا جہد صبر ہو کر نکلتا ہے  
کبھو تم بھی ملیں گے اپنے اوس رخسار مصحف سے تمہاری فال میں بارے میاں جی کیا نکلتا ہے  
تناشہ سنا تھا ہے کہ رستے بند ہوتے ہی یہ دیوانا [تمہارا جس] طرف ہو کر [نکلتا] ہے

میں کرتا ضبط گریہ بس اگر چلتا کچھ آنسو سے نہیں بھرتا وہ لہ لہ کا خونیں جاتا ہے قابو سے  
کروں وصف کمر میں کس دہن سے کون سے روستے میاں نکتے ہزاروں ہیں یہاں! ایک تیرے سے  
میں جاگا رات کا بس سو گیا کل صبح دم بدم شمیم زلف و فاکل سے نسیم غنیریں بو سے  
وہ کیا پیچھے [بھلا] جسکی غذا رہو [یہ کچھ] اے ہمد نظر آتا نہیں بچتا دل و دین اے مسلماناں  
بچے کس کس [لاؤین و ایماں] سے دل حیراں نگہ سے چشم سے نوک شرہ سے تاب گیو سے  
[نخل] زنجیر و برق و ماہ تاباں مطلع عالی سر کاکل سے چٹمک سے جیس سے بیتا بہر سے  
چرخ زندگانی جب تک روشن رہے قاسم نکالے رکھ سدا لوجوں کبوتر ذکر یا ہو سے

وقت ۲۹۰

آگے بوسہ ایک دل دینے پہ ملتا تھا ہمیں  
دل جگر میرے تو ہیں معمور واغول سے پر آہ  
چھوڑ زلفیں جان بھی لی دام اب دوسنے لگے  
یہ مکاں شجہ کو خیال یار کیوں سونے لگے  
ارے لذت کے سائے چہرے پر سے بھونکنے لگے  
نان آبی جوں تنور گرم میں چوڑنے لگے  
داغ دل بہ نکلے یوں سوز دروں سے ہمنشیں

### قطعہ

ہندی قاسم [کی کیفیت نہ پوچھو اسے مغال  
[بسکہ] طینت میں ازل سے ہو سکی تھی سرگشتگی  
جان دے میخانے میں کیا کیا یہ مستانہ بنا  
گاہ خم کا ہے صراحی گاہ چیمانہ [بنا]  
ہزم میخانہ ان عالم میں رہا فسانہ [بنا]  
عاقبت بایں ہمہ جوش و خروش [سرخوشی]

### دیگر

ناشپاتی کا مزہ تھا ادن لبوں سے جلوہ گر  
یہ بھی ایک اجمار ہے قاسم بتان ہند کا  
وقت بوسہ غنچہ ماں جہدم وہ گل [گل گل] کھلا  
دیتے ہیں ہونٹوں سے اپنے میوہ کا بل کھلا

### دیگر

دیکھا نہ ہوگا آج تک [کو] دوستاں  
لیکن نسیم آہ کی تاثیر دیکھنا  
فیض صبا سے ہوتے کبھو زینہار سبز  
خط سے ہوا ہے کیا ہی یہ رخسار یار سبز

### دیگر

کل خفا ہو کے جب اسے یہ کہا میں قاسم  
جنگل گھر صبح سے تھے جاؤ سدھارواونکے  
دن گنوا کر جو وہ آیا مرے گھر آخر روز  
کیلیہ کا ہے کو کیوں آئے ایدھر آخر روز

ہم کے بولا کہ خدا سے تو ذرا ڈر کم سخت  
تو فنی خاطر میں نہیں تیری یہ میری [الفتنہ]  
شام کے وعدے [پہ] آؤں میں اگر آخر روز  
صبح سے آؤں گا کل آج نہ مرا خسر روز

دیگر

[نفر ہے] تجو بادہ گلگوں کی بو سے شیخ  
رکھتے پھر تو پھول بھی دستار پر گدھے  
کھاتا ہے دلیں پیچ تو دیکھے ایاغ و گل  
گیدی ذرا شعور نہ گڑ یہ دماغ و گل

دیگر

[یار و شہید تیغ] تنہا فل ہیں اسلئے  
[کہہ دو کہ بیچشیں] ایک طرف منکر و نکیر  
کہتے ہیں اپنی گور میں اسودہ خواب ہم  
کہتے نہیں دماغ سوال و خواب ہم

دیگر

اوستے پڑ گیا جو میں شب واؤ [گھاسنا] سے  
جھجھکے سکرانے یہ کہنے لگا کہ تو  
ہر چند قاتم اوستے رسی زیر لب نہیں  
پھنک رہیو بے حیا تھے لٹکاؤ صبا نہیں

دیگر

[عروا] تو اپنی شہید کو بند کر بولا وہ شورخ  
تو اگر سچہم چہ بتا دے جو اسے قاتم تو میں  
تسب کہا میں نے جو دونوں... ادا دہولہ  
طاثر رنگ حنا ہے دست چپ میں جان من  
کیا چھپا یا ہے یہ کر تدبیر سیدھے ہات میں  
دوں تجھے العام با تو قیر سیدھے ہات میں  
دست چپ کی ہی کروں تقریر بیٹھے ہات میں  
بند ہے مرغ دل و لکیر سیدھے ہات میں

دیگر

سہے وہ زبان حضرت دہلی کی ان دنوں  
”قرباں روم یایں سخن نقشزدورتاں“  
دو چار شعر بھیجیں اگر اسفہان میں  
صائب سا خوش زباں کہے اپنی زبان میں

دیگر

گنہ چھپا اوسکو نہ دیکھ لے جیتک  
اجی صاحب میں کیا کہوں تم سے  
چسپین آتا نہیں دہرا دل کو  
اب یہ لپکا برا پڑا دل کو

دیگر

کس بات کے تہاڑی شرمندہ ہیں بھلا ہم  
کس وقت تم نے ہم کو بوسہ دیا خوشی سے  
کیوں گالیاں [ہمیں] تم دوو بیساب بیٹھے  
کب آنکر بغل میں [ہو] بے حجاب بیٹھے

دیگر

ہر شاخ گل نہیں پر جھک جھک گرے ہے دیکھو  
گد [راہے اس طرف] کیا وہ مست ناز و عشود  
ہر تو نہال رعنا کچھ [ختم سا] ہو رہا ہے  
گلشن پر ایک [نشے] کا عالم سا ہو رہا ہے

دیگر

[سیر] چنستاں کو گیا صبح جو قاسم  
نرگس کی کٹوری پہ نظر جو ہیں پڑی اس  
اسے یار زر گل پہنچے تان کی سو جھی  
بے ساختہ پھر ساغر کپھراج کی سو جھی

دیگر

یہ جو نرگس کی کٹوری ہے بعد آب و نمک  
میری نظر نہیں تو یوں ہے اسے لٹیم تنگ چشم  
پر مر عفر سے ہے تو کہتا ہے قاب نرگسی  
ساغر کپھراج ہے یا آفتاب نرگسی

## دیگر

مدح [صدیق] [ہو] سکھ سکتے  
ماورج اوس کا ہے واحد قہار  
صدق دعویٰ پہ میرے شاہ ہے  
ثانی اثنین اذہما فی الغار

## دیگر

مہمل کو بشارۃ ہو علی حبہ جنہ  
کہ ہے وہ سہر حق قاسم قسیم النار [و] الجنہ  
سو [ابراہیم] [مدح] وی مصطفیٰ حق  
دلیل سالک الہام [الانس] [و] الجنہ

## رباعی

عالم یہ تمام دل لگا کر دیکھا  
نور شید سے ذرہ تک سراسر دیکھا  
ہے عین نہ کوئی ظن چشم تحقیق  
تو ہی تو ہے جد صر نفلر بھر دیکھا

## دیگر

اس دیر صنم کو اور حرم کو دیکھا  
منع کو اور شیخ محترم کو دیکھا  
کافر کہو تجکو یا مسلمان کوئی  
ہیں سب میں رسول مہتمم کو دیکھا

## دیگر

صدیق وہ یار غار باصدق و صفا  
فارق وہ درہ دار شرع غرا  
عثمان وہ کہ جس کا ہے لقب ذوالنورین  
سید وہ کہ ہے زوج بہل زہرا

## دیگر

ایوان رسالت و خدائی کی بنا  
کہنے کو یوں ہو کوئی ان کا بتا  
و کیا جو پچھتم [غور] لیکن قاسم  
باللہ کہ پچھتم سے ہے یہ پرا

دیگر

غوث الثقلین و بادشاہ دوسرا  
قطب دو جہان و سید ارض و سما  
بیشک ہے امام تیرھواں اے قاسم  
عبدالقادور حبیب و محبوب خدا

دیگر

بے طرح ورق ہوا ہے برہم دل کا  
کوئی نہیں یار دوست محرم دل کا  
تجربہ بن کیا کہیئے [آہ اے] راحت جاں  
کچھ ادھی ان دنوں ہے عالم دل کا

دیگر

احوال کہوں میں آہ کیسا آنکھوں کا  
گھر ہجر میں تالاج ہوا آنکھوں کا  
اب دیکھنے کو نہیں دراشتک اے دل  
سب جوہری بازار [لٹا] آنکھوں کا

دیگر

جی اٹھ پھر ہے یوں تو مضطر میرا  
پر رات کو تڑپے [ہے] دل اکثر میرا  
اسے زلف و راز [یار قصہ کو] تا [ہ]  
تجربہ بن ہے حال سخت ایتر میرا

دیگر

کیا ہی شوکت سے [اور چشم سے] ہیں آپ  
سب کی نظروں میں محترم سے ہیں آپ  
معلوم ہے آپ کی شرافت [ہم کو]  
باللہ کہ شیخ حبیب حرم سے ہیں آپ

دیگر

غصے سے ان دنوں یہم سے ہیں آپ  
عاش کو ہیں آپ بھی ہوئے ہیں شائد  
مانوس بہت ہی درد و غم [ہے] ہیں آپ  
ہم سے ہیں آپ چشم نم سے ہیں آپ



دوران میں سچ ہے تسلسل کا پیچ  
افعی کی لہر کیا بلا ہے قاسم  
گلشن میں موج ہے سینبل کا پیچ  
ہمنے دیکھا ہے اسکے کابل کا پیچ

قاسم یہ بشر بھی عین شر ہے بیدرد  
بالفرض فرشتہ بھی ہے تو پھر کیا ہے  
بایں شرف آہ جانور ہے بیدرد  
جبریل اگر ہے مشیت پر ہے بیدرد

لکھتے جو سوز جاں مگا کر کا غنہ  
ایسی تحریر کو نہیں ہے قاسم  
ہوتا ہے راکھ جل سرا سر کا غنہ  
دل کے پردوں سے اور بہتر کا غنہ

گو موت کی رات بد بلا ہے قاسم  
پر یہ شب فرقت و جدائی کا روز  
اور شتر کا دن بہت بڑا ہے قاسم  
کیا جانے کیا بلا ہے کیا ہے قاسم

واعظ اور مسجد اور بیان موزوں  
قاسم اور عزلت و خیال دلیر  
عابد اور [خانقاہ] و چشم پر توں  
کل جذب بمالیدیہم فر [حو] ان

شاعر کو را [تدین] ہے فکر مضمون  
[قا]سم کو عشق سے ہے [الفت] یعنی  
زادہ کو سعی حور و جنات و عیون  
کل عذب بمالیدیہم فر حور

مستمر او

وہ قلب مدار عالم و [روشن] دل  
[مرآت] صفا

فانی فی اللہ و عارف حق و اصل  
 با علم و حیا  
 قائم وہ محب نبی و مرشد کل  
 ہے بیشک رب  
 خسر دنیا و دین ولی کامل  
 حقاً بخدا

دیگر

جلدی ہو جا کہیں اب اسے پیاک صبا  
 سوے دلدار  
 میرا پیغام دل بصد صدق و وفا  
 یوں کر اظہار  
 پیار سے کچھ بس نہیں میں پہچوں کیونکر  
 تجھ تک لے ولے  
 دیکھوں پھر کس طرح ملا تا ہے خدا  
 تجھے اے یار

## قدرت

مخلص سے کس میدا نعم

اول

قدرت اول

شاہ قدرت اللہ مرحوم سے از اولاد امجاد حضرت شاہ عبدالعزیز شکر بار است قدس سرہ کہ مزار فیض  
 آفتاب فائض الانوار ایٹھال متصل کوٹشک [انور] واقع شدہ وے شاعرے بود بسیار خوش فکر فصیح زبان نہایت  
 سیر مشق بلاغت نشان [نور] طبعش از زوایاے طبع بلندش پیدا است و قوت فکرش از اشعار آبدار [ریختہ فکر]  
 از جنتش پیدا مرد و رویش نہاد و الا تتراد آزادش پاکیزہ روش و ذکی الطبع صاحب فکر سلیم قویم افکار الگ طبع  
 مستقیم بود در شروع شوق شعر گوئی از دیوان سخن سنجی را دیر میر شمس الدین فقیر کہ [از] بنی اعمام وے بود مشق  
 سخن میکرد و در آخر ہا بہ سخن [سنج فیض گستر] مرزا جان جان مظہر توسل جستہ بنا بر افرا [ط] و تفریط کہ در  
 شورش افغانہ ابدالی محضرت دہلی روداد رخت سفر بر بستہ بمرشد آباد رحل اقامت انداخت و از ہما نجا بجوارہ

رحمت حق جاساخت مختصر کلام این بیست و چار شعر از گفتہاے آن مغفور شیریں کلام است ۵  
ہنگامہ پرہیز و [ورع] اب بسر آیا اے باوہ کشاں مژدہ کہ پھر اتر آیا

ہوا ہے عشق سے آکر مقابلہ دل کا بھڑا پہاڑ سے جا بل بے حوصلہ دل کا  
سرشک و آہ ہے شور جنوں ہے وحشت ہے تجیب شکوہ سے جاتا ہے قافلہ دل کا  
کہاں ہے شبیہ سے متعب خدا سے تو ڈر میری بغل میں پھلکتا ہے آبلہ دل کا

سمجھ کے نامہ مرا ہاتھ میں نہ لے کاغذ جہاں نظر پڑے پاؤں تلے لے کاغذ

کھٹکتا ہے سدا کچھ روز و شب بول خار پہلو میں  
ہوا اوس دل کے ہاتھوں ایک نیا آزار پہلو میں

سینہ اوس کا ہے دل اوس کا ہے جگر اوس کا ہے  
تیسرے بیاد بدھر رخ کرے گھر اوس کا ہے

شب تو جو گندے ہے [سویں] کچھ بلا انگیز ہے روز بھی تجھ بن [ستگر] روز رستاخیز ہے  
آہ اس کم فرحتی میں ہونٹے سے کیا [سور] شیشہ تاخالی ہو جسام زندگی لبریز ہے  
جرم پر اپنی سی بختی کے روز حشر کو ہات میں قدرت کے تیری [زلف] دست آویز ہے

سرت اے صبح چمن بہمت [چمن] چھوٹے ہے مژدہ اے شام غریبی [کہ] وطن چھوٹے ہے  
نوح کشتی سے خیردار کہ یہاں سینہ سے مرہم تازہ ناسور [کہن] چھوٹے ہے

سوزہ آلودہ نکاہور نے کیا دل ٹکڑے اشک بخونی سر مرہم کاں پر مرے موسے ہے

کس کی نیرنگی یہ برق خاطر مایوس ہے  
 صحن کو اپنے ہوا داروں سے کاوش ہے مدام  
 صبر و طاقت تو کبھی کے کوچ [یہاں سے کر گئے  
 کل ہوس اس طرح سے ترغیب دیتی تھی مجھے  
 صبح سے تا شام چلتا ہوں گلگوں کا دور  
 گمراہ ہو تو کس عشق سے کیجے زندگی  
 سنتے ہی عبرت یہ بولی ایک تماشا میں تجھے  
 لے گئی یکبارگی گور غسریاں کی طرف  
 مرقدیں دو تین دکھا کر لگی کہنے مجھے  
 پوچھ تو ان سے کہ جاہ و مکنت دنیا سے آج  
 کل تو قدرۃ پائے خم رکھی تھی تسبیح ریا

جو شر دل سے اٹھا سو جلوہ طاؤس ہے  
 ہر طیش یہاں شمع کی برق دل فانوس ہے  
 اب و دل تنگ ہے اور نصبت ناموس ہے  
 کیا ہی ملک روم و کیا ہی سزین طوس ہے  
 رات ہو تو ماہ رو یوں سے کنار و بوس ہے  
 اس طرف آواز طبل او دھڑلے کوس ہے  
 چل دکھاؤں تو کہ قید آذ کا محبوس ہے  
 جس جگہ جان تمنا سو طرح مایوس ہے  
 یہ سکندر ہے یہ دارا ہے [یہ کیا کائوس] ہے  
 کچھ بھی انکے پاس غیر از حسرت و افوس ہے  
 آج رہن جام مے یہ خمرۃ سالوس [ہے]

## دوم

قدرت (۲)

مولوی [قدر] ؔ اللہ سلمہ اللہ کہ بالفعل در رام پور سکونت دارد و طرح مراحتہ بخانہ خود می اندازد و تذکرہ  
 ریختہ گویاں ہم نوشتہ [مرد] سے است کہ باہلیت مشہورہ عالم گشتہ میں دو بیت از زاد ہائے طبع اوست ۵  
 لاکھوں جلاوے مردہ صد سالہ آن میں فیض دوم میج ہے اوس کی زبان میں  
 انصاف بھی ضرور ہے [یہ ظلم] تا کجا [کتنوں] کے گھر تو جاتے رہے امتحان [میں]

## سیدوم

قدرت (۳)

عزیزے سنخور شاگرد محمد عارف رفوگر سعادت التیام شیخ قدرۃ اللہ نام میں شعر ازوے است ۵  
 قاصد شتاب جا کے خبر لا تو یار کی حالت بہوت دکھا، بری ہے دل بیقرار کی

## قرار

تخلص سیدزادہ ایست سعادۃ التیام میر حسین علی نام وے نوجوانے است ذیبا منظر نیکو سیر خوش اختلاط  
با ادب یار باش مہذب نیا کانشش پیوستہ زند [گی] بعمدگی [می نمودند] و بہ تنعم و تعیش اوقات گرامی بسر می  
فرمودند گاہے بہ تکلیف شوق ریختہ از طبعش می تراود و ریختہ طبع خود از نظر میر نصیر الدین رنج میگذرانند این  
ہفت شعر از وے است منہ سلمہ ربہ ۵

ورق ۲۶۵

غزلہ چوں دھونڈے پناہ خس ہجوم اشک ہیں  
خم چو کی گردن میں اسکے ہاتھ یوں بولا وہ شوخ  
کب سے آنکھیں تھیں بگئیں ذوق چرحت میں ادھر  
کیا روانہ ہو گئی کشتی رفیقوں کی قسراہ  
لگ کے یوں مڑکوں سے ہر ایک پارہ دل رہ گیا  
نظارا [ہی] ہاتھ ہونے کو حائل رہ گیا  
ہاے حسرتہ اوٹھتے اوٹھتے دست قاتل رہ گیا  
ہیج کر اسباب اپنا تا بسا [حل رہ گیا]

نکھ پھر [کے] نظر سر دیکھنے کی آہ تنہا  
بد ہوش سب سے ہر گھڑی کرتی ہے تغافل  
دل میں ہی رہی تا بہ لب گور کہو کہو  
دل لے کے مرا نرگس مخمور کسو کی  
[سناتا] ہی نہیں وہ بت مغرور کسو کی  
کس طرح قرار اور سے کروں درو دل اظہار

## قربان

تخلص دو کس می شناسم

اول

قربان (۱)

میرا قربان علی عظیم آبادی وے سیدزادہ ایست شیریں زبان نیکو عذب البیان پاکیزہ [رو] این

دو شعر از گفتہ ہائش کہ بمن رسیدہ برشتہ تحریر کشیدہ سے  
مکانوں دل سے کیونکر دس کہاں ابرو کے پکیاں کو کہ آزدہ نہیں کرتا ہے کوئی اپنے مہاں کو

کب اوس نیزنگہ کے رد برد کوئی بشر ہو سے اگر کچھ سامنے ہو سے تو میرا ہی جگر ہو سے

## دوم

قرآن (۲)

میر محمدی شاہجہاں آبادی خلف الصدق میر کلہو حقیر سے جو آنے است سعادت منن نیک نہاد پاکیزہ  
روشن پاکیزہ شہزاد عالی فطرۃ محبت آگین صاحب مروۃ فتوۃ آئیں سراسر جیاسر بسر وفا شجاعت شعار سخاوت و دثار  
جسم رافت جان رفاقت عین اخلاق شاگرد رشید حکیم ثناء اللہ خان فراق ملخص کلام این چہل و یک پریت از  
زاد ہائے طبع آل جوان محبت نشان است سے

دوسرا میر سے سوا کوئی خریدار نہ تھا  
کھڑا تو لے ہو سے وہ ہا [تیں] ملواری نہ تھا  
کیا تو ترا اگر ہم یہ بازار نہ تھا  
کیا نہیں دیکھا ہے قاتل کو مے اسے یارو

رونے پہ ہمارے رشک کھا کر  
تھا دلیں [کھینکے] حال جو وہ  
گھڑے خانہ خراب نکلا  
مونہ سے نہ ذرا جواب [نکلا]  
گریاں ہو کر سحاب [نکلا]  
صورت دیکھی تو آگیا غش

مونہ سے پردہ اوٹھائیے گا کب  
ابنوجاتے [ہو جائیے] بارے  
[پنی صدق] رت و کھائیے گا کب  
سچہ کہو آپ آئیے گا [کب]

اختلاط اہتو کرتے ہو پیار سے  
نید [آتی نہیں ہے] اب ہم کو  
کدئی دم میں [یہ جان جاتی ہے  
گالیاں پھر سنائیے گا] کب  
ساتھ بارے سلائیے گا کب  
اب نہ آئے [تو آئیے گا کب

وعدہ کرتے ہی رہے آئے نہ پر رات کی رات  
شب فرقت میں یہ روتا ہوں کچھ معلوم  
دیکھیے کب ہے [نصیبوں میں ملاقات کی رات  
ہجیر کی رات ہے یارب کہ ہے برسات کی رات

بیماری دل سے تو مسیحا نہیں وقف  
ٹٹنے کا نہیں ہوں [مجھے] بوسے پہ نہ ٹالو  
قرآن تر [ی] بندش [گفتار] کے صدقے  
بچے کا نہیں جگو ہے آزار ہی کچھ اور  
بوسے تو کیا تم نے ہے آزار ہی کچھ اور  
ہوتے ہیں ترے اندنوں اشعار ہی کچھ اور

دوروں کے چھوٹنے سے ہیں خوشخوار انکھڑیاں  
سرے سے ہو گئیں ہیں دھوا دھار انکھڑیاں

گہہ ناز گہے عشوہ گہہ آن گہے شوخی  
دل لینے کے بھی تم کو کیا خوب ڈھب آتے ہیں

کو کہیں کے چلو قصے کو میاں سب نے دو  
دلوں ہاتھوں میں اوچھالو نہ بائیں بیدردی  
دیکھ کر جگو جو مونہہ پھیرے ہے اللہ رے گھمنڈ  
میرے سے کہنے کا نہیں یو ہیں مروں گارک رک  
حال کیا کہیے گرفتار [ری کا] اپنی قسراں  
ہم ہیں اور تم ہو یہاں شیریں و فریاد نہیں  
غچچہ دل ہے یہ کچھ بیضہ فولاد نہیں  
[ایسا] اسے یار [تو] چند [ال تو] پریر [اونہیں]  
کھینچنے کا کبھو میں منت صیا و نہیں  
کدئی سنتا نہیں فریاد کہیں داد نہیں

ورق ۲۶۶

کہوں کتے اوس کی جفا کاریاں کرے کون اس دل کی غمخواریاں

گالیاں بس جی مت بکو دیکھو  
گالیاں بات بات میں دینی  
بوسہ مانگا جو میں کہا معقول  
کیوں [عبث] جان کھاتے [ہو یا رو]  
ہاتھ پکڑا جو میں کہا اے واہ  
چھوڑ دو تم کو میرے سر کی قسم  
ہجر میں خواب [ہے] کہاں قربان  
مونہ نہ کھلواؤ چپ رہو دیکھو  
کیا نکالی ہے [واہ غو] دیکھو  
آپ لیجے گا مونہ تو دیکھو  
[تم] بھی عاشق کسی [پہ ہو] دیکھو  
کچھ دوائے ہوئے ہو [لو دیکھو]  
کوئی سنتا کھڑا نہ ہو دیکھو  
نید آوے اگر تو [سو] دیکھو

چار دن کی نہ تو اس گرمی بازار کو دیکھ  
بال و پر ٹوٹ گئے کج قفس میں صیاد  
اور سے کام نہ رکھ اپنے خریدار کو دیکھ  
جان برب ہے ذرا صید گرفتار کو دیکھ

رات خلوت میں لگے کہنے مرک سونیدے  
غم کے ہاتھوں سے شب و روز یہاں باؤں سار  
ہاتھ زانو پہ جو مارا میں نشے میں اون کے  
کیا ہے مرضی تیری اس وقت کہا میں اون سے  
نید میں ہاتھ کہیں جا جو پڑا چھاتی پر  
مجھ کو بھاتا نہیں گرمی میں لپٹنا تیرا  
نید تو اور گئی باتوں میں تیری اے قرباں  
ارے کم نخت گئی چولی سک سونیدے  
سوویں بہتیرا اگر ہم کو فلک سونیدے  
ہیں کے بولے کہ بس اتنا نہ بہک سونیدے  
آپ تو جانتے ہیں بولے نہ یک سونیدے  
کچھ دوانا ہے کہا ہاتھ جھٹک سونیدے  
جا پرے ہٹ کہیں پہلو سے سرک سونیدے  
مت دوائے تو عبث سر کو پٹک سونیدے

بندگی میں اگر مرا رکذا صاحب  
روزی کہتے ہو پھر نہیں آتے  
رکھئے تو یہ غلام رہتا ہے  
ایسا کیا تم کو کام رہتا ہے



## قسمت

تمناں نواب شمس الدولہ بیکر کلان نواب یادگار قلیخان است عمدگی و سرداری ایشان در دیار مشرق  
روشن تر از آفتاب است درین فن شریف شاگردی جعفر علی حسنة نموده و در مرتبہ و سلام گوئی گوئے سبقت از  
اکثرے ربوده این یازده شعر از طبع ترا دہے ایشان است  
مژگان تر ہے تیری ابر بہار قسمت دامن کوہ و صحرا اکبار تر تو کر جا

دیکھ تو جو جنس دل کے خمس پیدا تم نہیں | پھرتے [ہو] بالہ وں سے [خویدار] تم نہیں

کردہ بہت کافر شب نہ بام پر آوے | ایک ماہ دویم ماہ فلک پر نظر آوے  
جواں ماہ صد رہو شب تا نیم ساری | قسمت وہ اگر پیا نہ سی صورتہ نظر آوے

امیدوار ہو نہ لب ہے کھڑا کوئی | مینا ہے تماؤ دہر سے پیار سے دعا کوئی  
تو ہے وہ ہے صنم کہ تیری چھپ کو دیکھ کر | کہتا ہے دا پھرتے کوئی [نام] خدا کوئی  
قاصد اگر گزرتو ترا کو سے یار میں | کہیو کہ آرزو میں [تری مرگیا کوئی]

پاؤں کو کیا جو غیرت کھر جا کے تم رہے | میرے تو مانو وعدہ شام و سحر ہے  
آئی نہیں کوئی بواجبک صدائے پا | واما نگان قافلہ یارب کدھر ہے

جو دل ہے آیت ہا یاقین جاں یار جانی ہے | تو اس سے موت بہتر ہے کہ یہ کیا زندگانی ہے  
نہیں کوئی ریت کی صورت اقبال معنی قسمت | نہ نامہ ہے نہ قاصد ہے نہ پیغام زبانی ہے

## قلندر

تخلص درو [یشے] است خوبی التیام شاہ قلندر نام سے [فقیر سے بود] از شاگردان سخن سخن فین گستر مرزا  
جانباز مظہر علیہ الرحمۃ والغفران [کہ] آزادانہ ایام بسر می نمود و وارستانہ زندگانی می فرمود گاہ گاہ فکر ریتہ میکرد  
[اس سے شعر ازو] است عفی اللہ عنہ ۷

اس زمانے میں ہے کہاں اخلاص      مثل عنقاہ بے نشان اخلاص

لاؤں کہاں سے ڈھونڈ غزل کی نئی زمیں      باقی نہیں ہے تابفلک بندہ کئی زمیں

اوس بہنتی پوش کو گر پاسیے      آزد دل کی جو ہے بر لاسیے

## قیس

تخلص مرزا احمد بیگ عرف مدار ایبک است سے مشہدی الاصل و مکھنوی المولد و شاگرد جعفر علی حسرت  
است گوئند کہ جدش بہ تولیت روضہ منورہ شاہ خراسان امام اہل ایمان پیشوا سے رہوان باصفوہ و صفحا حضرت  
امام موسیٰ رضا علیہ رضوان اللہ والسلام و علی آیائہ الکرام شرف اختصاص داشت بہر کیفیت اس ہشت شعر اورا  
ست ۷

دل مضطرب کا کہیں تخب اضطراب اولنا      ہوا اورہ مضطرب تر ہو ذرا نقاب اولنا

سے بیٹھے ہو کہانی تو یہ کہہ دیجئے      قصہ خیر کہوں یا کہ فسانہ اپنا

رفتہ رفتہ اوستے مغرور کرے گا آخر دو قدم جا کے یہ [اے] قیس [پھر آ] نا تیرا

خواہش وصل میں وصال [ہوا] اب یہ جھگڑا ہی انفصال ہوا  
اوس کے آتے ہی سب لگے کہنے اب تو چہرہ ترا محال ہوا

دیکھنے کی بھر نظر ہے کس کو طاقت ہے غضب رخ ہے اوس کا یہ کہ ہے صبح قیامت ہے غضب  
پھول سا کلاے کھڑا گرمی نظر ارہ سے ہاتھ لگتے میلے ہو جانا لطافت ہے غضب  
بارگشیت سے چمکتی [ہے] کمر [ہر ہر] قدم دل تو پتھر اور بدن میں یہ نزاکت ہے غضب

سنگ جفا سے شیشہ دل توڑتاڑ کر اس اوٹھ گئے نا کھیل کو پیارے بگاڑ کر  
بتا ہوا نگر مرے دل کا اجڑا کر کیا اوٹھ گیا وہ ناز سے دامن کو جھاڑ کر  
اوٹھنا مرا محال ہے دست فنا بغیر بیٹھا ہوں اوس گلی میں قدم اب تو گاڑ کر

گر تجھے خاطر اغیار ہے اے جان عزیز پھیر دے دلو میرے مجھ کو بھی ہے جان عزیز

ہے ہم کو تم سے الفت اب تم سے کیا کہیں ہم اور تم ہو بے مروت اب تم سے کیا کہیں ہم  
ناداں ابھی ہو پیارے جانے بلا تمہاری کیا [چینا] ہے محبت اب تم سے کیا کہیں ہم

جب سے لگی اوس بت کافر سے آنکھ نید تو کیا موت بھی آتی نہیں

لے کے دل ہم سے تو کیا جانے چلا جائے کہاں تجھے عیار کو دل ہم سے دیا جائے کہاں

آتا ہے وہ نہ آتی ہے مجھ کو ہی کل کہیں یار دعا کرو کہ اب آوے اجل کہیں

کھڑا ہے وہ بت دلبر نظر بچائے چلو خدا کے واسطے دل عاشقو چھپائے پلو

جب سے سمندر ناز پہ وہ شہسوار ہے آوارہ و خراب یہ مٹت غبار ہے

میں کہوں کچھ اور تیری گفت گو کچھ اور ہے ہو گیا کچھ اور میں یا آج تو کچھ اور ہے  
شائد اس گل سے کیا ہے تو نے شب بویں و کنار آج تو اے قیس تیرا رنگ و بو کچھ اور ہے

جیت ہے کہ میرا حال جب نوع دگر ہووے تو بھگو [دفن] وہاں کیچو جہاں اسکا گزیر ہووے

ایک زلف پریشاں تھی پھر [نا] نگ سنواری ہے بیمار محبت پر کیا رات یہ بھساری ہے

کچھ دیکھ لکے اضطراب نے رسوا کیا مجھے کچھ دیدہ پر آب نے رسوا کیا مجھے  
آئینہ دیکھ دیکھ کے کہتا تھا کل [وہ] شوخ [س] عالم شباب نے رسوا کیا مجھے  
پھر تارہوں ہر کسی سے میں القاب [ب] چتا خط کے تیرے جواب نے رسوا کیا مجھے  
کل سچہ آج میں نے مصلیٰ گر و کیا کیفیت شراب نے رسوا کیا مجھے  
کہتے تھے قیس یا لگے مجھوں بچائے اب اس نے خطاب نے رسوا کیا مجھے

## حرف الکاف

دریے میں [حرف] ذکر چار دہ سخن گو اندر لاج یافتہ منجملہ آہنا سے کس گریاں تخلص میکند و مجموع اشعار

[۲۸۶] شعر است -

## کافر

تخلص مودے است از خاندان خیر البریہ علیہ وآلہ الصلوٰۃ والتحمیہ خوبی التیام میر علی تقی نام کہ در عہد  
آسودہ بہر حضرت فردوس آرمگاہ طاب اللہ ثراہ بعمدگی ایام بسمی نمود بسیار خوش معاش و یار باش سپاسی  
پیشہ بہ اندیشہ بود خداوند کہ از چہ رو این تخلص ویرا خوشش افتاد و شعر خود را کافر کہ نام نہاد بہر کیف این مطلع ازاں  
آں مرحوم است ۛ

کس کس طرح بنوں کی صورت نے رنگ پکڑے کافران انکھڑیوں نے دیکھے ہیں کیا جھکے ٹپ

دقیقہ ۲۶۸

## کاظم

تخلص جوانے است سعادۃ التیام . . . نام کہ مشق سخن از محمد نصیر الدین نصیر میکنند این و در بیت  
بوسے مذہب است ۛ

ہے دل میں مرے آہ تنہا شہادۃ یارب کہیں پھوٹے کف قاتل کا [پھپھو] لا  
شبنم رخ گل پر نہیں کاظم یہ سحر کو پھوٹا ہے کہیں یار عنادل کا پھپھو لا  
در مصرع آخر شعر ثانی دیکھتے ہست کہ بر شاعر ماہر پوشیدہ نیست فافہم ۱۲ منہ عفی عنہ

## کبیر

تخلص [حکیم کبیر علی] تخلصی است دے کہ شیخ آزاد است انصاری شہنشاہ [مشرقت] باری مرو نیکی

ۛ وہ دونوں شخصوں میں نام کی جگہ چھوٹی ہوتی ہے +

ہنہا و طالب علم صاحب استعداد شنیدہ شدہ این شعر اور است ۵  
ایک ہی یار سے جی ناک میں آیا ہے کبیر  
زیت معلوم اگر ایسے ہی دو چار ملے

## کرامت

تخلص میر کرامت علی فرزند [ارد] جہند میر امانت علی نبیہ سید مراد علی بخاری اور نگ آبادی است و این  
اور نگ آبادی قصیدہ ایست بہ مسافت سے مرحلہ از حضرت دہلی و این میر کرامت [علی] در قصیدہ [شکار] پور کہ دوازدہ  
کر وہ از قصیدہ موسوم واقع شدہ برویہ اجداد مجاہد علم درویشی [برافر] اسشتہ کوس خدا [اند] بیشی می فواز و ظاہر  
بلیاس فقرا آراستہ می دارد گاہ گاہ اند [جنس] مہذول چہیز بر زبان می آرد این دو بیت منجملہ آئی جنس است ۵  
کوئی بے توین حق کا گھر پہنچتا ہوں درخت جگر کا پھر پچیتا ہوں  
ملے گر مجھے عشق کی بے قراری دو عالم کے سارے ہنر پہنچتا ہوں

## گرم

تخلص شخصے است دہلوی المولد لکھنوی المسکن کہ اشعار خود از نظر میاں غلام ہمدانی مصحفی گذرانیدہ و در  
این ولایت بلدہ خیر دنیا و حمید آباد تولد گزیدہ این ہر وہ شعر اور است ۵  
ہر چند گنہ گار ہے کشتے کا پر اپنے لاشہ تو بھلا آن کر اعطایئے صاحب  
میں گرم گیا ملے کو اون کے تو اونہو نے فی الفور ظرافت سے کہا آئیے صاحب

شب رخت ہے رہو تم میرے گھر آج کی رات جہاں بلب پھوڑ کے جاتے ہو کہ دھڑا کی رات

اُگے آنکھوں کے اندھیرا سا سر شام سے ہے دیکھیے ہوتی ہے کس وقت سحر آج کی رات

تصویر کا عالم ہے تیرے روئے حسین پر  
اخلاص او سے غیر سے ہے واسطے اسکے  
ہم چپکے محبت میں لہو پیٹے [ہیں] اپنا  
رہتا تو ہوں گلشن میں پہنچتی ہے [نت آفت]  
نالے نے مرے گرم شب آنکھوں جو نگائی  
تجسا تو پری چہرہ نہیں روئے زمیں پر  
کھدواتے ہیں وہ سورہ اخلاص نگین پر  
وہ باندھے ہوئے پھرتے ہیں تلوار ہمیں پر  
[فریاد] سے بلبل کی مری جان حزیں پر  
ایک شور و فرشتوں میں پڑا عرش بریں پر

بلبل کے سر سے جاتی ہے کوئی ہولے گل  
جس لہجہ کے آگے مہر و خشاں بھی گرد ہو  
کل شب کو لادینے جو گل او سکور زیب [نے]  
ہوتی ہے وہ قفس میں بھی پھر پھر فلے گل  
عارض کو لگ سکھے ہے کب او سکے صفائے گل  
ہم نے بھی گرم رشک سے [چھا] تی پہ کھائے گل

نالوں کی گرمیوں سے پھکتے دل و جگر ہیں  
[تین] آنکھ کس کی دیکھی ہے ہمنے یارب  
یاران رنگاں کا مرت پوچھ مجھے قصہ  
سینے کے داغ سوزاں آنکھوں کے اشک غنی  
کس شعلہ رو کے غم میں رویا ہے اس قدر تو  
لب خشک ہو رہے ہیں کائیں زبان پر ہیں  
جو زندگی سے اپنی بیزار اس قدر ہیں  
اے ہمنشین میں بھی حیراں ہوں کدھر ہیں  
اس نخل عاشقی کے یہ گل ہیں وہ ثمر ہیں  
جو گرم اشک تیرے سوزندہ جوں شہر ہیں

گرم کل آئے جو سنے وہ مرا احوال دل  
سوچ کر کچھ جی میں اپنے مسکرا کر پھر گئے

# گریاں

تخلص سے کس میدا تم

گریاں (۱)

اول

عزیزے از خاندان حری الاحترام میرا مجدد علی نام وے از سکند بلدہ لکھنؤ مرد کشادہ رو خوشخو است

ایں دو بیت اور است ۵

ورق ۲۶۹

سنے قلم اب اکدم جو میرے درد و مصیبت کا  
مجھے جب دیکھتا تب ہاتھ سے کھڑا چھپا لینا  
نہ لیوے زندگی بھر نام پھر ہرگز محبت کا  
نکالا طور اوسنے اور یہ صاحب سلامت کا

گریاں (۲)

دوم

غلام محی الدین خاں خلف الصدق مولوی ساجد مرحوم کہ بحلیہ علم و حلم آراستہ و بزرگوار صلح و صلاح  
پیراستہ است ایں شعر اور است ۵

گریاں کڑوڑ کوں ہے عنقا سے یار آہ اوس شوخ کا مکان ہے وہاں مکان کہیں

گریاں (۳)

سیوم

سید زادہ نیک خصلت پاکیزہ خوشی بہ میر حسام الدین علی عرف میر بھجو وے بیشتر بھرتیہ و سلام  
گوئی میل دارد ایں سے شعر وے ایں حقمری نگار دے

اے وائے ہم نے آنکھیں تھیں کس گھڑی لڑائیں جو ایسی اب جفائیں ظالم تیری اور ڈھائیں  
دن وصل کا دکھا کر افسوس کجروی سے راتیں ہمیں فلک نے پھر ہجر کی دکھائیں  
کیا آنے کی کسی کے گریاں خبر سنی ہے  
جو بیقرار [دل] ہے پھر کے ہے آنکھ بائیں



## گرفتار

تخلص سنگی بیگ ابن رحیم یار خاں مرحوم است دے مغل زلے بود نیک اندیشہ سپاہی پیشہ خوش  
اعتقاد بار شد و رشاد از شاگردان اکثرے از سخن ستان عالم شیخ ظہور الدین حاتم ابن سی و ہشت بیت از گفتہاے دوست  
ساتی یہ غنیمت ہے جو دم [جام سے گزرے] اس عالم فانی میں بھر وسا نہیں دم کا

فائدہ ہے کیا نفس میں نالہ و فساد کا نریم کب ہوتا ہے بلبل سنگدل صیاد کا  
جستجو دنیا کی مت کر لے گرفتار اس قدر کیا بھر وسا ہے جہاں میں عمر بے بنیاد کا

جو روح جفا جو دل نہ ہے آہ کیا کرے دیوانہ ہو رہا ہے سست نگاہ کی آن کا

کھڑے پر اوس صنم نے جو پردہ اوٹھا دیا وائے کیا کہوں کہ ایک عالم دکھا دیا  
خانہ نحراب عشق کا ہو اور کیا کہوں خواب عدم سے سوختوں کو ناحق جگا دیا  
ہے کشمکش میں آج گرفتار کیا سبب دام بلا میں پھر کہیں دل کو پھسا دیا

دو پٹے کی کناری اس قدر چمکے ہے کھڑے پر پڑا مہتاب کے ہے گرد گویا ہالہ آتش کا

آج وہ دن ہے کہ دشمن سے بھی مل جاتے ہیں عید کو بھی نہ گلے ہم کو لگانا کیا خوب  
جانیا لے اومیاں جان ایسے تو دیکھو پاس سے آنکھ چراویں چلے جانا کیا خوب

اوس طرف گزرے کھجوا اوس شہسوار حسن کو اے صبا کیجو ہماری خاکساری کی خبر

لطف سے تیرے تو کچھ دور نہیں پر ہم کو نا توانی سے ہے ہر ایک قدم کی منزل

خدا کے واسطے کوئی کہو میرے میسا کو جو آتا ہے تو آ کوئی رفق ہے جان آنکھوں میں

اے گرفتار اداسکی باتوں پر نہ بھول یہ لگاؤٹ کی ہیں دل آویزیں

شکایت ترے جو رکی کیا کریں ہم خدا جو دکھاتا ہے ہم دیکھتے ہیں  
 جھپٹ کر تیرا مونہ چھپانا غضب ہے میاں چشم بد دور ہم دیکھتے ہیں  
 جگر جل گیا آتش غم سے اپنا تعجب ہے آنکھوں کو ہم دیکھتے ہیں

جلتا ہے جگر جا کے کہو دیدہ تر کو اے خانہ خراب آگ لگے ہے تم گھر کو  
 ہم جاویں کہاں کہہ تو ترے چھوڑ کے در کو لیکر دل غمگین کو اور دیدہ تر کو  
 او قاتل بے رحم لگا اور بھی اک وار بسمل ہی سسکتا تو چلا چھوڑ کدھر کو

کیا گھٹا اوڈی ہے ساتی چرخ نیلی [فام] سے بادہ نوشوں کو چھکا جلدی لبالب جام سے  
 یصف میں آنکھوں کے حیراں میں کہ نسبت کس سے بے چشم آہو سے گل رنگس سے یا بادام سے  
 آتش غم سے شب ہجراں میں با سوز و گداز شمع کے مانند جلتا ہوں سحر تک شام سے

شب ہجراں میں تیری کیا کہوں جو کچھ کہ گزرے ہے کٹے ہے دن تو جوں توں پر قیامت رات بھاری ہے  
 خبر لے اپنے بسمل کی وہ اے قاتل تر پھتا ہے گرفتار محبت کے جگر میں زخم کاری ہے

درد ہو جس کی کچھ دوا کیجے جی ہی بے چین ہو تو کیا کیجے  
رسم عالم ہے اسے مرے صاحب عید کو تو گلے لگا کیجے

گوشہ چشم کے اشاروں سے دل بھانا ترا قیامت ہے  
ماہر و پردہ نقاب کے بیچ مونہ چھپانا ترا قیامت ہے  
مست بیخود نئے کے عالم میں لڑکھڑانا ترا قیامت ہے  
آہ ہنگام وصل میں پیار سے روٹھ جانا ترا قیامت ہے  
اچھلاہٹ سے آکے چھاتی پر لوٹ جانا ترا قیامت ہے  
کیا کہوں اور تو بغل کے بیچ کلبلانا ترا قیامت ہے  
کام ہے اس گھڑی تو جانے دو یہ بہانا ترا قیامت ہے

اوس بت کے دل میں آہ نے تاثیر کچھ نہ کی صد جیف تو نے نالہ شکیں کچھ نہ کی

موج گل حلقہ نہ بخیر ہوئی ہے بلبل بچس لئے ہم تو کہیں تو نہ خیر وار پھے

دل جو ہے بے قرار کس جا جانے کس کا ہے انتظار کیا [جا] نے  
درد مندوں میں دیکھیے وہ شوخ کس کا ہو غمگسار کیا جانے

کلمہ

تیناں میر محمد حسین والد ماجد میر حسن تھلی است عفی اللہ عنہما ایسے از معاصران میر و مرزا و منجمہ استاذان  
آن وقت بود بیشتر غزلہا سے ریختہ بالائین [امرا عبد القادر تیل علیہ الرحمۃ و ربہود و دانی گشت و اشعار فارسی ہم  
متفرقہ از دوسے یادگار روزگار است قرابت قریبہ بی سخن سنج بہ نظیر تعلق میر داد و وسیزہ شعر از گفتہائش

کہ بایں احقر رسیدہ می نگار دے

آتی ہے دل پہ قفل مینا سے اب شکست  
وے دن گئے کلیم کہ [یہ] شیشہ سنگ تھا

تقاب اپنے رخ سے جو تو باز کرتا  
نوکھل اپنی خوبی پہ کب ناز کرتا

غرض مستی سے گرے بے خبر اور سجدہ کر  
یار رنگ شیشہ ہو جا چشم تر اور سجدہ کر

درازی شب ہجران زلف یار کلیم  
مجھی سے پوچھ کہ کاٹی ہے رات آنکھوں میں

نیرنگی جمال سے حیرت نشانہ ہوں  
طاؤس جلوہ دار ہوں آئینہ خانہ ہوں  
مانند پہلہ گو نہیں گیرائی محک و لیک  
اوس ترک مویاں کی کمر کاین شانہ ہوں  
جوں شمع عمر رفتہ کا ہوں منظر میں آہ  
رنگ پریدہ کا بخیاں آشیانہ ہوں

قافلے کتنے گئے کوئی نہ سمجھا کیا ہے  
شور کر کہتی رہی بانگ درا کیا کیا کچھ

اوسکے ابرو کی اگر تصویر کھینچا چاہیے  
اول اپنے قتل پر شمشیر کھینچا چاہیے

بات اوس کی زبان پر آئی  
پھر خرابی جہان پر آئی

عرق نہیں ترسے رو سے گلاب ٹپکے ہے  
عجب یہ بات ہے شعلے سے آب ٹپکے ہے  
رکھوں میں آنکھوں میں کیونکہ تجھے کہ ہے برستا  
یہ ایک گھر ہے سو خانہ خراب ٹپکے ہے  
مری مژدہ کو ہے تاک بربدہ سے نسبت  
لہو کہ چشم سے ہر دم شراب ٹپکے ہے

# کمال

تخلص شاہ کمال الدین حسین ماناک پوری است کہ نیا گانش منصبدار بادشاہی بودند خود پیش ترک  
سودا و دنیا نموده بندہ و توکل در بلدہ کھنڈاقامت گذریدہ فقیرانہ اوقات بسر میکنند از شاگردان رشتہ میاں  
قلندر بخش جرّاء است این شانزده شعر از ولایت ۵

کیوں تو پھر تاپے دلا گرداوسکے سودا ئی ہوا لطف کیا ملنے کا ہے اوسے جو ہر جانی ہوا

غنیچہ دل کو دم سرد سے جیسے ہے شگفت یوں صبا سے نہ کبھو غنچہ تصویر کھلا

تیرسا ایک کلیجے میں مرے آن لگا اوسکی مرثکاں کا تصور جو کیا وھیان لگا  
شہ [ہا] لعل لب یار جو ہے شہر یہ شہر چھپتے اب سنگ میں بس لعل بدخشان لگا

بوسہ لبوں کا محکو ملیگا کہ کمال کا کچھ تو جواب دیجیے میرے سوال کا

پھر نامہ برج و باں سے بسدا اضطراب اولٹا دیا شاڈاوسنے خطا کامرے [کچھ جواب] اولٹا

دل کے ہر داغ کا ہے رنگ کچھ اے یارنیا سیر کر تو بھی کہ بھولا ہے یہ گلزارنیا  
کس طرح کہیے نہ پھر بوقلموں جلوہ اوسے رنگ ہر لحظہ دکھاتا ہے وہ دلدارنیا  
اعتماد اوسکے ہو پھر قول پہ کیونکر جس کی مدیدم بات نئی ہر گھڑی اقرارنیا

اوجھل نظر سے ہووے کیونکر جمال اوسکا آنکھوں میں اوسکی صورتہ دلیں خیال اوسکا

زلف کے کوچے میں جو آیا دل اپنا کھو گیا عقل سے جاتا رہا مائل یہ سہوا ہو گیا

غم نے آتے ہی مری تاب و تواں کو لوٹا کھد گیا مفت میں جو کچھ تھا و فیئہ میرا

دل بیچنے نکلا ہوں پہ تب فائدہ ہو جب یہ جنس رہے آپ کی سرکار میں صاحب

یہ بھی کوئی بیٹھنے کا بزم میں اسلوب ہے واہ جوں جوں ہم آگے بڑھیں آپ سر کرتے جاویں

کروں کس طرح باطل آپ کی بات جو فراتے ہیں صاحب ہی حق ہے

پاس اپنے کل جو گلشن میں بٹھایا آپ نے چٹکیوں میں غنچہ ساں کیا کیا اوڑیا آپ نے

چاہ کا دعویٰ بھی ہے اور گھر بلانا مشاق ہے ایسی چاہت کا چلو جی کون یہاں مشتاق ہے

## کمزورین

تخلص پیر خان مرحوم است وے سخن گوئے بود از معاصران شاہ مبارک آبرو و میر شا کر ناجی امانا ہنگام  
ہنگامہ آرائی شعراے طبقہ ثالثہ ماتمہ سر آمد سخن سبحان قصاحت امامزا محمد رفیع سودا و شاعر بیتظیر محمد تقی میر  
بقید حیات بود چنانچہ بنا بر نوشتن میر در تذکرہ خود شاعر شان جلی التخلص بہ ولی را کہ وے شاعرے است  
از شیطان مشہور تر ہو چکا ہے کہ لیکہ بواجبی نمود بیشتر ابہام می گفت و حق ہر جنس مردم چیزے گفتہ عامی وضع بود  
دستار کلاں بر سر می بست و کمر بند بلندار بر میان راست می کرد و پلم دوست میداشت و اشعار خود بر پرچہاے  
کاغذ نوشتہ در کمر بند گذاشتہ روز میمنت افروز آدینہ بگذری چوک غفران تاب سعد الد خان می برد اطفال

مکتب نشین و نوجوانان فرحت قرین باشتیاق تمام بہ بہاے تام خریداری میکروذند افتخار ترین بودیگفت  
کہ این تخلص نظر بر قوم و کم رتبه خود در شعر گفتن مقرر کردہ ام تخلص کلام این یازدہ شعر از گفتہاے  
اس معذور و راہنجا مثبت افتادہ منہ عفی اللہ عنہ ۵

کل ہم سے اس طرح سے باور چنی قبولی . تلیہ پکا کھلاؤں میں تم کو اپنی خوش کا

اگر بھانڈوں سے مقصدی نہیں ملتے ہیں ڈالو نہیں تو پیسے کیوں کیاتے ہیں یہ نقلیں کر براتوں میں

اگرچہ چڑوہ بھر بھونچے مگر کر شہر کھاتے ہیں بہریوں کی کمائی سے دکان پر ل کہاتے ہیں

تداف کا بول کا بیٹھا دکان اوپر کالوں کو صاف کر کر پنچے ہے خوب روئی

پلا کر مست نقرانی کو تاڑی اگاڑی اصطبل کے جا بچھاڑی

فوج مجنوں بھی فنا او سکے یہ پیدل بھی فنا کتریں تو بھی فنا نام رہے گا باقی

دس چکوروں سے چڑی مارن بھری آج نہیں چڑتی تو چھا پو کل چڑی

لگا پت جھڑ مرے اس نیم جاں کو کبھو کر ڈوی مری بیٹھی نہ بولی

چل تماشا دیکھ موہن دید ہے کیلاس کا چل رخوں سے کھل رہا ہے باغ جیونداس کا  
پہن جامہ تاش کا مینار پر اکبر کے بیٹہ جگمگاتا دیکھ تو بھی یہ دیا آکاس کا  
کتریں بندوں کی خاطر حق نے یہ برسات کی پھر بچھایا ہے زمیں پر فرش ڈوبا گھاس کا

## گنابہ گیم

مرحومہ بعضے گوئند کہ تخلص و سے منتظر است اما ازال کہ بسرحہ تحقیق نہ پیوستہ بود و تحریرش در حرف میم مناسب  
 نہ نمود بہر کیف و سے دختر روشن اختر مرد بہشتی علی قلی خان شش انگشتی و محل خاص ذات الماختصاص نواب  
 غفران آتب وزیر الممالک عماد الممالک غازی الدین خان بہادر وز نے جمیلہ شوخ مزاج شکیلیہ ظرافت امتزاج  
 تیز ذہن زکی الطبع خوش فکر لطیف الوضع حاضر جواب بدیہ گو حسن الخطاب کشادہ رو بسیار صاحب جمال در  
 امور ذیلیائی خیلے دانا و صاحب کمال بود طبع شعر آشنا مزاج نکتہ پیرا فکر درست تلاش رنگین و چست داشت  
 عروسان پکر فکر خود گلہ سے از نظر سخن سنخ فصاحت افروز محمد میر سوز میگذا رانید و گاہے فیاض ہا دل طبع رنگین خوش  
 بہ تصرف سر آمد سخن آرایان بلاغت آما مرزا محمد رفیع سودا میرسانید بہر حال این پست و یک در ناسفہ و آبدار  
 از آن ال نادرۃ العصر [و] عجوبہ روزگار است ۵

[نیم] بسمل نہ چھوڑ جانا تھا زخم ایک اور بھی لگانا تھا

ہماری خاک پہ جب یار نے گزار کیا دم مسج نے سر سے آشکار کیا

یا الہی یہ کس سے کام پڑا دل تڑپتا ہے صبح و شام پڑا

شمع کو چہ سرہ دلدار سے کیا ہے نسبت کیونکہ ہے یہ رخ خنداں وہ ہے روتی صورت

شب کو میاں طلب میں تہی ہم بھٹک بھٹک جوں حلقہ در پہ رہ گئے سر کو پٹک پٹک  
 میری بھی مشت خاک کا ٹکٹ پاس ہے ضرور اے جامہ زیب چلیو نہ وامن جھٹک جھٹک

آیا نہ کبھو خواب میں بھی وصل میسر کیا جاسیے کس ساعت بد آنکھ لگی تھی



عشق میں خواب کا خیال کہاں نہ لگی آنکھ جب سے آنکھ لگی

ابر چھایا ہے مینہ برستا ہے جلد آ جا کہ جی ترستا ہے

جس طرح لگی دل کو مرے چاہ کسو کی اس طرح نہ لگیو مرے اللہ کسو کی  
اس زلف وراز اپنی کو ظالم نہ گرہ دے کیا فائدہ جو عمر ہو کوتاہ کسو کی  
نے نامہ نہ پیغام زبانی نہ نشانی حالت سے کوئی کیونکہ ہو آگاہ کسو کی

عندلیبوں کو وہ گلزار مبارک ہووے ہم کو یہ سایہ دیوار مبارک ہووے  
رات دن جس لئے روتی ہو سو اللہ کرے آنکھڑیو تم کو وہ دیدار مبارک ہووے

بھوٹ کہتا ہے تو قاصد یہ زبانی پیغام جھکو باور نہیں جب تک نہ نشانی آوے

مجھے کرتی ہے تری زلف کچی کیا کیجے دل مرا لے کے یہ کہتی ہے نہ جی کیا کیجے  
دیکھتے تیرے بغیر اب تو نہیں رہتی چشم اسکی تدبیر کہو اب تو اچی کیا کیجے

جی تک بھی اگر چاہو تو سو اس نہیں ہے کچھ اور جو ڈھونڈو تو مرے پاس نہیں ہے  
کی جس سے محبت وہ ہوا دشمن جانی کچھ جی کا لگانا ہی مجھے راس نہیں ہے  
اب خواب ہی میں ہل ترا ہووے سو ہووے ظاہر میں تو ملنے کی ہیں اس نہیں ہے

یار پردے میں ہے اور عیش سے مایوسی ہے  
نقش پاتک بھی مرے درپے جاسوسی ہے

## کوچک

مرقہ ۳۴

تخلص مرشدزادہ جہان و جہانیاں صاحب عالم و عالمیاں شہزادہ و جاہت لزوم مرزا وجیہ الدین مرحوم المعروف بہ مرزا کوچک صاحب است جناب ایشان از چند سے بدیار شرقیہ تشریف شریف ارزانی داشتہ رسل اقامتہ افگندہ از ہماں لوح بر حمت جادوان یزدان شتافتہ جسد مبارک ایشان را بحضرت ولی آدرودہ بخوار فاض الانوار حضرت سلطان الاولیا برہان الاتقیا قدوہ واصلاح درگاہ پیشوائے سالکان راہ خدا محبوب رب العالمین سلطان نظام الدین قدس اللہ تعالیٰ اسرار ہم و روح ارواح ہم مدقون ساختند طبع وقاد ایشان بہ شعر و شاعری مناسبت تام داشت اما صرف قناگل عمر گرامی آں دوحہ سلطنت کبری و نوباوہ خلافت عظمیٰ را بسرعت ہر چہ تمام تر بہ باد فنا و روادانا لند و انا الیہ راجعون بہر حال ایں سہ شعر کہ ہر یکے از اں در سے است بے بہا و لؤلؤست است لالہ بہ سالک تخریر میکشم منہ عفی اللہ تعالیٰ عنہ

درویش کو تو خوش رکھ خوش تجھے خدا ہوگا [ایک بوسہ ہیں سے جا جاتیسرا بھلا ہوگا

یہاں تک پاؤں پھپھوے ہیں کہ قدم بھس چلا نہیں جاتا

دل بھی دلوں اور جان دلوں کو چک پر اپنا دین نہ دلوں آخر اپنے نام کو مرزا وجیہ الدین ہوں

## کافی

تخلص سیدزادہ ایت از سادات بارہ کہ نام سے از صفحہ خاطر فاتر حک شدہ گوئند کہ شوق مے نوشی بدرجہ اعلیٰ و در سردار و بیشتر شعر فارسی بر روی کار آرد گاہ ہے ریختہ ہم از طبعش ریختہ ایں سہ شعر اور است لہ دل چاہے سا جو زلف میں او سکی تو کیا کروں دام بلا میں آپ گرفتار ہو گیا

دورانِ نین اسقدر ہے جو آشوبِ اندنوں کیا فتنہ او کی چشم کا بیدار ہو گیا

بیقراری سے ٹھہرتا ہی نہیں دوستانِ یہ دل ہے یا سیماب ہے

## حرف اللام

در طے ایں حرف سے سخنگو کہ دو ازاں لطفِ تخلص میکند اندراج یافتہ و مجموع اشعار ایں ہر سہ ہزوزہ شعر است کہ من جملہ آل یک رباعی واقع شدہ

## لطف

تخلص مغل زائے است نیک فرجام مرزا علی نام وے در بلدہ لکھنؤ سکونت دارد و خود را در زمرہ شعراء آستینامی شمارد و شاعر خوشنوا و از جملہ تلامذہ [۵] سخن [سنج فصاحت] اما مرزا محمد رفیع سودا است ایں شش شعر از طبع زاد ہائے [اوست] ہ

مکھڑا ہے الہی کہ غضب کچھ نہیں معلوم  
گو ہم کو لگا لینے کا ڈھب کچھ نہیں معلوم  
پہنچھے ہے کہ کتنی رہی شب کچھ نہیں معلوم

وہ زلف ہے یا قہر کی شب کچھ نہیں معلوم  
خاموشی ہماری کے تنیں سحر ہی جانو  
یہ بھی ہے نئی چھیر کہ اوٹھ و صل میں سو بار

کھل گئی اب یہ کہ وصل او کا خیال خام ہے آج امیڈاں کا دل ہی دل میں قتل عام ہے

ورق ۲۴۴

## رباعی

جو کوئی کہ آفت نہانی مانگے      اور ملک عدم کی کچھ نشانی مانگے  
دکھلا دے اوسے تو اپنی بیتیغ نگاہ      جس کا مارا کچھو نہ پانی مانگے

## لطیف

تخلص دو کس میدانم

لطیف (۱)

## اول

عزیزے از اولاد اجماد حضرت خیر البریہ علیہ وآلہ التحیۃ والسلام نیک سرخجام میر شمس الدین نام وے از  
سادات سورت است اما از چندے بہ بلدہ لکھنؤ توطن گزیدہ گوئند کہ جو ان شایستہ و یا ادب و تیز ذہن و مہذب  
است اس میں سے شعر اور راست ہے

مرثوہ وصل اگر کوئی سنا تا ہے مجھے      میں یہ سمجھوں ہوں کہ جی دان دلاتا ہے مجھے  
ایسی الفت کہ لگے آگ پڑے چوٹے میں      جو ہے دلموز مرا وہی جلاتا ہے مجھے  
گھر میں جا بیٹھ رہا اوسے خفا ہو تو لطیف      کیا ہی غصہ تری اس بات پہ آتا ہے مجھے

لطیف (۲)

## دوم

میر لطیف علی مرحوم وے از سادات جہاں آبادی و از [مر] یدان و شاگردان مضمار سخن سازی را ایکہ تاز  
مرا [خواجہ میر درد علیہ الرحمۃ و الغفران بود در جواہر شناسی] [نظرے داشت] اوقات خود بدلالی جواہر لہر میگرد  
اس میں سے شعر از گفتہاے ال مرحوم است ہے

ہو گیا بیگانہ ایسا آشنا گویا نہ تھا      اے وفا بیگانہ ہم سے بھی کھویا نہ تھا

میں گاہ کیوں کے کروں دل کی پریشانی کا      زلف کا حال بھی دیکھا تو پریشاں نکلا  
روستے ہیں شیخ و بہمن سبھی دل کے ہاتھوں      گبر نکلا نہ یہ کافر نہ مسلمان نکلا  
گر یہ آورہوں نہ کیوں شعر لطیف اب تیرے      دل کہے تھا جسے تو درد کا دیواں نکلا

رسم گر ظلم کی کم کیجے گا      یہ بڑا ایک ستم کیجے گا

ٹانک جلوہ برق کر گئے ہم      آتے ہی ابیدہرا و دھر گئے ہم  
کیا ہے یہ لطیف زندگانی      دم میں نیچے دم میں مر گئے ہم

ہے دروائے پہرہ دل ناتوان میں      کیونکر اژدہ ہوئے ہماری زبان میں

جس جا سے کل ملا تھا یار و جواب ہم کو      پھر آج لے چلا وہاں یہ اضطراب ہم کو

## حرف المیم

در طے این حرف ذکر [ہشتاد] و سہ شاعر اندراج یافتہ منجملہ انہا دو کس مائل و دو شخص مجرم و دو  
مرد محبت و دو عزیز منقلب و سہ سخنگو مرزا و دو موزون الطبع مسمر و سہ شاعر میخ و دو سخن سنج مشتاق و دو شعر گو

مضطرب و دو سخن آرا مفتون و دو فصاحت مشون ممنون [وسہ] صافی ضمیر [منیر] و دو طبع [فکی] منشی  
و دو صاحب نعم [منعم] وسہ و دو فنون موزون و دو ممتاز زین تخلص میکند و جملہ اشعار انہا . . .  
شعر است کہ منجملہ انہا . . . رباعی واقع ہندہ

## مائل

تخلص دو کس میدانم

### اول

مائل (۱)

شاہ محمدی مرحوم و بزرگے بود از شاہجہاں آباد صانہا اللہ عن الشر و الفساد بزور علم و حیا آراستہ و  
بحلیہ مہر و وفا پیراستہ بسیار و ویشا [نہ] و آرا دانہ ایام بسری برو نسبت [تلمذ] بہ میاں قیام الدین علی قائم  
داشت و [استاد] بھو ریخاں آشفقتہ و محمد نصیر الدین نصیر و خرمی است و این نہ شعر از ریختہاے طبع اوست  
رحمہ اللہ تعالیٰ

جیا جو ہجر میں سو وصل یار ویکھے گا جو اس خزاں سے بچے گا بہار ویکھے گا

اتناں مر کے دل سے ترے دور ہو گیا اک دن بھی آکے تو نہ سرگور ہو گیا

بتوں سے ملے گنوا تا ہے دین و دل مائل یہ کافر آہ خدا کا بھی ڈر نہیں کرتا

معلوم کچھ نہیں دل بیمار کی خبر کیا جانے کہ کیا ہے مر یا کی خبر

لے دونوں نسخوں میں جگہ چھوٹی ہوئی ہے .

کیا کیا کہوں میں تجھے دل زار کی ہو س مشہور ہے جہان میں بیمار کی [ہو] اس

کہتا نہ تھا کہ باز آہروم کی اس ہسی سے آخر گیا نہ ظالم ایک بے گناہ جی سے

کٹاے سر پہ کسکی جان سے تفصیر ہستی ہے مگر ایک شمع کو دیکھتا نہ گلگیں ہستی ہے  
[کہ] شب سکر ہمارے نالہ شبگیر ہستی ہے نہیں چمکیں ہیں تارے خندہ دندان! ناہے یہ

لے چشم مرے موتیوں کا بار نہ ٹوٹے یہ اشک مسلسل ہی رہے تار نہ ٹوٹے  
دوم

مرزا محمد یار بیگ وے جوانے است مغل را صاحب حیا [خلیق] بااد [ب] متواضع ہندب علیم و  
بامروء شاگرد میاں قلندر بخش جبراء ایں پنج شعر اور است  
پیتا ہوں جام مے کے عجب کاسہ بنگ کا اٹل ہوا ہوں جب سے میں ایک سبز رنگ کا

کیا جانیے ہے راہ کدھر ملک عدم کی یارب نہ رہے [ہے] قافلے سے کوئی بچھڑا کر

آنکھوں کے سامنے نہ ہو وہ کلعب زار حریف اور اوس بغیر میں رہوں جیتا ہزار حیف

اٹل تجھے اضطرار کیوں ہے اتنا بھی تو بیقرار کیوں ہے

آخر سے ہیں گرموتی اوس کان کے بالے کے ایک چاند بھی بھمکے ہے جھڑ میں دوشالے کے

ماہر

تخلص سید زاہد البیت مفاخرۃ التیام میر فخر الدین نام خائف الصدق سید اشرف علی خان علیہ رحمۃ اللہ

المنان سے در ابتدا فخر تخلص میکرو ہر ایک از نیا گانش بمنصب داری سرکار گردوں اقتدار بادشاہی ایام بسری برد  
شاگردی سراد سخن سخنان فصاحت آما مرزا محمد رفیع سودا نمود وہ سفارش آں مرحوم در سرکار دولت دار نواب  
معلى القاب شجاع الدولہ بہادر بہواجب مبلغ شصت روپیہ متعلق بودہ حال ہم [بہ بلدہ لکھنؤ] سکونت  
پذیراست و ایں ہشت شعر از گفتہاے آں روشن تقریر سے

ہوے جو اسکے آوارے وہ کہتے ہیں کہ گھر کسکا  
ہوا تیرنگہ یوں آہ دلیں کارگر کس کا  
جوا اسکے در پہ بیٹھے ہیں سمجھتے ہیں وہ در کسکا  
ملی اتنی نہ فرصت بھی کہ اوٹھ کر مانگتے پانی

جلا ہے سینے میں دل شمع وار ساری رات  
ہمارے سائے سے چونکے ہے وہ بت وحشی  
رہا ہے آنکھوں سے اشکوں کا تار ساری رات  
رہے ہے غیر سے جا ہمکنار ساری رات

ہمیں خیر خواہ اپنا جانو نہ جانو  
ہوا کام ماہر کا تیرنگہ سے  
کہیں گے بھلائی کی مانو نہ مانو  
کمان ابرو اپنی کوتاؤ نہ تانو

بات کیجے غیر سے اور ہم سے مونہہ کو موڑیے  
مونہہ نہ موڑے گا یہ عامی گر بھی منظور ہے  
اب خدا سے ڈریے ان [ہنسوں] کو اپنی چھوڑیے  
یہیے سنگ جفا اور شیشہ دل [پھوڑیے]

## مہتیج

تخلص لالہ ملوک چند کائنات است وے مرونیک نہاد پاکیزہ بنیاد و اسم ہامسی [مہتیج و] باسور خوش  
زیت صاحب شعور بوداں دو بیت او ایں احقر تکریر نمود  
سفر کے چلنے کا جب دل نے اندھن پر کیا نکل کے آنکھ سے آنسو نے پا تر اب کیا



چلتا ہے جب تو قاصدِ رورو کے مین پچارا  
دانوں پر آنسوؤں کے دیکھوں ہوں استخارا

## مثنوی

تخلص میرِ مثنوی خلف الصدق میرِ جوادِ غلیخاں ہادی است وے از مدتے ترک لباس کردہ بلباس سے مقید  
ناگشتہ آزادانہ ایامِ بصری برد و رشتناوری دستے دارد و در تیر اندازی دسترسے گاہے بنا بر [موزونی] طبع شعر ریختہ  
از فکرش می ترا [و] و از نظر والد ماجد خود میگذرائند این شعر اور است ۛ

ورق ۳۶

کیوں نہ اے زلف رہے حال پریشاں میرا  
دل ہے [سو] دایں ترے بے سرو ساماں میرا  
مثنوی غزلی [ششاد ابھی ہو پا مال  
آن نکلے جو کبھو سرو خرا ماں میرا

نقش ہماری پہ [تو] مجمع یاراں ہوا  
پر دل پر درد کا کوئی نہ درماں ہوا

## مخدوب

تخلص مرزا حیدر بیگ است وے جو آنے است نیک خواہ از سکنہ بلدہ لکھنؤ مقتل زامتنائے سراہ  
شعراے فصاحت اما مرزا محمد رفیع ستوا بہ سپاہگری ایامِ بصری برد و دوم از [شنا] گردی مربی خود می زندایں یا زده  
بیت از و است ۛ

جو روح جفا پہ یار کے دل مت [نگاہ] کر  
اپنی طرف سے ہووے جہاں تک نباہ کر

خاک [و غول] میں صورتیں کیا کیا تہ رلیساں دیکھیاں  
اے فلک باتیں تری کوئی نہ بھلیساں دیکھیاں

ۛ یہ بیت ستوا کے دربان طبع ۱۳۴۶ھ مصطفائی دہلی ۱۲۷۵ھ پر بھی موجود ہے ۛ

آہ میں اپنی اثر ڈھونڈے ہے اسے مجزوب تو بید مجنوں کی نہ شنیں [ہم نے پھلیاں] دیکھیاں

عداوت سے [تمہاری] کچھ اگر ہووے تو میں جانوں  
[تمہارے] ہم سے جو عہد وفا ہوں اونکی تم [جا] نو  
بھلا [تم] زہر دے دیکھو اثر ہووے تو میں جانوں  
مرے [بیجا]ں میں کچھ نوع دگر ہووے تو میں جانوں

بس [اب تیری تاثیر] آہ دیکھی  
نہ آیا وہ [کافر بہت] راہ دیکھی

خاموش جو اتنا ہوں مجھے گنگ [نہ] سمجھو  
[ایک عرض تمنا ہے کہ آ] مونہ پہا [ڑی] ہے

چاہوں مدد کسی سے نہ اغیار کے لئے  
میں بھی [تو یار کم نہیں دو] چار کے لئے  
ہے [ور] دوسری بلبس آزاد کی صفیر  
موزوں ہے نالہ مرغ گرفتار [کے] لئے  
طوبی کے نیچے پیٹھ کے روؤں گارزار  
جنت میں تیرے سایہ دیوار کے لئے

اے تیرے سمجھو مت مجزوب کو اوروں سا  
ہے وہ خلف سودا اور اہل ہنر بھی ہے

## مجنوں

تخلص دو کس میدانم تحریر یکے از انہا بہ تکلمہ گدا شتم و بہ تطیر دیگرے در اینجا ہمت گما شتم و آں  
عزیزے بود در حضرت دہلی مشہو [ر] بہ [د] رویش [سر بہتہ] نیا گانش جدید الہدائت و [عمدہ معاش]  
بودند او بر ہمنوی سعادت انبی و [ہد] انت لطف لم یزلی ترک علائق گزیدہ بہ لباس فقر بلبس گشتہ فقیرانہ ایام  
بسنی نمود مرد سیر مشق و شاگرد شاہ عربیہ نظیر محمد تقی میر بود ہرشت شعر از گفتنہا سے او ثبت افتاد خداش رحمت  
کتا و

پھر اب یہ چچلا ہے کل وہ قسرا ٹھہرا کہتا ہے مجھے چل بے تو کب کا یار ٹھہرا

بیٹھا تھا مجھ کو دیکھ [بہانے سے] اوٹھ گیا من سلوک آہ زمانے سے اوٹھ گیا

پیا نہیں قدح مے کو میں کبھو تجھ بن رہا مدام مرے جام میں لہو تجھ بن  
[نہ] چھ [حال] تو [مجنوں] کا اے بت کافر خرا [ب] و خوار وہ پھر تا ہے کو کبھو تجھ بن

سجدوں [نے] میرے [قد] رت اپنی دکھائی اب تو پوجے ہے تجھ کو اے بت ساری خدائی اب تو

بچتے [دل] چاہے ملو تم نہ کسی سے پوچھو [مجھے] کیا پوچھتے ہو [ا] پتہ ہی جی سے پوچھو

چڑھا کر ساغر لبریز جسم تو نکالتا ہے تیرا انداز [ہے] کانگلوں کے ہونٹ ملتا ہے

[مرکٹا] دینگے ہم [پنا] اس تری [شمشیر] لڑگئی [تدبیر] اپنی گر کہیں تقدیر سے

## محرم

تخلص دو کس می شناسم

[اول]

ہوئے بود از دو دمان حری الا [متر] ام میر فتح علی نام مدتے است کہ بہ تلاش کیمیا بنا بر سودا [مہوسی] کہ  
[در سر داشت از حضرت] دہلی برآمدہ [آوارہ دشت] ناکامی است خدا ترش [خوشش] داراد و بکام دل رساناد  
اب [دو بیت از گہنہاے اکس غریب] است

ہو تری وقت میں کیا حالت ہماری دیکھیے  
اپنی خواہش پوچھتے ہو تو یہی چاہے ہے دل  
[کیا] دکھاتی ہے یہ دل کی [بیقراری دیکھیے]  
چپکے بیٹھے سامنے صورت تمہاری دیکھیے

## دوم

مجموع (۲)

ورق ۲۷

[شیخ رحمۃ اللہ] اکبر آبادی و [سے عزیزے است] خوشگوشتیں زبان شونخ طبع عذب البیان ہلہ سنج  
لطیفہ گو ظریف مزاج پاکیزہ غونہات متواضع و با ادب بغاوت مرتبہ شناس و مہذب شاگرد رشید شاہ محمدی پیدار ہم  
مرداں و [لاتیا] راز چہند سے بتلاش روزگار حضرت دہلی کہ [دہیں] روزگار متفقے خاصہ [از اپنی ہنس حکم اکیر عظم]  
دار و دار و شدہ خدائش ہل [و] دل رانا و با قاسم [پچھلا] ن سرا پا لقصان نظر براخوہ دینی شاہ معظم [ر] لہیم نیلے  
بہ بزرگی پیش می آئے شمع کلام میں نیست [و] چار بیت از کلام آل نیک فرجام است منہ سلمہ ربہ سہ  
خواب میں آئی نظر شمشیر ہو ہر دار راست  
یہ مسافر ضعیف سے چل ایک منزل رہ گیا  
[ہاتھ] پسینے دل پہ رکھ ہر اہل محفل رہ گیا  
[ہر] زخم ترے تیر کا اب دل کی غذا ہے  
کرتا ہے جدا سبزہ بیگانہ کو ہر دم  
ہو [وینچ] کمر بنکے ترا خنجر و خنجر

[یا] قوت جگر ہے ترے پیکان کا لوہا  
یہاں باعث رونق ہے گلستان کا لوہا  
گھلتا ہے اسی شوق میں ہر کان کا لوہا

[جستہ پوچھا] مجھ کو بولا اس کے یار  
او [ٹھ] گئے [سب یا] رنج و غم [تو بھی چلی]  
وہ تو مدت سے دوانا [ہو گیا]  
قافلہ کب کا روانا ہو گیا

[مستعمل ہو تو گنجہ بازی دیں] جس گھڑی  
سراپنا پہلے نذر تری [لائے آفتاب]

نہ پوچھو شور غم سے اس دل بے تاب کی حالت کہ ہے معلوم سب پر ماہی بے آب [کی حالت]

آج گلشن میں پڑا بلبل قدم سے کس کے پھل  
میں دعا کرتا ہوں تو دیتا ہے ہر دم گالیاں  
باغ میں مذکور اس رخسار کا اتنے ہی بس  
یار کے بست قیا کیونکر نہ مجرم واکرے

داغ و شعلے کی طرح جو جل اٹھے جس تپ کے پھول  
دیکھ اسے گلہ و جھڑپیں ہیں اب [دہن سے کے پھول]  
رنگت ہو اپنی بغل میں مار گرسب [کھسکے] پھول  
یہ کھلیں اسے نصیبوں کے کھلے ہوں جس کے پھول

غرض اپنی کے آشنا ہو تم مطلب [سے] جان بی وفا ہو تم

وہ کلائی جو نظر آہ کل آئی مجھ کو  
نیدا آکھونے اوری بستر گل [خار ہوا]  
[جب اسے چپکے ہیں] مرے ہونٹوں سے تیرے  
بھرتیں اوغیریں کیا فرق ہے لے چرخ کہن

کل سے سیکل ہوں کسی کل نہ کل آئی مجھ کو  
سات سوسنے کی تپے یاد جو آئی مجھ کو  
فیس خوش آتی ہی نہیں کوئی مٹھائی [مجھ کو]  
[لذت] وصل اسے داغ [جائی] مجھ کو

شکوہ جو کیا میں نے تو بولا [یہ] خفا ہو  
مسکی ہوئی چلی کہیں دیکھی ہے تمہاری  
[ہر سانس میں] چہ تپا ہے ذرا دیکھیو یارو  
کل غیر کے گھر جانے کی کیا جھوٹ ہے صاحب  
[ہو دسترس] اپنی کہیں او [س زلف رسا تک]

گر ہم میں جفا ہے تو کسی اور کو چاہو  
نکلا ہے جو گل باغ سے [اب چاک قبا ہو]  
دل میں [کوئی پیکان نگہ کا نہ رہا] ہو  
[کھا جائیے حاضر ہوں] مجھے گھورتے کیا ہو  
کم بخت [مرے بخت تم اتنے تو رسا ہو]

مجبور

تخلص [میاں حق رسا ارست] سلمہ اللہ تعالیٰ سے جو انے خلیق نیک اختلاط خوش خلق مضبوط ارتباط

تازہ مشق پاکیزہ [خو جدید التذوق نو] [مشگہ] است شعر خود باصلاح محمد نصیر الدین نصیر میر ساند [ایں ہنزدہ بیت  
کہ بوسے منسوب است ایں ہیچمدان سراپا نقصان] [می نگاہ] رد ۵  
جیسے مری [دفا میں] نہ ہرگز قصور تھا ویسے نباہ تجکو بھی ظالم ضرور [تھا]

جا کر تو اوس پر [ادہ] نشیں کو ایسا کچھ سمجھا ناصح  
کیا کرتا ہے [تو] ہسکو نصیحت ہیں مجبور محبت ہم  
دور کرے وہ ہم سے حجاب اسبات پر اوسکو لانا صبح  
وہ وحشی ہو رام ہمارا ایسا طور بنا ناصح

بہکے ہے کس مزے سے اوسکی زبان یارو  
یہ نہخت خفتہ شائد بیدار کچھ ہوے ہیں  
پڑھتا ہے جب نشے میں پی کر شراب کاغذ  
مجبور اوس کا آیا جو وقت خواب کاغذ

[کہتے ہیں] تجکو پر وہ نشیں اہل بزم پر  
بولانینگ شیشہ قانوس دیکھ کر  
روشن [ہیں] تیرے سب [پہ] شرارت کے ٹھنک شمع  
سیسے پہ عال شقواں کے تو رکھتی ہے سنگ شمع

[حلقہ زلف بتا میں دل عاشق یہ نہیں  
مجموع منغل رنلا میں یہ] [ساقی بولا]  
ہاتھ میں اپنے [لیے ہے شب] دیجور چراغ  
نشرے سے نظر آئے ہے مخمور چراغ

جو مار بیٹھے تو دم نہ مارا ستائی گالی تو [ہس] رہے [ہم]  
ستم [ہے ہیں تمہارے کیا] کیا کرو تو صاحب نگاہ دل میں  
ہوا ہے جا کر غریق [حمت یہ جس کے چاہ نہ بخ میں] اب دل  
اوٹھا ہے جینے سے ہاتھ [لیکن] اوی کی [اب تک ہے چاہ] دلیں  
نہ [کیونکہ تاریک] ہوزمانہ نظر میں اوسکی [ذرا بتاؤ]  
رہے ہے [لیل و نہار] جسکے خیال چشم سیاہ دل میں

ہو چلے بے بال و پر بھڑکانہ اسے صدیا د تو  
نیم جاں کیوں چھوڑتا ہے ایک دم کے واسطے  
آئینہ احسان ہو گا کہ ہمیں آزاد تو  
جہنیش ابرو کا صرفہ کرنے لے [جسلا د تو]

نکلتی ہے یہ بات اس کے سخن سے  
سراسر ہے خطا تشبیہ دینا  
کہ گویا پھول بھرتے ہیں دہن سے  
تہاں [ی] زلف کو مشک غن سے

شب خوشی سے پاؤ پھیلا گھر میں تم سو یا کیے  
ہم پس دیوار بیٹھے صبح تک رو یا کیے  
[شمر] سے چٹکے چھپے [یا تو] ت جا کر کان میں  
اون لبوں کو دوں بھلا تشبیہ میں عنایت

## [محبت]

تخلص دو کس کی شناسم

### اول

محبت (۱)

نواب محبت اللہ خان سلمہ الرحمن خلف [الصدق حافظ] الملک حافظ رحمت خان شہید غفرہ اللہ المجید  
شکوہ و ثرۃ [و عمرگی] و شوکت ایشان بنا بر غایت وضوح و نہایت شہید [ع] محتاج تسطیر و منقحہ تحریر نیست  
گوئند کہ بسیار صاحب مر [و] ہوشیار و جوان و باوقار صاحب [حلم و با] حیا و خلیق و مودۃ اما واقع شدہ بعد  
شہادۃ پدر و الا قدر چار و ناچار [ب] بلکہ لکھنؤ رحل اقامت افگندہ بر قدر قلیل کہ شایاں ملازما نش نہا شد از دست  
[سران فرا] نگ یافت [ایام] بسر میکنند بہر دوزبان سخن میگاوید و بمضمار [ہند و فارس] رخس ہمت می پو [ند صاحب  
دیوان ر سیمتہ است] بہ تحریک [فرنگی] پسرے قسم [سی پتو زبان] ہندی نظم نمودہ و مشق سخن از میان جعفر علی

حسرة فر [مودہ ملخص سخن این] ہفت بیت از سخنان آن عالی شان است ۛ  
اوسکے کوچے کی طرف با چشم تریو جائے گا پہلے اپنی جان سے وہ ہاتھ دھو کر جائے گا

درق ۲۷۹

زخم دل کو مرے یوں دیکھ کے بولا ہراج ہاے افسوس یہ ناسور نہیں جاتے کا

آپ کچھ غیر کو چھپ چھپ کے رقم کرتے ہیں یہ تو بھڑٹ تو [ہم] ہاتھ قلم کرتے ہیں

ہم سے [فرقت] اسے کیا کہتے ہیں اتنی ہشت اسے کیا کہتے ہیں  
اس قدر یار سے گرمی کرنی کیوں محبت اسے کیا کہتے ہیں

فتہ گرتو نے جو تک ہم سے چھپائیں آنکھیں ایسے ہم روے کہ آشوب کر آئیں آنکھیں

الفت میں جسکو اشک بہانے کی [خو نہ] ہو اوسکو خدا کرے کہ کہیں آبرو نہ ہو

محبت (۲)

## دوم

دوستدار خفی و طبی میر [بہادر] علی وے جوانے است از خاندان نجابت و دودمان شرافت محلی بحلیہ علم و حیا  
محلی از ولس کذب و افترا و فادار بیکرو ہوشت یار پاکیزہ [خو] والاخرو نیک سیرۃ [عالی] منش خوش طینت یار ہاش  
کشادہ پیشانی و راستہ معاش شاد و زندگانی سیر مشق پسندیدہ اخلاق شاکر در شید حکیم [ثناء اللہ خان قرآن] بر قاسم  
ہیچمدان سراپا نقصان خیلے مہربان [و یا اہل نفاق و کینہ تو زان نہایت متنفر و سرگردان] مختصر کلام بیت و  
ہشت شعر از کلام [آں خوبی آغاز و فرخندہ] فرجام در اینجا ثبت افتادہ منہ سلمہ رہ ۛ

[آزاد] نہیں سلسلہ عشق سے عاشق وابستہ ہے زنجیر محبت میں سدا کا

نہیں کیا ترے کا جل نے سرمہ سا دل کو [سیاہ چشم بنا] ہم نے قوتیا [باندھا]



اگر حنا ترے ہاتھوں سے خوں بہا دل کا تو نوٹکا دست بنگاریں سے خوں بہا دل کا

ہم کو مرض ہے عشق کا دیکھیں خدا کرتا ہے کیا اس [درد کی] کم ہے دوا دیکھیں خدا کرتا ہے کیا

خال [مرغ جبکہ پسینے] میں [متہارا] ڈوبا مرغیں دھوم پڑی جگ میں کہ تارا ڈوبا  
سحر الفت کی [لگی] نقاہ نہ کچھ دل کے ہات غرق ہوتے مگر اتنا ہی پکارا ڈوبا

خال لب کا غنچہ لب اپنے متا شادیکھنا برگ گل پر آن کر بیٹھا ہے بھورا دیکھنا

[دل کے ٹکڑوں] کو سوسے زلف سیہ فام نہ بھیج قافلہ اہل حرم کا ہے اسے شام نہ بھیج

یوں نمایاں ہے مژدہ دیدہ پر آب کے گرد جیسے [سبزہ کہیں روئیدہ] ہوتا لاب کے گرد

گرین جو چند آنسو یاد مہرویاں ہیں جیہوں پر حساب آسا نظر آویں ستارے پھر تو گردوں پر

کاش ہو جائے ہمارا شب فرقت میں وصال دن جدائی کا الہی نہ دکھانا ہمسکو

لڑیں ہیں ابرو سے پہوستہ جنگ تو دیکھو پھکیت دونوں ہیں انکی ایک انگ تو دیکھو

صبح جب [باغ میں وہ رشک قمر پھرتا ہے آفتابی] لیے خورشید سحر [پھرتا ہے]

[سحر کو پک کر لگا من ہی من مارنے] شب کو جو دیکھی تیری زلف [سیہ] مارنے  
کچھ تو بہاں [بھید ہے محرم چسپیدہ میں] ہاتھ جو اپنے ملے محرم اسرار نے

ہمارے ابر [مثرہ] کی [مر] دم جو دیکھے [ایک پل یہ] در فشان  
تو آب گوہر ہو غرق نخلت [اور ابر] نیساں ہو پانی پانی

درق ۲۸۰

گرتیرے ابر کی تیغ اصقہا نی دیکھتے [جنگبیا] ہرگز نہ پھر شمشیر جا [نی دیکھتے]

گوہر شب چراغ ہے قطرہ عرق کا زلف میں قطرہ عرق کا زلف میں گوہر شب چراغ [خ] ہے

ترے مکھڑے پہ خال رخ [بدیش] صورتہ جھمکتا سحر کے وقت جیسے صبح کا تارا [چمکتا] ہے

یہ شیرازی کبوتر چشم کا کل پر نکالے ہے ہمارا اشک گلگوں [تک طرف تر] نکالے ہے  
چمن میں اسقدر ایک بہار جوش سودا ہے [رگ گل] کیلئے خاچنوں نشتر نکالے ہے

متصل رہنے نہیں دیتا جو ہمایہ مجھے کس پری پیکر کا یارب ہو گیا [سایہ] مجھے

چین دیتی ہی نہیں گردش افلاک مجھے مقام تو بہر خدا یا شہ لولاک مجھے

ہو خبر دل کو نہ اوس کے آہ یوہیں چاہیے بس [ثم] اے نالہ جانکاہ یوہیں چاہیے

نہیں ہے [عکس خط سے] آئینہ بتان خاموشی برنگ طوطی تصویر ہے حیران خاموشی  
اگر جو ضبط گریہ سے میسر [چپکے] رونا ہو [تنور دل میں اپنے بھر رکھوں طوفان خاموشی]

لے بایں ۱.۱ لے تو ۱.۱ لے ہو خبر اوس کو نہ دل کی الخ ۱.۱

## قطعہ

لکھیو نہ شعر حضرت قاسم بغیر تو  
سجھے گا کون یہاں تیرے [شعار چیدہ کو  
شاہین فکر تیری محبت بہو] ت ہے دور  
یاندے دے، تو تو [طا] ٹر مضمون پریدہ کو

## محب

تخلص [شیخ ولی اللہ] مرحوم است وے مرزے بود ہندوستان زاز اولاد امجاو حضرت شاہ افضل خدا  
منا قدس سرہ واند شاگردان سر [امد] شعراے فصاحت اما مرزا محمد رفیع ستودار روح و روحہ بسیار سیر مشق دیوانے  
مجاو انواع سخن از وے یادگار زمانہ است از چندے در سرکار دولت مدار مرشد زاوہ فتوۃ پشروہ مرزا [سلیمان شکوہ]  
بہادر بصیغہ شاعری ملازم بود اشعار جناب ایشان را اصلاح می فرمود بہر کیف این یک سہ و یک شاعران آل  
مغفور است سہ

ہے زردی رنگ رخ عشاق سے ظاہر  
[بے زرا نہ ہے عشق کبھی سیمبریں کا]

[خود آرائی سے] ہٹو [ہے] دشمن بچن بھی اپنا  
بھلا دیکھو تو دشمن کس قدر بہت سنگ شیشہ کا

شب چہاں رقص وہ زہرہ نہیں تھا ہم نہ تھے  
ہے بجا شکوہ اس اپنے طالع [ناسان] کا

کافی شب فراق تو آنکھوں میں تا بہ صبح  
[ب آ] پہنچ کہ [روز ہے] پیار سے وصال [کا]

شکست دل کی ہوتی ہے درستی بات کہتے میں  
اثر اوس سنگدل کی ہے زبا نہیں موسیقی کا

شہ خوبان نے پروانا لکھا جوں شمع عاشق کو  
جلانے کا جگر کے سرکھٹے کا رولانے کا

مری دیوانگی کو دیکھ یار! پس میں کہتے ہیں کہ جانے دو میاں کیا لطف سودائی سے ملے گا

مارا تمام لشکر عشاق زلف نے اپنا نشان کھول سر جنگ سانپ کا

[دل تو پہلے لے چکے اب کیا ہے مطلب آپکا بے تکلف وہ بھی کہہ دیجئے کہ ہے سب آپکا

[مستوں کو غسل دے سے ہے راحت کہ بد رنگ ایذا نہ دیوے درد سراون کو] خسار کا

میں [مخفق ہوں اپنے اس عشق کی کشش کا پھیر مزاج آخر اوس [میرزا] منش کا

صحرا میں خار باغ میں گل گل میں بوہوا جس رنگ میں نمود ہوا یار تو ہوا  
اوس بریم میں کسی کو ملا غم کسی کو عشق ساغر کو خندہ گریہ نصیب سب ہوا

کچھ بات تو بناؤں گو تنگ حوصلہ ہوں [گر بچو مجھ پر] میں چھوڑے فکر دہان تیرا

غیر حرب علی نہیں اس میں اے محبت واہ واہ دل میرا

تو اور تری چاہ پوچھتا کیا صدقے ترے واہ پوچھتا کیا

صورۃ گلستا ہر نقش قدم پر ہے ہزار ہے خرام ناز میں اوس گل کے گلشن [زیر پا

دل مومن خدا کا گھر ہے یہاں عشق بتاں پایا غلط ہے یہ کسی کے گھر میں کوئی گھر نہیں کرتا

عبث مانع ہوئے رونے کے تم اے ناصحو اسدم عجب حالت ہیں تھائیں دل سے میرے غم نکلتا تھا

دلربا اور کہیں ہے تجھا اے مری جان نہیں ہے تجھا

وہ شعلہ خوب دریا کرے جو بادہ کشتی ہو عکس ادس کے سے ماہی کباب درتہ آب

عاشق مت کی پیدا ہو اگر خاک سے تاک صاف ہر دانہ انگور میں [اکسیر] ہو آب

جو کچھ کھونہ کہا تھا سدھارے کہہ کے آپ نشے میں [آج] عجب بانگپن سے بیکے آپ

تو بے دید ہے ایک او بے مروت ترے چشم کافر ہیں دو بے مروت

کر سیر ملک حدیقہ دل کی کسی کے شیخ پھر کہہ جو سبز ہووے تو باغ جنناں کی بات

وہ بھی دن پھر دکھائے گا اللہ رات کو سوئے تو گلے سے لپٹ

اے گل خنداں ثبات عمر ہے شبنم سے [کم] یہاں [بہار رنگ پر ہستا ہستا نا ہے عبث

کہیں پروں کو منتشر نہ کریں بھوم بھوم اوں پری کے جھوکے آج

ہم نعل لبوں کو ترے جھوٹا نہ کہینگے تو کہہ کہ نہ لایا کھویک حرف بلب سچ

صبح طرب کو شام غم اے مہروش نہ کر مکھڑے پر اپنے کھول نہ کاکل علی الصباح

دوش ہوا پہ روح شہیدان عشق ہے یارنگ سے حلقے ہے اوسکا ترنگت سرخ

پھر جاے رخ صفوں کی صفوں کا کماں کی طرح سیدھا کرے جدہر کو مرا تیرا آہ رخ

کب [بنا سودا] صبا اوس کی شمیم زلف کا تو خیریدا چاہتی ہے مشک یا عنبر کے نرغ

کیا ہے جئے دنیا چھوڑ سطح خاک پر بستر بچھا اوس کا میجا سے پرے افلاک پر بستر  
قرار اس باغ میں جوں شبنم و گل کس کو ہے کیجا کبھو ہے بیچ بچو لو کی کبھو خاشاک پر بستر

بھسانہ محبت زیر فلک کو ٹی ہے تیرا پیارے نہیں تجسا بھی دلارام زمیں [پر]

[سحاب] برق ہیں یا شیشہ و ساغر میں کیا ہم تم کہ ہم جوق رو میں تم ہو اوسوقت قہ قہ کر  
زمیں میں گر گئے دیکھ اوس قدر غنا کو خجالت سے لب جو پر اکڑتے تھے کھڑے [کیا سرو] لہ لہ کر

آب اشک دیں گو ہر مژہ چشم کو لیکن یہ نخل نہ لاویں [گے سحر] نخت جگر بار

تو نے کیا [ہے] ایک مدۃ سے ہم کو یہ انعام مقدر لیوے نام ہمارا پیچھے پہلے دے دشنام مقدر

ہر غنچہ ہے گلانی ہر گل ہے ساغر نے میخانہ ہو رہا ہے گلزار تیری خاطر

دل و زنگہ یاد کی ہوتے ہی مقابل برجی کی انی سی مڑے سینے میں گئی گڑ

پار کر دینے کی خاطر کشتی امید کو آہ سی باد مراد اور اشک سا دیر یا ہے بس

میں ہوں اور دلبر ہوا اور ہوں راس چپ یہ دونیم جام [دستا] چپ کے پاس اور شیشہ دست راس

یہ آتش باغ میں ہم نے لگی دیکھی تھی کل تجھ بن [نسیم آتش چمن آتش گل] آتش گل کی بوا آتش

دن وصل کے وعدے کا کبھو یاد نہ رکھنا [کیوں اسے بت پیاں شکن] اقرار فراموش

نگاہ شوخ ہے غارتگر ہوش ہجوم خواب ہے صبح بنگلوش

محب کیوں طائر دل کو اسیر عشق کرستے ہو کہ وہاں ہے دانہ آتش دامن آتش اور نفس آتش

فاصلہ تجھے قسم ہے خط اس کو نیلے کے بعد نختوری بہت زبانی بھی اس کے نہ بھول عرض

وہ سچیں کہاں وہ دھجیں کبیر وہ اکڑ کجا وہ پھین غلط ترے قد سے دعویٰ ہر سری جو کہ ہے سر چمن غلط

دین و دل سب اوت لیت ہیں کہاں کا اختلاط ہے خدا کا قہر ان کافر بتاں کا اختلاط

تم نے تو کیا اوٹھات ہماری وفات حقا پائے ہمیں نے [خوب] تمہاری بھاتے حقا

تری وضع بیگانگی نے نہ چاہا رکھے آشنا آشنا سے توقع

نہم ہیں پتنگ کے وہ بھٹاپ بھڑے ہے آگ خلقت کو ہے نگوں کہ ہوا خندہ زن چراغ

اوسے بندہ پرور اتنا لازم ہے کیا تکلف  
اوشیے غریب خانے چلیے بلا تکلف

دیر و حرم ہے دل میں یہاں شیخ و برہمن [اسے] محبت  
بھٹکیں ہیں رستا چھوڑ کر ایک اس طرف [ایک اس طرف]

مرفن سے عاشقوں کے وہ گلگوں سوار حریف  
[قدر سے] غناں کشیدہ نہ گذرا ہزار حریف

دل اسیکو دیکھیں انعام سے نہیں واقف  
چہ جاے بوسہ کہ دشنام سے نہیں واقف

اوسکے آگے بات موندہ سے کاڑھنی نشوار ہے  
بل بے تیرا بلکین اللہ سے تیرا طمراق

[عاشق] تیری آنکھوں کے [چمن] نزار جہاں سے  
تسکین کے لئے ہیں گل بادام کے مشتاق

لرزاں ہے مرے نالے سے جان و جگر برق  
جھلتے ہیں مری آہ کے شعلے سے پر برق

بہم اوس بت کافر کی پرستش میں ہیں اے شیخ  
آنکھوں سے جسے پوچھیں ہیں مروان خدا تک

مائل کب استخوان [سے ہو] جزو سے عاشقاں  
ہے یہ خورش پسند ہمارے شکستہ رنگ

میشتر ابرو ہوا میں خوشنما ہے رنگ گل  
اوس گل عارض کو جوں خورشید تاباں دیکھ [کر]  
شبم بے تاب ہو کر اوڑھ چلا ہے رنگ گل  
نہیں جام بلوریں میں [بھرا] ہے نگ گل  
یوں توک ہر مژدہ پہ نمایاں ہے لخت دل  
جس طرح شاخ گل سے رہی ہو کلی نکل



ایرو باراں کو نہ لوں دیدہ نمناک کے مول  
صد چہن گل نہ خمیدوں دل صد چاک کے مول  
پھونکدے رشک سے گواؤ کو فلک پر نہ بکے  
بر [ق] زخندہ تیرے غمزہ چالاک کے مول

خنداں لب او سکے رو سے قلع اور قلع سے ہم  
بو سے کے [مت] بو سے قلع اور قلع سے ہم

مزرع امید دل کب سبز ہووے ابر سے  
اشک [کی] بارش سے یہ چشم کیم رکھتے ہیں ہم

ہم ہیں کہ کہاں ہیں جو ہم میں تمہیں نہیں  
سب [میں] تمہیں تہیں ہو نہیں سوس نہیں

آراستہ آنکھوں کے گھرنیری ہی خاطر ہیں  
چھڑکاؤ ہے پتکھا ہے چلن ہے کٹھڑے میں

خار ہے گلشن میں اوس گل بن ہمیں گل چشم ہیں  
جسکے وقت میں جو دیکھیں گل پٹے گل چشم [میں]

ہم سے کیا ہوا ہے پست و بلند راہ عشق  
آہ آں طرف فلک اور اشک [آنسو] آئیں

بہت نقیص کبک کی رفتار کی دھویں سواب نیری  
[ان] [چیلیوں] [کی] چالوں کے [ہ] سب پاؤں تلے لیاں

ساقی کو لے بغل میں ہم تو بہ توڑتے ہیں  
زاہد کے سر [سے شیشہ] تقوی کا پھوڑتے ہیں

جنوں کے پڑا ہاتھ کار گریباں  
پھٹا اوڑ [گیا] تار تار گریباں

دروا اس بیدار کے آگے کہا جاتا نہیں  
بن کہے بھی سخت مشکل ہے رہا جاتا نہیں

میں ہی تم سب کا بنا تیر ملا مت کا نشان اوس بت سرکش کو یار کوئی سمجھاتا نہیں

ہماری چاہ صاحب جانتے ہیں کہوں کیا آہ صاحب جانتے ہیں

اوس صندلی قبائے کیا نقش پاسے آج تودہ عبیر کا مری خاک مزار کو

اور تو کیا کہیں ایک آن جو ہم تک آؤ [نذر جی] کرتے ہیں سو جان جو ہم تک آؤ

محبت سے طریق دوستی سے چاہ سے مانگو مرا صاحب کسی سے دل جو مانگو راہ سے مانگو

عکس اپنے سے زمین پر آفتاب روز حشر کر دکھایا اوس کے رنگ آتشی نے [آئینہ]

سائل بوسہ اگر ہوں تجھے تو غصہ نہ کر جان من درویش را چیزے کو چیزے بدہ

تو دل گلے سے غیر کے ہم بھی ترے حضور کاٹیں گے اپنا آج کلا کیسا مضائقہ

بے نشان زخم سے اوس تیز نگہ کے دل میں درد رہتا ہے نہ پریاں نہ سری رہتی ہے

کیوں محبت افسوس ہم میں اوس میں کیا تھا اختلاط ذکر مدت کا نہیں یہ حال کا مذکور ہے

یہاں غرض گل سے [نہ بلبل سے] ہمیں نے لبرے سینہ صد چاک و دل نالان و چشم زار ہے

[بڑھ] کچھ تو ایک بوسے پہ اے یار اور بھی ہیں جنس دل کے ورنہ خیر یار اور بھی

بتان سنگدل بے رحم ہیں سخت      ملومت [انسے] اے بندو خدا کے

تیرے جو بھی ستم رہیں گے      تو کا ہیکو جیتے ہم [رہیں] گے

دیکھوں میں نظر بھر تجھے ایک آن تو دم لے      یہ اشک مڑعہ دیدہ خون بار سے [تھم لے]

در پراوس گل کے محب [تم] سے ہزار      پھرتے ہیں دل بیچنے والے پڑے

[کچلی ڈالے] ہوئے ہر ایک کا [لا] ناگ ہے      تیل میں دیکھتے جو تیرے موئے سر بھینگے ہوئے

[رہتے ہیں بے اشک] یوں آنکھوں کے گھر سوکھے ہوئے      سیپ یوں خالی پڑے ہوں بے گھر سوکھے ہوئے

کس کی ہسی کی دھوم یہ آئی چلی چلی      گل گل شگفتہ ہے جو چمن کی کلی کلی  
بُھ [صید] ناتواں پہ نہ صیاد ہاتھ ڈال      دسب جا میں گے یہ شیت پرانگشت کے نئے

وام گل مانگے ہے رنگ بوحسبا کی معرفت      گلشن ہستی میں اوس کے چہرہ کا فاسم سے

گل انداموں سے ملکر [آپ کو] رسوا کیا ہم نے      بہت چمکے ہزار افسوس ہے یہ کیا کیا ہم نے

## محنت

تخلص مرزا حسین بیگ است وسے مغل زائے است از سکنہ مغل پور حضرت دہلی اما از مغربین: [یا] ار مشرق  
افتادہ بہ بلدہ لکھنؤ رحل اقامت انگندہ ہما سجا نشو و نما یافتہ بہ سپا نگری ایام بسری برد [نسبت تلند] بہ میاں قلندر بخش چراغ  
وارد اس ہفت شعر از وسے است ۵

آمد نہ فصل گل کی نسیم سحر سنا  
مرجاؤ نگاہیں میں نہ ایسی خبر سنا

ناصح یہ نصیحت نہ سنا میں نہیں سنتا  
احوال مرادھیان سے سنتا تھا ولیکن  
اوس بت نے جو غیروں پہ کیا لطف تو یارو  
محبت کو ہے یہ ضعیف کہ کچھ اپنی حقیقت  
بابک کے میرا مغز نہ کھایا [نہیں] سنتا  
کچھ بات جو سمجھا تو کہا میں نہیں سنتا  
[مجھے نہ کہو] بہر خدا میں نہیں سنتا  
کہتا ہے وہ مجھے تو ذرا میں نہیں سنتا

[ہو] رحم نہ کچھ اوس [بت] خوشخوار کے دل میں  
جب تک کہ اوٹھے درد نہ دو چار کے دل میں

کل شہ وصل میں کیا جسد بچائیں گھڑیاں  
اے در بے بہار! بے در سداک انتظام دادہ  
آج [کیا مر گئے] گھڑیاں بچانے والے  
میاں غلام مہدانی مصطفیٰ منتظم می سازند واللہ اعلم بحقیقت

[۱] بحال

محمود

تخلص مردے [است] حافظ قرآن مسمی بہ محمود خان کہ اسم سامی خود [راہ تمامہ] جائے [تخلص جا]  
میدہ دے سے از افغانہ سہرند و مرد ہو شمنہ خوش [اختلاط نیک ارتباط است پدر والا قدیش بہ وقائع نگاری محالست  
آں نواح از قبل حکام دار الحکومت کابل عز امتیاز داشت گاہ گاہ فکر شعر میکند اشعار متفرقہ دارد نہ بیت اڑاں ایں  
اسقرمی نگار دے

ورق ۲۸۴

ایں شبابست و صورتہ بایں وجاہت و جن  
نہ لیجے نام [کچھ میوہ] سے کابل کا  
کوئی جہاں میں تو ایسا جوان ہو پیدا  
جہاں آباد میں گر خشک نان ہو پیدا

اوست یہ لخت جگہ جا کے دیکھو قاصد  
جو پوچھے خط ہے کہاں آہ کیجیو قاصد

برق چشمک زن ہوا پیاں شکن جوش بہار  
دیکھ گل تیکے کو تیرے رشک سے اے مہ جبین  
چشم خون آلود کی دولت [سے اسے محمود] خاں  
مژدہ اسے ساقی ہوا پھر نکت خوش بختاں سفید  
آسماں پر ہو گیا شب یہ مہ تاباں سفید  
ایک دن بہنے نہ دیکھا جیب اور داماں سفید

نسیم چاہیے مرغ چمن کو کیا زنجیر  
پکار جاگے نہ در پر تو اس کے اے محمود  
کہ رشتہ رگ گل سے اسے پیازنجیر  
میاں گھر سے نہ نکلے ہاکھڑا زنجیر

عجب انداز سے کل شیخ جیو جاتے تھے مجلس [کو]  
[کہ] تھی ہر گام ہم پر دانہ تسبیح کی کھڑکھڑ

## محسن

مخلص محمد محسن مرحوم است و سے از اقربائے قریبہ سخن [سخن بدیہہ گو سر لاج الدین] علی خاں آرزو بود با شاعر  
بے نظیر محمد تقی میر سیم سر رشتہ یگانگت داشت بقدر حال از علوم [عربیہ بہرہ] اندوز و بر مطالعہ کتب متداولہ فارسی  
فیروز و بسیار سلیم [الطبع و] نیک خود نہایت [شیر] زبان و پاکیزہ گو بود و بعد رحلت خان مرحوم بر متذکراتش قابض  
گشتہ [حب دلخوا] ہ تصرف می نمود اگرچہ بیشتر شعر فارسی گفتہ اما دیوان ریختہ ہم از و سے سر انجام [یافتہ] لیکن میر [در  
زما] ن و [مضی اوان] اندر اس پذیرفتہ کمیاب بلکہ نایاب گشتہ چار شعر کہ زبانی پیران [قدیم] سبع رسیدہ بر رشتہ  
تثری کشیدہ اور است عفی اللہ عنہ سے

جدن تری گلی سے میں عزم سفر کیا  
ہر یک قدم پہ راہ میں پتھر جگر کیا

حرف تیرے عقیق لب کا شوخ  
زندہ کرتا ہے نام عیسے کا

مرا رنگ رو اس قدر زرو ہے  
اگر شیخ و وزخ میں گرمی ہے زور  
کہ یہاں زعفران زار بھی گرد ہے  
میرے پاس بھی ایک دم سرد ہے

## مخزول

تخلص عالم شاہ مرحوم است وے از بزرگ زاد ہائے قصبہ امروہہ [بود و ولس] نواح اشعار نو مشتاق را  
اصلاح می فرمود و علم استاد می می افراخت و کوس شاعری می نواخت این دو شعر اور است ہ  
بے محابا چاک کرتا ہے گریباں کے تئیں کس کے آنے سے چین میں [گل] کو سودا ہو گیا

اہل دنیا تو نہیں دیتے ہیں مڑوں غم کی داد کو کہن کو خواب شیریں سے جگاؤں تو سہی

## مختر

تخلص دو کس میداتم امانشنن یکے ازاں ہر دو پہ تکلمہ [انسب می پندارم] و دیگرے مزا علی تقی مرحوم است  
اصلش از خط کشمیر جنت نظیر بود و قولہ شش در بلکہ لکھنؤ و نمود [پہر دوزبان] مشق سخن آرائی می در زید یک چند وارد  
حضرت دہلی شدہ اشعار خود از نظر فیض [اثر] مضمار سخن سازی را یکہ تازم و خواجہ میر درد علیہ الرحمۃ میگذرانید گوشتد  
کے راکشتہ بقصاص رسید و مجاور رحمت ایزدی گردید این دو بیت اور است ہ

گفتگو [از دوزبان] کی کوئی ہم سے سیکھ جائے کیا ہوا دہلی میں مختر اپنی پیدائش نہیں ل

[جا]ں منتظر ہے آنکھوں میں وقت رحیل ہے جلدی پہنچ کہ تیرے ہی [ا] نے کی ٹھیل ہے

## مخترم

تخلص نحو [اجہ مخترم] علیخان عظیم آبادی است وے از عمد ہائے آل نواح و مردے باصلاح و فلاح بودہ  
[شا] گردی شاہ گھیشا عشق نمودہ این ہشت بیت از او است ہ

بودل سے گرے اہل دلوں کے وہ [کہ ہر کا دنیا کا نہ دیں کا نہ اید ہر کا نہ اودھر کا  
سویا گرہوں پر آمیری [جان پہنچے] تو بھی نہ دیکھے کو وہ بد گماں پہنچے  
پیغام اب جنوں کے آنے لگے ہیں مجھ تک شائد بہار کے دن نزدیک آ [ن پہنچے]

اے محترم اتنی اشکباری کھل جائے ہے ابر بھی برس کر  
رونا ہے تیرا یہ کیا کہ جسے بدنام ہوا میں ایتوبس کر

شفعائے مرے کہاؤں سے محترم [کو] کہہ تو یہاں لاویں  
لگے کہنے یہ شرط کر لو تم ہم جو مجلس میں اپنی ہواویں  
رونہ دیوے کہ جسکے رونے [سے] [ساری مجلس کے چہچہا جویں]

## مخلص

ورق ۲۸۵

مخلص و کس می شناسم

اول راسے اندرام دہاوی سے از فارسی گویان قدیم المثنیٰ و از شاگردان سخن طراز بنی مشتعل مرزا  
عبد القادر پیدل بود و در آخر ہا بہ سخن سنج بدیہہ گو سران الدین علیخان ان آرزو تو سل جستہ مدتہ مشتعل دیوانی  
[سران کار دولت مدار نواب ظفران مآب اعتماد الدولہ قمر الدین خان بہادر اشتغال نمودہ و برستہ از دہر بصینہ  
وکالت نواب سنئے] [لقاب] ذکر یا خان المعروف بہ خان بہادر عفی اللہ عنہ [بسر فرمودہ بسیار جیم و نیچے عنیم  
الخلافتہ مخلوق گشتہ بود و تذکر ہا سے فارسی گویاں احوال بشرح و بسط مندرج است من اراد الاطلاع فلیرج  
مخلص سخن نگاہے بنا بر تفنن طبع شعر بختہ ہم از و سے بصفہ زمانہ نقش افتادہ منجملہ آں دوشتر کہ بایں اذکر رسیدہ  
برشتہ تخریر کشیدہ اور است سہ

مخلص ۱۱

آتا ہے ہر سحر اوٹھ تیری برابر ہی کو کیا دن لگے ہیں دیکھو خورشید خاوری کو  
بعضے مصرعہ اول را بدیں [طو] را میخوانند ع ہر بیت آوتا ہے تیری برابر ہی کو  
و اغلب کہ بہ ہمیں طور نواد [یاد دیز] ابان آں وقت مناسب می نمائے سہ

آنے کی دھوم کس کے گلشن میں یہ پڑی ہے ہاتھ ار [گئے] کا پیالہ نرگس پیہ کھڑی ہے

دوم مخلص علیخان مرشد آبادی سے از عمدہ زاد ہائے [آں دیار] و بسیار صاحب اقتدار بود از ہر کس  
نمودہ و مردہ پیش می آمد و مرد می می نمودہ دستے است کہ بار القرار رحلت گزیدہ بر حمت حق وار رسیدہ این مطلع [از و]

مخلص ۱۲

است غنی اللہ عنہ سہ

[بھوت] اپنوپہ تو کرتا [ہے] جفا کہتے ہیں بے وفالوگ تجھے دیکھ یہ کیسا کہتے ہیں

## [مختار]

[تخلص] غلام نبی خاں [استاد] زادہ قوایب وزیر الممالک عماد الممالک غازی الدین خان بہادر  
است عفی اللہ عنہ کہ در ابتدا کلام تخلص میگرد و شعر فارسی پیشتر می گفت گا ہے اشعار ریختہ ہم از طبعش ریختہ  
این مطلع منجملہ انہا است ۵

میں اپنے دلکے صدقے اور اپنی چاہ کے صدقے ملا یا جئے تجا یار اوس اللہ کے صدقے

## مرید

تخلص مرید حسین خاں مہین پور انعام اللہ خاں یقین است علیہا الرحمة والغفران [و] سے سپاہی  
وضع نیک طبع خوش نہاد [درویش] بنیاد یو د اشعار متفرقہ دارد این دو بیت از ان آں مرحوم است ۵  
کیا ہی ہاتھوں میں تھے سچتی ہے شمشیر و سپر کیا اکڑنا تجھ کو اسے رونا جواں دیتا ہے ذیب

درد اور غم میں مبتلا ہیں ہم  
کس طرح غرق ہو سقینہ درد  
درد مندوں کے مقتدا ہیں ہم  
کشتی غم کے ناخدا ہیں ہم  
آئینہ رو سے اب جدا ہیں ہم  
مثل سیلاب کیوں نہ دل تڑپھے

شادیہ نیغ تیری [سیاہ] میں بچھی ہے کشتہ تری نگہ کا مضطر ہے اب کفن میں

تھا وعدہ سر شام کا پھر اب ہے سحر کا  
ڈرتا ہوں کہیں صبح کی پھر شام نہ ہووے

وفا کا حق ادا کر نیکو ہم در مان سے گذرے  
[گذرا] ظلم سے ظالم ہم اپنی جان سے گزیرے

لے کذا اپنوں



و[آقف] اگر نہیں تو نہ ہو ہم سے ہمسفر ایک مدت اس قفس میں ہیں ہم بھی رہا کیے

رباعی  
میں غور کیا جو چشم دل سے ہر سو جتنے کہ یہ گل نکلے ہیں گل سے ہر سو  
گلشن میں جہاں کے [ویکھتی اپنی] آئے جو عدم سے ہیں گل [سے] ہر سو

## مرہون

تخلص مرزا علی رضا مشہدی الاصل جہاں آبادی المولود [شاگر] و رشید میر نظام الدین ممنون است سختش  
یہ سخن استادش می ماند [ہفت] شعر از ان [این] احقری [نگار] دے  
ہر آرزو سے دلگیر ماں نے خوں کیا ہے گردن پر یاس کی بے خون اپنی آرزو [کا]

[عرق] اس لطف سے ہے زیر زلف اس شے تاباں پر  
[خراپا] ہو گیا آئینہ ساں جو محو حیرانی  
شب ہبتاب [میں] جلوہ [ہ] ہو جو [عقد ثریا] کا  
دل مرہون ہوا ہے تنجو کس کے روئے دنییا کا

پڑا [ہے شوجیب سے] دلیں اوس کان ملاحت کا  
نہیں ہے ملتقت مدت سے یہاں وہ [شہنشاہ] مژگان  
یہاں گو حوصلہ طاقت کا [بر] گ کاہ سے کم ہے  
شہید لطف قاتل ہوں کہ بعد از قتل کل بلیس نے  
یہاں ہر زخم سے ہے ہماں نمکدان قیامت کا  
لب ہر زخم دل سے نکل پکاتا ہے شکست کا  
وسلے روکش سدا رہتا ہوں میں صد کوہ محنت کا  
کیا جرم لب افسوس انگشت ندامت کا

## مرزا

تخلص سہ کس میدا تم  
اول مرزا صادق غیاثاں مرحوم عرف مرزا [م] و اللہ سے مردے بود از شاہ جہاں آباد صا ہبا اللہ عن الشر

لے گزاد ہر دو لسنہ

والفساد نہایت ظریف الطبع نیک نہاد مزاج دوست مسرۃ بنیاد و در موسیقی خیلے دست اعلیٰ داشت و نقشبند  
بدلیہ می نگاشت شاگرد رشید سرکردہ سرود سرایان [میاں نعمت] خان بے غایت خوش اختلاط و شیریں زبان نقشبانی  
مشہور عالم و مثالیش بر زبان اکثرے از بنی آدم با سراد شعرے فصاحت اما مرزا محمد رفیع سودا ربط مستحکم داشت و  
یار جانی و دوستدار روحانی و رانی انگاشت گویند کہ مرزا عجب بسیار و [بجہد] بے شمار استعدادے ترک شاعری از  
وے نموده و وے برائے خاطر داشت مرزا ترک این فن شریف فرمودہ ملخص کلام این [سم] بیت از زاد ہائے  
طبع رسالے آل مغفور است ۵

او سکی نحو سے نہیں واقف انہیں رونے سے کام  
کیا کیا چاہتے ہیں دیدہ گر [یاں] مجھے

ایک بات ہے پر کہ نہ کوئی مونہہ سے نکالے  
دل ہاتھ سے اشک آنکھ سے جی تن سے چلا جائے  
کہدوں تو ابھی سن کے کہے پھٹ بے رزلے  
اے وائے مصیبت کوئی کس کس کو سنبھالے

مرزا

دوہم مرزا محمد حیدر آبادی دے تورانی [لاصل] بود از دوسہ پشت بدیار [د] کن تو لن گزیدہ [سیاہگری  
ایام ہسری نمود] اظہار خلق جمیل خود بہر کس و نا کس میفرمود دو بیت از قصیدہ اش [کہ] در مدح [ناظم] آنجا گفتہ  
دین رسیدہ بر شتہ تحریر کشیدہ منہ عفی عنہ ۵

عجب ہے [تھپہ] اگر ہوں نہ جن و انس خدا  
سوار ہووے تو جب پانکی میں اے نواب  
کہ نام نامی ہے تیرا تو اعظم الامرا  
نگاہ رو بہ و اقبال بولے آگے آ

مرزا

سیدوہم حکیم فضل اللہ یانی پتی المعروف بہ مرزا نیناوی جو نے است ظریف الطبع کشادہ پیشانی مزاج دوست  
نیک زندگانی خلیق و یار باش خوش طبع و پاکیزہ معاش صاحب شعور و خردمند قابل محبت ارجمند نسبت خویشی بہ حکیم  
محمد حفیظ خاں سلمہ الرحمن کہ از احفاد اجداد برادر بزرگ سخن ساز حق مشتغل مرزا عبد القادر بیدل کہ مرزا عبد اللہ نام  
داشت ہستند داد و بہر دو زبان سخن از زبانش می تراود این ہفت بیت از گفتہ ہائے وے است سلمہ ربہ ۵

اس طرف یار کا گذار نہیں  
دل بے تاب کو قرار نہیں

سخت مشکل ہے ہجر میں جینا  
زندگی اپنے اختیار نہیں

خالی اوسے نہیں ہے کعبہ و دیو  
کوئسے سنگ میں شزار نہیں

## رباعی

جس جا پہ غرور دلربائی دیکھا  
وہاں مظہر کامل خدائی دیکھا  
عجائز میں جو ہوید بیضا سے دوچند  
دیکھا تو وہ بیچہ سنائی دیکھا

## دیگر

اسے چرخ تری ہزار [باز] ہی دیکھی  
ہر لحظہ ہی ہی ترکست ازی دیکھی  
آخ کو کرے تو دل غل کو [نا] صورت  
دیکھی تری یہ چارہ رمازی دیکھی

## مرثیہ

تخلص [شیخ] صفر علی خلف الصدق حکیم کبیر علی کبیر سنبھلی است و سے جو اس نے قابل و طالب علم عقلمند و  
صاحب علم ہوشیار محبت پیر اشاکر و سرمد شعر سے فصاحت امامزاد محمد رفیع سودا است قصہ [دلچسپ] در جواب ہر  
منیر مرصع مرحوم بر شہ نظم کشیدہ و [بقدر] استعدا [د] خود [یہ] تہذیب و آراستگی سے وارسید اکثر غزل ہائے طولانی  
موزوں فرمودہ [اکتساب] فن طبابت وغیرہ از بدروال قادر خود نموده اس نہ بیت از گفتہاے اوست سے  
غیروں پہ دیکھ دیکھ کرم او کس نگاہ نگا  
چس بر جبین سے نقش ہمارے مزار کا  
گو مثل گرد باد ہوں گردش نصیب میں  
پر سے دماغ عرش پہ اس خاکسار کا

ورق ۲۸۴

کیا صدف ہوں میں جو کھوں ہر گھڑی گوہر بدست  
اپنی صیادی پہ وہ صیاد کیا نازاں ہے واہ  
جو ہر شمشیر ہوں رہتا ہوں نت خنجر بدست  
اگیا ہے ایک جو مجسا طائر بے پر بدست

ہے حق کی ایک موج سراہ میں پر  
قطرے یہ عرق کے نہیں اوس چین چین پر

کیوں تو نے داکیا تھا بسند قباچن میں  
زگس کی آنکھ تجھ پر پڑتی ہے بے طرح ہی  
اور تہی پھرے ہے بلبل گل سے خفاچن میں  
مت وقت شام جانا بہر خدا چن میں

ق

مہر و پر تیرے گیسوے سیہ کے نیچے  
خال مشکیں مجھے اس طرح نظر آتا ہے  
جس طرح وقت سحر تو تم سرہا میں غزال  
شاخ سنبل کے تلے نہ سوپ کھر لکھتا ہے

## مزل

تخلص شاہ مزل مرحوم است دے از شعرے طبقہ دوم و درویش آزاد منش نیک روش بود شمرش [د] ویر  
اں وقت است و این سہ بیت از اں ال مغفور سے

آنکہ لاگی سو گیا سونا نہ تھا  
ہو گیا وہ کام جو ہونا نہ تھا  
میں تہ کہتا تھا مزل نہ ہے  
[نقد] ایساں [انگن] کھونا نہ تھا  
من ہرن میرا مزل رم کیا  
دشمنوں کے من کی چپتی ہو گئی

## مسافر

تخلص میر پا [سند] ہ مرحوم است دے عزیزے بود کہ در ایام [سا] لف [بمحضرات دہلی بعدگی ایام ہر  
نی برود در آخر بنا بر افراط و تفریط کہ در ہنگامہ افغانہ ابدالی دریں دیار جنت آثار و دوارخت سفر پرستہ بقصبہ  
بریلی رحل اقامتہ افگندہ ایام حیات مستعار سپری نمودہ از ہما نجا سفر آخرتہ گزیدہ مسافر جوار رحمت حق گردیدہ ایں  
دو بیت از اں ال مرحوم رحمت ایزدی است ہ

دار دنیا پہ لات بیٹھے ہیں  
دھوکے عجب سے ہات بیٹھے ہیں  
شش جہت سے پھر کے اب نہ کہو  
یار سے ہو دو چہار بیٹھے ہیں

## مسرة

تخلص دو کس میداظم  
اول بر خوردار کا مکاشفہ وزیر علی مد عمرہ دے نوجوانے است ارجمند بسیار سعادتمند صاحب جیائیک باوقا  
نہایت مودب بغایت مہذب شعر خود از نظر بر خوردار ستودہ اطوار میر عزت اللہ عشق طال عمرہ و زاد قدرہ میگذرائند  
مسرة دا

خدا تعالیٰ ہر دو را بحر طبعی رسانا دو بمر اوات دلی فائز گردانا دبیت و یک شعر از طبع زاوہا ہے آں نو نہال اقبال در  
ایجا ثبت افتادہ منہ مدغم سے

ہاتھ آجائے نصیبوں سے تو پھر آٹھ پہر رکھوں چھاتی سے میں اوس شوخ کی تصویر لگا  
زلف دلدار کا ہوتے ہی مسرے قیدی گھر کا د [ر] موند کے بیٹھا ہے وہ زنجیر لگا

خواہش گل ہے کسے کو ہے گلزار کی یاد ہم کو رہتی ہے سدا اپنے ہی دلدار کی یاد

کیا گرم وہ بولا مجھے کل [تیسرا لگا کر] یہ سرد ہوا کیا کروں شمشیر لگا کر  
کر یاد بہت میں دل دگبیر کو رویا [کل] غنچے کو [لے] چھاتی سے تاویر لگا کر

آفریں کی مسرے رکھتا نہیں میں طاقت بے درد [کو] سناؤں [غم] کی [کتاب کیونکر]

تار تار اس دل بے جاں کو کرے ہے ہر دم تیری اسے [یار یہ] اس طرہ دستار کی [روز]

خون دل اس طرف پیتے آہ ہم ہر آن ہیں اوس طرف بیٹھے چہلتے وہ خوشی سے [پان ہیں]  
موجود یادوں کا تیرے سادہ رویہ حال ہے مونہہ سے کچھ کہتے نہیں جوں آئینہ حیران ہیں

جان [کا خطرہ نہیں] ہم کو مگر یہ سوچ ہے تجھے اونٹن خوار عالم دیکھے کیسی بنے  
زندگی سے عشق میں [پہلے] ہی دھنچکے ہیں لگتے کس لیے پھر یہ کہیں ہم دیکھے کیسی بنے

انگٹوں ہی کو رونے سے فقط کام نہیں ہے دل کو بھی کو طرح سے آرام نہیں ہے

انگٹوں نے مشابہ ہے تری اسلیئے ہم [لے] منظور نظر نرس ہمار بہت کی  
اب تاب تل کی نہیں جاتے ہیں ناچار خاطر سے تیری خاطر اغیار بہت کی

جسم بھڑی لگے مری اس چشم زار کی  
پتھر آگئے یہ دیدہ تر راہ دیکھ دیکھ  
پھٹ جائے چھاتی دیکھ کے ابر بہار کی  
کیا پوچھتے ہو ہم سے شب انتظار کی

ہیں بھی انسان ہوں کچھ مونہہ سے نکل جاوینگا  
کوئی غمخوار جہاں میں نہیں ایسا دلے  
گالیاں ہر گھڑی مجھ کو نہ سنایا کیجے  
جسے دو چار گھڑی غم کو بھلایا کیجے  
اسے بہتر ہے یہ بیٹھ کر ایک کونے میں  
حضرت دل کو یہ افسانہ سنایا کیجے

وصال صندلی رنگ اب علاج اس درد مرگاہے  
عجب ہے قدرۂ حق دیکھنا جس بت کا مشکل تھا  
ہوا کب فائدہ ہم کو طبیعت خم کا ہو سے  
سو وہ تکیہ لگا کر رات بیٹھا میرے زانو سے

دوم کائنات زاوہ ایست نیکی التیام ... نام در شعر گوئی بس دلیر شاگرد محمد نصیر الدین نصیر اس چار بیت  
[اور اس بیت سے

تزار و صبر دل سے ہیں زواں اور آہ سینے سے  
ہوا ہے پاٹ دریا کا یہ میرا تختہ دامن  
کچے نے تھنرا و سکی پشت لب پر یوں مے دلے  
مر مر ناگ کی جانب یہ کہکازلف کیچھے ہے  
کدھر یہ قافلہ جاتا ہے یار و لہو خبر دیکھو  
عجب صورت سے طوفان خیز ہے [یہ] چشم تر دیکھو  
یہ چشمہ آب حیوان کا ہے اسکو آن کر دیکھو  
کدھر [اجائے] ہر راہ عشق تو ہے یہ ایدھر دیکھو

### مستند

تخلص یار علی بیگ عظیم آبادی است سے مراد اہل و صاحب [عقل] خوش اختلاط و مستحکم ارتباط و در  
شعر ہندوی شاگرد مرزا بھو بیگ قد [وی] است این مطلع اوست سے  
نزع تک وصل کی ہے یار امید ہے مثل [ایک دم ہزار امید

لے نام کی جگہ چھوٹی ہوئی ہے

# مسح

تخلص سے کس میدانم

اول مرزا مسیح اللہ بیگ مرحوم عرف مرزا حاجی و سے جو اپنے بود ہندوستان زرا سپاہی منش باوقا بسیار  
جبری و متہور نہایت شجاع و دلدار تھے نسخہ آدمیت از جناب فیض بابا ہادی سالکان میر فتح علیخان حسینی  
مذللہ می نمود و شعر خود ہم یا صلاح حضرت ایشان درست می فرمود از چندے بر حکمت حق در پیوستہ و از کشمکش  
این جہان و راستہ خداش بیامرز دایں سیزدہ شعر از و سے بہ تحریری رسد

برہم نہ کیچو کا کل دلدار دیکھنا	اسمیں نسیم ول ہے گرفتار دیکھنا
چوں سمت قبلہ قیلہ نما ہے یوں	میری نلکہ کو ابرو سے خمدار دیکھنا
یہ گھر کا باکین تو نہیں معتبر رقیب	میدان میں تو مجھے کبھی لکار دیکھنا
فریاد و آہ و نالہ نہ وہاں کیچو مسیح	تازک بہوت ہے خاطر دلدار دیکھنا

ایسے بد عہد بے وفا کو مسیح کوئی دیتا ہے دل قسم لے کر

ہجر میں یہاں تنگ خراب ہوئے	[مر گئے] جل گئے کیا ب ہوئے
دلیں مسکن تھا اوس پر یرو کا	ہم عیث در بد خراب ہوئے
خانہ آباد تیرے ظلموں سے	کتنے عالم کے گھر خراب ہوئے
کیا عدم میں مسیح تھا آرام	یہاں عیث ان کر خراب ہوئے

کیا کیا مزہ سے سیرچن کی ہے عند لیب	کیونکر نہ آوے یاد بھلا گلستاں مجھے
برگشتہ طالعی کا کروں کیا بیباں مسیح	آزار جاں ہوا ہے وہ آرا [م] جاں مجھے

ہمارے سامنے غیروں سے ملنا      ستم ہے ظلم ہے قہر و غضب ہے  
بتوں کے ظلم اور جور و جفا سے      مسیحا کو بھی دیکھا جاں بلب ہے

دوہم مسیح اللہ خان سلمہ [الرحمن] جو اسے است و ارستہ مزاج باسرو و ابہاج خوش زندگانی کثا وہ  
پیشانی شاعر فارسی احمد [مکیو بند] و بمیدان ریختہ کوئی نیز رخس بہت می پوئدایں ہزوہ بیت ازوے است سے  
لگتے ہی ہو گیا جسگر کے پار      تیر مرنگاں نے زور کام کیا

(۱۲) مسیح

ترک آرام و [خواب و] صبر و قرار      عشق میں تیرے ہمنے کیا نہ کیا  
ہماری چشم دریا یار نے ایک آن میں [یار و]      دوبارہ پھر دکھائی خلق کو طوفان کی صورت

اٹھا وے یار حال دل کو میرے وے کیا کاغذ      کہ سنتے ہی ہوا جانا ہے خود پشت ووتا کاغذ  
شزار آہ و دل اشک و سوز سببہ خون دل      سبھی حاضر تھے جدم بیوفا شجکو لکھا کاغذ

واسے اوس مردہ جان عاشق پر      [جو] کہ دلدار بن گیا افوس

آئی بہار کہہ تو کروں کیا میں ناصحا      ہر دم نسیم کہتی ہے مے نوش نوش نوش

ورق ۲۸۹

کیجئے تو کیجئے کسی کامل سے اختلاط      ہے ورنہ خوب اپنے ہی پیر سے اختلاط  
مست اوس کی یاد کا ہوں اسے مسیح سبے شعور      کس کا مینا کون ساتی مے کہاں کیدھر ایاغ  
آیا آہ وہ بت خود کام اب تلک      پایا نہ انتظار نے انجام اب تلک

آہ نے کچھ کیا نہ آہ اثر      سرکہ ہراریں آہ جا کر ہم  
خالی تھوڑا اوس کے سے کوئی مکان نہیں      وہ یار سب جگہ ہے بست و کہاں نہیں



چھان مارا سب جہاں کو پر نہ دیکھائیں کہیں در و غم کلفت کا دل اپنے سوا دوسرا آہ

کعبہ کی طرف کیا کریں جی اسے بت طناز  
یار آئے تو آویسے کشش دل سے و اگر نہ  
مشک غن و عنسیر سارا نہیں ورکار  
جب کہی بات اوسے جانے [کی]  
[حر] ام دل اپنے کا بندھا کو سے ہے تیری  
ناداں کوئی آتا وہ لگا پوسے ہے تیری  
ہر آن ہمیں نکھت جاں بوسے [ہے] تیری  
اور گئی روح اس دوانے کی  
سنے ہے کب وہ تیرا شور و دروے بلبل  
خرورجن بھرا ہے داغ میں گل کے

سیدوہم میاں برائی [ہمیشہ] زادہ نواب وجہ الدولہ وجہ الدین خان بہادر المتخلص بہ وجہ بہہ اصلش از خطہ جنت  
نظیر کشمیر است خودش در شاہ جہاں آباد بہشت بنیاد تولد یافتہ جوانے ستودہ خصائل پسندیدہ شامک نہایت مہذب  
و آراستہ بیار با ادب و پیراستہ واقع شدہ بہ تجارت ایاہم ہسری بردگاہ گاہ فکر شعر میکند این دو بیت از طبع زاد اسے آں  
اقبال مند محنت بلند است سہ

شائد کہ موے زلف کا شانہ عقا دست غیر بے ڈھب رہا تھا دل کو مرے پیچ و تاب رات

یہ آخر دل ہے انسان کا نہ ساعز ہے نہ شینا ہے کہاں پاؤں گے پھر کیوں خاک میں اسکو لاتے ہو

## مسکین

غیر از مسکین مرثیہ گو تخلص مرزا کلو بیگ است سلمہ ربہ و سہ جوانے است مغل زان شجاعت آما [خانہ جنگ]  
تہو آہنگ کہ در ایام سالف بہ سپاہگری روزگار ہسری کرد از چندے برہ نمونی ستادۃ ازلی و ہدایت عنایت لم یزلی  
بر سووار [دنیا] پشت پازدہ دست از ہواء و حرص باز کشیدہ بسیار مجردانہ و تنہایت قلندرانہ ایام تیات مستعار ہسری  
برد و نیلے مسکین نہاد و خیر بنیاد افتادہ گاہے فکر ریمتہ میکند اشعار متفرقہ دار و این سہ بیت اور است سہ  
اشک کہتے ہیں جیاسے دور ہو آئے ہیں ہم وار پر مڑنگاں کے چڑھ منعمور ہو آئے ہیں ہم

رباعی

دنیا میں اوی کو بادشاہی بھی ملے      عقیلی میں اوی کو [دوسیاہی] بھی ملے  
جو دلے کرے رجوع سے حسنین      شناسی بھی ملے و دلکشائی بھی ملے

## مشاق

تخلص و کس می شناسم

دور قی ۲۹۰

اول عبد اللہ خان رحمۃ اللہ المنان کہ از پیشکاه خلافت مخاطب بہ مشاق علی خان و در مسلک خواصان حقہ و  
پر نور مسلک بود و در زمرہ شاعرے پاسے تخت خاقانی سر [عزاد امتیاز باستان می سودنیا گانش از ایران زمین و  
مسقط الراسش خاک پاک این زمین بہشت آئین در [رمل و قرآنہ اندازی اندکے دست داشت و در نوشتن خط نسخ  
و نسخہ و ثلث و شفیعا علی قدر حال ہمت می گماشت سوداے خام مہوسی و در سری تخت و ازاں ہوس بہ تلاشت  
نباتات اکسیر بہ صحرا صحرادشت و جبل میرفت طرز گفتارش در و مندانہ بود و اشعار آبدارش عاشقانہ و رو آلودہ بہ آہنگ  
شعر میخواند و رانشار اشعار خوش ہمت بردش مشاعر فصاحت افزوز محمد میر سوزی ناز چند سے داعی حق را لبیک گویاں  
اجابت فرمودہ و بجوار رحمت ایزدی جاتمودہ عفی اللہ عنہ و عن سائر المسلمین آمین ایں یازوہ بیت از گفتہاںش بستی  
ہرچہ تاملتر بہم رسید تا برشتہ تحریر کشید سے

بلہ

آہ لاحق عشق کی کیسی یہ بیماری ہوئی      بار بار بھینچیں چھینیں اکبر فشی طاری ہوئی  
دل سنبھل رکھ و زدی بوسہ شب و یگر بہ رکھ      یار چو نکا پاسانوں میں خیمہ زاری ہوئی  
کیوں نہ تو بھنگی پھرے اے خواہش دل میرے بعد      کر چکے ہم عاشقی جو زندگی پیاری ہوئی  
تو نہ آیا دیر تک چھاتی میں دم اٹکا رہا      جان عاشق کی رہا تن سے بدشواری ہوئی  
اب تو آخام چناڑ سے پر بہ تقریب نماز      جانب گور غریباں اوسس کی تیاری ہوئی

۱۷ دو فون سخنوں میں یہاں چھ سطروں کی جگہ خالی چھوٹی ہوئی ہے، ۱۸ شعر عثمانی چنداں چھپیدہ نیست منہ عفی عنہ

۱۹ شعر آخر قطعہ سرقہ بابا فغانی است او گوید علیہ الزمۃ سے

بگذرا امید از سراں ہیکوے تا بوتہ رمزا      تا تقریب نماز اس سرونار آید بروں (۱۲ منہ عفی عنہ)

سبھی دوستوں سے ہے نصرت ہماری دم واپس سے ہے محبت ہماری  
عزیزے میگفت کہ ایں مطلع در حالت نزع گفتہ باشند

و وہم میر عنایت اللہ مرحوم و سہ جوئے بود صاحب ہوش و ہوشیاری از سادات جلیلہ بخاری خلیق و خوش  
اختلاط شگفتہ جہیں و توہم الارتمباط درویش نہاد و الا نثر و گاہ گاہ بہت بر نیچہ گوئی می گماشت و با پیر زادہ سے مجددیہ  
نسبت خویشی داشت از چند سے بدیار شرقیہ افتادہ بقصبہ راہپور طرح اقامتہ افگندہ زندگی بسر می نمود از ہا بخیا بیچار  
رحمت حق جان فرمودہ ایں کشت چہیت [ازو سے است عفی اللہ عنہ ۵

مشاق (۲)

اسے باغیاں نہ جائیو بلبس کے متصل	بیٹھی ہے کس خوشی سے وہ نمک گل کے متصل
الکھے ہوئے ہیں سینکڑوں دل او سکے پیچ میں	اسے شاہ تونہ جانیو کا کل کے متصل
مشاق وہ جو شان محمد ہے اور علی	بچے ہے کون اون کے تجل کے متصل
بیٹھا اپنے ایک بار تو گھائل کے متصل	کھایا ہے اوس نے زخم جگر دل کے متصل
نوخوار سج بنا کے وہ بیٹھا ہے اس گھڑی	یار و سنہیل کے جائیو قاتل کے متصل

کیا جانے کیا کہے گا خبر کے شوخ کی قاصد کو دیکھ دور سے چھاتی دھڑک گئی

### مصدر

تخلص [میرا ہشاء اللہ خان مرحوم والد ماجد میرا ہشاء اللہ خان سلمہ الرحمن است محلے از احوال در طے  
ذکر زندہ جہندش سمت تحریر یافتہ گوئند کہ در بدیہہ گوئی مہارتے درست داشتہ باشند ایں دو شعر ایں مرحوم مشوب است  
۵ خدا کرے کہ میرا جسے مہسریاں نہ پھرے پھرے جہاں تو پھرے پروہ جان جان نہ پھرے  
کافر ہو وہ تجھ بن جو کرے چاہ کو کی صورت نہ دکھاوے مجھے اللہ کو کی

ورق ۲۹۱

### مصنفی

تخلص میاں غلام مہدانی است سلمہ رہوے از مردم بیرونخت است اما بتقریب روزگار با کلا نہاے

خود در بدو شعور وارد حضرت دہلی شدہ نشو و نما یافتہ عزیزے نیک سیرت مسکین نہاد خوشخو خوبی نثر و متواضع  
 بادی مرتبہ شناس مہذب خلیق و شگفتہ پیشانی بانگین و پاکیزہ زندگانی واقع شدہ برکتب متداولہ نظم و نثر نظر سے  
 خوب وارد و بہر دور زبان سخن سازی پر روستے کاری آرد و پولے مروف فارسی [وسم] دیوان ریختہ مشحون اقسام سخن  
 تا الیوم سرخجام دادہ و بیرون ازیں دو تذکرہ فارسی و ریختہ ہم نگاشتنہ مدتے است کہ یہ بلکہ لکھنؤ طرح اقامت [فکندہ]  
 علم استاد دی ہدای نواح برافراستہ و تلامذہ بسیار فراہم آوردہ در ایام لازمی سرکار دولت مدار شاہزادہ شوکت پشورہ  
 مرزا سلیمان شکوہ بہادر [قصا] مد چند در مدح آں والا تیار انشاء کردہ و داد سخنوری دادہ در زمانے کہ وارد حضرت  
 دہلی بود یک چند طرح مراختہ بخانیہ خود انداختہ با قاسم سچمدان سراپا نقصان کہ اکثر بشاعرہ اش میرفت بسیار باہلیت  
 و آدمیت پوش می آمد خداش خوش و سلامت وارد و مختصر کلام ایں یک صد و یک بیت از شیریں کلامیہاے اوست  
 سلمہ یہ

شونخی تو دیکھو تیر کو سینے سے کھینچ کر کہتا ہے میرے تیر کا پیکان رہ گیا

چین سے کیدونکہ میں سودوں کہ شب ہجر مجھے یاد آتا ہے وہ راتوں کا جگانا تیرا

دست جنوں سے جبکہ لگیں اوڑنے دھجیاں ہم نے بھی اپنا جیب سلانا اوڑا دیا

کچھ تپینے کا مجھ کو مزا ہی نہیں اوٹھتا جب تک کے تیرے شانے سے شانا نہیں ملتا  
 آوے جو بہانے سے چلاشب مرے گھر تو ایسا تجھے کیا کوئی بہانا نہیں ملتا

قصہ کرتا ہوں جو اس در سے کہیں جانے کا دل یہ کہتا ہے تو جاس تو نہیں جاسنے کا

کھڑا نہ سن کے صدا میری ایک یار رہا میں رہوان عدم کو بہت پکار رہا  
 میں تیرے ڈر سے نہ دیکھا او دھرت بہت شب وصل ستارہ سحری مجھ کو آنکھ مار رہا

آرسی میں رونہ دیتا تھا جو اپنے عکس کو مصحفی ایسے سے تیرا مدعا کیوں کر ہوا

نہ پوچھ عشق کے صدمے اوٹھائے ہیں کیا کیا  
ذرا تو دیکھ تو گھر سے نکل کے او بے مہر  
شب فراق میں ہم تلملائے ہیں کیا کیا  
کہ دیکھنے کو تیرے لوگ آئے ہیں کیا کیا

انگڑائی [لیکے] مجھ پر اپنا خمار ڈالا  
شب آسمان سے تارے آنکھیں لگے لڑانے  
قاتل کی تیغ ابرو دمتی ہے سو ادا سے  
جب چل سکھانہ ہم سے بارگراں ہستی  
اے مصحفی نہ آیا میں [اون] لگا وٹوں میں  
کافر کی اس ادا نے بس مجھ کو مار ڈالا  
نگس کا جب گلے میں اوس مہ نے ہار ڈالا  
بجلی کا جھم طپانچہ ادسیر سے وار ڈالا  
یہ بوج ہم نے سر سے اپنے اوتار ڈالا  
اوسکی نگہ نے مجھ پر جادو ہزار ڈالا

تو ملے یا نہ [ملے اس] سے تو کچھ کام نہیں  
کیا بری غوہ ہے تمہاری کہ عیسٰی کی طرح  
سی رکھے کیا کوئی مونہہ اپنا عجیب شکل ہے  
ہے تماشا کدہ [خلق] مری خاک مزار  
ہم کو کوچے میں ترے روز میاں ہو جانا  
مونہ نہ کھانا بھی تو پھر وہیں نہاں ہو جانا  
بات کہنے میں دوہیں دشمن جاں ہو جانا  
جی میں آوے تو کبھی آپ بھی یہاں ہو جانا

افتادگان وادی غربت کی سرگذشت  
میں ناتواں زمیں پہ قدم کیا دھروں کہ ہے  
کرتا ہے خود بیاں لب خاموش نقش پا  
ہستی مری گراں بسر دوشش نقش پا

میں بگھولے کی طرح پھر نے لگوں ہوں اوسکے گرد  
میں تو دل سے لب تک لایا نہ تھا خواہش کا حرف  
ریش خوباں کو یا رو کیا سبب درکار ہے  
جو کوئی پوچھے ہے تو ادسیر فدا کیونکر ہوا  
چاہتے میرے کاچر چاہا جس کیونکر ہوا  
پوچھتے کیا ہو کہ وہ تجھے خفا کیونکر ہوا

[کیا] یار کے دامن کی خبر پوچھو ہو ہے یہاں ہاتھ سے اپنا ہی گریبان گیا تھا

آئنے میں دیکھ کہتا ہے وہ اپنے عکس کو تو نے کیونکر ٹھیک یہ نقشہ اوتا را دوسرا  
تلوار کو کھینچ ہنس پڑے واہ ہے مصحفی کشتہ اس ادا کا

درد سر جو دے ہے یہاں میرے تئیں سر کو صندل نہ ملا کیجے آپ

میں تو کہتے کو تمہارے مانا اتنا میرا بھی کہا کیجے آپ  
کیوں میاں مصحفی جی دیتے ہو درد اپنے کی دوا کیجے آپ

اوس گل کی باغیں جو صبا نے چلائی بات غنچوں نے مسکرا کے کہا ہم نے پائی بات  
کہتا تھا یہ کہ دل نہ کسی سے لگا ئیے مرغ [چمن کی] بات مجھے کیا خوش آئی بات  
آنے کی تیرے کہنے مراد دل تو خوش کیا قاصد نے [گو کہ] اپنی طرف سے بنائی بات  
آگے کسی کی بات نہ کہیے کہ ہے مثل ہو جاتی ہے [نکلے ہی] مونہہ سے پرائی بات

دل سببہ صد چاک میں رہتا ہے [یہ جیال] ہو [جیسے] نفس میں کوئی مرغ نفسی بند  
نذکر تری چال کا کرتا ہوں جو او سے ہو جاے ہے [ایک] بات سے بس کبک مٹی بند

جاے جو کوئی اوس بت پر فن کے برابر اوس دوست کو ہم سمجھے ہیں دشمن کے برابر  
میں کشتہ رنگ مٹی و پان بستا ہوں رکھو [مجھے یاد] گل و سوسن کے برابر  
گذروں ہوں جو آگے سے ہیں اوس بت کے تو وہ بھی مونہہ [اپنا] لگا دیوے ہے چلمن کے برابر  
انداز تو بسمل کا سمجھ اپنے وہ کیا رہ جاے ہے اگر ترے دامن کے برابر

دل کی پیتابی کہے ہے در پراؤسکے جا کے گر  
اوسکے کوچے میں جو جاؤں میں کہے ہے جیسے عشق  
یاد آتا ہے مجھے اوس مہ کا جب چاہ دقن  
کہ یہاں شب کا اور سدل سے سرنگرا کے گر  
ہے یہ گر نیکی جگہ دانستہ ٹھوکر کھا کے گر  
[دل ہی کہتا ہے] بس اب تو کوئیں جا کے گر

ہم کو ترساتے ہو تم کیوں [بہ] ادا دکھلا کر  
دل کو ہاتھ اوسکے جو بیچوں ہوں تو کہتے ہیں قیب  
موتہ چھپایا نہ کرو بہر خدا دکھلا کر  
لیجیو تم اسے بازارہ فدا دکھلا کر

قفل دروازہ نکو دلو اسے تھے مینے شب وصل  
یا الہی [کئی یہ بات] کدھر سے یا ہر

نہاں مری گریہ دزاری سے کھینچو  
داغ چھاتی کے اوستے اٹھکے دکھاؤں میں گ  
چرخ دوار نے یوں مجھ کو زیں پر پڑھا  
تیرے دلخیزتہ جس شست میں مدفون ہیں میاں  
[ہے] دل خوش [تیرا] دست کا فر پتھر  
کاش کھولے مری تربت کا وہ اگر پتھر  
ہوں فلاخن سے پھرا کر کوئی چھوٹے پتھر  
شعلہ شیکے جو کوئی یہاں کے چھوٹے پتھر

آجائے ہے جب وہ سامنے سے  
نیاں [ہے] یہاں تک کہ خط میں  
جب لکھنے لگوں ہوں خط میں اوسکو  
ہو جائے ہے سب گلا فراموش  
میں یاد کی جا لکھا فراموش  
ہو جائے ہے مدعا فراموش

حالت مری تباہ ہے اوس پر غور کو  
ہوتا ہے دل جلوں کا ستانا بہت برا  
لائے کا پھول خاک پہ میری چڑھائیو  
میری طرف سے کچھ تو مر رہے آشنا کہیں  
وہ کام کر کہتیں تجھے سب بھلا کہیں  
تا لوگ مجھ کو کشتہ رنگ خا کہیں

آنے سے میرے پیشتر اسے دے یہ کئے  
کہدی مرے آنیکی خبر اوسکی گلی [میں]

یہاں تک ہوئی پامال کہ پایا نہ صبا نے  
اپنی [تو شب و روز کئی عشق میں یو ہیں  
کچھ خاک ہماری کا اثر اوس کی گلی میں  
کی شام گھرا اپنے تو سحر [اوسکی] گلی میں

کٹیہ [تین] سہے وہ قاتل اور میں اوسکے حضور  
ہماری بزم سے اسے مستحق سحر ہوتے  
کھڑا ہوں جیسے [گنہ] گار دیکھیے کیا ہو  
کیا ہے ہو کے [و] ہیزا دیکھیے کیا ہو

اپنے عاشق کی چشم تر کو دیکھ  
[و] کہتا کیا سب عقد پروں کو  
صدائق [تیرے] میں ٹک ایہ کو دیکھ  
اپنے آویزہ گھر کو دیکھ  
میرے حیرت بھرے جگر کو دیکھ  
رنگ فوق ہو گیا سحر کو دیکھ

دیکھنے والوں پر آ جاتی ہے بیہوشی سی  
ہو چکا مستحق خستہ کا تو کام تمام  
مونہ سے یکساں گی پر وہ نہ اٹھایا کیجے  
آپ اب بیٹھے ہوئے باتیں بنایا کیجے

یاد اوسکو دیدہ باندی کے ہیں فن سنے سنے  
نت ہر طرف کو نکلے ہیں وزن سنے سنے

خط نیا خال نیا زلف کی تحریر نئی  
کر دیا اور خفٹے سے میرے اوسکو  
ان دنوں مجھ کو نظر آئی ہے تصویر نئی  
دیکھی اسے آہ سحر تجھ میں [یا] تاثیر نئی  
دست صانع نے بنائی ہے یہ تصویر نئی  
دہم پاد میں [یہاں] پڑتی ہے زنجیر نئی  
جاسے خوں ہے [کہ] ہوئی مجھے یہ تصویر نئی

آتا ہے بھوک سا نظر وہ کل عارض  
کافر نے جو جام مے گل رنگ پیا ہے



معلوم نہیں مجھے غرض کیا ہے صبا کو  
اے دست جنوں کیجیو تو تک تو توقف  
کیوں میری کف خاک کو برباد دیا ہے  
ناصر نے ابھی میرے گریباں کو سیا ہے

تیرہ بختی کا اثر دیکھیو اونے ہے ہے  
شور و مباد ہے ہر کوہ و بازار کے بیچ  
بالوں میں چاند سے کھڑے کو چھپا رکھا ہے  
اوسکی ر [قتار نے فتنے کو] جگا رکھا ہے  
آج دروازے کو تم نے جو کھسکا رکھا ہے  
کس کا وعدہ ہے میان ہتھکنی ہم سے بھی کہو

نر قاصد ہے نہ نامہ ہے نہ پیغام زبانی ہے  
نہ وہ راتیں نہ وہ باتیں نہ وہ قصہ کہانی ہے  
اگر ہے دشمن جاں تو بھی اپنا بار جانی ہے  
مجھے وحشت سی ایک ہوتی ہے پیدا آہ کیا کیئے  
ایا چلتے ہی چلتے جواوٹھا ہاتھوں میں دامن کو  
خدا کیو اسطے بل دیکر ان کو باندھ لے کافر  
ادھیں کیونکر نہ مروتے گور سے وقت خرام اوسکے  
کوئی کسوقت درد دل کہے جب سامنے ہو بے  
شر شب سے ہی سو رہتے ہو کیا تم ڈھانپ کر سو نہ ہو  
تویوں بے پردہ ہو جایا نہ کر ہر ایک کے آگے  
کئی دن سے ہمارے حال پر ناہم رہانی ہے  
فقط اک ہم ہیں بستر پر پڑے اور ناتوانی ہے  
تغافل پر بھی اوس کی اک طرح کی مہربانی ہے  
کہ اوس بن کیا اڑھیری رات [دن] کی اڈھانی ہے  
خدا جانے اوسے منظور کیا آفت اوٹھا [نی ہے]  
کہ اب موسے مکر یہ تیری زلفوں سے گرا فی ہے  
کہ یہ بونٹا سا قد اوس کا قیامت کی نشانی ہے  
تغافل ہے تجاں ہے ادا ہے سرگرا نی ہے  
میاں کچھ شغل ہی لازم ہے تھہ [ہے کہانی ہے]  
نیا عالم ہے تیرا اور نئی [کافر جو جانی ہے]

زلف سے اوسکی پیشتر عارض رشک ماہ ہے  
پیک نگہ جو جائے تو رات بسے [کی راہ ہے]

نزاکت پر نظر کیجو کھل اوسنے شب مہ میں  
چل دلا وہ پتنگ اڑتا ہے  
چھپایا چاند سے کھڑے کو اپنا آئنا بی سے  
ابھی آنے میں اوسکے ڈھیں ہی [ہے]  
میرے دل میں گڑی جو کیل سی ہے  
کس کی مزہکاں نے یہ کیا جادو

[جب] ساری سہری خوں میں ترے تیر کی بھرتی تب زخم سے نیت تیرے [نچیر کی] بھرتی

شکل ایسی دیکھ بھولے کیوں نہ بات آئی ہوئی  
ایک تو بابی رلا تھی اب ہوا بالالا بلا  
مرد [سا] قدر [چاند سا] مونہ نکلت [گلائی] ہوئی  
یہ بلا [نازل ہمارے سر پہ بالائی] ہوئی

میں وہ نہیں ہوں کہ اوس بیت سے دل میرا بچا  
یکھیر دے جو وہ نہ لہوؤں کو اپنے مکھڑے پر  
پہروں میں ایسے تو مجھے مرا خدا پھر جاے  
تو مارے شرم کے آئی ہوئی [گھٹا پھر جاے]

بندے کی سہا سہا ہو سنے کچھ خدا [اکی چو] ری  
تم جیتے رہو اور خریدار تمہارے  
جب دل دیا تو پھر کیا یاد آشنائی پوری  
گو ہم نہ ہوے اور تو ہیں یار تمہارے

## مضطر

تخلص و کس میدا غم  
اول شیخ حسن علی لکھنوی سے شاگرد میر نظام الدین ممتون و مرد خوبی شتون است این شعر دے اسفند  
یار اغیار کا ہوا ہے وہ  
دوہم لالہ کتور سین کا ست وے دہلوی اصل [و] لکھنوی المولد است اسلافش بھمدگی ایام بھمدگی [دند  
و غولش زندگانی] میکروند [شعرش کیفیت دار و سخن خود باصلاح میاں غلام بھمدانی مصحفی میرساند [ایں] چار  
بیت اور است

یکھ کر باغیں قد سے ترے رعنائی کو  
دشمن اپنا ہمیں تم سمجھو ہوا وغیر [کو دوست]  
اوسکے خال تہ ابرو پہ مجھے آوے ہے رشک  
[جب است اوس شیخ] کا عاشق میں ہوا ہوں مضطر  
[کام فرمائے گا] سر و بھی مزائی کو  
ہم نے بس دیکھ لیا آپ کی دانائی کو  
لے کے بیٹھا ہے وہ کیا گوشہ تنہائی کو  
ہر کوئی دیکھ ہے ہے میری [رسوائی] کو

## مضطرب

تخلص دو کس می شناسم

اول - [میاں حاجی پسر] [سیو] ام حضرت قاضی سے [کشمیر] ای الاسل جہاں آ [بادی المود] لدنسبت  
برادران و دیگر سلیم الطبع و خوشگو و حلیم و پاکیزہ رومتواضع [و شیریں] زبان مودب و غلب البیان سعادۃ مشغون  
شاگرد میر نظام الدین ممنون است [این ہفت بیت] از گفتہاے آل سعادت آماست  
بارغ تھا گل تھا چین تھا سیر [تھی] لیکن یہ دل تیرے ہی کو چے میں ہو کر تجھ پہ مائل رہ گیا  
واد [ی ہستی سے] بے گداز تو ہے ملک عدم چل یہاں سے مضطرب گھر ایک منزل رہ گیا

آؤ کچھ رو سے زرد پہ یہ اشک لالہ گوں دیکھا جو زعفران سے اوکا ارغواں نہیں  
کتنی کسی طرح بھی نہیں یہ شب فراق شاید کہ گروش آج تجھ [سا]ں نہیں

پھر فلک ہجر کی ایذا جو دکھائی بجکو وصل کے روز ہی کیوں موت نہ آئی بجکو  
تو نے ہی آنکھ اڑا سب کو کیا ہے دشمن ورنہ رہتی تھی بھلا کس سے اڑائی بجکو  
ہاں [رے بخت] کہ جب بے خبری آئی پھی آدیا ر کی تب یہاں خبر آئی بجکو

[دوم]

دوار کا پرشاد کانت سے از سکنہ کدھنڈو [کیک] مرد [خوش خلق و مہذب] و شکفتہ جبین و باادب است  
[نسبت] [تلمذ] [یہ محمد عیسیٰ تہنا کہ یکے] از شاگردان میاں غلام [ہمدانی] مصطفیٰ است دارد [چار] شعر سے  
کہ بایں بے بضاعت رسیدہ می نگار دمنہ سلمہ رہے

بہت بے اختیار کر چکے ہم نہایت آہ و زاری کر چکے ہم  
ترے وعدے پہ ہے اب [دم شہازی] بس اب آخر شمار کر چکے ہم

۱۔ قاضی صاحب کا نام قاضی رحمت اللہ خان ہے۔ از تذکرہ کریم الدین ص ۳۸۶ و لغتہ عند لیب ص ۲۱۹

اگر بار [ہی یہی ہوتی ہے] صواب تو بس [آگے] کو یاری کر چکے ہم  
 دیا مضطرب وہ رشک گل ہلے [ہوا نکھو نے جاری کر چکے ہم]

## مضمون

تخلص شیخ شرف الدین [مرحوم است] سے از اولاد انجاد شیخ الابرار شیخ فرید الدین شکر گنج [شکر بار بود]  
 قدس اللہ تعالیٰ اسرار ہم اسلمش از لوح مستقر الحلا [فہ] اکبر آباد است مدتے در حضرت دہلی سکونت ورزیدہ ہر وضع  
 رضوان خرامیدہ مردہ [اندیشہ سپاہی پیشہ شگفتہ رو خوش خویلیت] الطبع نکتہ پرداز [مزاج و درست معنی  
 طراز خیلہ نکتہ رس و بدلہ گوار معاصران] میر شاکر [تاجی و شاہ مبارک آباد بود و در جہ کہ اساتذہ] [آ] لوقت  
 محسوب و شعرش [مخوہ مردم آل عہد و مرغوب است این] [یازدہ] شعر از گفتہ ہے آل استا و مغفور کہ دست  
 دادہ در اینجا ثبت افتادہ متہ عفی اللہ عنہ

[ہم] نے [کیا] کیا نہ تیرے غم میں [اے] محبوب کیا صبر ایوب کیسا گریہ یعقوب کیا

بود و پیالے سحر کو بھر کے اور دو شام کو لے گا وہ تخت اپنے میں جوں خوشید چار [دعالم کو لیگا]

کرے ہے دار بھج، کامل کو سرتاج ہوا [تصور] سے نکتہ یہ حل آج

خطا گیا ہے اوسکے مری سب سفیر ریش کرتا ہے اب تک بھی وہ ملنے میں شام صبح

کریں [کیوں نہ شکر] لبوں کو مرید [کہ دا] دا ہمارا ہے بابا فرید

[نہیں] ہیں ہونٹ تیرے پان سے [سرخ] [ہو] ہے خون میرا آ کے لبریز



و شاعری خاصہ ریختہ گوئی و دل فریبی آں عالمی نہاد است سخن بخی [و نکتہ پیرائی خصوص بزبان ہندوستان زائی  
کیبتہ رتبہ آں والد انشاؤں سے درویشے بود کامل و شیعے بود [روشن] دل تجرید و توکل دو غلام زر خریدہ ترک دنیا  
و ہزارہی عقبی دو کینز حرمیہ بوسے رسیدہ از انجا کہ مشرب صافی و مذہب اہل حق حق بوسے از زانی داشتہ  
بود ظالمے ناحق شہ اس در ایام متبرکہ کہ عاشور بہ تعصب مذہب [پے] بہ حقیقت کارنا بردہ کہ وے غریق  
حب جناب ولایت مآب و حریق [عشق] حضرت اما [مت] انتساب مرتضوی بود سلام اللہ علیہ و کرم اللہ  
وجہہ [چنانچہ بعضے] [شعرا] ر آبدار شش خاصہ این بیت سے

نکرد [مظہر] ماطاعت و رفت بجا کہ نجات خود بتولائے بو تراب [گدا] اشت  
بر بے گناہیش گواہی [دہد] بے گناہ شہید ساختہ بھنور سر پا سرور شہید اے کربلا سے معلما علیہم السلام  
والر عنوان رسا [نمید] شعرے کہ قبل ازین واقعہ ہائے سالہا سال انشاؤں فرمودہ شاہد چست و گواہ درست بے  
جرمی وے است و ہوندا سے

بلوچ تربت من یافتند از غیب تحریر سے کہ ایں مقتول را جز بے گناہی نیست [تقصیرے  
مختصر کلام کلام در توصیفش پایا نے ندارد لاجرم عنان کیت خامہ حقائق شامہ ازاں وادی منعطف ساختہ  
بمضار تحریر پانزودہ شعر از اشعار آبدار شش بنا بر استحصال تین و استکساب تبرک مسترخی العنان می سازد  
منہ علیہ الرحمۃ والغفران سے

چلی یہ گل کے ہاتھوں سے جلا کر اشیاں اپنا  
یہ حیرتہ گئی کیا کیا مزہ سے زندگی کر [تے]  
کوئی آرزو نہ کرتے سچن [سے] کو ہتے ظالم  
نچھوڑا اے [بلبل نے] چمن میں کچھ نشاں اپنا  
اگر ہوتا چمن اپنا گل اپنا باغیاں اپنا  
یہ دولتخواہ اپنا مظہر اپنا جان جاں اپنا

[گرچہ الطاف کے قابل یہ] دل [زار نہ] تھا  
لوگ کہتے ہیں موا مظہر بیکیں افسوس  
لیکن اس جو رجفہ کا بھی سزاوار نہ تھا  
کیا ہوا اس کو وہ اتنا بھی تو بیمار نہ تھا

جواں مارا گیا خواہاں [کے بدلے میرزا مظہر  
بھلا تھا یا برا تھا زور کچھ تھا خوب کام آیا

ہمیں کی [ہے تو بہ اور دھو میں مچاتی [ہے یہاں]  
 لالہ و گل نے ہماری خاک پر ڈالا ہے شور  
 شاخ گل ہلتی نہیں یہ بلیسوں کو باغ میں  
 ہاسے کچھ چلتا نہیں کیا مفت جاتی ہے بہار  
 کیا قیامت ہے موروں کو بھی ستاتی ہے بہار  
 ہاتھ اپنے کے اشارے سے بلاتی ہے بہار

توفیق دے کہ شو [رستے ایک دم] تو چھپ رہے  
 آخر میرا یہ دل ہے الہی جس نہیں

[یہ دل] کب عشق کے قابل رہا ہے  
 خدا کے واسطے اسکو نہ چھپے ٹھوڑا  
 کہاں اسکو دماغ و دل رہا ہے  
 یہی ایک شہر میں قافل رہا ہے  
 نہیں اتنا اسے تکلیف [آو پر] چھین  
 یہ سر پاؤں سے تیرے ہل رہا ہے

ورق ۲۹۴

اگر پیسے تو خفت ہے و اگر دوری قیامت ہے  
 کوئی پیسے دل اپنے کی خبر یا دلبر اپنے کی  
 غرض نازک [دائوں کو بہت سنت آفت ہے  
 کسی کا بار [جب] عاشق کہیں ہو کیا قیامت ہے

## مظفر

تخلص و کس مید [تم] یکے [از] ان ہر دو انشاء اللہ تعالیٰ [تہ تکلمہ می] [نکارم و دیگرے میر کہو خاں  
 سلمہ الرحمن فرزند ارجمند سید قلندر علیخان برادر زادہ [مکرم] [لدولہ سید اکبر علیخان اکبر و جوانے نیکو سیر نیک اختر  
 خوشخو پاکیزہ گو شکفتہ چمن] [مست آئین] [متواضع] [انفاق] [خوشش] [اختلاط] [ساحب مذاق] [خوبی] [مشون] [ناگرد میر  
 نظام الدین مست] [ان] [است اشما] [رمت فقرہ] [ارہ] [چار] [فرز] [نہا] [ایب] [چمدان] [سرا] [انقصان] [نی] [نکار واد] [راستہ] [ہ

کب دے چشم دلت اپنے لبہ نہ آیا  
 [استندیدو] [بلبل] [تسک] [یلاف] [تقویٰ]  
 کہی کشتی [میری] [آتش] [وین] [بلبل]  
 شکوہی [پہتا] [آتش] [آتش] [مظفر]  
 پر و انہیں جوئے کا جام و سبوتا  
 جنتک وہ دشمن [میر] [تکس] [و برو نہ آیا]  
 گردن کٹی و بکین [مک] [مرفرو نہ آیا]  
 آبا بہت ہی [وتا] [کجو] [تو نہ آیا]

لے [ماہوں] [۱۰] لے [اپنے دل سے] [۱۰] لے [تو کو] [۱۰] لے [بس]

## معین

تخلص غلام [معین] الدین خان مرحوم است وہ شاعرے بود از دیرینہ مشقان خوش نوا شاگرد  
میرزا شاعرے فصاحت [آمرزا] محمد رفیع سودا گویند کہ از سکنہ بلدہ الہ آباد و بسیار مرنیک بہاد بود و  
بعضے برآمد کہ جہاں آ [بادی] الاصل است اما از بدتے بعظیم آباد رحل اقامتہ افگندہ بنزدہ ایام زندگانی [نی]  
بسرودہ پروضہ رضوان خرامید بہر کہتہ این نہ شعر از ان آل مغفور است

پہنیا [ن تاب] تب حشوق سے علی افسوس کسی نے آنکے یکدم خیر نہ لی افسوس  
آؤٹھائے دیتے ہیں اہل محبہ اوس کو آج معین سے چھٹی ہے پیارے تری گلی افسوس

اسے باد صبا باغ میں مت جائیو ترط کے جوں یستم کی سختی اگر اوس رات جاں کو  
آتے ہی نہیں گر کے سوئے چہنم پھر آنسو قمری سے فدا باغ میں شمشاد کی وجہ پر  
تھہ ہی کرو مختصر اب جانے [د] ویا رو سرشتہ رہ عشق کا ہرگز نہ کروں گم  
اسے ابر بہار ہی شب ہجراں میں خبر دار ہوں میں وہ دوانا کہ بہار آنے سے پہلے  
سوتا ہے وہ گل پاست مبادا کہیں کھڑے چھاتی سے لگا لکھتے تو دل کا ہے کو دھڑکے  
اس گھر سے گھر وٹھ کے نکلے ہیں [بی] لڑکے ہم صدقے ہیں اسے سرو رواں تیری اگر ٹکے  
کیا لیتا ہے تم کو مرے قاتل سے جھگڑ کے سو ٹکڑے اگر سمجھ نہ ہوں مے [دھڑکے  
دامن ترا اس آہ کے شعلے سے نہ بھڑکے زنجیر میں رکھتا ہے معین جگو [جکڑ کے]

## معروف

تخلص الہی بخش تہان سلمہ الرحمن خلف الصدق عارف [خان] برادر زادہ اشرف الدولہ قاسم خان بہادر  
سہراپ جنگ است رحمہا اللہ تعالیٰ کہ از امراء نادار ایام دولت امیر الامراء والفقار الدولہ نجف خان بہادر عفی اللہ  
لہ یہ شعر اصل نسخہ میں مرقوم نہیں، لہ تم کو ہے لینا ۱۰۱



عنه بود و ای [الہی بخش خان جو انے است خوش خلق و یکد و محبت سیر نیکو شیریں کلام مودۃ] [لتیام شکفتہ]  
 جہیں فرحت آئین یار باش خوش معاش فکرش درست و کلامش چیت طبع مستقیم دارد و [عقل سلیم] کہ در  
 ایں ایام نیک فرجام دلش از دنیا سرگردیدہ و بدل گرمی سوز و درد وار سیدہ اعتقاد [فی] و عقیدۃ کافی محضرات  
 چشتیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرار ہم خصوصاً بجناب ولایت [انتساب] زبدۃ الواصلین قدوة العارفين سلطان  
 مشائخ زمان و زمین حضرت محبوب [ب العالمین] روح اللہ تعلے ارواح ہم دارد و بیشتر ہمت بخدا  
 طلبی و اکثر اوقات شریف عمر گرامی بیاد [ربی] تعالیٰ شانہ می نگارد و می گذارد و پدر و الا قدرش والدہ ماجدہ و  
 برادران نیک اختران و دیگر کس [و] کو سے اک سعادۃ نشان دست بیعت بدست حق پرست حضرت  
 فخر العاشقین مولانا محمد فخر الدین علیہ رحمت رب العالمین دارد و خودش ارادہ ارادۃ بخدمت سراپا  
 رفعت میرضیاء الدین کہ یکے از خلفائے راشدین حضرت فخر المرشدین [ین] است و زربلدہ ہے نگار، المہ اسلام  
 برافراشتہ بہ ارشاد مسترشدین پرداختہ دارد نظر بر این سررشتہ دینی [بر] قاسم بیچمدان سراپا فقدان  
 خیلے مہربان است و در بد و شوق سخن سخنی از محمد [تفسیر] الدین نصیر استشارہ نمودہ و حالاً بتا سید ذہن رسائے  
 خود دیوانے مملو بیشتر انواع سخن تالیف [فرمودہ] انھیں سخن این پہل و یک شعر از سخنان دلاویز و سے  
 است سلمہ رب سے

ورق ۸۹

ہسی سے اونکو پانی کا لگا [بیٹھے جو ہم چھیٹا]	تو مونہ پر ہاتھ رکھ بولے لگا کیا ہی ستم چھیٹا
تنور چرخ میں ہو سرخ قرص غور نہ اب کیونکر	کہ شیر کاسہ مہ سے دیا ہے صبیحہ چھیٹا
عرق افشاں نہیں ہے زلف گرمی سے کہ دیتی ہے	گل عارض کی تیرے تازگی کو بدم چھیٹا
نہال اس باغ نکتی میں ہے تیرے فیض سے عالم	کبھی تو ہاں ایدھر بھی کوئی اسے ابر کرم چھیٹا
زبں ہے خانہ پردہ دے معروف [یگر] دلوں	ہمیں روتانہ سمجھو تم کہ اب دیتے ہیں ہم چھیٹا

بولے وہ اپنی شکل کو کل آئینے میں دیکھ	دریا کے پار اور گلستاں ہے دوسرا
یارب نہ ہو سے کوئی گرفتار عشق [آ] ہ	گھر بھی شب فراق میں زنداں ہے دوسرا

جو بھیجتا مرے خط [کا] وہ دلفریب جواب	تو کا ہیکو مجھے دیتا بھلا طیب جواب
--------------------------------------	------------------------------------

جو اوٹھائے قتل کو تھے عاشق بیدل کے ہات  
رنگ ہے تجکو حنا باندھے سواوس قاتل کے ہات

سوز جگر کا حرف جو آیا زبان پر  
کہتے ہو کچھ زبان سے [نکلنے پر] اور کچھ  
بس پڑ گیا ہمارے پھپھولا زبان پر  
قابو نہیں نشے میں تہہ سارا زبان پر

دیکھ آئینہ مت دیدہ تر ہی تو ہے آخر  
آنسو نہ ملا خاک میں اسے دیدہ نگزیاں  
دل او سکونہ دینا تھا بجا کہتے ہونا صبح  
مڑگاں پہ میں اب دیکھوں ہوں لخت جگر اپنے  
گھبراؤ نہ یا رو سیری اس آہ و نغاں سے  
ہر چند شک کے ایک دم میں پہنچتے ہیں عدم کو  
ڈر ہے نہ کرے کام نظر ہی تو ہے آخر  
بے آب نہ ہو جائے گہری تو ہے آخر  
یہ چوک بھی جاتا ہے بشری تو ہے آخر  
کب تک یہ ٹرلائے شجری تو ہے آخر  
انصاف کرو زخم جگر ہی تو ہے آخر  
سب جان چھپاتے ہیں سفر ہی تو ہے آخر

ساقیا دیکھے ہے کیا تارگ ابرسیہ  
ہر مژدہ کرتی ہے یہاں کارگ ابرسیہ

مرے مونہ سے جو اس کا آ لگا مونہ  
مکدر جو رہے وہ آج بو [سے]  
تصور میں ہوں ایک پردہ نشیں کے  
کہاں قاتل نے میاں ٹانگے دیے ہیں  
پھر اکرتے رہے تب [تک ہم] آہیں  
تو اونے پیٹ پیٹ اپنا لیا مونہ  
سحر [کیا] تھا کس کم بخت کا مونہ  
نہ کیونکر لوں ہر اک سے میں [چھپا مونہ]  
کہ زخم دل ہسا تھا سی دیا مونہ  
نہ جب تک اونکے دریاں کا کھڑ مونہ

محبت کی ہے خاصیت کہ سودا ہوئے ہی ہوئے  
یہ وہ سودا ہے ایسا جس میں سودا ہوئے ہی ہوئے

یہ غمِ فرقت سے آہ پر اثر میں درو ہے  
جان کر شیشہ دل پر رکھا تھا ہاتھ  
شب جو پہچان تصور نہیں نزاکت دیکھنا  
ہاتھ گلچیں نے میاں اگل پہ ڈالا ہوا کہیں  
ناز سے ماری تھی ٹھوکر دستہ گل پر سحر  
ہے کئی روئے ہمیں اب زارت کا سینا حرام  
اب میں جسکے پاس جاتا ہوں عجب توتی ہے سیر  
دور ہی سے دیکھ کر کہتا ہے بھائی اب تو جا  
جو مرے پہلو میں ہے اس کے جگر میں درد ہے  
یا اثر دیکھو کہ دست شیشہ گر میں درد ہے  
صبح اٹھتے ہی وہ کہتے ہیں مگر میں درد ہے  
آج پھر کچھ نالہ مرغ سحر میں درد ہے  
جب سے اب تک ناخن رشک قمر میں درد ہے  
جھوک سے جھوکوں کے گوش سیمین درد ہے  
بکرا [لے] معروف میرے شعر تریں درد ہے  
تو رولا و گنا مجھے آگے ہی سہریں درد ہے

جام بھر بھر کے جو ساقی تو پلاتا ہے مجھے  
گردش چشم بتاں یاد دلاتا ہے مجھے

س کیا چھٹی اوسکی تہائی کی وہ انگلیا ہاتھ سے  
ہاتھ ملتا ہوں کئی سوئے کی چڑیا ہاتھ سے

یہ ہی صیاد اگر پیشہ صیاد ہی ہے  
صبح نے جائے ہے گلشن سے زر گل کو افسانہ  
تو ہمیں کنج قفس بیضے نوادی ہے  
دست قدرت [ہی] کی فیضت استاد ہی ہے  
تیری تصویر کو کیا مونہہ ہے جو کچھ نقاش

عز و جب کوئی آگے ہمارے [وہیں] کاتا ہے  
گوشت کہ اس مطلع بدیہہ در راجہ پوتا نہ ہنگام مجلس رقص و شنیدن راگ دیسن گفتہ  
تو ہم پر دیسیوں کو یاد اپنا دیں آتا ہے  
ستار ہے دوسرا

رباعی  
بافراق میں زنداں ہے دو

اں باہ تمام کے تصدق جاؤں  
معروف اگر پاؤں تو سو جان سے آہ  
محبوب ہے  
سلطان نظر مجھے دیتا بھلا طبیب جو

## مغل

تخلص مغل علی پسر تواجہ بیگ ولد تواجہ عسکری است اصلش خطہ کشمیر جنت نظیر و مولدش خاک پاک  
شاہ جہاں آباد صہابہا اللہ عن الشرف والسادات ہر یکہ از نیاکانش بہ علاقہ بندی و سودا [گری] ایام بسر  
می برد و دوسے گاہ نگاہ فکر شعر ہم می کند این شعر اور راستہ سے  
نور شید جو نکلا ہے اس وقت یہ لرزاں ہو ۔ کہیں سے پھر اسٹانڈ وہ مہر لقتا ہوگا

## مفتون

تخلص سے کہ میں اہم کیے ازاں ہر سہ انتشار اللہ تعالیٰ بہ تکملہ می نگاہم و ازاں [دو] باقی  
اول۔ شیخ عبدالحکیم اصحاب از دیار عرب و مسقط الراس آن نیک خوبلہ لکھنؤ واقع شدہ جو ان سعادت  
مشہون شاگرد میر نظام الدین مفتون است این شعر او گفتہ ہے  
اس درخت آگاہ ہوں بے رخصت بلبل  
لے کر نہ کوئی پھول مری خاک پر آدے  
ووم میاں بدر الدین اصلش از پنجاب و مولد و ماواشنش این خاک پاک جنت نصیب است بہ بزاز  
ایام بسر می برد و شوق شعر فازی ہم میکند شاگرد شاعر سیادہ مقرون میرزا علی موتون است و این شعر گفتہ آں  
سعادت مشہون ہے

سرخ جوڑا جو پہن کل تو گلستاں ہیں گیا  
شان گل کو بھی لگی رشک سے یکبار آتش

## مقبول

تخلص میاں مقبول نبی الخطاب بہ مظہر الدین خان سلیم الرحمن پسر و دم انعام اللہ خان یقین رحمہ اللہ رحیم

است و سے مرد سے مثال آئینہ صاف گو و عزیزے مثل در غلطان بہر سو نہایت مکیں نہاد بغاٹ مسکت  
 بنیاد است خط نستعلیق [شیر] ای می قویہ و سعی ہر چہ تمام تر اشعار شعرا فراہم میکنند ہدش اظہر الدین خان ویرا  
 بکنار عاطفت پروردہ از پیشگاہ خلافت خطاب غانی بنامش گرفتہ و در صغرسن رو بروے خود بر پالکی خویش جہادادہ  
 سواری شد و ہر جا کہ می رفت با خود می برد گاہے فکر شعر میکنند و احیا نازش ہمت دین سر زمین می نوید مقید  
 بشاگردی احد سے نیست ہر کس کہ شعرش را اصلاح کند استاد و سے است شہت ہزار بیت تھینا از شعرے  
 قدیم و جدید [ید] غالب کہ از سہ صد کس کما بیش خواہند بود فراہم آوردہ اس شوقی ہم بہ یک چشم زدن یہ آستے کہ از  
 باد ہوائی بر کلبہ آتش زد پاک بسوخت تا الیوم با بیاری ماء الحیوۃ عشق کامل قریب [نہی] از اس [عظام] ہم  
 سوختہ ہم احیا نمودہ بشرط رخصت زندگی در اندک فرصت ہشت ہر ہم آں بلکہ بہ نشر نفوس شعرے کہ محروم از تعلق  
 قالب ماندہ می پروازد [خدا] اش سلامت دارا کہ عیوبہ روزگار و نادہ لیل و نہار است مختصر کلام این بیت و  
 یک بیت از کلام آں خوبی التیام است ۵

پوچھا میں اوسے رات کہاں مہ جیں رہا      اولاً کہ شوق دل کا پیچھے کیا کہیں رہا

[باکپن او کو سکھایا تھا کچھ اس دن کے لیے      کون جانے تھا کہ اپنا ہی وہ قاتل ہو بہت گاہ  
 کہتے ہیں تیسے دیدہ دل ہو گئے منفق      تو نے ہی او کو یار کیا ہم نے کیا کیا  
 دسترس رکھے ہے پاسے باز تک ہر دم رقیب      یا الہی یا تھہ اوس کا ہووے شانے سے جدا

خط سے توجی پہچانھا پر زلف ہو شاں نے      ہرگز مجھے نہ چھوڑا آخر ندان مارا  
 قطعہ

پیک غریب ماثق منقول تھا جو تیرا      فرقت نے تیری او کو اسے بد گمان مارا  
 جتنے سنا یہ بولا ایک آہ سرد بھر کر      افسوس ہے دکھ گئے یہ کم زبان مارا  
 ایک جو ہم رہ گئے تھے سو بھی چلے      اب تو اوس شوخ کو فراع ہوا

لے سی ویک ۱۰۱ اس بیت کے سوا مقبول کے جقدر بیت ہیں ۱۰۱ سے منقول ہیں بل میں اشعار کی جگہ ایک صفحہ سے زائد ہے چھوٹی ہوئی ہے کلام

کون رویا نہ حال پر میرے      رحم تجکو مگر نہیں آتا

خوش خرامی کا جب خیال کیا      ایک عالم کو پایا مال کیا

کیا مزا ہو جو یار آ جاوے      چاندنی رات ہے بہار ہے اب  
نام خدا تو ہے اب اے بت محبوب خوب      آن بلا چھب غضب گات کا اسلوب خوب  
یہ بیمار بچنے کا ہرگز نہیں      مری نبض کو دیکھ بولا طیب  
اگر عزم بالجنم ہے قتل کا      تو نصیر من القدر فتح قریب  
بعد مدت کے تو آیا ہے میری جان یہاں      ایک دم پاس مرے بیٹھ ذرا بات کی بات

تبسم ہے نہ ہنس ہے نہ وہ گفتار کیا باعث      خفا رہتا ہے مجھے کیوں میرے دلدار کیا باعث  
ہمیشہ صحبت اغیار میں خوشوقت رہتے ہو      ہمارے پاس آئیے جو ہو بیزار کیا باعث  
بھلا مقبول سے تو دوست کو گھر سے نکالے ہے      یہ کیوں کا ہمیا کہہ کہ واسطے دلدار کیا باعث

ہم وہ شہید عشق ہیں تیرے کہ بعد مرگ      برپا ہماری خاک سے ہوگا غبار سرخ

غم سے جسکے میں ہوا مر کے غبار آخر کار      خاک پر بھی مری آیا نہ وہ بار آخر کار  
نہ لگا تو گلے سے یار افسوس      آہ افسوس صد ہزار افسوس  
یہ تم تن جالتے ہیں خوش ہو ہو کہ زرداں کے پاس      کون آتا ہے دلا ہم بیسے بے چاروں کے پاس

چالاکی اپنی برق نہ دکھلا فلک پہ تو      ہیں بھی زمیں پہ آتش غم سے طپیدہ ہوں

ہر بات میں رکھا وٹ طرز ادا تو دیکھو      ہر آن میں بگڑنا مہسرو وفا تو دیکھو

اکسیر سے پرے ہو جو پاؤں سے کہیں قرار  
پر چین ہے کہاں دل سیما سب وار کو

کیا مڑے سے عیش ہو ساقی جو یہ اسیا سب ہو  
ماہر و ہوسے ہو میں ہیں اور شب ہفتاب ہو

یہ تم میں اغیار کی رات صریحاً تھے تم  
کھاتے ہو کیوں اس گھڑی جھوٹی قسم واہ واہ

ازدیکہ عکس دے تیرے آب ہو گیا  
ہے تیرے آگے دست بقریاد آئینہ

خوشنما تھی نیر لب نازک پہ سرخی پان کی  
غیر سے کل رات کو کرتے تھے تم کیا بات چیت

بچا ہو جو کچھ کہو تم مقبول کو پیار سے  
سب طلق میں تمہارا مقہور ہے تو یہ ہے

دو قدم پر رہ گیا ہے ہمدنوں ملک عدم  
یاد سے تیری منم ایک آن ہم غافل نہیں

لاٹ دینگے یہ بھی چکر راہ اوٹھتے بیٹھتے  
دھیان تیرا ہے جھٹے والتا اوٹھتے بیٹھتے

## مقتول

تخلص مرزا ابراہیم بیگ است و سے صفایانی لاسل و ہلوی المولد شارد میان غلام ہمدانی ششقی است  
در انشا پردازی دست دارد و در شعر فہمی سلبقہ در سنے کلامش مرغوب است و سخنش محبوب القلوب این دو ج  
شعر و راست سے

۱۰۰۰ میں جس سے یہ تمام اشعار منقول ہیں، اکسیر کو ٹ سے کہا ہے + ۱۰۰۰ کذا

بتاں جسکے زلف ووتا باندھتے ہیں      گرہ میں دل مبتلا باندھتے ہیں  
میں یہاں خون روتا ہوں ہاتھوں سے اونکے      جو پاؤں میں تیسے خوابا باندھتے ہیں  
میاں حال مقتول دیکھتا نہیں کیا      کھرا سبیکس پر بھلا [باندھتے ہیں]

رنگ شفق کی خاک میں بجائے سب بہار      جدم وہ کھولے اپنے حنا بستہ ہات کو  
گل گھر سے جو وہ ساوی پوشاک پہن نکلے      سو طرح کے اوسمیں سے بیاختہ پن نکلے

### مقصود

تخلص سقائے است در بلدہ لکھنؤ شیریں کلام مہذقف و ناموسے یا ونعے کہ عامی است بنا بر مناسبت  
طبع در جرگہ اطفال عامیاں علم استادی برافراختہ کیوس سلطان الشعرائی نواختہ این دو شعر اور است  
عشق کیا جانو کہ صحر تھا مجھے معلوم نہ تھا      عشق کا دل ہی میں گھر تھا مجھے معلوم نہ تھا

یہ سہ لینے سے [خفا ہوتے] ہو کیوں مشفق من      بوسہ وہ شے ہے کہ دونوں کو مزا دیتا [ہے]

### مکھو

شیخ زارہ یست [نوشٹوایں خطا استعلیق می نوید] ولہوای الاصل فرخ آبادی المولد کہ اشعار متفرقہ دارد  
و این احقر تحاشش یاد نمی دارد اما این مطلع [وے] می نگارد  
مصحف رو کی قسم ہے تنگو در کار چین      میں بزرگ شمع ہوں پر ہوانہ زار [چین]

### ملول

تخلص درویشے است بزرگی التیام شاہ شرف الدین [نام سخنش با اسلوب] است و کلامش [



مرغوب این مطلع او گفته ۛ

تری جدائی نے یہاں تک [ہیں ملو] ل کیا کہ زندگی کے عوض موت کو قبول کیا

## ممتاز

تخلص و وکس می شناسم تحریر کیے ازل ہر دو یہ تکملہ انب می پندارم و دیگرے مولوی نور احمد مرحوم جسد  
مادری بر خور دار کامگار میر عزت اللہ [عشق مد عمرہ] و زاد [قدرة] است دسے بزرگے بود [بحلمیہ] علم و عمل  
آر [استہ و بزور عقل] و فضل پر استہ لبس بلباس علما مودب با داب صلحا نیکذات غریب پر دستور [دہ]  
صفات محبت گستر دریا دل شجاعت آگین روشن جان سخاوت آئین ظریف الطبع لطیفہ گو مزاج دوست  
پاکیزہ خوش سر بہر بہتاج یکسر سرور چشم فطرت و ہوش جان عقل و شعور صاحب اقبال بلند مالک تخت ارجمند  
حافظ کلام ربانی غلام خاص حضرت محبوب سبحانی در ایام جوانی بعزت تمام و حرمت مالا کلام نجاس ملوک و سلاطین  
و وزراے صاحب تمکین جامی یافت یک چند بختور سراپا نور حضرت ظل سبحانی سلیمان مکانی در ایام شاہزادگی  
بعلاقہ استادی می شتافت بعد تشریف شریف ارزانی داشتن جناب ایشان [یا] شرقیہ بر سلطان ہدایت بخش  
مغفور و نواب عماد الملک میرور در پیوستہ [یا] سرشتہ بزرگی و استادی را در ہم نہ شکستہ در آخر ہا ترک این سودا کردہ  
بہمانہ نشینی بقیۃ العمر بسر بردہ بکیفیت کہ در خانہ نشینی ایام میگذا رانید نصیب قاسم ہچمدان باد و بیلطفہ کہ دہاوان  
گوشہ گزینی اوقات شریفہ بانجام می رسانید و سبحانہ جل شانہ روزی این سراپا نقصان گرداناد بر در امیر و وزیر بنی  
رفت تا باستدعای حاجت خود چہ رسد و باہر جنس [مردم] شہر عموماً و اہل محلہ خویش خصوصاً حاکمانہ پیش می آمد  
اطاعت و انقیاد کسے خود چہ امکان داشت [روزے] کہ جہان فانی را بدرود کرد با وصف غوغای خاص  
[و] عام چند سے [از] عامیاں سر برہنہ نعرہ زناں ہمراہی جنازہ آں برگزیدہ حضرت عفا را اختیار کردند در  
چینے کہ این سراے گذاشتنی را خیر یا و گفت با وجود اژدہام ہر گوتہ مردم معدودے از عوام الناس رو باے خود  
سیاہ کردہ و او را گویاں رفاقت نعش آں اختیار کردہ حضرت ستار تا بمدفن رفتند روز روشن در محلہ آں روز  
حکم شب تیرہ بہم رسانیدہ بود کہ بازاریاں و کاکین را تختہ کردہ تا منزل اول نرسانیدہ از پا نہ نشستند مختصر کلام  
تا الیوم کہ سی و سہ سال از رحلتش منقضی شدہ ممکن نیست کہ در حین ذکر خیرش در یاد ریا اشک از چشم اہل محلہ  
نیارد بار و چہ پرفتنوح حضرت دولسانین امام الفرقین محبوب سبحانی غوث مہمدانی قدس سرہ نسبتہ قوی داشت

ہر دعا کہ از جناب کر [امت] مآب حضرت ایشاں روح اللہ روحہ بطریق استخارہ می خواست مانند فلق [الصبح  
منکشف میگشت در ہر یازدہم ربیع الآخر منقبتے بنام نامی آن قدوہ اولیاء کرام واسم سامی آن پیشوا سئ  
اصدقیا [سے عظام بہ] ز [بالے کہ] داشت گذارش می کرد بہر دوزبان سخن میگفت ریختہ اش بر دیہ  
پاستا [نیا] ن می ماند بہر حال این چارہ شعر تینا در این جامی نگارم منہ عفی اللہ تعالیٰ عنہ

زلف مہرو میں یہ دل حب سے گرفتار ہوا      موبو نام خدا محرم اسرار ہوا  
لے      بتائے ناصح      کس طرح ہمکو روا عشق کا انکار ہوا

دل کا آ [نیت] صاف کر کر دیکھ      اپنے ہی دید کے ہیں عاشق سب

ہر چند پھر سے دیکھتے بازار محبت      لیکن نہ لا کوئی خسار محبت  
در کار [صرا] اسی نہ ہیں جام سے ساقی      ایک عمر سے ہیں کیفی سرشار محبت  
از بسکہ مریضوں میں ہوں ممتاز میں سب      بھائے ہے مجھے دسے یہ آثار محبت

تہ چھو کو کہن کے درد کو [مجنوں] سے مت پوچھو      دو انا اسکو کیا جانے محبت اسکو کہتے ہیں

یار بیا جان شیریں تر پھتی [نہ] تن سے جلیے      مجنوں نہ کیجیو مجھے فرہاد کیجیو  
دشمن کے دوست ہم ہیں جو ماگئیں ہیں یہ [دعا]      یارب دل خراب [کو] باو کیجیو

زاہدا زہدا [سکو کہتے] ہیں      دل میں کچھ ہے زبان میں کچھ ہے  
دل مرا [درد] سب سے [ہے] ممتاز      [آن میں] کچھ ہے آن میں کچھ ہے

[صا] ف آئینے سے ہوا روشن      مونہ ہی دیکھے کی جگ میں الفت ہے

لے دونوں سٹوں میں جگہ چھوٹی ہوئی ہے

مُریاچی

یوہیں ہر دم [جو اشکباری] ہوگی  
تپڑول کی یہ بے قراری ہوگی  
[تو ہی بے رحم کر ملک اسکا نصیب  
کس طور سے زندہ گی ہماری ہوگی]

## ممنون

تخلص و [کس] می شناسم  
اول میرا منت [علی] سلمہ اللہ العلی وے سید زاوہ [ایست] نیک نہاد از بدہ [عظیم] آباد  
یک چند جہت تحصیل علم وارد حضرت دہلی شدہ [و] دگاہ گاہ فکر ریختہ [میفرمود] و شعر [خو] د باصلاح شاعر  
سیاۃ مشحون میر فرزند علی موزون می رسانید [الافعل] معلوم نیست کہ از دور زمانہ حالش بچہ انجاسید این  
[شعرا] و گفتہ ے

ممنون (۱)

اے وائے کہ تیرے لیے اس خاک نشیں کو  
جوں باوسلیہ پھرتی ہے گھر گھر تپش دل  
ووم میر نظام الدین سلمہ رب العالمین خلف الصدق [ق] میر فقر الدین منت علیہ الرحمۃ وے  
جوانے است شیریں سخن واقف اکثر اصول این فن سلیس گفتار [فصیح] زبان نیکی کردار عذوبت بیان در سلک  
شعراے پائے سریر خاقانی انتظام و بقدر شتا [سی] و دیدہ وری حضرت ظل سبحانی بخطاب مستطاب فخر  
الشعرائی عز و احترام داشت و [موافق] طبع شکی پسند بادشاہی بدیہ ہم از سر انجام نی یافت حسب الحکم  
ارفع علی قمۃ بر شتہ نظم کشید [ہ] و بدرجہ قبول خاطر ظل الہی رسیدہ فیض سخن از پیر والا قدر خود بودہ [از  
چند ...] استعفاے خدمت حضور فیض گنجور نمودہ بخص [کلام این چہل] و دو بیت [از سخنان آن صبیح

ممنون (۲)

البيان است ے

دور فلک میں کس کو نہیں مے کشتی کا ذوق  
رکھتا ہے ماہ یا [ت میں] ساغر بلور کا  
ممتوں بربگ مصرع [سودا جو دیکھیے  
ہر سنگ] میں شمار [ہے] اوسکے ظہور کا

بکہ وقت گریہ [پیش چاہم] وہ مہ پارہ [تھا]  
پر چلا جو [اشک] سو پہاں اختر سیارہ تھا

بیبا [ن] ذوقِ زخیم [خجر قاتل] نہیں رہا  
کیوں بزمِ میں جھکی جھکی [آنکھیں تھیں کل] اگر  
دل چاہیے تڑپھٹنے کو [سودل نہیں] رہا  
چتون [میں کوئی] بوسے کا سائل نہیں رہا

رات [تم] [بن نہ نک] اسودہ [میر] مہجور ہوا  
چاندنی [مار] گئی اس دل زخمی کو راست  
رشتہ بسترِ راحت دم سا طور ہوا  
پرتوانداز یہ کس کا رخ پر نور ہوا

پسینہ ہے یہ جگر ہے یہ دل ہے بسم اللہ  
کسی کے ہونٹ کے ہلتے ہی بس تمام ہے  
اگر خیال ہے [تلوار] آزمائے کا  
ملا مزا نہ ہمیں گالیاں بھی کھانے کا

نام جانے کا نہ لے یا رکھ مر جاؤں گا  
ہے یہ گریہ بے صوفیہ تو اس محفل سے  
تیرے بے درد لگا تو کہ اگر محشر میں  
خوب اس کشور ہستی میں عسیرا [نہ پھرا]  
سنتے ہی نام سفر جی سے گزرجاؤں گا  
ہو کے آخر ہی میں جوں شمع سحر جاؤں گا  
مجھے پوچھیں گے ترا نام مگر جاؤں گا  
اب ہے ٹک قصہ عدم یعنی کہ گھر جاؤں گا

کوئی [کدے] [تیز] رونا قہ نشیں سے یوں پکار  
دیکھ [انکھیں سیلی] کہ سوسو بار بوسے کے لیے  
عرض بیتابی دل میں نے جو کی چھاتی سے لگ  
ہم رہے اے موج خیز فتنہ اس گرداب [میں]  
چل بسا سر لشکر اہل جنوں ممتو [ن] کہا [ن]  
گر کے اب ایک ناتواں دنبال محل رہ گیا  
لا کے وہ مونہہ کو مرے مونہہ کے مقابل لگیا  
وہ لگے کہنے کے لے ابوتر [ن] دل رہ گیا  
کشتی امید ٹوٹی دور [سا] حل رہ گیا  
آج اس وادی میں کچھ شور سلسل [رہ] گیا

وہ تفتہ جگر ہوں کہ دم و رخ سے اب تک  
[ن] [ن] [ن] گرم اپنے کی سوزش کہ ہوا جذب  
کب سے نہ تفتہ بیکہ لٹتا ہے گھسا مفت  
ہے گرم مرے [خجر] [ن] کا لوہا  
بن قطرہ آبِ آپ [کے پیکان] کا لوہا  
آ [ہنگر] تدبیر کی سوہان کا لوہا

تسم لب غنچہ کو دیکھہ روتا ہوں  
نہیں بچا مرض [عشق] سے کوئی ممنون  
کہ ٹھیک رنگ ہے اوس خندہ نہانی کا  
ہمیں دروغ بہت ہے تری جوانی کا

جگر کے دود سے رنگیں نشان آہ کیئے  
ہجوم بوسہ وہاں یکے واہ اسے لب شوق  
دل شہید کے غم میں علم سیاہ کیئے  
کہ نیم رنگ جو عارض ہوا [بک] نگاہ کیئے  
ہزار خرقہ و عمامہ ہوں خراب جو آئے  
قبا وہ کھولے ہوئے اور گج کلاہ کیئے  
غلط کہ صرف خرابی ہے گردش شب و روز  
کہ گھر کے گھر تری آنکھوں نے تباہ کیئے

اضطراب دل ذرا فرصت کہ لوں بوسے کئی  
قتل کر بیتاب کو اپنے کہ سے یہ کیمیا  
پھر لب معشوق سینے میں کسی کا [تیرا] ہے  
یعنی گر سیما ہو کشتہ تو پھر اکیر ہے  
ہم کو رونا آئے ہے ممنون تجھ کو کیا ہوا  
دہم [کیوں] نگ پتیرے بھلا تغیر ہے

دلے سب داغ ہیں ایک آگ لگانے والے  
بچتے جی داغ تو دیتے ہو بہت [پر] پس گ  
جو مرے پہلو میں بیٹھے سو جلائے والے  
[تو چٹکنے دے ذرا غنچوں] کو اسے کہتے گل  
میری تربت پہ نہ دو پھول ہولانے والے  
رؤنگ اوس عطر گریباں کی سنگھادی [اوستے]  
چٹکیوں میں شے تجھے [ہم بھی] ہیں اور آنے والے  
طلح [خفتہ نہ بیدار ہوئے] اپنے کبھی  
ہم زخود رفتہ نہیں آپ میں آنے والے  
دل جو سلگے ہے ایدھر سے ہے نکلتا کچھ دود  
گو یہ نالے تو ہیں سو توں کے جگانے والے  
پاؤں ممنون نے نکالے ہیں بہت دیکھو تو  
چاک پہلو کو [نہیں ہم تو سلائے] والے  
کیا دل کوئی [اوس] قاتل بے باک سے باندھے  
ہیں بھی اس شہر میں نہ خیر بنانے والے  
جو ذبح کرے اور نہ فراک سے باندھے  
رندوں سے ملے [ان کے تاساتی بے رحم  
چلا کوئی جا کر شجر تاک سے باندھے  
کچھ درو کی لذت ہے فراموش کوئی [اسب]  
الماس کا سودہ جگر چاک سے باندھے

ورق ۳۰۴

سہ ممنون کہ (۱۰) سہ میں ہیں سب ہم بھی ارا نیو اسے ۱۰۱

مرباعی

کے کہوں [تہا]ئی و بد روزی کو جز داغ کوئی نہیں جگر سوزی کو  
کوئی غمخوار گاہ گاہ ہے جوں تیسر پہلو میں جو سیٹھے ہے تو دل دوزی کو

## ممنّت

تخلص میر قمر الدین مرحوم والد ماجد میر نظام الدین ممنون است سلمہ ربہ وسے از سادات قصیدہ سونی بیت و  
مرد صاحب رتبت سخن سنج شیریں گفتار شاعر عدوت شعار نگفتہ پرواز فصاحت نشان معنی طراز بلاغت توانان  
بود بر کتب متداولہ نظم و نثر نظر مستوفی داشت و در شعر گوئی [بیشتر ہمت بہ صنائع بدائع می گماشت بیرون  
از دیوان مردف فارسی کہ مشحون انواع سخن است کتابے چند در نظم و نثر مانند شکرستان در جواب [گستاخ] ان  
شیخ شیراز قدس سرہ و مثنوی [در] جواب سحر حلال کہ ذو بحرین و ذو [قا] فیتین و بعنعت تجنیس یا [د] گار اہلی  
شیرازی [رو] ح السدر [و] حہ تصنیف نمودہ و فیض سخن طرازی فارسی از جناب افاضۃ انتساب بکلمتہ سنج روشن  
تقریر میر شمس الدین فقیر عفی اللہ عنہ [بر بودہ] و در [ریختہ] گوئی نسبت تلمذ بہ قیام الدین علی قائم داشت اما باین  
شغل ہمت عالی خود بسیار کم می گماشت در [و] اہل حال بمصاحبت نواب معلّم [القاب] ب عا د الملک مرحوم  
سرافخار با سمان می سودا زان پس و مرست بیعت بدست حق پرست حضرت فخر العاشقین مولانا محمد فخر الدین  
قدس اللہ سرارہم دادہ مثال خلافت حاصل نمود در آخر [رخت] سفر بدیار شرقیہ کشید اتفاقاً قاسم محمد چاندان  
سراپا نقصان ہمسفران فصاحت زبان در یک گردون تابلہ لکھنؤ رسید جامع المتفرقین و برادر اندک فرصت  
بوطن مالوف رسانید و آل میر [مید] ان سخنوری در ہماں [نو] ارج توطن گزید و بوساطت میر محمد حسین کہ از اجلہ  
فضلا و ارباب ... ظاہری بود نقش مرادش بسید درست نشسته بسرعت ہرچہ تمام تر بمدارج علیاے  
دنیوی ارتقا فرمود و یہ سفارۃ حیدر آباد شتافتہ قصیدہ در مدح ناظم آنجا گفتہ مبلغ پنجہزار روپیہ برسم جہانزہ  
[اصل] نمود گویند اما باور نمی آید کہ در آخر قال حاشش بدیار شرقیہ و گرگوں گشتہ [بود در قاصدہ نے نمونہ گرفته  
می بردن مالید و ازین ہادر گذشتہ] رسالہ در وصفیہ اوام اللہ برکاتہم نوشتہ در ایام بودن حضرت دہلی

۱۔ مرزا محمد فخر کین و... لیکن اصل نسخہ میں مرزا محمد فخر کین کو کات کر اسی قلم سے "میر محمد حسین کہ از اجلہ فضلا و ارباب ... ظاہری  
بود" حاشیہ پر اضافہ کر دیا گیا ہے +

انیں چیز ہا پنج در پیرا موشن نی گشت [ابا بلوران بہ تقیہ] تشییش نسبت [میکروند] ولس والدہ اعلم حقیقتہ  
الحال کہ اینہا از افزا حودان است یار است بہر حال در کلکتہ برحمت حق پیوست خدائش [بیاد نزد] ایر پنج بیت  
منجد سخنان آل مرحوم شیریں گفتار است سے

مدعی اوس سے سخن ساز بسالوتی ہے  
آہ آہ کثرۃ دل غم خواباں کہ مدام  
میری ہی طرح جگر خوں ہے ترا مدت سے  
تہمت عشق عبت کرتے ہیں جھکو منت  
پھر تنکو [یہاں شفقہ مایوسی سینہ]  
صفحہ سینہ پر از جلوہ طاوسی ہے  
اسے خاکس کی سچے خواہش پاپوسی ہے  
ہاں یہ سچہ ملنے کی خواباں سے تو ایک تھی ہے

۳۰۵۱

ہم سے وہ جوشش [وہ] الفت دور کی  
آپ کو سو بھی نہاٹت دور کی

### منتظر

تخلص در ویش زادہ ایست سعادت التیام نور الاسلام نام نیا گانش در ویش صاحب قال و حال بدوند  
خودش ہم لباس [صلا] ح و تقویٰ لبس است گونہ تحصیل علم ہم نمودہ و از سکتہ بلکہ تکلفی است و شاگردی  
میاں غلام ہمدانی مصطفیٰ فرمودہ این پنج بیت از گفتہاے اوست سے  
ایک یہ عرض ہے صاحب مری [تقصیر معاف] پائی [گر رہے کیپے تو غلام آج کی رات

[ہمارے] جی میں [یہ تھازہ رکھا] کے سو رہیے  
و [سے یہ ڈر] ہے نہ تہمت ہو یا اسپنے پر

صدمہ جوش ہجر کا یا [و] آئے ہے جھکو  
پیدا ہوئی [کچھ] جھکونی طرح کی وحشت  
[ایک] دو ہیں پر ہری [سی کچھ] آہا سے ہے جھکو  
نے شہر [نہ صحرا نہ چین] بھائے [سہ] جھکو

ہے روز [حشر] یکھنے کا [شو] ق گر تھجے  
اے منتظر تو اپنی شب انتظار دیکھ

## منصف

تخلص منصف علیخان عظیم آبادی است و [اندا] فاعلہ آل نواح و بسیار مرد قابل و زبان دان صاحب شعر و فصاحت بیان واقع شدہ اکثرے از کتب متداولہ فارسی از بر نمودہ و بعضے رسائل عربی ہم تحصیل فرمودہ گوئے از علوم شعر بہرہ ور [و] برخے از قواعد عروض و قوافی با خبر است خیال خام مہوسی خیلے در سری پرزد و نقوش احضار اجنہ ہم می نوید بیشتر شعر فارسی موزوں می فرماید [و] اظہار تلمذ نظام خان متجز علیہ الرحمۃ می [نما] ند بنا بر کسا و بازاری بہ معلی ایام بری بردایں نہ شعر کہ نسبت بوسے دارند بہ تحریری رسد سہ

یعقوب تنک حوصلہ مت جانو بمکھو      تا حشر مرا [ے] اشک کا طوفان رہے گا  
گر عشق مرا یہ ہے تو پھر دست جنوں سے      دامن رہے گا نہ گریبان رہے گا

قیمت میں خدا جانے کس کی [ہے] شہادۃ      پھرتا ہے [وہ] کافر لیئے [تلو] اربغل میں

خیال جاوے ترا کیونکے میرے سینے سے      جدا ہوا ہے کہیں نقش بھی بگینے سے

[کھڑا] ترا خور [مشید] ہے اور ابرسیہ زلف      [ہے] اختر تابندہ ترے کان کا موتی

اگر پاؤں پڑوں بولے جھڑک کر      پرے ہو دور ہو کیوں سر چڑھا ہے

عوض لطف کی جفا تو نے      خوب کی بے وفاد فاقو نے  
قطعہ

جی دھڑکتا ہے ہاے قاصد نے      نامہ جب اوسکے تیں دیا ہوگا  
پڑھ کے احوال زار منصف کا      در جواب اوسنے کیا کہا ہوگا



# منیر

## اول

تخلص سے کس میدانم

منیرا

جوانے نمکنت القیام میر آفتاب علی نام و [سے] اگرچہ بلباس عامیاں یہ حقیقل گری ایام بسرچی بردا از غافلان  
شرافت و دودمان نجابت [است] نہایت با غریب و بغاوت با مسکنت واقع شدہ باوصفے کہ از سواد خوانی  
چندان بہرہ نداد در شمرش کیفیتے خوب دارد از شاگردان استاد اکثرے از سخن سنجان عالم شیخ ظہور الدین حاتم  
است تخلص کلا [م] میں سی [و] یک بیت از گفتہاے دے است ۵

چاہیئے اول کفن [سے شمع سر] سے باندھنا	رشتہ الفت نہیں آساں جگر سے باندھنا
کار دنیا ہیچ اور اسباب دنیا بے ثبات	ہے عیث [یا] اپنے دلکو [سیم و زر سے] باندھنا
یاد داسکی اس نگہ کو کیا نظر بندی ہے یا	جو کوئی دیکھے او سے تار نظر سے باندھنا
آگے پروانے کے ہے آسان جل مرنا [و] ملے	نامہ میرے شوق کا مثل ہے پر سے باندھنا
باغبان بٹ کر بنا تارک گل کی کسند	چور باد ی ہے صبا شاخ شجر سے باندھنا
اوسکی زلفوں میں پھسنا دل بھلا کیا ہے ضرور	اور ایک کالی بلانا حق کی سر سے باندھنا
تم جو کہتے ہو کہ عاشق ہے منیر اب اور پر	یہ بنا کر باندھنو سیکھے کیدھر سے باندھنا

شب فراق میں ہے کون یار عاشق کا	نہیں ہے غم کے سوا کوئی یار عاشق کا
ہمیشہ تیغ لیئے اپنے دست رنگیں میں	پھرے ہے تشنہ خوں وہ نگار عاشق کا
تری گلی میں ہمیشہ پھرے ہے اوڑتا ہاے	طرح بگولے کے مشت غبار عاشق کا
یہ انتظار خدا جانے لائے کیا طوقاں	کر گیا دیکھے کیا انتظار عاشق کا

کہاں دماغ جو دیکھے وہ حال عاشق کا	بلا کو اس کی پڑا ہے لال عاشق کا
زکوۃ حق ہی دے ڈال [کیا] ہے اک بوسہ	[نہ کمر تو ر] دیہ پیا [ر] سے سوال عاشق کا

جو [بے سبب] تم اوسے را [تد] ان سنا تے ہو  
پٹے گا کس پہ بھلا یہ و بال عاشق کا  
بتاں کے عشق میں پروانہ وار [جل] بجھنا  
[پہی بڑا ہے] منیر اب [کمال] عاشق کا

کیا ہے آگے [دل] سوزاں کے [شرر] آتش کا  
عشق یوں چاہیئے ہو دل میں ہر اک انساں کے  
آبلے پڑتے ہیں جس جا گرے ہے قطرہ  
یار و شک دیکھو سینے میں کہاں آگ لگی  
یار کچھ میرے تپ دل کی حقیقت مت پوچھو  
جائے اشک آہ نکلتے ہیں منیر انگارے  
یہاں ہر اک داغ جگر میں سے اثر آتش کا  
جیسے ہر سنگ میں اے یار ہے گھر آتش کا  
ہے مرے اشک کے پانی میں اثر [آتش] کا  
دوڑو دوڑو یہ اوٹھتا ہے کدھر آتش کا  
ہے گلاب آگے مرے دل کے جگر آتش کا  
چشم ہے میری کہ جھڑپا ہے مگر آتش کا

شعلہ روشن کو تری یاد جو گدڑی دل پر  
ر [شک] صدا باغ ہر ایک داغ دل اپنا ہے منیر  
شمع ساں سینے میں ایک سیل بہا آتش کا  
جوں غلیل اپنے [یہ گلزار کھلا] آتش کا

تصدق بے ثباتی [کے نہیں] کچھ بیم زدگی کا  
دکھاؤں زخم دل اوس کو تو [ٹانگے] توڑے ظالم  
نیم صبح سے کیا دور ہے یار و جو ایسا ہو  
بتاں تو جمع ہیں لیکن خدا حافظ ہے مجلس کا  
تری زلف تو کی کیفیت سے اے پیائے یہ دل میرا  
منیر اس واسطے کرتا ہے سیر باغ اے یار و  
گرہ میں باندھ کوئی کیا در شبیم کو لے جاوے  
جراحت پر [ہنک چھڑکے] اوٹھا مریم کو لے جاوے  
[منیر یا تو] کی [بند] کی حاتم کو لے جاوے  
غضب سے گر چڑھتا آستیں وہ [تند خو] آوے  
ابھی درخف ہووے جو اوسیں ایک مو آوے  
مگر شاید محبت کی کسی بھی گل سے بو آوے

### سرباعی

دنیا داری ہمیشہ دل ریشی ہے  
آزادہ و وارستہ و فرد فاسخ  
پابند عیال و مال اور خویشی ہے  
دیکھا تو یہاں عالم درویشی ہے

## دوم

جوان سعادۂ نشان مسمیٰ خواجہ آفتاب خان و سہ خواجہ زاہد ایت نیک دین شاگرد سعادۂ یار خان نگین

ایں دو بیت اندواست سہ

جی چاہتا ہے زلف کا تیرسری نبیاں کریں گنگہی کے دانست توڑ کر اپنی زباں کریں

مکتب میں تجھے دیکھ کسے شوق سبق ہے ہر طفل کے وہاں اشک سے آلودہ درق ہے

## سیدوم

سید زاہد خوش آئین مسمیٰ [بہ] میر نظام الدین پدرو الا قدرش کہ شاہ پیر (۱) علی نام دار دم و نیک  
[نہا و درو] یروش نزا ووا [میں میرا] نظام الدین [جو] انے سلیم و فہیم دوستی [دوست] دشمنی دشمن است  
شعرش کیفیتے خوب وارد ایں عاصی بانو [معاصی] شش شعر و سہ اینجامی نگار و سہ  
یوں [خط] او سکویں اے پیک صبا لکھونگا لیکن احوال جدائی [کا] جسد لکھوں گا

تجہ بن شب فراق میری یوں بہر ہوئی روتے ہی روتے شام سے آرزو (ہوئی)  
آبا سمت تار پہ چسبم وہ شہسوار کاوش ہمارے دل کی [بنو] ع و گر ہوئی  
دم کر شتاب سورہ حین پڑھ کر اے منیر تجا کسی پری کی ہے شائد نظر ہوئی  
قطعہ

تہا یہ کٹے گی کیونکے منزل اس پاؤں میں پڑ گئے ہیں چھالے  
کہد بچو سلام رفتگان سے اول ملک عدم کے جانیا والے

## منجھو [خان] رحوم

پسر دو [م] حکیم عسکری خاں عفی اللہ عنہ و برادر کو پیک حکیم بوعلیناں سلمہ الرحمن تخلص بہ سرحد  
تحقیق نہ پیوستہ گاہ بہ ندرۃ [یک] دو شعر موزوں کی کرد ایں مطلع ازان آں مغفور است سہ

اوس لب لعل [سے اب] لگ لگی ہے دل کو چشمہ خضر سے یہ آگ لگی ہے دل کو

## [منور]

تخلص دو کس میدا تم یکے ازاں بہ تکرار انشاء اللہ تعالیٰ می نگارم و دیگرے سید زادہ ایست خوبی  
التیام می منور علی نام خوش طبع شیریں زبان کشادہ رو عذب البیان صاحب شعور یکسر سرور این مطلع ازواست ۵  
اسب یہ عالم ہے ناتوانی کا عیش جاتا [رہا] جوانی کا

## منشی

تخلص دو کس می شناسم

### اول

منشی دا

میر محمد حسین [خلف الصدق میر ابو الحسن عرف میر کلن خوشنویس وے از] سا [دست رضویہ شہدی  
الاصل دیلوی المولد است جد کلاشن حضرت دہلی رسیدہ تو] طن [گزیدہ نستعلیق و ثلث و شکستہ درست می  
نگار و در فن انشا پر د] ان [ی و ستے دارد بہ سر کا] ر دولت مدار شہزادہ شوکت پرتوہ مرزا ایمان شکوہ بھیختہ  
منشی گری سرفراز است و بمصاحبت آل [و] الاتیار ممتاز شروع ریختہ کوئی باشارۃ با بشارۃ آل عالی مقدار نمودہ  
و منشی تخلص ہم حسب الانشاء واجب الانقیاد آں قرہ بامرہ سلطنت کبریٰ فرمودہ جوان خوشخونیک رواست و  
ایں وہ شعر ازاں او ۵

ورنہ یہ جی ہوا ہے مرا تیرے دم کے ساتھ  
نکلے ہے دود آہ صریح قلم کے ساتھ

صبح شب وصال ذرا ٹٹھہر کر نکل  
منشی رقم کردں ہوں جب اپنا میں سوز دل

بلا شوخی غنیمت رفتار قیامت ایک قیامت ہے  
سنبھلے کچھ [یوہی] ا [وے دور کی صاحب سلاطنت ہے

نہ چوچ پوس پری کے حن کا عالم کچھ آفت ہے  
جو پوچھا دے لوگوں نے کہ منشی کون ہے بولے

گھر سے جو نکلے ہوا آج [تم] اس تراش سے  
 کو [چٹ] یار کا پتہ جب نہ ملا تو مر گئے  
 آپکو [کچھ] خبر بھی [ہے] دلی مری خراش سے  
 خوب ہوا کہ چھٹ [گئے] روز کی ہم تلاش سے  
 نشی خستہ دل کو ہے عشق میں اوس [پری] کے آ  
 فکر نہ کچھ معاؤ کی کچھ نہ خبر معاش سے

نہ رکھیے دیر سے مطلب اب طوف حرم [کیجیے]  
 بتنگ آیا ہے جی ہستی سے [ٹک] سیر عدم کیجیے

ق

اگر خط بھیجئے اوسکو [تو] پھر حضرت سلیمان کا  
 سوا احوال [دل] اپنے کے نشی نے اگر [تکلو]  
 یہ مصرع کر کے تھیں ایک شراب لیں قلم کیجیے  
 لکھا ہو حرف شکوے [کا] تو ہاتھ ادا سکے قلم کیجیے

دوم

لالہ مولچند دے کا شت زادہ ایست [با حلم و حیا] آراستہ و بہر [اد] وفا پیر است نہایت کبر و ولعاست  
 خوشخو بسیار با ادب و خوش تقریر شاگرد رشید محمد نصیر الدین نصیر در قلعہ مبارک آمد و رفت دارد و حسب الحکم  
 ارفع اقدس قصہ منظوم میسازد این بیت و ہفت شعر از زاد ہائے طبع اوست  
 سب نے جانا کہ شفق چیر کے نکلا خور [شید]  
 صبح دم او [ڑ] ہر جو [د] ہ سرخ دوش لا نکلا

نشی (۲)

ورق ۳۰۹

دو چار آئینہ اسے رشک مہر و ما [ہ] ہوا  
 تری ہمیشہ سے بھتی رسم بے گناہ کشتی  
 یہ دلی دیکھئے شامت جو زلف سے پھوٹا  
 پر ایک نگاہ [سے] شرمندہ میں نہ گاہ ہوا  
 مجھے نہ قتل کیا مجھے کیا گناہ ہوا  
 تو پھر اسیر [نم] کا کل سیاہ ہوا

مرغ بسمل کیا دل افکار و مضطربن گیا  
 دل ہمارا مہ جینوں کا زبس گھر بن گیا  
 شعلہ آ [ہ] دل سوزاں جو پہچا چسر [رخ پر]  
 [قر] ط نقش بوریا سے اب تو بے ریو و [ریا]  
 چہم خون افشاکی دولت دیکھ نشی [یک قلم]  
 مر [دما]ں ہر اشک یہاں لوٹن کیوڑ بن گیا  
 ساخت دل چاندنی چوک اب سر اسر بن گیا  
 دوہیں شیشہ آ نشی خور شید اور بن گیا  
 [صفحہ مطر] کشیدہ جسم یکسر بن گیا  
 دامن اپنا تختہ گلہاے [احمر] بن گیا

پڑھ نماز اگر جو کچھ پڑھتا ہے خدا سے پاک کا  
[ہے جننا] زہ تیرے ہی یہ عاشق غناک کا  
کرو میں بدلے تجا جس جا کل تزار بخور ہاے  
اوس مکان پر آج جا کر ڈھیر دیکھا خاک کا

ماہ روکش ترے اے طفل فرنگی کیسا ہو  
اوسے [گو] را ہے توبہ پر وہاں کہتے ہیں  
چشم ہے قہر بلا زلف قیامت قیامت  
اسلئے لوگ تمہیں آفت جاں کہتے ہیں  
یہ عجب دور ہے ایک جام ہوا جسکے نصیب  
آج وہ آپ کو جمشید زماں کہتے ہیں

یہ کہہ دو اونسے کہ مصحف کی [کھاتے] قمیں ہیں  
تمہارے روئے [کتابی] کی ہم ہوں میں ہیں  
کبھی نہ یہاں سے ہوں آنا [ا] داس ہوں میں ہیں  
تمہارے پاس تو ہیں گرچہ ہم قفس میں ہیں

یہ عالم پھر کہاں اے دلیران سیمبر دیکھو  
بدلتا ہے زمانہ روپ دیکھو ٹاک ایدھر دیکھو  
سنا ہے آپ ایک ٹھوکر سے مرے کو جلاتے ہیں  
یہ جب اونسے کہا ہے [لگے] کہنے کہ مر دیکھو

بے طرح اپنے مقابل ابرو دریا بار ہے  
ہم کو چشم [مردی] اب تجھے چشم زار ہے  
آئینے میں یہ تیرا عکس رخ گلزار ہے  
یا لگی پانی [میں] آگ اے غیرت گلزار ہے

وقت رخصت کیا بیاں کیجے عجب حالت ہوئی  
تم [او] دھر رخصت ہوئے اور جاں ایدھر رخصت [ہوئی]

دل تجکو دستے زلف [گرہ گیر] کس لیے  
ہاتھ اپنے کیجے پاؤں میں زنجیر کس لیے

آہ قمری کو جو اے سرو ستایا تو نے  
راستی یوں [ہے] کہ کچھ پھل بھی [تم] پایا تو نے

گلشن میں جیکے آپ لب جو کھڑے ہوئے  
پانی میں دیکھے سرو و صنوبر پڑے ہوئے

بے نور ہوا سحر کیا رخ نیکو سے ہے تیرے بے قدر شب قدر بھی کیسو سے ہے تیرے

زخم ہوتا ہے تیرے بسمل کا کہ تیری تیج کا رگر نہ ہوں  
مر گئے ہم تو کیا ہے غم منشی حیف یہ ہے اسے خبر نہ دئی

رق ۳۱۰

منعم

غیر از محمد یار بیگ سا [ٹل] کہ در [آخر ہا] منع تخلص نمودہ بود تخلص دو کس میدا تم  
اول

منعم را

درویشی بویے و فل بقصیدہ پلور در دلن اہل اللہ المشہور بہ مولوی ستر اللہ عاشق پیشہ بہ اندیشہ برقاصہ  
نہ نے کہ سبحانی نام [دا] رد سر خوش داشت اکثر جادو اشعار خود نامش می نگاشت مدتے است کہ عمر شش  
برآمدہ و آل زنکہ بقید حیات دیوانش مانند مرزبان با [خود دارد] در جیتے کہ ذکر آل مرحوم در مجلس میر و در یادریا  
اشک از چشم [د] رباری بارد و قصہ پاکبازیش داستان داستان می سراند گوئند کہ شعر خود پیشہ [از نظر] رنگین  
قدیمی گذرانیدہ و بر خے [بمع] شریف سخن سخن فیض گستر [مرزا جانان ظہر] علیہ الرحمۃ والنظران رسانیدہ  
مختصر سخن این بیت و یک بیت [از ان مغفور کہ نزد سبحانی] یاد است بہ [تحریر] در آ [مدہ] سنہ ۱۰۴۱ فی اللہ  
عنه

چھوٹیں نہ [عشق] سے ہم جینک ہے جی سلا [مت] [نا] صبح تو کیوں [ں] کرے ہے [ہم کو بہت سلامت]

کریں [احو] ال اپنا تجھے ہم انہا [رکھا] کیا طاقت [لگاویں ہات] دامن کو ترے اے یار کیا طاقت

زاد [کو] باغ اور گل و گلزار ہے بہشت  
عاشق کو کب خیال ہے باغ و بہار کا  
رضواں سے کام کیا جنہیں طالب ہیں وصل کے  
ہم کو بس اوسکا سایہ دیوار ہے بہشت  
جنوں کو اپنا دامن کہاں ہے بہشت  
حلاج کے تئیں یہ سوار ہے بہشت

کیوں نہ ہو اب جگ میں اوس کی آبرو  
کیوں کے دیکھے اوس کمال آبرو کی اور  
چھوڑیاں [رفیں] جو مونہ پر سچہ لکھو  
جاگے موتی تہارے کان [آج]

جاکے اولجہا ہے یہ دل اوس لہٹے شانے کی طرح  
دیکھے ہوو گی کیا اب ایسے دیوانے کی طرح

انہوں تھا یہ دل نہ کسی غم سے آشنا  
کیا عشق کا لگا اسے جنجال [بے طرح]

ہوتی شیریں لباب میں گرا الفت  
کسی گار [د] میں نہیں [د] کی بو  
مڑا کا [ہیکو سر] شک فرما  
بیوفائی میں ہیں یہ [سب] استاد

ق

رات بھگو یہ چند محنت و درد  
بعد میرے یہ خانہ زنجیر  
روح مجنوں نے یوں کیا ایشاد  
اب ہے خالی تو کر [اسے] آباد

طریق [عشق میں کہتے] ہیں سخت خطر ہے  
رکھتے [ابو قدم بہنے ہر چہ] بادا بار

کر گی کب تملک فریاد بلبل  
[نہیں گے] رہتے تیرے [کو] منعم  
[نہیں سننے] کا تیرا [با] غلام  
[مقرر ہے] کریں تیرے میاں [د]

[شبنم کو] دیکھو زری گلشن میں سرسبز  
موسم گل میں غربت قید اسے سیاد کر  
کوکین دواں مگر کیا جنوں کی وہ صورت ہوئی  
جب نفاق آباد لوں میں پھر کہاں منعم مزا  
روح ہے بیوفائی نکل [دیکھ زار زار]  
[زنا] ہوا چک ورنہ ہمیں آزاد کر  
گر طلب شہر ہے ایدل تو بھی کچھ ایجاد کر  
کب گرہ میں نیشکر کی دیکھ لے ہوتا ہے رس



## دوم

کائنات بچہ بخوبی النیام ہو پس لعل نام بتازہ مشقی سخن طراز و شعر خود باصلاح محمد نصیر الدین نصیر [می]  
 [ساند] این سہ شعر [بو] سے منسوب است سے  
 پھونکے ایسا نہ ہو یہ خسانہ افلاک کو جھکوا [ندیشہ] ہے آہ آتشیں کے پھول کا

سروشت اپنی میں کیا جانے لکھا ہے کیا آہ یہ کھلا ہم پہ نہ مضمون خط پیشانی کا  
 ہو کے شعلہ جواور ارات یہ دل آہ کے ساتھ چنگ ایک رو سے ہوا پر نظر آ [ئی] وڑتی

## موزوں

غیر انبقال سپرے کے شعر موزوں و ناموزوں رطب و [بانیس] دردمج مما جی سندھیبہ مہرہ در کوچ ہمراہ  
 فیلش انشا کردہ میرفت و او را خوش [می] ساخت و نرو موافقت باو سے می باخت و حسب تقسیم قسمت جائزہ می  
 یافت [و کفایتی ہم مقرر شدہ بود] کہ در ایام د [و] الت و وصول می نمود تخلص [سہ کس از سخن گوین رسیدہ سے

## اول

سید سے بود بزرگ ذات ستودہ صفات حکیم [فضل و علم آرا] اسنے بزیور عقل و ہنر پیراستہ در [عہد آسودہ  
 مہر] حضرت فردوس [آرام گاہ طاب القدر ترہاہ] [کہ نام نامی آں] بزرگ بایں خورد ز سیدہ و بر اسم سائی آں  
 صاحب [در آشت ایں بے بضاعت مطلع نہ گردیدہ شعرش برودید [شاہ] مبارک آبرو و شیخ شرف الدین [مستون]  
 و بالجملہ حسب [رو] ارج آنوقت سعادت مستون است [ایں] و شعر از گفتہا سے آں مرحوم رحمت ایزدی [کہ]  
 بایں احقر رسیدہ بہ رشتہ تحریر کشیدہ منہ عقی اللہ عنہ سے  
 زرد ہوئے بن نہ دیکھا ہم نے کچھ رو سے ہی پل ہی پایا جہاں میں تجہ زنج کو سیو کہ

اگرچہ خوش کمر موزوں بہت ہیں فدا سے جی میرا اوس موزیاں پر

دوم

میر فرزند علی سامانوی سے شاعر سے است و پیشق شیریں گفتار خوش خلق خوبی کردار شگفتہ رونیک خوش  
خلیق یار باش صحبت [دار پاکیزہ] معاش فصاحت نشان [خوش] تقریر شگارد میر شمس الدین فقیر بہر دوزبان سخن  
گوئند [در برد] و میدان ترش ہمت [ید] دیوان فارسی و ریختہ مشحون انواع سخن سر انجام دادہ و تصانیف [د] دیگر  
ہم از دہ صفحہ دہر تبت افتادہ مدتے است کہ بہ بلہ لکھنؤ طرح اقامت آفندہ ایام بصری بردایں پنج شعر سے  
کہ بدست افتاد [۱۵] بیجا تبت ہی [فتد] منہ سلمہ ربہ سے

جب آپ سے ہوا گم تب تجھ تلک ہیں [پچا] کھویا نشان اپنا پایا نشان تیرا

اوتہ خوش چہنوں کہ ہم بندے ہیں اس تاثیر کے اپنی مجلس میں ابھی [نکودر تھا با دام کا]

تیغ ابرو سے کھو مونہہ کو نہ موڑا ہرگز [عشق بازوں میں یہ دل صاحب جو] ہر نکلا

نگس کا پھول نیچے نائے [میں یا ر کو] معلوم تا کرے وہ مرے انتظار کو

یار ہے چہت [چڑھا ہو] ابھی ہیں [ہم] او [اس سے] ذکر [کراؤں] کا ہمنشین [وٹھا] نہ ہمارے پاس سے

سید سوم

[راے] چھتر سنگھ دے از کایتان حضرت دہلی است بہ دیوانی نواب [غفران مآب] معتمد الدولہ یعقوب  
علیخان بہادر عز امتیاز داشت میگوئد کہ نبیرہ منشی مادھو رام و در بجا کہا ہم مہارتے دارم حاصل کہ مرد خوبی آما و بہر  
دوزبان سخن پیر است اس پنج بیت او گفتہ سے  
بیت ابرو کو تیرے دیکھ کر اے مطلع حسن  
جو تیرے کو چہ سے نکلا سو غزلخواں نکلا

گلی میں اوس پریر کے بنا کر [ایک] مکان اپنا چلے ہیں اوس جہاں میں چھوڑا ہم بھی [یہ نشان] اپنا

دوستی سا [دہ] رو کی آئینہ وار آبرو خاک میں ملاتی ہے

بلبل چمن میں آج جو بادِ سحر گئی کچھ کان گل کے تیرے ہی شکوے سے بھر گئی

پڑیں اس رونے پہ [پتھر] کہ نہیں ایک شکر کوئی یا قوت نکلتا ہے کوئی گوہر ہے

## مہجور

تخلص تازہ [مشق] است نوحوان سعادۃ آئین مسمی بہ محمد صدر الدین اصلش از خط کسٹمیر بہشت نظیر و  
مسقط الراسش این گلزمین بہشت تزیین نسبت تلمذ بہ [شا] عرفصاحت مشحون میر نظام الدین [ممنون]  
دارو گاہ گاہ شعر ریختہ بر دے کار [آردا میں سہ] بیت اور است سہ

یک تبسم [پر چکے تھا یہاں ہمارا] بھا  
عزم خوریزی کا کر کیوں تو قاتل رہ گیا  
تو [اگر اے شانہ] تجھے تو ذرا کیجو سراغ  
دلربا [کے کا] گل [پر] پیچ میں دل رہ گیا  
کس طرح [تجھ] رتختے ہو [گی] راہ عشق طے  
پہلی ہی منزل میں تو تو پاسے در گل رہ گیا

## مہلت

تخلص مرزا [ا] علی است و [سے عز] یزے خوشگوار سکتہ بلدہ [لکھنؤ و مرے صاحب خبرۃ از شاگردان یہاں]  
[قلند] زخشن جراث [ا] بسیار خلیق و خوش اختلاط و نہایت گرمجوش و نیک ارتباط است ایں [د] و شعر او گفتہ سہ  
گر یاد گلرخوں کی تہ خاک کیجیے  
مرنے کے بعد بھی نہ لٹی دل کی یہ طیش  
تو قبر میں بھی تن پہ کفن چاک کیجیے  
آرام زیر خاک بھی کیا خاک کیجیے

تخلص سخن سخن طبع زکی میر محمد تقی است اصلش از مستقر الخلافه اکبر آباد و دودمانش و در اکثره از ایام  
عمر گرامی در دار الخلافه شاه جهان آباد صاحبها الله عن الشر و الفساد است [د] را آخر بایه بلد [ه] لکھنؤ [ط] راج افانته  
افکنند [ه] بصیغه شاعری بموجب مبلغ [فا] صدر و پیوه لازم سرکار دولت [را] رنواب [غفران] ماب [د] زیریا الممالک  
اصف الدوله یحیی خان بهادر گشته پسر شوهر مشیره سخن پرداز بدیده گو سراج الدین علیخان آرد و است نسبت تلمذ نیم

بجواب افتاده انتساب قان مشارالیه وارد امانتا بر نخوتی که در رسدش جا گرفته ازیں امر که فی الحقیقه فخر سے است  
ابو کلی بمیان آرد از کبر و غرورش چه بر طرازم که جد سے ندارد و از نخوت و خود سریش چه بر نگارم که سینہ قلم حقایق رقم  
می نگارد بر شعر کے گریہ اعجاز باشد و کلام شیخ شیراز باشد سر ہم نمی بنیاند تا به تنهین خود چه رسد و به سخن احمد سے  
اگر چه معجز طرازی بود و گفته اہلی شیرازی گوش ہم فرامی دارد امکان چہ بہت کہ حرف آفرین بر زبانش رود در  
تذکرہ خود ہمہ کس را بہ بدی یاد کرده در حق اشاعرشان جلی المتخلص بہ ولی نوشته کہ و سے شاعر سے است از شیطان  
مشہور تر و بسزای سے این کردار ناہنجار از کمترین شاعر بواجبی یافته کہ و سے ہجو ہائے متعدده او گر [۵۵] کہ بعضے  
از ان بغایت رکبک و پرده [در] افتاده و قطع نظر از تذکرہ اثر در نامہ ہر شتہ نظم کشیدہ کہ در ان خود را از دہائے موم  
خوار و شعر سے دیگر را حیوانات مسکین و خوار قرار داده و در جواب آل از ہر سخن ساز صاحب امتیاز ہجو سے  
در بہائت رکاکت بر و سے کار آید

### حکایت

در مجلسی کہ اثر در نامہ انشاء کرد اتفاقاً قیل ازیں بسبع میاں محمد امان نثار قصہ اثر در نامہ گفتن رسید و سے  
بلو شتہ نشسته در ہماں مجلس غزلے موزوں نمود و بعد خواندن و سے اثر در نامہ را بدورہ [خود آ]ں غزل را بہتر  
شد و مدائشا فرمود و در مجلس غوغائے عجیب و غریب بر (خاست) و بہ محمد تقی میر رسید آنچه رسید مقطع آل غزل  
بنابر تفریح یا راں در اینجا مرقوم گردیدہ

یکسو

حیدر کرار نے وہ زور بخشا ہے نثار  
ایک پل میں دو کروں [اثر در کے] کلے چیر کر  
بر این مقطع اہل مجلس ہزاراں ہزار آفرین کردند کہ فی الحقیقہ بر اثر درنا [مر] بلکہ بر قائلش صد ہزار نفرین  
بود بہر حال از بہنا در گذشتہ میگوئم و حق نمی پوشم محمد تقی میر [شا] عر سے است بے [نظیر] و سخن سنجے است  
فوق تقریر عندلیب خوش نوا سے باغ فصاحت بلبل ہزار داستان گلزار بلاغت شیرین شہ سنجوری ہر ہر صحرے  
ہنر گستری شہسوار عرصہ سخن طرازی فارس مضمار نکتہ پرداز یجاد و کلام معانی آفرین سحر بیان صنائع بدائع آگین  
میر اقلیم شیریں زبانی ویر قلم و عذب البیانی طرز گفتارش بے بدل انداز اشعارش ضرب المثل زعم بعضے آل کہ  
سراد شعر سے فصاحت آما مرزا محمد رفیع سودا در غزل گوئی سخن بوسے زسانیدہ اما حق آنست کہ ع

مہر [گلے] را رنگ و بو سے دیگر است

مرزا دریائے است بیکراں و میر نہر ہے است عظیم الشان در معلومات قو [اعد فن] میرا بر مرزا برتری است و  
در قوت شاعری مرزا را بر میر نہروری لمخص کلام و دواوین متعددہ مملو بہر گونہ سخن و مثنویات متوفرہ مشخون چندیں  
جہتائے بدائع فن بر صفحہ روزگار ثبت فرمود . . . . . شعرا از اشعار بلند رتبہ آں استاد مسلم الثبوت اہل الصاف  
رقم زدہ کلک و قانع سدک این خوشہ چین خرمین اہل سخن نمود منہ سلمہ ربہ سے

مہر کی تجسے توقع تھی ستمگر نکلا موم سمجھے تھے تھے دلو سوچتھ نکلا  
اشک تر قطرہ خون نخت جگر پارہ دل ایک سے ایک تم آنکھ سے بہتہ نکلا

کسا نشے میں بو پگڑی کا بیچ اوس کی میر سمندر ناز کو ایک اور تازہ یا نہ ہوا

جو اسے فاسد وہ پوچھے میر بھی ایدہ کو چلتا تھا تو کہیو جیب چلا ہونیں تو اوس کا جی نہ کھلتا تھا

کیا کہیے عشق حسن کا آپ ہی صرف ہوا دل نام قطرہ خون یہ ناحق تلف ہوا

مے گلگوں کی بو سے بسکہ میخانہ مہکتا تھا لب سا غریہ مونہہ رکھ رکھ ہر ایک [شیشہ بہکتا] تھا

ایک پارہ جیب کا بھی بجائیں سیا نہیں وحشت میں میں سیا تو کہیں کا کہیں سیا

وٹھوں نہ خاک سے ہیں کشتہ کم نگاہی کا دماغ کس کو ہے شہر کی داد خواہی کا  
بے لب نمکیں علاج میرا پر بے مزہ ہے مزاج میرا

کیا کہوں میں میر اپنی سرگزشت ابتدا سے قلم میں وہ سو گیا

لیتے ہی نام اوسکا سوتے سے چونک اٹھے      ہے خیر میر صاحب کچھ تم نے خواب دیکھا

عہد جوانی رور و کاٹا پیری میں لیں آنکھیں منہ  
پوچھتے کیا ہونم سے یار و میر کے د[ین] اور نہ بگ

دیوانہ پن ہمارا آنکھیں یہ رنگ لایا      بودیکھنے کو آیا ہاتھوں میں سنگ لایا

خاں مجہ مست بن یہ شہد قتل نہ دیکھا      مے گھاؤں کا شیشہ بچکیاں لے نیکے رو دیکھا

خواب میں شب پاؤں اپنے دوست کے متا تھا      آنکھ دشمن کھل گئی سو ہاتھ مست رہ گیا

مسجد میں امام آن ہوا آسکے کہاں سے      کل تک تو یہی میر خراب است نشیں تھا

کسی وقت پائے نہیں ہم اوست      بہت میر نے آپ کو گم کیا

ٹمک میر جگر سوختہ کی جد خیر سے      کیا یار بھر و سا ہے چراغ سخری کا

شام سے کچھ بھی سا رہتا ہے      دل ہوا ہے چراغ مفلس کا  
دن ز آنکھوں سے کھل رہے ہیں سب      دل [بھی] اوستہ ہوا ہے زلزل کا

قامت تھکدہ رنگ شکستہ بدن نزار      تیرا تو میر غم میں عجب حال ہو گیا

لے آنکھیں درہر و نذر، مگر کلیات طبع کلکتہ میں، آنکھوں '۳۳' اور آنکھوں سے کھل رہی ہیں '۳۴' ایضاً لے ہاتھ، کلیات،

یہ تاب جی کو دیکھا دل کو کیا ب دیکھا  
جیتے رہے تھے کیوں ہم جو یہ عذاب دیکھا

سو کھٹے ہی آنسوؤں کے نور آنکھوں کا گیا  
بجھ ہی جاتے ہیں دیے جوق سب روغن جلا  
اگ سی ایک دلیں سلگے ہے کبھی بھر کے تو میر  
[دیکھ] میری ہڈیوں کا ڈھیر حول ایندھن جلا

مر چلے بے قرار [ہو] کر ہم  
اب تو تیرے تئیں [ا] رہوا

لگتی نہیں ہے دارو ہیں سب طبیب حیراں  
ایک روگ میں بسا باجی کو کہاں لگایا

پوچھو تو میرے کیا کوئی نظر چڑھا ہے  
چہرہ او تر رہا ہے کچھ آج اس جوان کا

ہمارے آگے جو تیرا کسی نے نام لیا  
قسم جو کھائے تو طالع زلیخا کی  
دل ستم زدہ کو ہم نے تھام تھام لیا  
عزیز مصر کا بھی صاحب ایک غلام لیا

کیوں کے نقاش ازل نے نقش ابرو کا کیا  
کس طرح سے مانے یارو کہ یہ عاشق نہیں  
کام ہے ایک تیرے مونہ پر [کھینچنا] شمشیر کا  
[رنگ] اور اجاتا ہے ٹک چہرہ تو دیکھو میر کا

روے عرق نشاں کوئیں [پوچھ] گرم مت ہو  
اوس گل میں کیا رہے ہے جس کا گلاب نکلا

میں نہ کہتا تھا کہ مونہ کر دل کے اور  
میر کس کو اب دماغ گفتگو  
اب کہاں وہ آئینہ ٹوٹا گیا  
عمر گزری ریختہ چھوٹا گیا

اتنی [گذری] جو تیرے ہجر میں سوا اسکے سبب  
صبر مرحوم عجب [موس] تنہا بی تھا



ہم فقیروں سے کج ادائی کیا  
آن بیٹھ جو تم نے پیار کیا  
سخت کافر تھا بنے پہلے میر  
مذہب عشق اختیار کیا

لے گئی صبح کے نزدیک مجھے خواب اے ولے  
آنکھ اوس وقت کھلی قافلہ جب دور گیا

نمود کر کے وہیں بحر غم میں بیٹھ گیا  
کہے تو میر بھی ایک بلبل تھاپانی کا

گلی میں اوسکی گیا سو گیا نہ بولا پھر  
میں تیر میر کر [اداس کو بہت پکار رہا

دل کے تیں آتش ہجراں سے بجایا نہ گیا  
گل میں اوسکی سی جو بو آئی تو آیا نہ گیا  
کاو کاو مژہ یار و دل زار و نزار  
دل میں رہ دل میں کہ معمار قضا سے انتک  
تیر [مت] عذر گریباں پھٹے رہنے کا کر  
گھر جلا سمنے پر ہم سے بچایا نہ گیا  
ہم کو بن دوش ہو یا رخ سے لایا نہ گیا  
گتھہ گئے ایسی شتابی کہ چھڑایا نہ گیا  
ایا مطبوع مکان کوئی بنایا نہ گیا  
زخم دل چاک جگر تھا کہ سلایا نہ گیا

اب تو جاتے ہیں میکدے سے میر  
پھر ملیں گے اگر خدایا لایا

اس صحن پر یہ وسعت اللہ سے تیری [صنعت  
وہ تو مٹا گیا تھا تربت بھی میر جی کی  
معمار نے قضا کے دل کیسا مکان بنایا  
دو چار اینٹیں رکھ کر پھر میں نشان بنایا

خوش رہا جب تنک رہا جیتا  
میر معلوم ہے قلم در تھا

حسرت اوسکی جگہ تھی خواہیدہ  
میر کا کھول کر کفن دیکھا

تو یوں گالیاں شوق سے غیر کو دے ہمیں کچھ کہیگا تو ہوتا رہے گا

خدا کو کام تو سونپے ہیں میں نے سب لیکن رہے ہیں خوف مجھے وہاں کی بے نیازی کا

دیکھ آدھی کو یار ہوا مونا ناز کا خانہ خراب ہو جیو آہنہ ساز [کا]

[میں شعر سرقہ نا] صر علی است اما خوب بستہ وے گوئدے شوخ لیلی زادہ ام را طبع مجنوں کردہ است دست خواہم زویدایان سکندر روز حشر

چشم بہنے سے کھجور بہتی نہیں کچھ علاج اے میر اس نا [سٹو] رکا

کئی دن سلوک و داغ [کا] میرے درپے دل نہ تھا کھجور در دھکا کھجور داغ تھا کھجور زخم تھا کھجور داغ تھا

شہر عالم اوسے بین محبت نے کیا ورنہ مجنوں ایک خاک افتادہ ویرانہ تھا

[یہ] اتصال اشک جگر سوز کا کہاں روتی ہے [یونٹو] شمع بھی کم تمام شب

دریا میں قطرہ قطرہ ہے آب گہر [کہیں] ہے میر موجزن ترے ہر یک سخن میں آب

اس لیے عشق میں نے بویا تھا تو بھی کہنے لگا برا کیسا خوب

میر شاعر بھی زور کوئی تھا دیکھتے ہو نہ بات کا اسلوب

۱۔ نسخہ اصل میں 'و ناصیر' ۲۔ 'کے' درہر دو نسخہ 'کا' از کلیات ص ۳۸

۳۔ 'یہ' از کلیات ص ۲۸ 'درہر دو نسخہ' ۴۔ 'چھوڑا' کلیات ص ۸۱

کھا کے دانہ یہ دام بچھوایا ہووے آدم کو بھی بہشت نصیب

تنگ ہو جاوے گا عرصہ خفتگان خاک پر گرہیں زیر زمیں سو نیا دل نالاں سمیت

[۱] بتو چپ لگ گئی ہے حیرت سے پھر کھلے گی زبان حبش کی [بات]  
[ظلم ہے قہر ہے قیامت ہے غصہ] میں اس کے زیر لب کی بات

تو کس نیدول پڑا ستارہ وارہ مو [ندے] شب میں چو کھٹ پڑی کرتا ہا سر کو پٹک کھٹ کھٹ

آئے ہیں میر و نہ کو بنائے خفا سے آج شائد بگڑ گئی ہے کچھ اوس بیوفا سے آج

چشم [بد دور کہ کچھ رنگ ہے اب گریہ پر خون جھکے ہے پڑا دیدہ گریان کے بیچ  
کان رکھ رکھ کے بہت درد دل میر سے کو تم سنتے تو ہو [پہ] کہیں [درد نہو کان] کے بیچ

ہم سیہ کار دل کا رستہ دو ہے میخانے کے اور آگئے ہیں تیر [مستند] میں چلے مستی کے بیچ

فتنہ اوٹھے گا ورنہ نکل [گھر] سے تو شتاب بیٹھے ہیں اس کے طالب دیدار بے طرح

گہ گل ہے گاہ رنگ گہے باغ [گا] ہ بو آنا نہیں نظر وہ طرحدار ایک طرح  
[نہ] پڑھا خط کو یا پڑھا قاصد آخر کار کیا کہا قاصد

میرے سنگ [مزار] پر فرہاد رکھ کے تیشہ کہے ہے یا استاد

لکھ کی چپ ۱.۵.۵. مستی درہر دو نختہ سلاہ باغ کی ہے بو۔ کلیات صلاہ ۱

کچھ [ہو] رہیگا عشق وہوس میں بھی اتنیاز آیا ہے اب مزاج ترا امتحان پر

جوں شمع صبحگاہی یک بار بجھ گئے ہم اوس شعلہ خور نے ہم کو مارا [جل جلا کر

کیا داغوں سے رشک باغ اے صد آفریں الفت یہ سینہ ہم کو بھی [ایسا] ہی تھا ورکار بس بہتر

کس ٹھٹے راہ عشق چلوں [ہے یہ ڈرنے پھوٹا میں کہیں نہ آئے [ٹوٹا میں کہیں نہ خار

قیامت تھا سما اوس خشکیاں پر کہ تلوار [میں چلیں] ابرو کی چیں پر

یہ عشق بے اہل کش ہے بس ایدل اب تو کل کر اگرچہ جان جاتی ہے چلی لیکن [تغافل] کر  
گداز عاشقی کا میر کے شب ذکر آیا بھٹا جو دیکھا شمع مجلس کو تو پانی ہو گئی گھل [کر]

چاک دل پر ہے چشم صد نبواں کیا کروں یک اتار و صد بیمار

مرے کہیں اے میرا [سرگشتہ پھرنا] تا کجا ظالم کو کا سن کہا کوئی گھڑی آ [را] م کر

ضعف یا تنک کھپا کہ صورت گر رہ گئے ہاتھ میں قلم لے کر  
میر صاحب ہی چوکے اے بد عہد ورنہ دینا تھا دل قسم لے کر

کم گو جو ہم ہوئے تو ستم کچھ نہ ہو گیا اچھی نہیں یہ بات مت اتنی زبان کر

چلو میں اوسکے [میرا] ہو قسا سو پی چوکا اوڑ [تا] نہیں ہے طاثر رنگ حنا ہنوز

دل جھلوں پر روتے ہیں جنکو ہے کچھ سوز و گداز  
شمع رکھتی ہے ہماری گور پر ماتم ہمنواز

ہے پریشان دشت میں کس کا غبارِ ناتواں  
گردِ کچھ گستاخ آتی ہے چلی محل کے پاس

سب سے آہستہ لکھتے ہیں خوابِ اختلاط  
ہوتے ہیں یہ لوگ بھی کتے پریشاں اختلاط  
شیخِ پیچھ خوب ہے بہشتِ کباب  
جاٹینگے گروفا کیے گا دماغ  
ہم اور تیری گلی سے سفرِ دروغ [دروغ]  
کہاں دماغ ہمیں اسقدر [دروغ] دروغ

کس نے [دیا ہے تم سے چمک] کہ داد [و]  
ٹاک کان [ہی رکھا] کرو فریاد کی طرف

[محبت] نے شائد کہ دی دل کو آگ  
دھوا سا ہے کچھ اس نگر کی طرف

گوش کو ہوش کے ٹک کھول کے سن شوجہاں  
[سب کی] آواز کے پردے میں سخن ساز ہے ایک

[نقا]ش کیوں کیچھ چوکا تو شیبہ یار  
کھینچوں ہوں ایک ناز ہی اوسکے میں اب تلک

اللہ رے عندلیب کی آواز دل [خر]اش  
دل ہی نکل گیا جو کہا اوسنے ہائے گل

[ملنے] کی رات داخل ایام کیا نہیں  
برسوں ہوئے کہاں تئیں اے یار آج [کل]  
گرچہ آوارہ جون صبا ہیں ہم  
ایک لگ چلنے کو بلا ہیں ہم

نقد [دل چھوڑتے نہیں] خواباں  
[اس پر] گو [یا] کہ قرض کھاتے ہیں

بے کلمی بے خودی کچھ آج نہیں ایک مدت سے [وہ مز] آج نہیں

[اس طرح دل گیا] کہ اب تک ہم ایک بیمار جدائی [ہوں] میں آپ ہی تسیر بیٹھے روتے ہیں ہاتھ ملتے ہیں پوچھنے و [ا] لے جدا جان کو کھا جاتے ہیں

پھاڑا ہزار جاں سے گریبان صبر میر کیا کہہ گئی نسیم سحر گل کے کان میں

تو زبوں شکار تو تھا ولے میر صید گہ میں تیرے خوں سے ہے حنائی کف پائے صید بندہ بادیا وعد [ول] کی راتیں [آئیاں] طالعوں نے صبح کر دکھائیاں آنکھوں نے میر صاحب و قبلہ دم کیا حضرت یکا کیا نہ [کر] رات کے تئیں

نوحہ پہ میرے عنایب [نالے کو اپنے] سر نہ کر بات میں بات [عیب] مینے تجھے کہا نہیں

[جنوں] میرے کی باتیں دشت اور گاش [ہیں] جلیں نہ چوب گلی نے دم مارا نہ چھڑیاں بید کی [ہائیاں] گریباں شور محشر کا اورے گا و جھیاں ہو کر فغاں پر ناز کرتا ہوں کہ بل بے تیری ہتھ بلیاں [دوانہ] ہو گیا ہے میر آخر زبخت کہہ کہہ نہ کہتا تھا میں اے ظالم کہ یہ باتیں نہیں بھلیاں

[یوں] ہیں حیران و خفا جوں غنچہ تقویر ہوں عمر گز [ر] ی پر نہ جانا [کس] لئے دلگیر ہوں رہ عشق میں پھر خطر کچھ نہیں گز جان سے اور ڈر کچھ نہیں فلک نے گر کیا نصبت مجھے سیر بیا باں کو نکالا سر سے جاے مومرے خار مغیلاں کو

نہیں یہ بید بخنوں گردش گرد وین گرداں نے بنایا ہے شجر کیا جانئے کس مو پریشاں [کو]

نیم مہر کی آئی سوا دشہر کنگاں کو      کہ بھر چھوٹی [نہ] یہاں سے لیگئی گھلے حراں کو  
 زبان فوجہ گرہ نہیں تھنا [نے] کیا ملایا تھا      مری طینت میں یارب سودہ دلہائے نالاں کو  
 صدائے آہ جیسے تیر جی کے یار ہوتی ہے      کسی بیدرو نے کھینچا کسو کے دل کے پیرکوں کو  
 تری ہی جبتو میں گم ہوا ہے کہہ کہاں کھویا      جاگروں گشتہ دل آرزوہ میر [اوس] خانہ ویراں کو

چاہوں تو بھر کے کوئی اوٹھالوں ابھی تمہیں      کیسے ہی بھاری ہو [مرے آگے] تو پھول ہو

آ [م] ہو چوکا مرے جسم نزار کو      [رکھے خدا] جہاں میں دل بے قرار کو  
 کہتے ہوا تھا دے ہے ہم کو      ہاں کہو اعتماد ہے ہم کو  
 اچھی لگے ہے [پیا] رے گلگشت باغ کسو      صحبت رکھے گلوں سے اتنا داغ کس کو

گل ہوا آئینہ ہو مہتاب ہو خورشید ہو میر      اپنا محبوب و وہی ہے جو اد [ار] کھتا ہو

بکھر رہی ہیں مونہہ پر زلفیں نہ نکمہ نہیں کھل سکتی ہے      [کیوں] کے [چھپے] میخواری شب جب ایسے رات تاتے ہو

دل [صاف] ہو تو جلوہ گہ یار کیوں نہ ہو      آئینہ ہو تو قابل دیدار کیوں نہ ہو

رات ساری تو کئی سنتے پریشاں گوئی      تیر جی کوئی گھسٹری تم بھی تو آرام کرو

[نور نظر کو کھو کے میں سوؤں گا] دیکھیو      [دل] بھر [ہا] ہے [خوب ہی روؤں گا] دیکھیو  
 عشق کی مرگ استدائی لو      جو نہ مانو تو انتہائی لو  
 فاتحہ کو نہ آیا بعد مرگ      میر کے یار کی طرح دیکھو

۱- از کلیات مذ ۲- ۳- کلیات مذ ۴- از کلیات مذ ۵- کلیات مذ ۶- کلیات مذ



کس گنہگار ہے پس از مرگ یہ عذر جانوز  
پاؤں پر شمع کے [پاٹتے] ہیں سر پر دانہ

درمیاں ایسا نہیں ہے آئینہ  
میری اوسکی اب صفائی ہو چکی  
آج پھر تھابے حمیت میر وہاں  
کل لڑائی [سی] لڑائی ہو چکی

کلی کہتے ہیں تیرا سا دہن ہے  
سنا کر تو کہ یہ بھی ایک سخن ہے

نہیں خالی اثر سے تصفیہ دل کا [محببت میں  
رگ گل کوئی کہتا ہے کوئی اسے تیرا مو اوسکو  
کہ آئینے کو ربطا [ص] ہے صاحب جمالوں سے  
[کمر] اوس شوح کی بندہ تی نہیں [ان] خوش خیالوں سے

دل دو ہو میر صاحب اوس بد معاش کو تم  
خاطر تو جمع کر لو تک قول سے قسم سے

عشاق [پر جو] وہ نصف مژگاں پھری تو میر  
جوں اشک کتنے چو گئے کتنے ٹپک گئے

میرے لب پہ رکھ کان آواز حسن  
کہ اب تک بھی ایک نا تو اں [آہ ہے]

دم مرگ دشوار دی جان اوس نے  
مگر میر کو آرڈو تھی [کس کو]

فلک اے کاش ہم کو خاک ہی رکھتا کہ اسمیں ہم  
کہیں جو کچھ طاعت گزرجا ہے میر کیا جانے  
غبار راہ ہو ستے [یا کسو کے] خاک پا ہوتے  
انہیں معلوم تیب ہوتا کہ دیسے سے جدا ہوتے

جاسے روغن دیا کرے ہے عشق  
خون [میل چہ] اغ میں گل کے

دل کس قدر شکستہ ہوا تھا کہ رات میرے [مئی جواباً] تلب پہ سو فریاد ہو گئی

اچھا لگا ہے شاید آنکھوں میں [یار اپنی] آئینہ [دیکھ کر جو حیران ہو رہا ہے]

میں جو بولا کہہا کہ یہ آواز [ا] وہی خانہ خراب کی سی ہے  
آتش غم میں دل بھنا شائد  
میرا ون نیم باز آنکھوں میں  
ویر سے بوکساب کی سی ہے  
ساری مستی شراب [کی سی ہے]

ادس کی شمشیر تیز سے ہمد م  
مر رہیں گے جو زندگانی ہے

اب ظلم ہے اس خاطر تا غیب بھلا مانے  
بے طافی دل نے رسوا ہی کیا ہم کو  
بس [ہم نہ برا مانیں] تو کون برا مانے  
پر میرے تھیراؤں کی یہاں کون صدا مانے

وصل کے دن کی آرزو ہی [ہی]  
زور زد کچھ نہ تھا تو بار سے میرے  
شب نہ آخر ہوئی جدائی کی  
کس بھروسے [پہ آشنائی کی]

عاقبت فرہاد مر کر کام اپنا کر گیا  
آدمی ہووے کسو پیشے کا جڑا چاہئے

آہ میری [زبان] پر آئی  
پھر بلا آسمان پر آئی

اپنے بھی جی میں آخر انصاف کر کہ کتنا تک  
اب چا [ند بھی] لگا ہے تیرے سے جلوے کرنے  
تو یہ ستم کرے گا ہم درگزر کریں [گے]  
شبہاے ماہ چندے تجھ کو چھپا رکھیں گے

حسن کو بھی عشق نے آخِر کیا حلقہ بگوش  
رفتہ رفتہ دلبروں کے کان میں بالے پڑے

کل تیر نے کیا کیا کی ہے [کے] لیٹے بتانی  
آخِر کو گرو رکھا [سبحا] دہ محرابی

ہمیں غش آگیا تھا وہ بدن دیکھ  
لیسا دل اوس مخطط رونے میرا  
بڑی کل بل ٹلی [ہے جان] پر سے  
اوٹھالوں میں اوسے [قرآن] پر سے

سر سے ایسی آنکھیں تمہاری لگیں نہیں  
احوال پر ہمارے تمہیں [کب] لگا ہے

اب سے یوں کیجے مقرا اوٹھے جب کہار سے  
وادئ مجنوں پر بھی اسے ابر ایک دم روئیے

کیس کو کشادہ [روٹی] پر چپ نہیں جہیں بھی  
ہم چھوڑی مہر اوسکی کاش [اوسکو ہوسے] کیں بھی

خبر نہ تھی تجھے کیا میرے دل کی طاقت [کی  
لگاہ چشم] ایدہ تو نے کی قیامت کی

کس پاس جا کے بیٹھوں [خزانی] میں ہا سے میں  
سو و اجرا و سکے سر سے گیا زلف یار کا  
مجنوں کی موت کیسی شتابانی سے آگئی  
تو تو بڑی ہی میرے [سر سے] بلا آگئی

گلا اپنی جفا کا سن کے مت آرزو ہو ظالم  
تیرا ابرام اوسکی سا [دگی پر] میسرانا میں  
نہیں تہمت ہے تہپیر تو جفا کاری کو کیا چاہئے  
بھلا ایسا ہی ناداں ہے وہ عیا [ری] کو کیا چاہئے

کہہ جہریشہ آئین کی راہ سے جو کیا شادی مرگ  
نامہ بر [کیا چلی] تھی ہم کو خیر کرنے کی

[برق] کو اٹھا چہرے سے وہ بتا [اگر] آوے  
[اے ناقہ لیلتے] دو قدم راہ غلط کر  
[نہ پوچھ کچھ] لب تر سانچے کی کیفیت  
نہ بول میرے مظلوم عشق ہے وہ غریب

کرے ہے خندہ دندان [تو] میں بھی روؤں گا  
چمکتی زور بجلی ہے مقرر آج باراں ہے

چلا ہے کھینچے تصویر میرے بت کی آج  
خدا کے واسطے [صو] رت تو دیکھو مانی کی

ابھی ایک عمر رونا ہے نہ کھوؤ اشک [اے آنکھوں]  
کرو [کچھ] سوچھنا اپنا تو بہتر ہے کہ دنیا ہے

بال [کھلے وہ شب کو شائد] لبر تر خواب پہ سوتا تھا  
[اے] نئی نسیم صبح جو ایدھر پھیلا [عنبر] سارا ہے

جسکو پہلو سے یار اٹھتا [ہے]  
اب تلک بھی مزار مجنوں سے  
درد بے اختیار [اٹھتا] ہے  
نا توں سا غبار [اٹھتا] ہے

لا علاجی ہے جو رہتی ہے مجھے آوارہ گی  
کیجیے کیا میر صاحب بندگی بے چارہ گی

طاقت نہیں ہے جی میں [نے] اب جگر رہا ہے  
پھر دل ستم رسیدہ ایک ظلم کر رہا ہے

مارا ہے [کس کو ظالم اس] بے سلیقگی سے  
[پوچھا تھا] تیغ کھینچے مجھ تک جو بولے دشمن  
چل ہمنشین دیکھیں آوارہ میسر کو تلک  
دامن تمام تیرا لو ہو سے بھر رہا ہے  
کیا مارتے ہوا سکو یہ آپ مر رہا ہے  
خانہ خراب وہ بھی آج اپنے گھر رہا ہے

تا چند تیرے غم میں یوں زار رہا کیجیے [مید] عیادۂ پرہیزگار رہا کیجیے  
دل جاؤ تو اب جاؤ خوں [ہو تو] جگر [ہوے] ایک جان ہے کس کس کے غنوار رہا کیجیے

ذوق [جراحت] اوسکا کس کو نہیں ہے لیکن بخت اوسکے جسکو اونے تیغ [جفا] لگائی  
بالعکس آج اوس کے سارے سلوک دیکھے کیا جا [نے دے] شمنوں نے [کل] اوسے کیا لگائی

دل عجب جلے ہے لیکن مفت ہات سے یہ مکان جاتا ہے

نالے کا آج دل سے [پھر] لب تلک گذر ہے [تک گوش] رکھو ایدھر ساتھ اسکے کچھ خبر ہے  
صید اقلنوں [اں ہمارے دل کو] جگر کو دیکھو ایک تیر کا ہدف ہے ایک تیغ کا سپر [ہے]

اوسکے چلنے کی آن کا بے حال مدتوں میں بحال آتا [ہے]

سر مار مار سنگ سے مردانہ جی دیا فراؤ کے جہان سے جانیکو عشق ہے [

جب سے اوس بے وفائے بال رکھے صید [بندوں] نے جال ڈال [رکھے]  
ہاتھ کیا آوے وہ کمرے بیچ یوں کوئی جی میں کچھ [خیال رکھے]

دلی کے سبھی کو چے اوراق مصورتے [جو شکل] نظر آ [ئی تصویر] نظر آئی

شب گئے تھے باغ میں ہم ظلم کے مارے [ہوئے] [جان کو] اپنی گل و مہتاب انگارے ہوئے  
پیار کرنے کا جو خواباں [ہم پر] رکھتے ہیں گستاہ اون سے بھی تو پوچھیے تم [اتنے] کیوں پیارے ہوئے  
لیتے [کروٹ] ہل [گئے] جو کان کے موتی تیرے شرم سے [سرو] رگ ریاں صبح کے تارے [ہوئے]

بہت سعی کرے تو مر رہیئے تیر  
 بس اپنا تو اتنا ہی [مقہور ہے]

---

زخموں پہ زخم بھیلے داغوں پہ داغ کھائے  
 ایک قطر [ہ خون دل نے کیا کیا ستم اٹھائے]

---

یا قوت کوئی [ان کو کہے ہے] کوئی [گلبرگ]  
 ٹمک تو بھی ہلا ہونٹ کہ ایک بات ٹھہر جائے

---

شوق تھا جو [پھر کے] کوچے میں ہمیں لایا تھا میر  
 پاؤں میں طاقت [کہاں اتنی] کہ پھر گھر جائیے

---

میر صاحب گیا ہے دل تب سے  
 میں [تو کچھ ہو گیا] ہوں سووائی

---

ٹمک تمہارے ہونٹ کے ہلنے [میں یہاں] متلائے کام  
 اتنی ادنی بات گر ہووے تو مانا نہ کیجیے

---

[بھنتے] ہیں دل ایک جانب سکتے ہیں جگر کیسو  
 ہے مجلس شتاقاں [دوکان] کبابی کی

---

طاقت نہیں ہے جی میں نے دل بجا رہا ہے  
 کیا ناز کر رہے [ہو] اب ہم میں کیا رہا ہے

---

اب خدا مغفرت [نصیب کیے] صبر مرحوم تھا عجب کوئی

---

رونے کی ہے جا کہ آہ [کر لیے]  
 پھر دل میں تیرے اثر نہ ہووے

---

چھن گیا سینہ بھی کلیجہ بھی  
 [یار کے تیر جان لیجا بھی]

---

کیوں تیری موت آئی ہے لے غیر  
 سامنے [سے میرے پے جا بھی]

گھبراتے میر عشق میں اس سہل زیت پر [جب بس چلا نہ کچھ تو مرے یار] مر گئے

رکا جاتا ہے جی اندر ہی اندر آج گرمی سے ہمارے دل میں آنے کا تکلف اوسکو بیجا ہے  
بلا سے چاک بھی ہو جاوے سینہ تک ہو آئے یہ دو لٹخانہ ہے [اوسکا وہ] جب چاہے چلا آئے

ہم زمزمہ تو ہوگی مجھ نالہ کش [سے چپ رہ] اے عندلیب گلشن تیرا لب و دہاں ہے

پھر طرح جو کچھ [اوسے] سے دعوے کی ہی ڈالی ہے دو گام کے چلنے میں پا مال ہوا عالم  
کیا تازہ کوئی گل نے اب شاخ [نکالی ہے] کچھ [سا] ری خدائی سے یہ [جہاں] تڑپ ہے

نازچین وہی ہے بلبیل سے گونزاں ہے باز و بہار [ہے وہ میں کشت] زعفران ہوں از غنیش رفت [اوس] بن رہتا ہے میر اکثر  
[ٹہنی جو] زرد بھی ہے سو شاخ زعفران ہے جو لطف ایک اودھر ہے تو یہاں بھی [یکساں ہے] کرتے ہو بات [کستہ] آپس کہاں ہے

آتش کے شعلے سر سے ہمار [ے گزر گئے] بس اے تپ فراق کہ گرمی سے مر گئے

کس کو ہے آرزوے رفا [قت] فراق ہیں ایسا تو ہو کہ کوئی گھڑی جی سنبھل سکھے

[کیا] غم میں ایسے خاک قنادہ سے ہو سکھے دامن پکڑ کے بار کا جو ٹک نہ [سو سکھے]

طرف ہونا مشکل [ہے میر اس شعر کے فن میں] یوں ہیں سو کو بھی ہوتا ہے سو جہاں ہے کیا جاسے

[روز] آنے پہ نہیں نسبت عشقی موقوف عمر بھرا ایک [ملاقات چلی جاتی ہے]

[خرق] منہ دل رومست لیے جاتے ہیں شیخ کی ساری کرامات چلی جاتی ہے

کب تک جی [رکے خفا ہوئے]      اہ کرے کہ تک ہوا ہووے  
جی [ٹھہر جا] سے یا ہوا ہووے      دیکھے ہوتے ہوتے کیا ہووے  
بیکی مارے ڈالتی ہے نسیم      دیکھے ایک سال کیا ہووے  
مر گئے ہم تو مر گئے تو جی      دل گرفتہ تر ہی بلا ہووے

پہچا تو ہوگا سمع مبارک میں حال میر      اسپر بھی جی میں آوے تو دل کو لگائیے

نہیں وسواس جی [گنو] انے کا      ہاے [رے] ذوق دل [لگانے کا

اس شوق کو [تک دیکھ] کہ چشم نگراں ہے      جو زخم جگر میر کا ناسور ہوا ہے

[بسکہ تیرا ہوا] بلا گرواں      سر کو میرے دوار رہتا ہے  
ہر گھڑی [رنجش] ایسی باتوں میں      کوئی اخلاص پیار رہتا ہے  
دل کو گواہات [میں] رکھو [اب] تم      کوئی یہ بیقرار رہتا ہے  
کیوں نہ ہووے عزیز [دلہا میر]      کس کے کوچے میں خوار رہتا ہے

طفلی سے ہوے پیر [گیا عہد جوانی]      اے عمر گذشتہ میں تیری قدر نہ جانی

آتی ہے مجھے [ایک طلب بوسہ میں] یہ آن      [لکنت] میں اوجھ جا کے تجھے بات نہ [آئی]



آج پر بے قرار ہیں ہم بھی      بیٹھ جا چلنے ہا رہیں ہم بھی  
منع کر یہ نہ کر تو اسے ناصح      اسمیں بے اختیار ہیں ہم بھی  
میر نام ایک جواں سنا ہوگا      اویسی عاشق کے یاد ہیں ہم بھی

اے ان خوش قامتوں کو کیوں کے بریں لائیے      جھکے ہاتھوں سے قیامت [پر بھی] عرصہ تنگ ہے  
صبر بھی کرتے بلا پر میر صاحب جی کبھو      [جب نہ تب] رونا ہی کر ڈھنڈا یہ بھی کوئی ڈھنگ ہے

فقیرانہ آئے صدا [کر چلے      کہ [میاں] خوش رہو ہم دعا کر چلے

برقع اوٹھتے ہی چاند سا نکلا      داغ ہوں اوسکی بے جبابی سے

چاک پر چاک ہوا جوں جوں سلایا بھنے      اس گریبان [ہی سے] ہاتھ اوٹھایا ہم نے

ہے جو اندھیر شہر میں [خور] شدید      د [ان کو] لیکر چراغ بنگلے ہے

کرو تو کل زخم عاشقی میں نہ یوں کرو گے تو کیا کریں گے      [ا]لم جیو ہے [تو درد مند وہاں تک تم دو کریں گے  
غم محبت سے میر صاحب بنگلے] ہونہیں فقیر ہو تم      جو وقت ہوگا کہ ہو ماسعد [میرے حق میں] دعا کر لے

مرنے کی کیا میر جی صاحب ہو کہ ہوس بقی کیا [کھیپے      جی سے ہاتھ اوٹھ لے گئے پرا [و] سے دل نہ اٹھائے گئے

کیا ترا لکھوں میں رونے سے فرصت نہیں رہی      [لکھتا ہوں تو پھر ہے ہے] کتنا بت ہی ہی

کلاہ کج سے ہر غنچے [کی پیدا ہے گلستاں میں] کہ کیا کیا اس چمن [میں] دلبران لا ابالی تھے

تری زلف [سیہ کی] یاد میں آنسو چمکتے ہیں اندھیری رات [ہے] برسات ہے جگنو چمکتے [ہیں]

میر پھر کہو سر گذشت اپنی بارے [یہ کہہ] مزاج تو خوش ہے

[ترے فرا] ق میں کچھ کھا کے سو رہوں گا میں تو کس خیال میں ہے تجکو کچھ خبر [بھی ہے]

میں گریباں پھاڑتا ہوں وہ سلا دیتا ہے میر خوش نہیں [آتی] نصیحت رگی غنچواری مجھے

کیا گردن ہلال ابھی سے ڈھلک گئی [مرد] تو یک طرف پلک او سکی نہیں ہلی

مصرع زلف کا نہ نکلا بیج شاعروں نے بھی فکر کر دکھی

اونے دیکھا جو اونٹھکے سوتے سے اوڑ گئے آٹنے کے [لوٹے سے]

دیکھتا ہوں تو کام میرا میرا دل عشق [ہی میں] آ خر ہے

[اے] آنسو کی کب تلک تیگی خون دل ہی کا اب [مزہ چکھیے] میر کو رکھیو مجنوں کے تیگی

[چلی جاتی] ہے نکلی جان ہی نہ بیر کیا سیکھے دروا سے مرض گذرا کہو اب میر کیا سیکیے

پیر نہیں میر تم نام خدا ہو جواں کاہلی اللہ رے کچھ تو کیا چاہیے

قطعہ

شیخ اور برہمن کی تو ضد سے کعبہ [و دیو] میں نہ جائے گا  
[اپنی ڈ] پڑھا [ہینٹ] کی جدی مجد کسی دیرانے میں بنائے گا

ویگر

واجب [القتل اسقدر] تو ہوں کہ مجھے دیکھ کر کہے سے پکار  
پھر تو آیا نہ سامنے میرے [لائیو] میاں [میری سپر تلوار

ویگر

میں یہ کہتا تھا کہ دل جتنے لیا کون ہے وہ یک بیک بول اوٹھا اس [طراف آیں ہی ہوں  
جب کہا میں نے [کہ تو] ہی ہے تو پھر کہنے لگا کیا کرے گا تو مرادیکھوں تو جا میں ہی ہوں

ویگر

گر ساتھ لے گڑا [تو دل] مضطرب کو میر آرام ہو چکا مرے اس جسم زار کو  
جیتے جی فکر خوب ہے ورنہ [یہ بد] بلا رکھے گی حشر تک نہ و بالامزار کو

ویگر

جس راہ ہو کے آج میں پہچا ہوں تجھ تک کافر کا بھی گدا [راہی] او دھس نہ ہو  
یکجا نہ دیکھی سنگھوں سے ایسی تمام راہ جہیں [بجائے نقش] قدم چشم تر نہ ہو

ویگر

چلتا ہے رہ عشق ہے اسپر بھی تو چلے تو پر ایک قدم چل کہیں زہار نہ ہووے  
صحراے محبت میں قدم دیکھ کے رکھ میر یہ سیر سر کو چس و بازار نہ ہووے

ویگر

جبت تک کڑی اوٹھائی گئی ہم کڑے رہے ایک [ایک] سخت بات پہ برسوں [لڑے] رہے  
اب کیا کریں [نہ صبر ہے دل کو] نہ جی کو تاب کل [اوس گلی میں] آٹھ پہر عشق پرے رہے

لہ نکلیات دکھرا در ہر دو سنہ لہ ترے جسم زار اور ترے مشت غبار کلبیات لہ چلے کلبیات لہ پیل کلبیات

دیگر

میں کہا تیر جاں بلب ہے شوخ [تو نے کوئی خبر کو بھیجا بھی  
کہنے لا [گنا] نہ واہی بک [اتنا کیوں ہوا] ہے سڑی لے جا بھی

دیگر

تربت تیر پر ہیں اہل سخن تو بھی تقریب فاتحہ سے چل  
ہر طرف حرف ہے حکایت ہے [نخدا واجب] الزیارت ہے

دیگر

ایک شخص مجھ سے تھا کہ [تجھے] [پہ تھا] عاشق یہ کہہ کے میں رو دیا تو کہا جلنے دے اے میر  
وہ ادس کی وفا [پیشگی] وہ ادس کی جوانی  
سنتا نہیں میں ظلم رسیدوں [کی] کہانی

رباعی

محشر میں اگر یہ آتشیں دم ہوگا تکلیف [بہشت] کاش مجھ کو نہ کر [میں]  
ہنگا [مہربا] ایک لپٹ میں بہم ہوگا ورنہ وہ یاغ بھی جہنم ہوگا

دیگر

[ہر دو] زنیہ ایک تماشا دیکھا دلی تھی طلسمات کہ ہر جا کہ میر  
تیر کو چے میں سو [جو] ان رعنا دیکھا ان آنکھوں [سے] آہ [بہمنے] کیا دیکھا

دیگر

تا چند تلف میر حیا سے ہوگا کر ترک ملاقات بتاں کبھی چل  
شایستہ [صد] ستم وفا سے ہوگا اے ہوگا سوا ب خدا سے ہوگا

دیگر

مسجد میں تو شیخ کو خروشاں دیکھا ایک گوشہ عافیت جہاں میں بہمنے  
میخانے میں جوش بادہ نوشاں دیکھا [دیکھا تو محلہ] خموشاں [دیکھا]

دیگر

اغلب ہے وہ [غم] کا بار [کھینچے گا] میر  
[مونہ] دیکھ کہ [شکل یار] کھینچے گا میر  
بیٹھا ہے بنائے اوس کی چشم [میں] میگوں  
[نقا]ش بہت خفا [رہے گا] میر

دیگر

تسبیح کو [رات] ان سنبھالا ہم نے  
اب آخر عمر [میر] کی خاطر  
فرقہ برسوں گئے میں ڈالا ہمنے  
سجادہ گرو رکھتے [نکا] لاہمنے

دیگر

اب شہر کی [گلیوں میں جو ہم] ہوتے ہیں  
[یعنی کہ ہر اک جاسے یہ] جوں [ابر] بہار  
مونہ خون جگر سے دمدم دھوتے ہیں  
عالم عالم جہاں جہاں روتے ہیں

دیگر

[بس ترس] وہو اسے میر [اب] تم بھاگو  
[چلنے] سے خبر دے ہے سفیدی موکی  
خفت کب تک کہے ہمارے [لاگو]  
یعنی کہ ہوئی ہے صبح اب تو [جساگو]

دیگر

[یک مرتبہ دل] پر اضطرابی آئی  
بکھرا جا [تا] ہے ناتوانی سے جی  
یعنی کہ اہل میری شتابی آئی  
ناشن نہ ہو سے کہ ایک خرابی آئی

دیگر

کو عمر [کہ اب] فکر امیری کیجے  
اگے مرنے سے خاک تبجے لے میر  
بن آوے تو اندیشہ پیری کیجے  
یعنی کہ کوئی روز فقیری کیجے

## میرن

غیر از میرن سبزواری کہ [منا] قب می گوئد [ونجات] خود از [ی] عمل نیک می جوئد و اشعار در طب :

۴۹ کللیات ۴۸ کللیات ۴۷ کللیات ۴۶ کللیات ۴۵ کللیات ۴۴ کللیات ۴۳ کللیات ۴۲ کللیات ۴۱ کللیات ۴۰ کللیات ۳۹ کللیات ۳۸ کللیات ۳۷ کللیات ۳۶ کللیات ۳۵ کللیات ۳۴ کللیات ۳۳ کللیات ۳۲ کللیات ۳۱ کللیات ۳۰ کللیات ۲۹ کللیات ۲۸ کللیات ۲۷ کللیات ۲۶ کللیات ۲۵ کللیات ۲۴ کللیات ۲۳ کللیات ۲۲ کللیات ۲۱ کللیات ۲۰ کللیات ۱۹ کللیات ۱۸ کللیات ۱۷ کللیات ۱۶ کللیات ۱۵ کللیات ۱۴ کللیات ۱۳ کللیات ۱۲ کللیات ۱۱ کللیات ۱۰ کللیات ۹ کللیات ۸ کللیات ۷ کللیات ۶ کللیات ۵ کللیات ۴ کللیات ۳ کللیات ۲ کللیات ۱ کللیات

یا بس و صبح و غلط وار [د] اما نظر بر [مناقب] گوئی جناب ولایت تاب مرتضویہ علیہ السلام و کرم اللہ وجہہ ہمد  
صبح [بلکہ] صبح است تخلص و دو کس بمن رسیدہ

## اول

میں (۱)

زبدہ صوفیان زمان حضرت میرچہان قدس سرہ جناب کرامت مآب حضرت ایشان جامع علوم شرعیہ و  
فنون صوفیہ و [تف اسرار] غیبی آگاہ رموز [لاریبی] مجمع [کمالات] وہی و کسی مستجمع فیوضات فیضی و کتبسی  
[پیر] روشن ضمیر . . . . . وان بے نظیر شہباز بلند پر [وار] فضاے قدس شہسو [ا] ریکیہ [نا] مضمار انس بود  
شعرے فار [سی] خواہ ریختہ کد گاہ [گاہ از خاطر] فیض آثار ایشان می تراوید سراپا معرفت [و درایت بود] و  
سخنہ کد گاہے از زبان کرامت نشان [ان شاں باصول شاعری بر می آمد] یکسر پراہ خدا جل و اعلیٰ دلالت [و ہدایت  
می فرمود] چار شعر از ان مغز فتوحات و قصود تیمنا و تبرکا [می نگارم] قدس سرہ ۵

لے عرش سے ترا تک از پاسے دل پھر امیں [جو آپ میں] لکھا تھا سب میں وہی لکھا میں

[درد دیدہ و دل من تم نے وطن کیا ہے ہر سوا سے خود را بیرون زمین کیا ہے  
زہد و فقر قناعت شد تو شہر رہا حرص و ہوا سے دنیا زیر کفن کیا ہے  
بر کرسی دل خود حق را نشان میرن قربان بر سر او ہم جان و تن کیا ہے]

## دوم

میر عسکری سلمہ ربہ وے جو انے است از دو ومان نجابت و خاندان شرافت سعادت نشان شیریں  
زبان خوش طبع نیک کردار مزاج دوست پاکیزہ گفتار درست میثاق خوش گو شاکر و محب سراپا وفاق حکیم  
شنا [و اللہ] خان فراق امیں [دو از دہ] بریت اور است ۵

ہم دل جلوں کے بریں [وہ شعلہ خوں] نہ آیا آ [را] م جی کو اپنے یار و کجھو نہ [آیا]  
کہتے نہ تھے تجھے [ہم دندوں کے پاس مت جا تو] شیخ ہو کے آخر بے آبر [و نہ آیا]

لے یہ تین شعر نسخہ اصل میں درج نہیں ہیں۔ انکی جگہ چھوٹی ہوئی ہے لے فرمان ۱۰۱

[یارا] سطرچ سے آمیرے گلے سے لپٹا  
اس روش سے وہ گیا سپرچمن کو [ہمدم]  
روز لیتا ہے [قدم آن کے تیرے] میرن  
ایسی باتوں سے ہو پیار سے تیری پزار [نجل]  
ہو گئے [ر] شک [سے] بس میٹھے اغیار [نجل]

نہ آ [یا] نظروہ پیارا ہمیں  
نہ آرام شب کو نہ دن کو [قرا] ر  
ستانے لگا دل ہمارا [ہمیں]  
غرض تیری فرقت تے ہمارا [ہمیں]

دیکھ مری نبض کو روکے یہ بولا طیب  
جالی کی انگلیا تیری دیکھ کے رشک پری  
چرخ تو میرن ترے درپے آزار نقلا  
گھیر لیا ہے اسے عشق کے آزار نے  
ہاتھ ملے بے طرح محرم اسرار [نے]  
تجگو بچا یا بہت حیدر کرانے

نشہ بنگ ہمیں ہووے ہے جس دم میرن  
گھر میں لوٹاؤں کے دھسے جاتے ہیں پر بے وسوں  
کیا کہیں شکل ہم اپنے دل ستانے کی  
نہ خبر ہم کو ترانے کی نہ مردانے کی

## حرف النون

در طے این حرف ذکر سی شاعر کہ منجملہ آل سے کس نامی و دو عزیز نادرو دو مرد نثار و دو شاعر  
ندیم و دو سخن گو نصیر و دو سخن سنخ نظیر و دو شعر گو نیاز تخلص [میں کنت] اندراج یافتہ [و مجموع] اشعار اینہا . . .  
شعر است

ناجی

تخلص میر محمد شاکر مرہ [م است] و سے مروے بود سیادۂ پناہ منجملہ اساتذہ عہد آسودہ مہد حضرت

[فردوس آ] رام گاہ انار اللہ [برہانہ و معاصران] شاہ مبارک آبرو سپا [ہی] پیشہ نیک اندیشہ مدتے [در] سرکار  
دولت مدار نواب غفران آب عمدۃ الملک امیر خان بہادر [بعزات تمام] و حرمت تمام ایام بکام دل بسر می  
برو طبعیتش حسید رو [بیر آں] وقت میں یا بہام گوئی داشت و بیشتر بہمت [خود] بایں [و] یہ میگماشت  
ایں [شا] نزدہ بہت و دو بند نفس کہ در [احو] ال یورش طہاسپ قلی ناد [ر بر] ہندوستان جنت نشان  
و پاشاں مٹن لشکر پادشاہی [بنا بر کینہ توڑی] سران نفاق پیشہ و سپاہ آرام طلب ترشین اندیشہ گفتہ و [ایں  
احقر] اپراں و مدت یافتہ رقم زوہ کلک و قلع سلک می شو و منہ عنی اللہ عنہ سے

ورق ۲۳۶

کفن بہ ہر ترسہ نہ یو دان کے ماروں کا مکان غم ہے ترے در کے بیقراروں کا

رکھے اس لالچی لڑکے کو کوئی کبت تلمک بہلا چلی جاتی ہے فرمائش کہو یہ لا کہو وہ لا

مردوں قداوں کا چشم کی میزاں میں جب تلا طو [بی] تب او سے ایک قدم ادہ کسا ہوا

ماہر و جب سفید پوشش ہوا ہر طرف چاندنی کا جوش ہوا

تیری نگاہ کی کثر سے اسے کہاں آبرو ہمارے سینے میں تو دہ ہوا ہے تیروں کا

ترے رخسار کے پر تو سے لے شوخ پر پختہ ہوا گھر آرسی کا

اگر ہو وہ بت ہندو کبھو اشنان کو ننگا بھور ہو دیکھ کر جمننا [اوسے] غوطے میں جا لنگا

دیکھ ہم محبت کی دولت سے نہ رکھ چشم کرم لب صدف کے تر نہیں ہر چند گو [ہر] سے آب



گر سلیمان کا تخت دین مت لے کہ سب آخر کو جا [ئے گا بر باد]

بہا سستا [ہوں] یا مہنگا نہیں موقوف قلعے پر  
سک انگوٹھی [لعل کی] کرتی قیامت آج اگر ہوتی  
یہ [سب خرمین] اسی [کے ہیں خدا] ہو جسکے پلے پر  
جنہوں کی آن [پیچی] لڑموئے وہ ایک چھلے پر

اوس رخ روشن کی جو کوئی یاد میں مشغول ہے  
مہراو سکے رہا [بر] و سوج کمپی کا پھول ہے

نہ ٹوکو یار کے خط [کو] رکھاتا یا منڈاتا ہے  
میرے نشے کی خاطر [لطف سے] سبزی بناتا ہے

جہاں دل بند ہونا صبح وہاں آوے غل [کرنے]  
رقیب لا [ولد] ناجی گویا [لڑ] کوں کا بابا ہے

شمع کا فوری ہے واقف اس دل مشتاق [سے]  
رات ہم زانوئیں تھاؤں شوخ سیمیں ساق سے

پند ہائے محسن  
لڑے ہوئے نہ برس میں اونکو پیتے [تھے]  
دعا کے زور سے دائی ددوں کی جیتے تھے  
نثر ابیں گھر کی نکالے مزے سے پیتے تھے  
نگار و نقش میں ظاہر گویا کہ چیتے تھے  
گلے میں ہیکلیں بازو اوپر طلا کی تال

قصہ سے بچ گیا مرنا نہیں تو بٹھانا تھا  
کہ میں نشان کے ہاتھی اوپر نشانا تھا  
نہ پانی پینے کو پایا وہاں نہ کھانا تھا  
ملے تھی دہان جوش کہ تمام چھانا تھا  
نہ ظرف و مطبخ و دوکان نہ غسل و بقال

## نامی

تخاص چار کس میدانم امیکے ازاں با انشاء اللہ الی بہ تکملہ می نگارم و ازاں سہ کس باقی

(۱۲)

## اول

مرزا رجب علی بیگ است برادرزادہ حیدر بیگ خان مرحوم مدارکار سرکار دولت مدار نواب غفران  
 مآب وزیر الممالک آصف الدولہ محبی خان بہادر این مطلع از دست  
 بسکہ مدت سے ہے راہ انتظار یا رہ رہ چھائی آخر سفیدی دیدہ خوشبار پر

(۱۲)

## دوم

میر حسام الدین حیدر موسوی خلف الصدق مرزا محمد غیاث کہ یکے از صاحبزادگان [۱] دہائے مشہورہ ایام  
 دولت نواب غفران مآب امیر الامرا ذوالفقار الدولہ نجف خان بہادر است عقی اللہ عنہ و س جولنے است  
 رعنا ذیبا منظر نیکو محضر شگفتہ [جبین] ظرافت آگین سخن سنج بذلہ گو نکتہ پیرا کشادہ رو گرم جو شش خوش  
 مزاج یکسر سرور سر بہر اہتہاج نہایت صاحب شعور و ہوشیار بنات نیک طینت [و] الاتبار  
 اصلش از نجف اشرف و نبش خیلہ با عظمت و شرف بعضے از نیا گانش کہ از سادات رضویہ [اندیشہ] اعلیٰ  
 جلیل القدر و بدرجہ قصویٰ عظیم المقدار بودند بصدارت آل بقعہ متبرکہ عز امتیاز داشتند و بعضے از انہا کہ بفر  
 قدم سینت لزوم ایشان گذار [جا] وید بہار ہند وستان جنت نشان رشک و وضعہ رضوان و خورشید باغ خان  
 گردید بارہ عظمیٰ و سروری کبری ممتا [زو] سرفراز گشتہ سرگردوں برافراشتند پدر و الاقدش در انشا پردازی  
 بدیوے دار و در نکتہ پیرائی سخن آرائی و سنگاہ علی سخنش بے سخن سخن خاص مرزا یان [ایر] ان کلامش لا کلام  
 کلام فصاحت التیام بلغای شیراز و اصفہان در قصید [ہ] کہ بہدج شریف الحکما رئیس الاطباء مقتدا سے  
 متفلسفین پیشوا سے منطقین محور فلک فطانت عضادہ اسطرلاب متانت سرگردہ فقتلا سے جہان حکیم  
 محمد شریف خان مدظلہم و سلمہم رہم انشا د فرمودہ صنائع بدائع بسیار بکار برآوہ [و] داد و زبانی ایرانیاں دادہ در تعریف  
 ساختہ آل اوستاد والا نژاد میگوئد سے

دقی ۳۶۷

طفل نہ ماہہ اگر یک ماہشہ این بچون خورد عاقر صد سالہ را صد بار آہستن کستہ

مختصر کلام این در دیارے گرامی اغنی میر حسام الدین حیدر ناجی آنچہ از اشعار آبدار خود باین مچچدان  
 سراپا نقصان فرستادہ ہر یکے ازاں لولؤ ایت لالہ و گوہرے است بے بہا و پرتاہا یا و صدف درد و انداز و طرز

سوز و گداز از سخندانِ سخن گو خیرمید بد و از مستمع و مُصدف با شعور بے اختیار بمرضِ تحنین و آفرین رسد  
از انجمِ گوهرِ شاہوار رنجِ طبع و درباراں و الاتیار و زیب سداک آراستہ کاکا ایسا فقیرِ مرپا لقا میر می شود منہ  
سلمہ یہ ۵

اوٹتے ہی تیرے یہ دل بے تاب نہ ٹھہرا  
مرا تِ حقیقت ہے تو کیا فک [ہے وہ دل]  
میرا دل صد بارہ ہے اور آتشِ فرقت  
طوفان ہے کہ پانی میں بھی جاتی ہے ایک خلق  
کیا پھر ستارے کا منجم ہے وہ بے مہر  
تڑپنا ہم صقیرواب نہ دیکھو زبردِ دام اپنا  
چھپا بیٹھا ہیں بالوں سے وہ بے مہر کھڑے کو  
گل و سنبل کی بوابِ طبع کو آشفقت کرتی ہے  
مے گلگول کی خواہش تھی ہمیں اس دور میں لیکن  
نہ دی چھوڑے کبھو زلفِ ادسے مجھ خاطر پریشاں کو  
بہت روپا کیے مجلس میں اہل درد سن سن کر

میں گریہ بغل میں بھی رہا داب نہ ٹھہرا  
جو آیتِ خاطر احباب نہ ٹھہرا  
کہتے ہیں غلط آگ پہ سیما سب نہ ٹھہرا  
رونا تو یہ اس دیدہ پر آب نہ ٹھہرا  
ایک دن بھی میرے گھر شبِ مہتاب نہ ٹھہرا  
مبارک ہو تمہیں سیرچن آخر ہے کام اپنا  
تہ ابرا گیا ہے ہشتیاں ماہ تمام اپنا  
شمیم زلف سے کس کے معطر ہے شام اپنا  
فلک نے بھر دیا مانند خورشیدِ آتش سے جام اپنا  
رہا ابتر سدا اس دل کے الجھیرے میں کام اپنا  
پڑتا تھا کچھ حمام الدین حیدر نے کلام اپنا

کس کے سینے کی صباحت میں ہے اندازہ صبح  
وہ سیہ بخت تو ہم ہیں کہ کبھی دوراں نے  
تالشِ خورشید سے وہ کس طرح نہ مرجھا جاوے  
تھک گئے ہم تو شبِ بھر میں نالے کرتے  
تو یہ شب کیسی تھی تو آج جو گھر سے نامی

لگ کے بھانکے جو ہے خورشیدِ بد و ازہ صبح  
چہرہ شب کو ہمارے نہ ملا غازہ صبح  
عارض [بار] ہے ہمزنگ گل تازہ صبح  
کیوں سناتا نہیں مرغِ سحر آوازہ صبح  
سوے میخانہ چلا دیکھ کے خمیازہ صبح

نخل اسیدِ عشق میں لایا یہ بارِ حیف  
دیکھی نہ ہم نے صبحِ شبِ ہجر [بار] حیف

ہیں اس نہالِ صن کے ہم دل [پہ] بارِ حیف  
موسے یہ سفید ہو سے روزگارِ حیف

روتا ہوں ایک عمر سے میں زار زار آہ  
وہ تو گلے لانا تہ خاک لے چلے  
گو میں موم، محال تہ ہجر میں پہ شکر  
وہو یا گمانہ دل سے ترے پر غبار حیف  
ہم دل کے ساتھ حسرت ہوں و کنار حیف  
نکلا زبان یار سے بے اختیار حیف

ق

آواز دلخراش سے ایک عندلیب زار  
اب کا برس بھی کچھ قفس میں گذر گیا  
ناگہ بگوش ہوش مرا دل یہ سن صدا  
میں نے عبث امید حصول وصال پر  
پھر آپہی آپ [سورج] کے کچھ بند ہو گیا  
اوسکی گلی میں آمد و رفت صبا نے آہ  
کل کہہ رہی تھی اے فلک بے ملاحیف  
افسوس گل دروغ چہن نو بہار حیف  
بولا بحال زار و بجان و فکر حیف  
بہ باد کی یہ زندگی مستعار حیف  
تصویر کی گلی کی طرح سے ہزار حیف  
تاجی ببادی مری مشت غبار حیف

بعینہ ہر گھڑی ہر وقت جوں یعقوب روئے ہم  
غرض اے رشک یوسف غم میں تیے خوب روئے ہم

آتش رخنوں کی قیمت عالم کو آتکتے ہیں  
بازارِ حسن والے کیا آگ پھانکتے ہیں

نہیں کہتا اسے یار و نہ تم آٹھوں پہر دیکھو  
مقابلہ دو نواں پلکوں کے ہیں جب غور کر دیکھو  
تہ ہر یک مژدہ خواہیدہ صد طوفاں ہیں اے مردم  
کسی کو سننے چاہیے کھویا ر و تو ہر ساعت  
بنا ہوں طاثر تصور یہ گلشن کے تصویریں  
دم آخر کرو مت چشم پوشی اپنے عاشق سے  
جنہوں کے حن سے بزم جہاں روشن تھی اپنے [نی]  
کبھو رنگ حنا آگے نہ اوسکے رنگ پکڑے گا  
و لے تک شکل اوسکی میری صورت دیکھ کر دیکھو  
جگر کا میرے دل دیکھو میرے دل کا جگر دیکھو  
سمندر کو نہ دیکھا ہو تو میری چشم تر دیکھو  
نہ سمجھاؤ مجھے تک اپنے دل پر ہاتھ دھر دیکھو  
قفس میں ہم صفیر و رنگ میرا آن کر دیکھو  
کوئی دم کو ہوا جاتا ہے قصہ مختصر دیکھو  
چراغ و گل نہیں لاتا انہوں کی گور پر دیکھو  
نہ باور ہو تو اپنے ہاتھ میرے خوں میں بھر دیکھو

سحر ہے کوچ شاید کاروان گل کا اسے نامی کسا ہے اپنا ہر غنچے نے اسباب سفر دیکھو

ہزار حیف کہ راہ چن میں بھول گیا  
ایکھڑے سے آنکھیں تو موندیں ہیں پردھا دینگے  
و فور گر یہ سے کیا قدر و منزلت دل کی  
بحال غش سے میں آیا تو ہس کے یوں بولے  
کرینگے سایہ جنت پہ طعن چن چن کر  
زین پہ ضعیف سے کیونکر گروں نہ پیری میں  
قص سے چھوٹ کے آیا جو اضطراب زدہ  
کبھی ہمارے بھی چونکے جو سخت خواب زدہ  
کے دکھاؤں میں جا کر یہ جس آب زدہ  
بھلا لگے ہے بہت مونہ تیرا گلاب زدہ  
گئے جو وہاں تیرے کوچے کے آفتاب زدہ  
ہوئی ہے خیمہ تن کی ہر ایک طناب زدہ

کام اوسکو نہیں کچھ رخ نیکو سے کسی کے  
دیوار سے یا سنگ سے پنکوں تو بجا ہے  
کس طرح مجھے کل پڑے بتر پہ کہ کل رات  
مت خیر سے باتوں میں ہو سرگرم کہ جوں شمع  
کب اتنی معطر تھی صبا آج تو شائد  
کس طرح نہ عید کو رو رو کے نہ دیکھوں  
کیا قطعہ بموقع یہ پڑھا میں نے کل اپنا  
ہو جاؤ گے صورت سے خفا یہ کہوں کیونکر  
دل دھڑکے ہے مونہ فوق ہے نہیں بھری ہیں کبیر  
وابتہ ہے جو حلقہ گیسو سے کسی کے  
اس سر کو کبھو ربط تھا زانو سے کسی کے  
ہم پہلو تھا پہلو میرا پہلو سے کسی کے  
سر پہ ہے آتش بن ہر مو سے کسی کے  
لگ آئی ہے گیسو سے من بو سے کسی کے  
مانا ہے ہلال خم ابرو سے کسی کے  
مقنطرات سے دیکھاتے سر کو سے کسی کے  
سوتے ہوئے اوٹھ آئے ہو پہلو سے کسی کے  
تم آج نکل بھاگے ہو قابو سے کسی کے

میں دل پہ کٹاؤں زخم ہوں جیسے کٹار کے یہ پھل ملا خیاں میں مرثکان یار کے

خون کج کیا کس کا دامن کی جو زہ تر ہے اب گھر میں مرے چھپ رہ ظالم یہی بہتر ہے

کثرۃ دلغ عشق بدن پر اپنے نہیں کل پر سوں سے ان پھولوں کی منڈی میں ہم بے تھے ہیں سوں سے

جنبنش باد سے شلخ گل تر لچکے ہے یادم سرد سے میرے وہ کمر لچکے ہے

### سیوم

لالہ مصطفیٰ لال وسے کاشت زادہ ایت از حضرت دہلی خوش اختلاط نیک ارتباط درایت اشعر خود از  
نظر میر انشاء اللہ خاں انشا میگذرانید بعد ازاں کہ میر موسوم رخت سفر بر بستہ بدیار شرقیہ رحل اقامت افگند [۵]  
ہر محمد نصیر الدین نصیر در پیوست شعر فارسی ہم میگوداں سہ بیت ریختہ از دوست سہ  
دامن سے اونے جھاڑی جو پی کر شراب گرد آئی یہ بو کہ ہو گئی بو سے گلاب گرد

مے سے شبنم کی صراحی ہے بھری غنچے کی اسے صیا دیکھو یہ بجائے نہ ڈھل بر سر گل

تجھے سیکھا چلیے انداز خوبی دل ربا دم رکھاوٹ کا جہا دل لینے کا دم اور ہے

### نالان

تخلص دو کس می شناسم اما ذکر یکے از انہا بہ تکلمہ انسب می پذیرم و آل دیگر مترز عکمری جہان آبادی  
ست کہ اول مشق سخن از میاں غلام ہمدانی مصطفیٰ منودہ و بعد ازاں اشعار خود از نظر سیرا و فاق حکیم ثناء اللہ خاں  
فراق گذرانیدہ و بیشتر ایام عمر گرامی بمجلسی بسر فرمودہ بسیار نیک خو و خوش اختلاط خوش گو و مستحکم ارتباط  
واقع شدہ این یازدہ شعر از گفتہاے اوست سہ

روزِ عشر میں ساقی کوثر - تو ہی پشت و پناہ ہے میرا

عشق میں تازیت یہ کیا کیا نہ دکھسم پاتا رہا اس دوانے دکن میں کیا کیا [نہ] سمجھتا رہا

قاصد نہ کہا تو نے بھی پیغام ہمارا اب دیکھے کیا ہوتا ہے انجام ہمارا

شبِ اوسے قصہ غم آہ سنانے نہ دیا طیش دل نے مجھے ہوش پیش آنے نہ دیا

نے خواہش چمن ہے نہ گلزار کی ہوس رکھتا ہوں ایک میں تیرے دیدار کی ہوس

کتابِ حسن پر پرکار کا خط نہ دیکھا ہو تو دیکھو یا رکھنا خط

کانوں پہ جیب رکھتا ہے گل ایک اس طرف ایک اس طرف شمس و قمر رہتے ہیں تل ایک اس طرف ایک اس طرف

دل میرا اضطراب کرتا ہے مجھ کو تاحِ خراب کرتا ہے  
اوسکا ہر موئے زلف دیکھو تو مجھے کیا پیچ و تاب کرتا ہے

یہ نگہ اور یہ جو کھیرا ہے زندگانی کا سب بکھیرا ہے

درد پہاڑ سے اوٹھتا ہے کس لئے کیوں کہاں سے اوٹھتا ہے

ناور

تخلص دو مرد میدانم

(نادر لہ)

## اول

مردے موصوف بہ صفت خوش دلی مسمی بہ میر محمد علی صاحب ہنر و پر فن المعروف بہ میر جاکن و کے کشمیری  
 الاصل و جہاں آبادی المولد است گاہ گاہ فکر بخیتہ بطور خود میکند این دو بیت از دست ۛ  
 ناخن مشکل کشا بن کیونکہ ہو یہ واگرہ دل نہیں پہلو میں میرے غم کی ہے گویا گرہ  
 سو طرح سے بات اگر کہیے تو کہتا ہے نہیں تجھ میں اور مجھ میں بجا نو پر گئی ہے کیا گرہ

(نادر لہ)

## دوم

لالہ گنگا سنگھ وے مرد نیک خواہ از سکنہ بلدہ لکھنؤ و شخص صاحب فن و از تلامذہ میر حسن حسن است  
 این مطلع او کفۃ ۛ  
 قاصد تو اس فریب سے اوس پاس جاٹیو کس کا یہ خط ہے اسکو مجھے پڑھ سناٹیو

## نثار

غیر از محمد پناہ خاں حکیم کہ پیشتر بہیں تخلص متخلص بود تخلص دو کس می شناسم

## اول

عزیزے بود از اہل قبول مسمی بہ میر عبدالرسول اکبر آبادی الاصل جہاں آبادی المولد شیریں گو خوشخوار  
 معاصران سرآمد سخن سخاں فصاحت امامزا محمد رفیع سودا و سخن سخن بے نظیر محمد تقی میر مدتے است کہ این جہاں  
 را خیر باد گفتہ بر حمت حق تعالی شانہ در پیوستہ این چار بیت از ان آں مرحوم است ۛ  
 اوس بلبل اسیر کو کیا گل سے راہ و رسم جو زیر دام منت صیاد ہی رہا

(نثار لہ)

ہاتھ سے ان جامہ زمیوں کے نکل جاوینگے ہم یہ گریباں دامن صحرا کو دکھلاوینگے ہم  
 ماہ رو کی جو مہر بانی ہے یہ مدد ہم کو آسمانی ہے  
 اوسکے رخسار دیکھ جیتا ہوں غرضی میری زندگانی ہے



## دوم

مہمان محمد امان سلمہ الرحمن و سے جو انے است ہوش یار پختہ کار خوش طبع شیریں زبان مزاج دوست  
عذب البیان یار باہن پاکیزہ معاش کشادہ پیشانی نیک زندگانی شاگرد استاد اکثرے از سخن سنجان عالم  
شیخ ظہور الدین حاتم بخش ہمت بمیدان فصاحت پوند سخن بدستگلی و خوبی گوئد بہر گوئے سخن طرازی صنعت ہار و سے  
کار آرد و دیوانے ضخیم مملو انواع سخن بر صفحہ روزگار یادگار دارد مجلس سخن طرازاں درین انشاد اثر نامہ  
بہ محمد تقی مہر طرف گردیدہ و غزلے بدہیہ در توصیف میر کہ مقطع آن بجاسے خود سمت گذارش یافتہ  
بر خواندہ دب، تحسین اہل مجلس و ارس پدہ در عمارت تھریختہ رنگے خوب ریختہ و در سخن بناء زبان اردو سے  
معے بآئین بہین فرس فراست انگیزتہ نیا گانش در صنعت ستاری بد طولے داشتند و دریں کالج مجازی  
بناء ہاسے عالیہ برافراشتہ اند گوئند کہ بناء خیر بنیاد مسجد جامع شاہجہاں آباد و صانہا اللہ عن الشر و الفساد  
ریختہ یکے از کلانیہا سے و سے است و و سے نیز دریں کار استوار بسیار پرکار و چابک دست واقع شدہ در  
سرکار دولت مدار امرائے نامدار بعدہ میں کار بعزت تمام و حرمت مالا کام ایام بکامل بسر بردہ بالفعل بدیار لکھنؤ  
ہملاتی سران آنجا بہیں سینہ اشتغال دارد و طراحی بار و سے [کا] رآرد بہر حال این سی شہر تر نیمجہ ریختہ طبع  
سلیم دوست ۵

بوست سے لعل اب کے مجرم ہی رہا دل گلقتہ آفتابی ہمیں رتک نہ پہچا

اوسکے پاؤں سے لگی رہتی ہے دھرات حنا خوب دنیا میں بسر کرتی ہے اوقات حنا

گذرا میرے غبار سے دامن سنبھالتا کیا خاک اپنے دل کی میں حسرت نکالتا

دل دے کے تجھے عشق کا آزار ضریدا غنچے کے عوض ہم نے عجب خار خریدا

کیا جامہ پہنکار [ی] اوس تن پہ پہچن کا تھا ہو تختہ دامن تھا سو تختہ چمن کا تھا  
ہم آگے ہی سمجھے تھے تم گھر کو سدھارو گے جو تخت گجر باجا ماتھا وہیں ٹھنکا تھا

شب کو وہ کوٹھے ہی کوٹھے گھر سے آ رہا غیر دروازے پہ بیٹھا راہ ہی تکتا رہا

مٹھی میں تیری کہہ تو ہے کیا اسے نگار بند ہے طائرِ حسنہ کہ دل بے قرار بند

اے محنتِ نظر کی تیرے آنے اگر سیو پر سنتا ہے مرثیوں کے ہم اپنی آبرو پر

ہاتھ پھیل چو ہیں اوس شوخ کے رخساروں پر دیکھ کر غبار لگا لوٹنے انگاروں پر

یہاں گریہِ خوئی سے ہے یہ رنگِ مرثہ پر ہر اشک ہے گویا گل اور نگ مرثہ پر

شیشے سے رات کو لائے دو شالے میں چھپا ہے نیا مضمون یہ پٹھنے میں فانوس و چراغ

ہم سے ہو زورِ وسیم کی تدبیر سو کیا خاک دنیا میں بڑی چیز ہے اکیر سو کیا خاک

گدڑا ہی نہیں اوسکے مزاج لا ابالی میں کہ بیٹھوں اپنے عاشق کے کھجوا غوش خالی میں

کچھ مجھے اب زندگی اپنی نظر آتی نہیں ہمنشین [مدت] ہوئی اوسکی خبر آتی نہیں

اوسے خدا نے بنایا ہے ناز کرنے کو ہمیں دیا ہے دل اوس کی نیاز کرنے کو

خیالِ گلِ خان ل میں جگہ پاوے تو پانے دو یہ دولتِ خانہ اوسکا ہے اگر آوے تو آنے دو

اوس آنے طلعت کی اب مجھے یہ صورت ہے ظاہر میں صوفائی ہے باطن میں کدورت ہے

اس دل کو نہ چھوڑا ترے کاکل کی بلا نے      ہر چند ہوے جمع زمانے کے سیانے

زخمی کو محبت کے ہر طرح سے راحت ہے      گرنوں بھی تو چھڑکے تو سنگ جراحہ ہے

خداوند اچھا کیونکر مجھے یوں سبر و تاب آوے      نہ آپ آوے نہ خط بھیجے نہ نات کا جواب آوے

مجھ میں اور اوس میں غرض کیا کہڑائی ہوگی      یہ اوڑائی کو دشمن کی اوڑائی ہوگی

دنیا دار سر نہ چٹم بتاں مجھے      کھچے ہے ہند سے طرف اصفہان مجھے

دستار گلابی میں نہیں طرہ زرد تار      خورشید شفق میں وہ نمودار لکھے ہے

خط کے آنے سے نہ کچھ چل سکی تدبیر اپنی      بوسہ بازی کی لگی خالصے جاگیر اپنی  
اپنے گھر میں جو یہ ہے رختہ دیوار نثار      اپنی غفلت پہ ہسا کرتی ہے تعمیر اپنی

گردش کا اوس نگاہ اب طور اور ہے      اے ساکنان میکہ یہ دور اور ہے  
صورت موافقت کی کوئی سوچھتی نہیں      صاحب کی وضع اور میرا طور اور ہے  
بتہ ہوں جاں نثار ہوں اوسکا میں بے نثار      آخر جو میں ہوں اور نہیں اور اور ہے

## نجات

تخلص سیدزادہ ایست سعادت التیام میرزین العابدین ناموسے از قصبہ سہارنپور و مرد صاحب شعور است  
نسبت تلمذ بہ یکے از اولاد [تبت] زایان اردو و بیشتر شعر فارسی بر روی کار آواہیں دو بیت تراویدہ زبان اورست

کہ گاہے بریختہ گوست سے

یہاں تلک سر کو پناہ ہجر میں توڑے پتھر  
کہ نہیں دامن کہسار میں چھوڑے پتھر  
انہیں پتھر اگئیں تپہر میں ٹپکتے آنسو  
بل بے ہجرال تری قدرت کہ نچوڑے پتھر

## ندیم

تخلص دو مرد میدا نم

### اول

ندیم (۱)

مرزا علی قلی مرحوم دے ہندوستان زائے بود از معاصران سرآمد سخن سنجان فصاحت آما مرزا محمد رفیع  
سودا سخن سنج بے نظیر محمد تقی میر کہ در حضرت دہلی بہ سپاگری ایام بسری برد و در بہین سرزمین جنت آئین ببرد  
خداش رحمت کناد و بفر و کس جنان رسا نادایں مطلع دے است ۵  
جدائی میں تیری ہم کیا کہیں کس طرح جلتے ہیں  
بجائے موبدن سے آگ کے شعلے نکلتے ہیں

### دوم

ندیم (۲)

جوانے است خوبی التیام محمد قاسم نام بسیار خوش اخلاق شاگرد تمان فراق این مطلع اور است ۵  
عکس اوس فراق پاک پڑے گر پانی میں  
بھار گل مہندی کا آجائے نظر پانی میں

## ندرت

تخلص مرزا مغل مرحوم است دے از سخن گویان عہد قدیم و صاحب طبع قویم کشادہ رو خوش گو بود مرثیہ  
وسلام ہم موزوں می نمود و دران امانی تخلص می فرمود ایں دو بیت از و است ۵  
غضب ہے عشق کو سے کو کو پیار نہ ہو  
کسی کے لطف کا کوئی امیدوار نہ ہو

ہمیں تو پائے نرت عیش ہے نقش قدم اوس کا  
بڑی دولت ہے ندرتہ گر میسر ہو دے پا بوسی

## نہایت

تخلص مرزا ارجمند مرحوم است و سے مردے بود قابل نیک ذل کہ بیدستی گری نواب مغفرۃ ایاب وزیر  
الممالک غازی الدین خان بہادر عز امتیادداشت کلامش درد مندانه و سخنش عاشقانہ است ایں دو بیت اک [مرزا] [م]

چاک کر پھیک دیا ہاتھ کا اوجھاؤ گیا ایک قصہ تھا گریبان کے سوا آنے کا

جبے دیکھی ہے بھلک پانی میں ڈوبی رہتی ہے پلک پانی میں

## نسیم

تخلص راجہ کدرا ناٹھ نبیرہ مرزا راجہ رام ناٹھ ذرہ است و سے نو ہوانے است ملیح خوشرو شیریں زبان  
پاکیزہ گوہلیق شگفتہ جبین گرجوشش محبت آگین گاہ گاہ فرس فرست بہ مضار شگونی می پوند و شعر تر و پاکیزہ میگوید  
ایں پنج بیت از سخنان اک شیریں زبان است

قتل ہاتھوں سے تیرے یہ دل رنجور ہوا درد سر روز کا تھا خوب ہوا دور ہوا

وٹھے جو بازار محبت میں وکال رکھتے ہیں ذل میں کب و سوسہ سود و زیاں رکھتے ہیں  
برق لے کیوں کے نہ تعلیم شرارہ ہر دم گری حن غنڈب شعلہ رخاں رکھتے ہیں

شب اپنی بزم میں وہ مختلط غیروں سے بیٹھتے تھے یکا یک مجکو وہاں وارد جو دیکھا وہیں کترائے  
کہا میں نے کہ بس صاحب کے بھی قول و قسم دیکھے یہ سنکر چپ چپ ہے اور سو بیکر کچھہ جی میں مٹرائے

ورق ۳۲۲

دل

## نشاط

تخلص لالہ ایسری سنگھ عرف بسنت سنگھ فرزند ارجمند لالہ سندرداس منشی خالصہ شریفہ است و سے  
 جو نے خوش خلق و متین کشتادہ رو با تمکین واقع شدہ مشق سخن از میر انشاء اللہ خاں انشا میگرد و بعد را ہی شدن  
 و سے بدیار شرقیہ بہ محمد نصیر الدین نصیر توسل جتہ ایں دوازده بیت از زاوہ سے طبع اوست ۵  
 کوئی ترچہ ہے مار از لقا کا اور کوئی نامت کا تیرے کوچے میں سے گرم آج ہنگامہ قیامت کا  
 دل نے ایسی جگہ پھسایا ہے جس سے میں ہوا لگ نہیں سکتا  
 پاؤں تک دسترس کہاں ہے نشاط ہاتھ سے ہاتھ لگ نہیں سکتا  
 جی چاہے ہے جسکو اتک اس کے کچھ وٹل کی بن نہ آئی تدبیر  
 بیکل ہے بہت زینماط یہ دل اب دیکھیے کیا دکھائے تقدیر

رنتھ کے حلقے کا دیکھ کر عالم ناک میں آ رہا ہے اپنا دم

دے اجازت تو ذرا لیجیے دم سائے میں تیری دیوار کے آ پہنچے ہیں ہم سائے میں  
 سرو آزاد جو بے برہے ہے قمری اسکے بیٹھا ہے کوئی سبز قدم سائے میں

تر پھوں ہوں دیکھنے کو ہے وقت آخری یہ آوے وہ یا نہ آوے یارو بلا تو دیکھو

تیرے کوچے میں اگر ہاتھ اپنے دل سے دھو بیٹھے رفیق اپنا جو رکھتے تھے سو اپنے ہاتھ کھو بیٹھے

جسے چاہے ہے دل اپنا قیامت خوب صورت ہے پری ہے حور ہے تصویر ہے محبوب صورت ہے

یار کے اوٹھے ہی کچھ مل پر اداسی آگئی بے بسی سی چھا گئی اور بے خودی سی آگئی

## نصیر

تخلص نہ کس ہی شناسم لکن تحریر یکے ازاں ہاتھ تکملہ گذاشتہ دو کس را در اینجا می نگارم

### اول

شاہ نصیر الدین دہلوی عرف میان کلو پدر والاقدروے کہ شاہ غریب نام داشت و مردنیک سیرت خوش طینت اسم با سہمی غریب خوش طلق و صاحب نصیب بدلق فقرا آراستہ لباس درویشاں پیراستہ پرورش دادہ زبدہ صوفیان زمان حضرت میرزا بان قدس سرہ بود و خیلہ بہ ترف و آسودگی ایام عمر گرامی بصری فرمود و در کسوتہ درویشی موسی آسا عصبہ در دست میداشت و دلق طمع پوشیدہ بہ تزئین لباس درویشی بہمت می گماشت و این محمد نصیر الدین بسیار با ناز و نعمت پرورش یافتہ والدہ [جد] شش اساتذہ ادیب و خدام متعددہ متکفل آموزش بروے گماشتہ بود مختصر کلام بعد [رحلت] آ [ل] صاحب اقتدار این ستودہ کردار شوق ریختہ گوئی بہم رسانیدہ شاگرد شاہ محمدی مائل کہ نسبت خویشی با محمدوم داشت گردیدہ سلسلہ تلمذ و سہ بدو واسطہ کہ شاہ محمدی مائل و قیام الدین علی قائم بود بہ سر آمد شعر اسے فصاحت اما مرزا محمد رفیع سودا میرسد و باعتبار سہ بہمیں دو واسطہ و باعتبار دیگر سہ واسطہ کہ قیام الدین علی قائم شاگرد استاد صاحب درایت بدانت التذللان ہدایت ہم ہست بہ مضمار سخن سازی را یکہ تازہ مرد خواجہ میردومی پیوند بہر کہ ہفت و سہ اگرچہ از احوال فن و قواعد سخن چہندان آگاہی ندارد اما مناسبت کلی بہ سخن پردازی دارد بنا بر تناسب طبعی و سیر مشقی سخنش نغز و بسبب کثرۃ فکر و بسپاری توغل کلامش بر مغز معلوم می شود اکثرے از تازہ متقن نیست تلمذ بوسے دارند و بیشترے از نو آموزان گفتہ خود باصلاح و سہ رسانند خیال شاعری چنان در نہادش جا گرفته کہ اسرار متن سخنان فصاحت اما مرزا محمد رفیع سودا و نکته پردازی بے نظیر محمد تقی متیر در نظرش نمی [منجند] تا بدگیران غوچہ صد بے بیج باہر کس نقاری دارد و خود را ملک الشعرا پندارد و باوصفے کہ والدہ جادش بر قاسم بیچمدان خیلہ مہربان و زبدہ صوفیان

نصیر (۱)

۷

ورق ۳۳۳

زمان حضرت میر جہان بر این سراپا نقصان نہایت عنایت فرما بودند و معہذا جلوہ اش از کتم غیب  
بہ نصیہ ظہور بخشنود این عین قصور و دیگر امور مستعد علیہ مودۃ و تعیش با سرور کہ ذکر آنہا باوصف عدم  
لائقہ باطناب محل می کشد از ہمہ اغراض العین فرمودہ برخلاف چشم داشت پیش می آمد ہے ہے غلط  
کردم و خطا گفتم جاسے شکوہ نیست در اظہار [راو] صاف جبلی و ابراز اخلاق خلقی انسان مجبور و [مخز] در  
است ع [کل انا] تیر شیخ ہما فیہ

بہر حال او داند و کار او من بے چارہ کہ خاک پا ہے طلبا ہے عالم ع طبع مرا بر زمزمہ شاعری چہ کار  
شاعر نہ ام کہ در پوستین مدعی شاعری افتم از ہمہ اینہا در گذشتہ سی و یک شعر از زاد ہاے طبع مناسبت  
می نگارم اورا است ہدایہ اللہ تعالیٰ ہے

پشت لب پر ہے تیری یہ خط بر چاں ایسا مونہ تو دیکھو لکھے یا قوت رقم خاں ایسا

مینے بھٹلا کے جو پاس او سکو کھلایا بیسٹرا قتل پر میرے رقیبوں نے او ٹھایا بیسٹرا

یوں دل صد چاک کو مت دیدہ تر بیچنا یہ گل پر مردہ ہے اسکو چھڑک کر بیچنا

میر انشاء اللہ خاں انشا گوئد ہے

دل کو رکھ کر پنجہ مرگان تر [پر] بیچیے یعنی اپنا مال ہے اسکو چھڑک کر بیچیے  
خدا داند ازین ہر دو صاحبان کہ ہر یکے خو و اخلاق [المحانی] پندار و کد ام کس [بمال دیگرے] دست  
دراز کردہ منہ [عفی عنہ] ہے

پہلو میں رکھ اوں تیر کے پیکان کا لوہا اے دل وہ نگہاں ہے تری جان کا لوہا  
نکلے تھی دم تیشہ زنی گوہ سے آواز فرما دیہ دشمن ہے تیری جان کا لوہا

راستا اوں بیت کا ہوا بوسہ رخسار نصیب جھوٹ بولوں تو خدا کا نہ ہو دیدار نصیب



چرائی چادر مہتاب شب میکش [نے] جیوں پر  
کٹورا صبح دوڑانے لگا نور شید گردوں پر

ادوی دسمے کی نہیں تیرے رزائی سر پر  
مہجیں رات بیتاروں بھری آئی سر پر

ہوا سے زلف کیو ہو تو خال رخ دیکھتے ہیں  
کبھو بدلی گھر آتی ہے کبھو تارے چمکتے ہیں

سرزنگاں سے وقت نالہ آنسو کو ترستے ہیں  
یہ سچہ ہے جو گریختے ہیں وہ بادل کم بستے ہیں

جنگجو رکھنا نہ کر تو تیر سپدھے ہات میں  
دست چپ میں رکھ سپر شمشیر سپدھے ہات میں

مت ستاے زلف اتنا عاشق دگلیر کو  
سرکشی کو چھوڑ کا فرمان اپنے پیرا کو [

خوف زلف یا رچھٹ مانا ہے کن کارا ت نے  
کہکشاں سے [لے لیا د] اتوں [ہیں] تنکارات نے

گرچی باز راہ دیکھم دلا اور ہے  
کل کی ہوا اور بھتی آج ہوا اور ہے

قبا دیکھی ہے پھانکاری کہ شب کس ماہ پارے کی  
فلک جو کاڑھتی سیکھا ہے بوٹی چاند تارے کی

قاصد یہ اویسے کہیو زبانی کہ نہیں چین  
میں کیا کروں حالت دل تالان کی تحریر

قدم نہ رکھ میری چشم پر آب کے گھر میں  
کچے ہے دیکھ کے وہ عکس رخ سا غرے  
مدام زندہ کریں کیوں نہ آستیاں بوسی  
بھرا ہے نوح کا طوفاں حباب کے گھر میں  
نزل ماہ ہوا آفتاب کے گھر میں  
حرم ہے شیخ مشیخت ماب کے گھر میں

ورق ۲۳۴

نصیر (۲)

ہمارے دل میں کہاں آبلے ہیں اے ساقی  
تڑپ کو دیکھ میرے دل کی برق آتش بار  
چنے ہوئے ہیں یہ شیشے شراب کے گھر میں  
جھل ہو چھپ گئی آتش سحاب کے گھر میں  
حجاب کیا ہے اب اوس بیجا کے گھر میں  
ہمارے اوس بت خانہ خراب کے گھر میں  
نصیر دیکھ تو کیا جلوہ خدائی ہے

## دوم

سید نصیر الدین غوثی جلیسری وے از اولاد امجاد حضرت دوزبان پیشواے انس و جان قطب ربانی  
غوث صمدانی محبوب سبحانی سیبہ ناعبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرار ہم و مرد نیک دین پارسا خوش  
عقیدہ صاحب تقویٰ آگاہ دل بخت مشتعل درو مند یکروار جمند فرخندہ خواست خلقے کثیر از انفس  
متبرکہ اش بہرہ یاب و حے خفیر از فیض ارادش بہ بصاعتہ زہد و تقویٰ کامل نصاب گاہ گاہ بطور خود  
شعر ریختہ میگوئد وجستہ جستہ دریں سرزمین رخش ہمت می پوئد ایں چار شعر از زوہارے طبع آن نیک ذات  
والاصفات است ۷

کس تجل سے میرے گھر آج آئی ہے بسنت  
ماہر و پھولوں کی چھڑیوں سے کریں ہیں اہتمام  
حاکم فصل بہار اب سوکے آئی ہے بسنت  
برج میں شاید کسی نے آج گاٹی ہے بسنت  
پیار سے بتو گلے میں نے لگائی ہے بسنت  
اوس رنگیلے کو میرے مجھے ملا دے حق نصیر

## نصرت

تخلص لالہ گوہر لے کا نت است وے اگرچہ حسب ظاہر ہند و نثر اد است اما اشعارش بہ  
بانگ بلند بر تصدیق باطنی وے گواہی میدہند بہر کیف جو نے است مہذب خوش تقریر شاگرد محمد نصیر الدین  
نصیر این توردہ اشعار گفتہ ہے اوست ۷  
ساقی تو بھر کے دے مجھے پیالا شراب کا  
خطر انہیں ہے حشر کے دن کے عذاب کا

مگر کا خیال اسکی جب آگیا  
شہ دین و دنیا ہے مولا علی  
تو سب نے کہا [یہ عدا] م کو [چلا]  
تو اسکی صفت میں قلم کو چلا

واہن جلادیا ہے [فلک کا] اس آہ نے  
جلوہ شفق کے رنگ کا اسے مہوشاں نہیں

دیکھ کر رخ پہ تیرے آج عرق کے قطرے  
چرخ پر ابرسیہ یہ نہیں اسے برق دشاں  
اختر صبح انہیں پیرو جواں کہتے ہیں  
اسکو میرے دل سوزاں کا دھواں کہتے ہیں  
تہرا انداز ستم ناز غنڈہ ہے [غمزہ  
اسیٹے تجکو غرض آفت جاں کہتے ہیں

تاکتا ہے تو عبث چھپ چھپ کے اے زلزلہ اسے  
قصداً اگر کیجے تو اسے صیاد لے اوڑھے قفص  
دخت رزقیری طرف تو دیکھنے والی نہیں  
مانع پرواز کچھ یہ بے پروا بالی نہیں

ہم کو کچھ ہنگامہ روز جزا کا ڈر نہیں  
شافع محشر ہمارے حیدر کرار ہیں

میرے حضور تو آنکھیں لڑانہ غیروں سے  
میا داؤن سے نہ میری کہیں لڑائی ہو

دُور نہ تو گردش افلاک سے نصرۃ ہر دم  
کہ مدد کو تیری یہاں حیدر کرار بھی ہے

کس کو دل و دماغ ہے گلگشت باغ کا  
فترت غلام ہوں میں شہ بوترا ب کا  
تجہ بن لگے ہے ہر گ گل نیشتر مجھے  
لگتا نہیں [ہے] روز قیامت سے ڈر [مجھے]

کب عجب ہے ہاتھ میں گریہ عصا لے آہ کا  
زلزلے سے نسبت نہ کیوں مہو غافل غرض کو تیرے  
دل تہا ری نرگس [مخمو ر] کا بیمار ہے  
[آپ] زنگی بادشاہ کشور تانا تار ہے

عاشقوں میں کوہکن سا بھی نہ ہو گا سرفروش  
ایک دن تو خوب سا سیدھا بنے گا دیکھیو  
سوزش مہر قیامت کا نہیں ڈرہ خطر  
وصف جگکا یہاں زبان تیشہ پر ہر بار ہے  
راستی کیشوں سے کیوں لے پیچ کج رفتار ہے  
سب طرح نصرت کا مالک احمد مختار ہے

## نظام

تخص تو اب غفران مآب وزیر الممالک عماد الملک غازی الدین خان بہادر راست از انجا کہ حسب و  
نسبش بنا بر وضوح واضح و شیوع شایع مستغنی التخریر و بے نیاز از تفسیر است ازاں درگذشتہ بہ ترقیم نڈے  
از اوصاف نفس نقیض و نوشن بر خے از اخلاق ذات شریفش میگرامم و سے ہزبرے بود در پیشہ و غاوشیرے  
در بیدارے ہیجا و امیرے بود صاحب شمشیر در مملکت کشورستانی و دبیرے بود صاحب تدبیر و قلم و حکمرانی در اول  
امر بہ نائرہ تفنگ و تیر و نیروے شعلہ ہوش و تدبیر از سواد حضرت دہلی بآئینے رجم شیطین نمود کہ ہرگز متصور  
و مطلقاً متوقع نبود در آخر ما بہ ثمرہ نمک حرامی کہ بادل نعمت قدیمی از وے بظہور رسید آوارہ وشت ادبار  
شدہ در چار سوے عالم حیران و سرگرداں میگشت و در یکجا قرار نمی گرفت و سر اسیمہ ایام بہرہ بر د عاقبتہ الامر ناکام  
و نامقضی المرام در بلدہ کالپی جاں بجاں بخش سپہ د از جودہ عقل و تیزی فہش چہر بر طرازم کہ قلم حقائق رقم با  
وصف و دوزبانی از عہدہ تقریش بر نمی آ [ند] و [ازبیا] ردانی و کثرہ ہمز [و] ریش چہ نگارم کہ سمند  
خامہ عنبریں شامہ [با وجود تیز گامیہا] در مضمار تحریرش نگا پو نمودن نتواند قطع نظر از صنائع سپاہگری و لطیف گوئی  
و بذلہ سنجی و بدیہہ خوانی و ہفت زبانی و ہفت قلمی و فقیر پستی و کشادہ دستی و معلومات اشغال فقر و اطلاع  
بر اورد صلاح و انشا پر دازی با نجا شستی و سخن طرازی با نواع لائق و حضور علوم شرعیہ و وفور فنون نقلیہ و نیک  
دینی و خوش اعتقاد و کشادہ روی و خدا یادی بالسنہ متعددہ بکمال فصاحت و نہایت بلاغت سخن میگفت  
نخس چند از وے بر صفحہ روزگار یادگار است کہ ہر مصرع زبان دیگر دارد و بیشتر غزلیات عربی و ترکی از طبع  
و قادی تراوش نمودہ و دیوان ضخیم فارسی مشحون جملہ اقسام مدون فرمودہ و بیرون ازین مثنویات چہند خاصہ  
مثنوی کہ در ان کرامات حضرت فخر العاشقین مولانا محمد فخر الدین قدس سرہ فراہم آورہ برشتہ نظم کشیدہ و در ان داد  
سخنوری دادہ گاہے ریختہ ہم از طبع در بارش ریختہ ازاں رو ایں بے بضاعت بمیدان تفسیر چہل و دو شعر منجملہ

آنہا فرس خامہ برا گنجینۃ نہ عفی اللہ عنہ سے  
زلف کا کھولنا بہانا تھا

یعنی ہم سے مونہہ چھپانا تھا

دل گرمی نگاہ سے بے تاب ہو گیا  
اللہ سے تیری گرمی طینت کہ وہ سرشک  
جب تک میں اسکو تھانہوں جگر آب ہو گیا  
پہلی پیش میں روشں یہاں ہو گیا

نظر [کام] اپنی سر رہ گزار باندھ دیا  
کمر تو ایک سر مو بھی نظر نہیں آئی  
دل اس طرح سے تیری زلف میں ہے آویزا  
کہیں ہیں لخت جگر ہے تیرا گل دستار  
تیرے تو رونے لے دیدہ تار باندھ دیا  
سختیوں نے یہ مضمون ہزار باندھ دیا  
شکار بند سے جیسے شکار باندھ دیا  
یہ باندھو تیرے سر کتے یار باندھ دیا

بے مہر سے چاہ پوچھنا کیا  
گرجی کے دیئے وہ بات آوے  
رکھتا ہے نظام بیوفا سے  
گمراہ سے راہ پوچھنا کیا  
سیجے واللہ پوچھنا کیا  
امید نہا پوچھنا کیا

نگہ اوس شوخ کی گر نہر میں ہوتی سدا  
مے تو یک طرف ہے ساقی تیری فرقت میں ہم  
چٹکی بھر خاک اگر مشہد عشاق سے لے  
حلق ماہی میں تینقن ہے کہ چوں تیر ہو آب  
چائیں تک حلق کریں تر تو گلو گیسر ہو آب  
خمر پر چھڑکے صبا جاکے تو اکسیر ہو آب

صبح بہار ہوتی ہے جس طرح دل کشا  
یوں میکشوں کے چاک گریباں پہ ہے بہار

گر شمع صفت آہ کرے مشتعل آتش  
چوں پھل بھڑی اشکوں میں گرے ہو کے دل آتش

تجربہ بن آرام یار ہے کس کو  
میں نہ کہتا تھا آشراب نہ پنی

تاب و صبر و قرار ہے کس کو  
[ب] یہ رنج و خار ہے کس کو

بس اب اسے مت زیادہ ہیں داد خواہ کیجو  
تہیں اپنی ہی قسم ہے ٹک ایہ سرنگاہ کیجو

طپش دل سے میری جان نکلتی ہے دیکھ  
کن ادائوں سے خزاں ہے میرا سرو رواں  
تو نے ایک روز میرے غم پہ نہ ماری ٹھوکر  
میں نے بدلا نہیں دل بشرط وفا سے ہرگز  
گرچہ ہے عمر کے غور شید کا پر تو روشن  
دل کے کہتے ہوئے بھولے ہے رہ عشق نظام

منقل سینہ میں اب آگ ہی جلتی ہے دیکھ  
سرو پابند تیری کیا یہاں چلتی ہے دیکھ  
تپش دل مجھے سر لٹکھ کھدلتی ہے دیکھ  
نگہ باریکوں رنگ بدلتی ہے دیکھ  
آہ یہ دھوپ کوئی گھڑیوں میں طلتی ہے دیکھ  
منقل راہ تیرے پاس ہی بھتی ہے دیکھ

دل تر پچھے ہے اور دیدہ تیکے راہ کسو کی  
یارب نہ کسو جی سے لگے چاہ کسو کی

ہمارے جا [مٹ] کہنے سے مے کی بو نہ گئی  
سیاہی مو کی گئی دل کی آرزو نہ گئی

وہ نگاہ گرم چشم نیم خواب نرگسی  
دل کو نت رکھتی ہے ہم چشم کباب نرگسی

کہاں طاقت جو ایک دم پار سے دل کو جدا کیجے  
کہاں خلوت کہ اپنا راز دل او سے کہا کیجے  
جو ہم ایسے ہی تھے تو آپ کو لازم نہ تھا ہرگز  
کہ سو سو منتیں کر دل کو ہم سے آشنا کیجے

موسیٰ کو دوبارہ ہو تجلی  
تجھے کہ ہم کلام ہو و ست

پھر چن میں کون اس خوبی سے مست ناز ہے جلوہ گل جھکے آگے فرشتے پا انداز ہے

ناز واداسے اونے جب تیوڑی چڑھائی سجدے کو آسمان نے گردن وہیں جھکائی

ورق ۳۳۴

کس کے یہ حسن کا تجلہ ہے جس سے ہر سینہ طور سینا ہے  
آپ ہی سب میں جلوہ پیرا ہے خواہ مجنوں ہے خواہ لیلا ہے  
شوخ کا انتظار مست کر دل کب وہ آتا ہے ایک مچلا ہے  
بے نمازی کہے ہے جگو شیخ پر وہاں بھی تو خیر صلا ہے

دل دیوانہ کا مہارے پاس گو نہیں رتہ پر وہ ایسا ہے  
کہ ذرا بھی اگر اٹھاوے سر تو سرفراز عرش اعلیٰ ہے

سنگرم دل راہ میں سے تیر پھر جاوے کماں ہوا سر نہ حلقہ اور زہ گیر پھر جاوے  
اندھخت سے یہ پاک گردش ہے زمانے کی کہ تو یکبارگی یوں ہم سے بے تقصیر پھر جاوے  
ملوں سرگشتہ مرگانی کا تیری وصف اگر لکھتے قلم انگشت میں میری دم تحریر پھر جاوے  
سے اس قدر تو اسے ستمگر مجھے روگرداں کہ ہو اگر سامنے تیرے میری تصویر پھر جاوے

لطاف

تخلص سلالہ دودمان مصطفوی خلاصہ خاندان رضوی نبیہ و حضرت نواسین امام الفریقین  
سجانی غوث صمدانی قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم و ذیہ ابیہ یکسانی فائتہ حضرت خدایہ باقی باللہ درج  
روحہ سید نظام الدین احمد قادری استغفر اللہ عنہما و عودہ ربہما و عودہ ربہما و عودہ ربہما و عودہ ربہما  
آباد صانہا اللہ من الشر و الفساد و سبحانہ من ثناء حق باستان و عودہ ربہما و عودہ ربہما و عودہ ربہما و عودہ ربہما

عرصہ اطول بہر اعلیٰ و اقل بسلوک مشفقانہ اسس راحتہا رسانیدہ و از حفظ اوقات شریفہ اسس چہ  
بر نگارم کہ باوصف کثرۃ شغل اما [۱] ذوقہ از مشغولی حق و سرنجام دامن اوراد مقرر یہ مطلق فرو  
نگذاشتہ از انجا کہ تعداد اوصاف ذاتی و اضافی این جناب خارج از حیطہ تحریر و بیرون از احاطہ تقریر  
است از ان در گذشتہ بہ ترقیم . . . . . شعر از اشعار صوفیانہ ریختہ طبع آل والا گوہر کہ گاہ گاہ بطور خود  
موزوں می فرمائند و بگویند عنائت می نمائند کہ نقش درست کردہ بگویند می پردازم لہ دام ظلہ  
یہ بندہ نظامی ہے ترا بندہ کرم کا اے فاطمہ بتلاؤ اسے کوئے محمد

تحفیل جو بقی عشق کی تمام رک، پہونچی مکتب کا نظامی تو تو ملا نہ بنا ہے

گر چاہیے نیکی تو کرو سب سے بھلائی ڈاڑھی نہ بڑھاؤ یہ خراسان نہیں ہے

برہنہ ہوا سر سے پاتک وہ جانی حقیقت نہیں اوسکی پھر تو نے جانی

## نظیر

تخلص سہ کس میدانم اما نوشتن یکے از انہا بہ تملکہ نسب می پندارم و از ان دو باقی

### اول

شیخ ولی محمد اکبر آبادی است وے شاعرے است دیرینہ مشق کہ بالفعل در ان لوح علم استادی  
می افرازد و ثر و محبت و اخلاص با ہر کس می بازو بسیار سلیم الطبع و خوش اختلاط و نہایت نیک طبیعت  
و مستحکم ارتباط شنیدہ می شود و بمعلمی اوقات گذاری میکند و بکشادہ پیشانی ایام زندگانی بسر می برد این

۱۵ اس موقعہ پر دونوں نسخوں میں جگہ چھوٹی ہوئی ہے +



سی و ہشت بیت ازان اوست ۵

سینے سمجھا تھا جسے گل سو وہ لانا نکلا  
وہ بھی کم بخت تیسرا چاہنے والا نکلا  
پھر نہ سینے سے اٹھی آہ نہ نالا نکلا

چاند اپنا تو کسی اور کا ہالا نکلا  
تھا ارادہ تیری فسر یاد کریں حاکم سے  
مٹ گئے شور و فغاں جی کے نکلتے ہی نظیر

وقتی ۲۳۸

فلاطوں کیا اگر خود عیسیٰ گروں نشیں آتا  
غرض ایک دم قرار اوس بن نہیں آتا نہیں آتا  
اگر وہ بھی کہیں پھستا تو اوسکو بھی یقین آتا  
اگر وہ قتل کو میرے چڑھائے آستین آتا  
ایدھر ساقی ایدھر مطرب ایدھر وہ مجہبیں آتا

ترے بیمار کو تجھ بن شفا ممکن نہ تھی ہونی  
عجب احوال ہے کچھ اضطراب دے کیا کہیے  
میری بیتابیوں کی اب تک اوسکو بدگمانی ہے  
مجھے یہاں تک خوش تھی اوسکے اینکی کریں خوش تھا  
بڑے حقا لوٹے گر اس شب ہفتاب میں یارو

کہ کس نکشود و نکشاند یہ حکمت میں معمارا  
چنناں بروند صبر از دل کہ ترکان خوان یغمارا

تو ہستی کی گرہ پر عقل کا ناخن نہ توڑا سے دل  
یہ ظالم سنگدل محبوب جادو گر ستم پریشہ

ہمارا دل بہت ترسا رہے ترسا نہ اب ترسا  
قیامت ہے مسلمان عاشق اور معشوق ہے ترسا  
میں چا پڑھ رہا ہے کچھ بچھا کر اپنا بستر سا  
تو کیا میرا کلیجہ دھک سے ہو لوٹا کہو ترسا  
چلو اب چپ رہو بس کھول بیٹھے تم تو دفتر سا

تجھے کچھ بھی خدا کا ترس ہے اوس سنگدل ترسا  
میں اوس پر مبتلا وہ غیر مذہب شورخ اب ترسا  
ہوا بیمار تبرے عشق میں جو چرخ چارم پر  
پکارا دور سے دیکھو سفیر اوس نے جو ہیں مجھ کو  
نظیر ایک دو گلے کرنے بہوت ہوتے ہیں خواباں کے

کیونکہ نہ ہو پھر اوس کا دماغ آسمان پر  
سر سبزیاں ہیں اب تو زمرہ کی کان پر  
اور روح لٹتی ہے پڑی عطر دان پر

دیتے ہیں جان حورو ملک جس کی آن پر  
سبز پڑا ہے کان میں اوس سبزہ رنگ کے  
مچھو پہ جان ترپھے ہے چنپا کلی پہ دل

کوچے میں اوسکے جائیں تھے سینہ سپر کئے  
کل تو میاں نظیر بھی کھیلے تھے جان پر

اوسکے بن دیکھے جو مر جاؤں میں آنکھیں پھیر کر  
میں تو بے غیرت نہیں کیا جاؤں بد خو کے پاس  
داغ مرنے کا وہی محروم جانے جس کو آہ  
موت آپچی شتاب اور یار آیا دیر کر

کس کو کہئے نیک اور بٹھرائے کس کو برا  
غور سے دیکھا تو سب اپنے ہی بھائی بند ہیں

وہ چاندنی میں جو ٹک سیر کو نکلتے ہیں  
تو مہ کے طشت میں گھی کے چراغ جلتے ہیں

ہزاروں پھرتے ہیں یہاں غنچ لب نہ ایک دو  
کہا جو ایک بے بوسہ میں دو لگا لینے  
رکھے ہیں پر کوئی تیری سی چھب نہ ایک نہ دو  
تو ہنس گئے کہنے لگے چل بے اب نہ ایک نہ دو

جس دن چین میں جا کر وہ گلزار ہنس دے  
اے چشم زار اس دم رونا سنبھل سنبھل کر  
غنچا بھی کھلکھلا کر بے اختیار ہمدے  
ایسا نہ ہو کہ تجھ پر ابر بہار ہمدے

قہر جھمکوں کی جھمک تپہ غضب بالا ہے  
خال چہرے پہ نہیں اوسکے یہ اللہ نے واہ  
اب کوئی آن میں سب خلق تہ و بالا ہے  
حسن کے [خوش] میں کیا خوب نماکالا ہے

کمر تک اٹھنے زلفونکو جو بل دے دے کے چھوڑا ہے  
سمند آسمان کب آپ سے دوڑے ہے اس پر تو  
یہ دو زلفیں نہیں ہیں کافر ایک ناگن کا جوڑا ہے  
کسی کی ایڑ پر ہے ایڑ اور کوڑے پہ کوڑا ہے  
جو سچہ پوچھ تو میں نے لعل کو پتھر سے پھوڑا ہے  
دیا اوس سنگدل کے ہاتھ اپنے شیشہ دل کو

لے 'خان' اصل نسخہ میں

ق

یہی ہے دھوم کل سے وہ میرے ملنے کو آتا ہے  
غرض میں تو نظیر اسے سمجھتا ہوں کہیں شائد  
گلے میں ہمارے اور تن میں نافرمانی جوڑا ہے  
کسی کا نیل بگڑا ہے جو یہ طوفان جوڑا ہے

ہم کل ایک ایسے پریر کے نظر بست ہوئے  
ایسے کم سخت ہوئے ہاتھ ہمارے سیہات  
جس کا مونہہ دیکھ کے پیروں کے بھی پر بند ہوئے  
ایک دن او سکی کمر کے نہ کمر بست ہوئے  
اور پیچھے نہ پری جن کی نزاکت کو نظیر  
ایسے کچھ حضرت آدم کے جگر بند ہوئے

دوم

گنیت رے کائنات وے از تازہ مشقان حضرت دہلی و شاگرد محمد نصیر الدین نصیر است اس دو بیت لئے  
نسبت دارد سے

ہے جو غنچے کو قصور دہن جانی کا  
دل میں ہے عزم مگر چاک گریبانی کا

کیا زرد ہوئیں عشق کے آزار سے آنکھیں  
ہم چنم ہیں اب زگس بیمار سے آنکھیں

نعمیم

تخلص شیخ محمد نعیم جہاں آبادی است وے از شاعران دیرینہ مشق و از شاگردان استاد اکثرے از سخن  
سنگین عالم شیخ ظہور الدین حاکم و مرد سپاہی پیشہ بہ اندیشہ نیک ذات ستودہ صفات بود مرتے است کہ جہان  
فانی را خیر یاد گفتے بسرے جاودانی شتافتہ خدایش رحمت کناد ایں دوازده بیت ازان آں مرحوم است سے  
پایا جو دل نے زلف میں آرام رہ گیا  
کرنے لگے جہان میں ہم آ کے کچھ کا کچھ  
جس جا ہوئی غریب کے تیں شام رہ گیا  
آئے تھے جسکے واسطے وہ کام رہ گیا

گر پردہ اوٹھا دیجئے اوس پردہ نشیں کا  
کھل جائے طلسمات ابھی چرخ و زین کا

خط یار کل جو پڑھا میں بس گلہ شکوہ اوس میں ہزار تھا  
نہ سلام تھا نہ پیام تھا نہ تو عہد تھا نہ قرار تھا  
ہمیں یہ امید نہ تھی صبا کہ یہ خاک یوں اوڑے جا بجا  
تیرے در بدر کے اوڑے کو بھلا کیا میرا ہی غبار تھا

کو چہ یار سے دل ہم سے اوٹھا یا نہ گیا  
مل گیا خاک میں اس طرح کہ پایا نہ گیا

ق  
یار تو کل ہم سے ملا تھا نعیم  
لیک جباب آہ و غا کہ گیا  
کچھ تو او دھڑم سے بولا نہ وہ  
کچھ میں ایدھر آپ حیا کہ گیا

آفت کے نشانے ہی رہے ہم تو زین پر  
جو سنگ بلا چرخ سے آیا سو ہمیں پر

عالم سے ہوا غیر میں اب یار کی خاطر  
اوس یار کو منظور ہے اغیار کی خاطر

آنکھوں میں تجھ بغیر سن اے خوبی بہار  
یہ سبزہ نو دیکھ نہ مجھے ذک خار ہے  
بن دیکھے اوسکے جان نہ دوں گا میں لے اہل  
دلت سے مجھ میں اوس میں ہوا یہ قرار ہے

## نگران

تخلص جو آنے است از دو دمان حری الاحترام میرزا علی نام وے از سکنہ قصبہ اجڑاڑہ و شاہ شمس الدین  
خانوادہ است قدس سرہ شعرش از خوبی ذہن وے خبر سید ہند وگا ہے بنا بر عدم گنجائش بحر لفظ نگران را عاشق  
تخلص میکند این مطلع از وے است ے  
جو چاہے آپ کو تو اوسے کیوں نہ چاہیئے  
وہ چاہے یا نہ چاہے غرض یوں نہ چاہیئے

## نوا

تخلص شیخ محمد ظہور است و سے طالب علمے از طلبا سے بلوہ لکھنؤ و سلیم الطبع خوشگو تویم الطبیعت نیک  
طینت متصف باوصاف نیک نہادی شاگرد محمد بقاد اللہ اکبر آبادی است از حضور سر اسر نور مرشد زادہ جہان و  
جہانیاں مرزا جہاندار شاہ المعروف بہ مرزا جوان نعت مرحوم بخطاب مستطاب خوش فکر خانی عز امتیاز داشت و  
در خوش فکری نہایت ہمت می گماشت بیشتر قصائد بہ متانت و پختگی بانجام رسانیدہ و دران داد خوش فکری  
دادہ در غزلیات ہم فکر رسائے دارد ہشت بیت از گفتہائش اس خاکپا سے جہان می نگار د سے  
ہمارا نام لیکر دے ہے وہ دشنام قاصد کو چھٹاوستے کچھ نہیں ملتا وہاں انعام قاصد کو

خطا نایک طرف اب چاہیے پیغام بر ثانی  
تو لینے خط کو آیا تھا کہ یہاں صورت پرستی کو  
تو قاصد کو اپنے آپ وہ مفتون کرتا ہے  
کہ بنا کر دے میری جانب سے یہ پیغام قاصد کو  
چل اپنے کام لگ اس کام سے کیا کام قاصد کو  
وہ آپ ہی خوب ہے کیا دیجئے الزام قاصد کو

اب اشک تو کہاں ہے ہو چاہوں ٹپک پڑے  
پہچی جو ٹپک جھلک نیرے داتوں [کی] گوش تک  
طغیاں سرشک کا تو یہاں تک پہنچتم سے  
ڈوبا ہے بحر شعر میں ایسا نوا کہ اب  
آنکھوں سے وقت گریہ گرنوں ٹپک پڑے  
خجالت سے آب ہو در کنوں ٹپک پڑے  
ایک قطرہ آب کا ہو تو چوں ٹپک پڑے  
دے طبع کو فشار تو مضمون ٹپک پڑے

## نیاز

تخلص سشش کس بن رسیدہ ذکر نوشتن سے کس ازال ہا بہ تکملہ السبب دین و ازال سے کس باقی  
اول

میر محمد سعید اکبر آبادی است کہ معلمی ایام بسر می برد اما بحسن سلیقہ بجالس اہل علم و محافل ارباب دول بہ

آب و تاب میرسد مرد صاحب ہوش و باشعور فطانت کوش و با فرح و سرور است و این بہشت شعر از ان آں دانش  
پڑوہ و نادانی نفور ۵

ورق ۳۴۱

خیال اوس قدموں کا جب دو چار ہوا سرشک آنکھوں میں آسرو چوٹیا ہوا  
ہمارے اشک سے گوہر کو یار کیسا نسبت زین پہ جب وہ بہا جس سے بے کنار ہوا

زلفوں سے مونہ چھپا نہ تو اسے بت خدا سے ڈر کیا اعتبار گردش لیل و نہار کا

شاد اوسکے آنے سے دل ناسا د ہو گیا ویراں یہ گھر پڑا تھا سو آباد ہو گیا  
جب اس طرف سے وہ ستم ایجا د ہو گیا عالم تمام محشر فریاد ہو گیا

کہاں ہے دسترس اتنی کہ پہنچے تیرے دامن تک نہ پہچا نا تو انی سے یہ ہاتھ اپنا گریباں تک

نوک نشتر ہو رگ ابر ہو تار دامن خاک منک کبھو ہو نہ غبار دامن  
جانہ مرقد سے شہیدوں کے تو مانند نسیم اشک گل رنگ جو ہو جوش بہار دامن

نیاز (۲)

دوم

سید زاوۃ سعاوۃ التیام میر محمد علی نام سے از حضرت دہلی است اما از چند سے بدیار جنوبی رخت سفر کشیدہ  
یہ بلندہ سچیدر آباد سکونت و زبیدہ خداش خوشش دار و پیشتر مرثیہ و سلام بر دوسکے فارسی ارداں سے شعر از  
گفتہ ہائے اوست ۵

اوسکے عارض یوں عرق سے تھے مھر بھیگے تھے جس طرح شبنم سے دو گل برگ تر بھیگے تھے  
[ہے خترہ] ہم ایک سے پہنچے گی کب اوس تک نگاہ ملے پرواز [ہیں] طائر کے پر بھیگے ہوئے  
خواب ان خانہ خراب آنکھوں میں ہو کیونکر نیاز جھکے بن برسات بھی بہتے ہیں گھر بھیگے ہوئے

## سیوم

میاں نیاز احمد سلمہ اللہ احمد تولد شش در قصبہ بہرند و نشو و نما سے و سے در شاہجہاں آباد صائب اللہ  
عن الشر و الفساد واقع شدہ مرد فاضل و صاحب ذہن سلیم و شخص عالم و مالک طبع قویم است مشقہاے بسیار  
در تحصیل علوم رسمہ کشیدہ و محنتہاے بے شمار در استحصال فنون کسبیدہ ہوئے رسیدہ شاگرد رشید حیر محقق  
فعل مدقق مرجع طلاب جہاں مولوی خواجہ احمد خان است غفر اللہ المنان و اسکنہ بمحبوحتہ الجنان در او اسنے  
کہ ایں خاکپا سے طلاب جہاں ہم چیزے بودہ کتابے چند ایں خاکسار نیز تکرار نمودہ بہر کیف سر انجام کام جذبہ  
حق ویرا در بلودہ کہ خود را مشغول عبادات شاہ [قر] ساخت و مردانہ اسپ ہمت در مضمار طلب مولے تا تخت  
در بدو امر دعوی استفاد ایں کار استواء از خدمت با برکت والدہ ماجدہ خود کہ ویرا اویسیہ جناب لہارۃ انتاب  
حضرت بتول زہرا علیہا السلام میگفت میگرد در آخر با دست بعبت بدست حق پرست سید عبد اللہ قادری  
علیہ الرحمۃ کہ از اولاد اجماد حضرت ذوالسائین امام القریین غوث صمدانی میبوب سبحانی قدس سرہ العزیز بغدادی  
المولد بودند دادہ و مثال [اجا] زہ ارشاد طالبان و خرقہ خلافت تربیت سالکان یافتہ بہ تعلیم طلبا و ارشاد  
طالبان خدا بر مسند تعلیم و ارشاد در بلدہ بریلی نشستہ فقیرانہ ایام بکام دل بسرمی برد گاہ گاہ شعر فارسی  
صونیانہ و ریختہ فقیرانہ میگوید ایں نہ بیت از زانہاے طبع دوست

ورق ۲۴۲

تو نے اپنا جلوہ دکھانے کو جو نقاب مونہہ سے اوٹھا دیا  
وہ جو نقش پا کی طرح ہی فقی نمود اپنے وجود کی  
جہی جا کے کتب عشق میں سبق مقام فنا لیا  
وہیں جو حیرت و بیخودی ہمیں آہنہ سساں بنا دیا  
سو کشش نے دامن یار کی او سے بھی زمیں مٹا دیا  
جو کدھا پڑھا تھا نیا نے بھی ایک پل میں بھلا دیا

کچھ نہیں کھلتا مجھے میں کون ہوں  
آہ و نالے نے مجھے رسوا کیا  
حسن جاناں جلوہ گر ہے ہر جگہ  
صورت و حش ہوں یا شکل جنوں  
ورنہ پنیاں تھا میرا زوروں  
دید میں اپنی نہیں کوئی زروں

کیونکہ نیاز مانے اوروں کی خوشام کلامی  
او کو تو پیاری باتیں پیارے کی بھاری ہیں

صبر و قرار و ٹکلیب تاب و توان عقل و دین  
سب نے تولی اپنی راہ رہ گئی کیوں جان تو  
پوچھے ہے ہر ایک سے کسا ہے عاشق نیاز  
تجھ کو نہیں ہے خیر ایسا ہے انجان تو

## حرف الواو

در طے ایں حرف ذکر سیرزدہ شاعر کہ منجملہ انہا دو مرد والہ تخلص میکنند [اندراج] یافتہ و مجموع اشعار  
ایشان ..... شعر .....

## واقف

تخلص عزیزے است خوش اعتقاد درویش ہنار شیریں کلام واقف شاہ نام کہ در دیار شرقیہ  
علم استادی می افراخت و بانیک و بدید ویشانہ درمی ساخت مدتے است کہ جہان فانی را خیر باد گفتہ و  
برحمت حق در پیوستہ ایں بیت و یک شعر از گفتہاے آل مرحوم است ۵

ہوا ہے عشق سے آکر مقابلہ دل کا  
بھڑا پہاڑے جاں بے حوصلہ دل کا  
سرشک و آہ ہے شور جنوں ہے وحشت ہے  
عجب شکوہ سے جاتا ہے قافلہ دل کا  
کہاں ہے شیشہ سے محتسب خدا سے تو ڈر  
مری بغل میں جھلکتا ہے آبلہ دل کا

خیال وعدے سے از بسکہ تو نظر میں رہا  
تمام رات میراجی صدا سے در میں رہا

ان رقیبوں سے گئے گزرے ہیں کیا لے یا رہم  
وہ شریک بزم ہوں اور نہ پاویں یا رہم

نہ یہ شاعر سے ہیکل کے نگ دکھتے ہیں  
یہ لخت دل ہیں ہمارے کہ یہاں چمکتے ہیں



تو مثل برق ابھی جگے یہاں سے وہاں چمکا ہم اوس جھلک سے پلک اب تک چمکتے ہیں

واقف شرب معلوم اس دورِ آخری میں ناچار کیا کریں ہم افیون گھولتے ہیں

جبکہ پردے سے یار نکلے ہے آہ بے اختیار نکلے ہے

عشق میں کیا فضل و ہنر چاہیئے آہ میں تھوڑا سا اثر چاہیئے  
نامہ و پیغام سے گزرا تیرے اوس میرے قاصد کی خبر چاہیئے  
آٹھ پہر چہ ستم کی ہو مشق ٹک تو کرم کی بھی نظر چاہیئے

ایک ہوئے داغ اس دل کا تو کوئی دھو سکھے روز و شب کی شست و شوئے چشم کس سے ہو سکھے  
جاگتے ہی جاگتے آنکھوں میں کٹ جاتی ہے رات آہ جبکو درد ہو ایسا وہ کیونکر سو سکھے  
صبح تک وہاں [ہو نہیں] اور بھی اس برن میں رولے بالیں پر میری لئے سمع جتناک رو سکھے  
رہ نور دین خودی گر کچھ نہ ہو ہم سا تو ہو گو سرا [غ] اوس کا [نہ پاس] آپکو تو کھو سکھے  
کون پہنچا دے میرا پیغام وہاں تک اے صبا کام واقف کار کا ہے تجھے ہو تو ہو سکھے

[لی] واسے ہم ہوں نے رہ اپنے اپنے ہاں کی ہم رہ گئے بھٹکتے جوں گرد کارواں کی  
ایں شعر ابھنے بہ سخن سنج بے نظیر محمد تقی میر [نسبت] کنند والد علم بحقیقۃ الحال سے

ق

[یا] ران و ہشتین و رفیقان و دوستدار سب آشنا ہیں زندگی مستعار کے  
جب آنکھ موند گئی تو پھر ایدوست بعد مرگ پھٹکے ہے کون پاس کسی کے مزار کے

## وارث

تخلص شاہ وارث الدین سلمہ رب العالمین است وسے درویشے است ہفت قلم مخاطب بہ زمرہ رقم  
خیال مشیخت در [سردا] رد رہا ہے یک بار رقص مہر دیاں شیریں شمائل پری پیکر ان فتنہ خصائل بر روے  
کاری آرد و جماعتی از ہوسناکان شہر بتقریب تاشادراں محفل سرور مجتمع می شوند وہ حظ نفس و قوت روح  
محظوظ و سیر میگردد بیشتر بہ مشق اصلاح نو خطاں متغول می باشد گاہے ریختہ درویشانہ ہم از طبعش می  
تراودایں پنج بیت اوراست ۵

خورشید و کامیرے جلوہ جہاں تہاں ہے ہر ذرے میں جو دیکھو اسکی جھلک عیاں ہے

الف خدا سے رکھنا تسخیر ہے تو یہ ہے اور خاک دل کو کرنا اکیر ہے تو یہ ہے  
تقدیر [پر نظر رکھو] کھ اور لا غرض ہو سب سے بالہ کہ عاشقوں کی تدبیر ہے تو یہ ہے  
تجہ زلف عنبریں میں کب قید ہو سکھے ہے مجنون دل کی میرے زنجیر ہے تو یہ ہے  
ایک آن یاد حق سے غافل نہ ہو تو وارث قرآن کی جو دیکھے تفسیر ہے تو یہ ہے

[والہ]

تخلص و کس میدانم

اول

والہ (۱)

مردے و فاگتر مسمی بہ محمد اکبر وے از شعرای عہد آسودہ مہر حضرت فردوس آرا نگاہ طاب  
اللہ شراہ است شعرش برویہ آل زمان سداۃ تو امان مطلعش کہ سمت تحریر یافت مخبر دال منہ عفی  
اللہ عنہ ۵

مونہ تمہارا درمیاں ہے گا و اگر نہ مجھے تی آرسی کیا جان رکھتی ہے کہ ہم چشتی کرے

### دوم

مرحمت خان مرحوم اصلش از خطہ دلیذیر کشمیر است و مسقط الراسش خاک پاک شاہجہاں آباد صاہنا  
اللہ عن الشر والفساد و سے و نیا گانش ہمیشہ بکام دل بعدگی ایام بسر فرمودہ در آخر ہا از قبل سران انگریز  
واقعہ نگاری حضرت دہلی یو سے متعلق بودہ مرد ہوشیار پختہ کار صاحب طبع سلیم و فکر قویم و خوش اختلاط  
نیک ارتباط بود با ہر کس [عموماً آں] بہ اندیش و با قاسم بیچیدان سراپا نقصان [خصوصاً] بیش از  
بیش بخوبی پیش می آمد و تواضع می فرمود قصہ عشق خود بزبان اردو سے معلی بآئین خوب و با سلوب مرغوب  
برشتہ نظم کشیدہ و در شعر فارسی کہ بیشتر میگفت شاقبہ تخلص برگزیدہ ملخص کلام مرد خوب بود کہ در حین حیات  
با خاص و عام نزد محبت باختہ و بعد ہمت کہ از چندے رحل اقامت بخوار رحمت ارحم الراحمین انداختہ نام نیک  
بر صفحہ گیتی گذاشتہ بہر کیف این پانزدہ بیت از گفتہا سے آں مغفور است ۵  
وہ کوئی تجھے آشنا ہوگا پہلے جو آپ سے جدا ہوگا

والد (۲)

ورق ۳۴۲

یہ طرح پھر کیا ہے کچھ اب مزاج [دل] کا یارب میں کس سے پوچھوں جا کر علاج دل کا

کیا کہوں اوس خوش ادا نے کام کچھ ایسا [کیا] گے کیا دل ہستے ہستے اور میں دیکھا کیا

یاد صبا اوڑ [اد] سے مشت غبار میرا ہووے نہ اوس پری کی خاطر پہ بار [میرا]

از بسکہ دل ہے آئینہ دار اوس جمال کا پیر تو کو اوس کے [خوف] نہیں ہے زوال کا

تو ایسی ادا سے جدھر جائیگا [خدا جانے] کیا تہہ کر جائیگا

دم مارے ہے غم دل سے میری ہم نفسی کا      اے ہم نفساں وقت ہے فریاد رسی کا  
 گلشن میں میرے دیکے کوئی آن لبا ہے      اس باغ کی کچھ اور ہی اب آب دہوا ہے  
 [نہیں ہے] اوسکی جو مرضی ایدھر کے آنے کی      ہر [ایک] دم میں نئی بات ہے بہانے کی  
 سینے [تو] پہنایا کیا تھا پا [س] نام و ننگ سے      حال دل ظاہر ہوا لیکن شکست [رنگ] سے  
 ہے [عیان] جلوہ تیرا انسان [کی] تصویر سے      صورت معنی ہو ظاہر لفظ کی [تحریر] سے  
 چشم سے کچھ ہو مدعا ہے مجھے      محض تیرا ہی دیکھنا ہے مجھے  
 طور اوس شوخ کا بے طور نظر آتا ہے      آگے کچھ اور تھا اب اور نظر آتا ہے  
 گئے تو بندوں میں اپنے جو ایک بار مجھے      تو خلق میں ہو خدائی کا اعتبار مجھے  
 ہے کس متاع کی یارب دکان زمیں کے تلے      چلا ہے [جس] لیے یہ کارواں زمیں کے تلے

## واصل

تخلص واصل مان مرحوم است [و] سے از [نبیر] ہا سے [رای مان] و اباعن جد سر کردہ دربانان  
 دربار دربار ظل اللہی بود گاہ گاہ فکر ریختہ می فرمود ایس بیت ازان آں مرحوم است سے  
 سرگرم نازکیوں نہ ہو وہ رشک آفتاب      عالم میں اوس کے حق [کا با] زار گرم ہے

## وجہ

تخلص نواب معلی القاب وجہ الدولہ وجہ الدین خا[ن بہادر] مبارز جنگ برادر کوچک نواب  
غفران آب حمام الدولہ حمام الد[ین خا]ں بہادر مبارک جنگ مختار کار سرکار گردوں اقتدار بادشاہی و کار  
پر [داز کار خانہ] حضرت ظل الہی است ایشان در ایام دولت برادر کامگار و روزگار اقتدار خویش باوجود  
ثر [وہ] تمام و شوکت تمام بہر کس باطف و مدارایش از پیش پیش می آمدند و کار خلق اللہ با علی مرتبہ خوش  
(ذہبی) وارف [درجہ نیک طینتی سرخجام می دادند حاصل کہ مرد کریم الاخلاق عظیم الا شفاق محبت پرور کرم گستر  
نیک ذات ستودہ صفات شیریں زبان عذب البیان ہوشیار پختہ کار حمیدہ خصائص پسندیدہ شہاں است در  
عروض و قافیہ ہمارے دارد در سخن آرائی صنائع بدائع بسیار بر روی کار آرد مثویٰ صفحہ دوازده ہزار بیت  
تخمیناً بزبان ریختہ برشتہ نظم کشیدہ صنعت ہائے بلیغہ دران بمنصہ ظہور رسیدہ بیشتر غزل ہائے فارسی بہ پنجنگی و  
سنجیدگی با تمام می رساند و بایماہ استاد خود مرزا شہد فاخر کلین بریں تخلص می سازد بر قاسم ہجیدان سرایان قصان  
از ہرچہ تمام تر اشفاق می نمائد و مرہون عنایات بے غایات [خو] [د] میفرماید بہر کیفیت این نہ شعر از اشعار  
آید از ریختہ طبع و بارش کہ گاہ گاہ بزبان [ا] [د] روئے معلی جلوہ گرمی شود [سمت تخر] برمی پذیرد منہ  
وام [بہجت] ۵

دوق ۳۴۵

[ہے] عکس حقیقت رخ نیکو سے محبت  
[گو قتل سے] میرے تجھے کچھ ہات نہ آیا  
محراب طریقت خم ابرو سے محبت  
[سرخ] آگے وفاق کے [تو ہوا] اروی محبت  
آدیکھ بہار چمن دیدہ و دل کو  
کیا ہی یہ کھلے ہیں گل خود رو سے محبت

ادب سے اوسکے قد مہوس ہو جو جیو قاصد جو ڈھب بنے تو بلائیں بھی لیچو قاصد

خون دل بسکہ رہا ان کے [جم چہ] شموں [میں]  
لخت دل جیسے میرے پتہ شموں سے ہے  
پانی پانی ہوں میں فحلت سے تو ہم چشموں میں  
پھلیاں [دکھی] ہوں اس رنگ کم چشموں میں

تکین در [دل] کوئے آج ہو [نکل] ہو بے یار بیکلی ہے وہی آملے توکل ہو  
 سچ دم میرے بالیں پہ کوئی آتا ہے کہ مجھے مردے کو پھر گور سے جلاتا ہے  
 گرمی غیر جو ہم تک بھی گوارا کرتے سرد آہوں سے یہ اوقات گزارا کرتے

## وحشت

تخلص عزیزے است صاحب کنت از شاگردان میاں جعفر علی حسرت ابن ہفت بیت از گفتہا  
 دوست ہے

آہ آگے تو نکلتی تھی جگر سے باہر اب جگر نکلے ہے خود [دید] آہ [تر] سے باہر  
 کیونکہ تم گھر سے نہ نکلو گے میاں دیکھینگے ہم نکالیں گے تمہیں لاکھ ہنسرا سے باہر

میرے سامنے گر وہ ایک آن ٹھہرے تو آنکھوں میں آکر میری جان ٹھہرے  
 تیری عقل ناصح بتا کیوں گئی ہے بھلا ہم تو دل دے کے نادان ٹھہرے  
 عجب [یہ جنوں ہے] کہ ہاتھوں سے جکے نہ دامن رہے نے گریبان ٹھہرے  
 کہا میں کہ رونے سے وحشت نہ دیکھا جو ایک دم تیری چشم گریبان [ٹھہرے]  
 لگا کہنے میں ضبط کرتا ہوں لیکن کہاں تک جگر میں یہ طوفان ٹھہرے

## وصال

تخلص بر خوردار سعادت [نشا] ن نصر اللہ خان خلف الصدق دستدار سراپا وفاق حکیم ثناء اللہ خان

فراق است مد عمرہ وسلمہ [بر] دے نوجوانے است باہم و ہند بخت سنجیدہ و نہایت [باادب] در  
ایام سالف گاہ گاہ فکر ریختہ میگرد و نہدے از اوقات خود درین شغل بہر می برد بالفعل ازین [سودا غام  
باز ایستاد] وہ بیچنگی تمام دامن یرزدہ تحصیل علوم رسمیمہ و استحصال فنون شتر [لیفہ میکند و] مشقت بسیار  
ورنج بے شمار درین کار استوار میکشد خدائش [بمرد] دل و عمر طبعی رسانا دو بہ ثمرات دنیوی و اخروی بہر مند  
گرداناد این دو شعر از و است مد عمرہ و ز اوقرہ سہ

آئینہ گھور نے کوسب سے بڑا لاکلا  
گرمی عشق [کاکلیا] کیجے بیاں تجھے وصال  
مونہ تو دیکھو یہ بڑا چلہنے والا نکلا  
[دل] جلا جہم جلا جیب میں چھالا نکلا

## وفا

تخلص مرزا عبد العلی است اصلش از خطہ کشمیر چنت نظیر و مسقط الراسش خاک پاک حضرت دہلی  
مرد خوش فکر خلیق معلی پیشہ نویسندہ نستعلیق محبت پذیر شاگرد محمد نصیر الدین نصیر است این چار بیت مشوب  
بویے است سہ

[والب] زخم جگر ہے عاشق دگیگر کا  
آپ ریجھا ہے بنا کر تجکو نقاش ازل  
جہیں جو انگشت حیت ہے [سو] پکیاں تیر کا  
یک قلم نقشہ کیجے کے تری تصویر کا

وقت رخصت اسقدر بیاں نالہ و زاری ہوئی  
شکر ہے صد شکر ہے صد شکر ہے صد شکر ہے  
اثک کے نالے ہے اور جوے نول جاری ہوئی  
عشق خواباں [میں] وفا تجھے وفا داری ہوئی

## ولی

تخلص سخن سخن نشان ہلی المشہور بہ محمد ولی است دے عزیزے بود از سکنہ دیار دکن و مریدان شا  
سعد اللہ گلشن علیہا الرحمت و [لغفران] و امرہما اللہ تعالیٰ فی روفاات الجنان گوئند نسبت تلمذ ہم

مجناب ایشان داشت و در [آخراً] باستصواب شان بہت بہ سخن طرازی می گماشت و العلم عند اللہ [تعالیٰ]  
 [شا] نہ و عظم برمانہ بہر حال بآئینی کہ از قدوہ متغزلان سخن پرداز شیخ شیعہ از قدس سرہ رویہ غزل از کتم عدم بمنصہ  
 ظہور جلوہ گزشت تدوین دیوان ریختہ مردف و [مملو] انواع سخن و مستحون اقسام امور [ایں فن از وسے]  
 بصغیر روزگار ثبوت افتاد اگرچہ اشعار متفرقہ ریختہ پیش از وسے ہم علی اختلاف الروایتین از طبع دُربار طبع  
 خوش نواسے گلزار قدس عند لیب و ستان سر اسے ہمیشہ بہار انس خسرو سخن سنجان طوطی ہند و ستان مظهر  
 عشق حضرت اولیں محمد کاسہ لیس قدس سرہا و روح روحہا سلطان مکتہ پرداز می گہاں خدیو سخن سازی [فتاویٰ]  
 متغزلان پستیواسے صاحب دلائل صو [فی] صافی منش درویش پاکیزہ روشش شیخ صاحب دروز بدہ حضرت ہم دروز  
 بادشاہ قلمرو بے نیازی سعدی شیرازی اسکند اللہ بحبوحتہ الجنان یا سعدی دکنی علیہ الرحمۃ والعقلان و دیگر  
 سخن سنجان ہم ریختہ اما تدوین جملگی اشعار شعر از وسے بطور پیوستہ مختصر کلام [حقش بر جملہ] سخن پردازان  
 ہندی زبان ثابت است و سخن بر سخنش ابلیس منشی و شیطنت میرخان کسرتین کہ خداش بیامرز بسیار بوقوع  
 و بجا گفتہ کہ ع

ولی پر جو سخن لاوے او سے شیطان کہتے ہیں  
 قطع نظر از زبان دکنی شعر کش بر تہیۃ اعلیٰ شاعری و سخنش بدرجہ علیا [سے سخنور] ی است قصہ کوتاہ یک صد  
 و نو دو چار شعر از اشعار آبدار آں استاد والا نزا [ومی] نگارم منہ عفی اللہ عنہ سے  
 ہر ذرہ عالم [میں] ہے جو رشید حقیقی یوں بوجھ گئے [ببیل ہوں] ہر ایک غنچہ دہاں کا

آوے گا جب سخن میں وہ مایہ لطافت شرمندہ او سکے آگے آسب زلال ہوگا

تیری وہ طبع ہے ہموار اسے رنگ مہ کنعاں کہ جسمیں موبر بر نہیں اثر ہے اعتدالی کا

بدخشاں میں پڑا ہے شور تیرے لعل رنگیں کا ہوا ہے چین میں شہر اتیرے اس زلف پر چین کا



پھر میری خبر لینے وہ صیاد نہ آیا  
شائد کہ مرا حال اوسے یاد نہ آیا

باعث نشہ دو بالا ہے  
حن صورت کے ساتھ حن ادا

نہ پوچھو عشق میں جو شش و خروش دل کی ماہیت  
برنگ ابر دریا بار ہے رومال عاشق کا

تخت جس بے خانماں کا دشت ویرانی ہوا  
سر اوپر اوسکے گولہ تاج سلطانی ہوا  
بیکسی کے حال میں ایک آن میں تنہا نہیں  
غم میرا سینے میں میرے ہمد جانی ہوا

مستی میں اب محشر تک کو نین کو بٹہ ہے وہ  
جو تجہ نین کے جام سوں مہ پی کے متوالا ہوا

تجہ حن عالم تاب کا جو عاشق شیدا ہوا  
پایا ہے جگ میں لے لی وہ لیلی مقصود کوں  
بہر خبر و کے حن کے جلوے سوں بے پردا ہوا  
جو عشق کے باز این مجنوں نمن رسوا ہوا

موجود آفتاب ہوا ہے شرف سے آج  
وہ نقش پا جو زمینت روے زیں ہوا

اسے ولی تکدن کوں باغ میں دیکھ  
دل صد چاک باغ باغ ہوا

جلوہ گر جب سوں وہ جمال ہوا  
نور خورشید پائمال ہوا  
نشہ سبزہ خط خواباں  
در پے عالم خیال ہوا

طالب نہیں [کہ] حشر میں ہووے وہ داد خواہ  
جس بے گنہ پہ تیری [نگہ سے ستم] ہوا

جس وقت اسے سترجن تو بے حجاب ہوگا ہر ذرہ [تجہ] جھلک سوں جوں آفتاب ہوگا

خدا نے مکھ پہ تیرے باب حُسن باز کیا قد بلند کو تیرے تمام ناز کیا  
مثال زلف پڑی دل کی فوج بیچ شکست تری نگاہ نے جب آکے ترک تاز کیا

دیکھتا ہر صبح تجہ رخسار کا ہے مطالع مطالع انوار کا  
بلبل و پروانہ کرنا و لکے تیں کام تھا تجہ چہرہ گلزار کا

آئینہ تجہ ہو کے ہم زانو غیرت افزا ہوا ہے گلشن کا  
تجہ نگہ سوں بسان شان عمل دل ہوا گھر ہزار روزن کا

موج زقار نے تجہ قد کی صنم سرو آزاد کوں زنجیر کیا

مثل یا قوت خطیں ہے [شاگرد] ساغرے مدام تجہ لب کا

کیوں کرے آلودہ زرجگ نے صید مراد ہے علم ادب پر معطل صورتہ شیر طراد  
بواہوس رکھتے ہیں دائم فکر رنگ عاشقان ہے [مہوس] کے سدا سینے میں تدبیر طراد

شغل بہتر ہے عشق بازی کا کیا حقیقی و کیا مجازی کا  
آج تیرے بھواں کی مسجد نے ہوش کھو یا ہے ہر نمازی کا  
گر نہیں راز عشق سے آگاہ فخر بیجا ہے فخر رازی کا  
اے دلی سرو قد کو دیکھوں گا وقت آیا ہے سرفرازی کا

صحن گلشن میں [جیست خرام] ام کیا  
سرو آزاد کوں غلام کیسا  
وہ بھول ہنسے کیوں نہوں بانکے  
ماہ نوے جنہیں سلام کیا

طالب نہیں مہر و مشتری کا  
دیوانہ ہوا جو تھپہ پری کا  
توسرے قدم تلک جھلک میں  
گویا ہے قصیدہ انوری کا

عیان ہے ہر طرف عالم میں جن بیچاب اور کا  
بنیوار د [بد] ہ حیراں نہیں جگ میں نقاب اور کا

عبث غافل ہوا ہے فکر کر کچھ پی کے پانے کا  
صفاکر آرسی [ول] کی سکن رہو زمانے کا  
ولی تجھ کو گئے گے شیر مرداں اپنی مجلس میں  
رہیگا سنگ ہو کر د ائم نبی [کے] آستانے کا

کیا ایبات نے واقف مجھے راز نہانی کا  
لکھوں غنچے اور حرف اس دہن کی نکتہ دانی کا  
وکی جن نے نہ [بان]ھا د کو پئے تو ہالاں سوں  
نپایا وئے پھل ہرگز جہاں میں زندگانی کا

ہنسے فراد کے مانند کوہ بے ستوں میں جا  
اگر قصہ سنے خسرو تری شیریں کلامی کا

جوا لالہ بچہ آتش خاموش لب یار  
مرہم نہیں عالم [ہیں] آولی داغ جگر کا

ترے لب ہیں بزرگ حق کوثر معشر خوبی  
یو خط حاشیہ گر چہ ولی ہے مختصر لیکن  
یو خال عنبریں تسبیح لالہ اساکھڑا [و] ستا  
مطل کے معانی کا تمامی مدعا دستا

یو کتاب کی کمر پہ تیرے سے زینچاوشش نہیں  
سورہ یوسف کوں کیتا گرد و تفسیر [طلا]

کشتور دل کو تیرے ناز نے تسخیر کیا      فوج مجنوں کوں تیری زلف نے زنجیر کیا

لیا ہے جب سوں موہن نے طریقاً خود نمائی کا      چڑھا ہے آری پر تب سوں رنگ حیرت فرائی کا

میوی اگر جو دیکھے تجہ زور کا تماشا      اوس کوں پہاڑ ہو دسے پھر طور کا تماشا

بے رحم نہ ہو غصہ نہ کر با ست میری سن      ڈرتا نہیں ایک بات کی سو بات سنا جا

نہیں کوئی سنے تاحال میری آہ و زاری کا      کہوں کس کن گریباں چاک کر دکھ بیقراری کا

نازدیتا نہیں گر رخصت گلگشت چمن      اے چمن زار حنا دل کے گلستان میں آ  
حن تھا پردہ تجرید میں سب سوں آزاد      طالب عشق ہوا صورت انسان میں آ  
بسکہ تجہ حال سے ہمسر ہے پریشانی میں      درد کہتی ہے تیری زلف مرے کان میں آ

نجاؤں صحن گلشن میں کہ غمش آتا نہیں بکوں      بنیر از ماہر و سرگز تماشا ماہستانی کا  
نہ پوچھو لب ہوا ہے کم سخن وہ دلبر رنگیں      اب تھویر پر ہے رنگ دائم لاجوابی کا

ہے قدر ترا سراپا معنی ناز گویا      پوشیدہ میرے دلیں آتا ہے راز گویا

ہوش کھوتی ہے نازیں کی ادا      صحرے سر و گل جیوں کی ادا  
اسے ولی دلیں آپ کرتی ہے      نگہ چشم مشرکوں کی ادا

ہوا ہے سیر کا شائق [بے تابی سولٹان میرا      چمن میں آج آیا ہے بگم گل پیر تن میرا

گر نہیں ہے خنجر بیدادِ خواباں کا شہید  
دامنِ حد چاک گلِ کوا سٹے پر خوں [ہوا] ۱

[۱] رزوے چشمہ کوثر نہیں  
مسند گلِ منزلِ شبنم ہوئی  
نشہ لب ہوں شربتِ دیدار کا  
دیکھ رتبہ دیدہ بیدار کا

ولی شیریں زبانی کی نہیں ہے چاشنی سب کوں  
علاوتِ فہم کو میرا سخنِ شہد [و شکر] دستا

تیرے جلوے سوں لے ماہِ بہا ثواب  
ہوا دلِ سرسبز دریا سے سیلاب

ملا ہو گلبدن جس کوں اوسے گلشنِ سوں کیا مطلب  
ولی جنت میں رہنا [ہی] نہیں درکارِ عاشق کوں  
جو پایا وصلِ یوسف اوس کوں پیرا سن سوں کیا مطلب  
جو طالبِ لامکاں کا ہے اوسے مسکنِ سوں کیا مطلب

ہر ایک لبریز ہے خمِ تجہ مجت کے اثر سے تی  
ہر ایک ساغر تیرے نینال سے ہے سرشارِ حلیب

نہیں ایک عاشق و معشوق اوسکے درد سوں خالی  
گل و بلبل سوں سنتا ہوں یہی فریادِ ہر ساعت

سبز چیرا ہے تراے سبز بخت  
زہرِ قاتل ہو گیا دلِ نختِ نخت

سینے میں ہے تجہ ابرو سے پیوست کی نشت  
تا سرخ رنگِ زرد کرے [اس سبب] یو غم  
جوں تیر دل میں ہے نگہ مست کی نشت  
دل میں ولی کے مس میں ہے جوں جبت کی نشت

بچا ہے گر شہیدِ سرو قد کیوں  
بنا دیں چوبِ سوں طوبی کے تابوت [ت]

لب پہ تیرے کہ روح کا ہے قوت  
اے ولی سبز لب و لبس  
کاتب تازے لکھا ہے سکوت  
خوشنما میں ہے خط یا قوت

کس کے آگے جا کہوں [فرایا ایسے شوخ کی  
ظالم بیدا ہے وہ آفت جاں الغیاث

اعجاز عشق دیکھ کے مجھ پہ نا [تو] ان پر  
کل خطر زبان حال سوں آکر کرے گا عذر  
اے عقل موشگاف تامل سوں کر نظر  
اوس سخت دل کے دل کوں کیا مہربان آج  
عاشق سوں کیا ہوا جو کیا تو نے مان آج  
آتا ہے کس ادا سوں وہ نازک میان آج

کیا تازہ کیا غور ہے اوس نو بہار میں  
آگے تیرے لبوں کے کہ ہیں چشمہ حیات  
دیتا نہیں سلام کا میرے جواب آج  
لگتا ہے آب خضر مثال سراب آج

برنگ صافی دل کیوں نہ ہو مقلے قدح  
نہ ہے طرب کہ ہوا بزم عیش میں و ساز  
اگر اشارۃ ابرو کرے وہ ماہ تمام  
خمار حشر سوں کیا غم ہو مے پرستار کوں  
کہ دست آئینہ رو ہے مدام جاے قدح  
صنم کے لعل سوں یا قوت بے بہاے قدح  
ہلال بزم میں ہو چرخ زن بجائے قدح  
لکھیں جو قبر کے تعویذ پر دعاے قدح

کتاب عشق پہ شنگرت اشک خونی سوں  
کیا ہے دفع مرے درد سر کو روئے نے  
شفق نہ ہو بہر کہ مجھ پہ آہ آتشیں نے فلی  
پاک کی کر کے قلم کھینچتا ہوں [جدول سرخ  
ہوا ہے حق میں مرے خون دیدہ صندل سرخ  
فدا کوں جا کے کیا ہے برنگ منقل سرخ

عالم میں جسکے سر پر گلہ سٹہ ادب ہے  
سوزن سوں تجھ پہ پاک کی لے نور جان و دیدہ  
وہ کیوں کہے چمن کوں تیری گلی کے مانند  
ہر استخوان میں روزن ہے بانسی کے مانند

نگاہ گرم کرے گر فلک کے گلشن پر  
ترے خیال میں ہے بحر حسن دیدہ تر  
ترے فراق میں ہر آہ اسے کسان ابرو  
نگاہ گرم سوں اوس شعلہ قد نے مجلس میں  
گل ستارہ گریں گل گلاب کے مانند  
ہوئے ہیں آپ سراپا حیا کے مانند  
گئی ہے چرخ پتیسر شہاب کے مانند  
کیا [برشتہ] آئی کون کباب کے مانند

ہمیشہ ہے بہار سرا و آزاد  
نجاوے دولت حق خدا داد

دلو فرحت بخشے ہے دائم تر سے غم کا ہجوم  
صاحب ہمت کوں ہے نت کثرۃ یہاں لذت

اب جدائی نہ کر خدا سوں ڈر  
ہیو فائی نہ کر خدا سوں ڈر

مست طرقتاں کوں مرے حق ہیں رواں کہ  
اسے شوخ مری آہ سے البتہ حذر کر

اے سرو خرمایاں نہ تو جاباغ میں چل کر  
صنعت کے مصور نے صباحت کے صفے پر  
تجہ ابرو سے خجدار سے برگز نہ ٹلے دل  
مست قمری و شمشاد کے سوئے میں نخل کر  
تصویر بنائی ہے تری نور سوں حسن کر  
کیوں جاے سپاہی دم شمشیر سوں ٹل کر

انکھیاں ہیں یو خوبان یہاں کی کہ لگیں ہیں  
بوئے نہیں نرگس کے صنم تیری قیس پر

نہ جانوں خطا تیرا کس بے خطا پر  
چلا ہے آج فوج شام لے کر

عجیب نہیں جو کرے دل میں شیخ کے تاثیر  
جنون عشق ہو اس قدر زین میں محیط  
اگر مقصد مدد عشق کو کروں تحسیر  
کہ باز سا کو ہوئی موج بوریا زنجیر

بکون بچی اوس شکر لب کی خبر  
ساکھ پردوں میں رکھوں اوسکوں چھپا  
حق شکر خورے کو دیتا ہے شکر  
اوسے گرا نکھیاں میں وہ نور نظر

بلبل شیراز کو کرتا ہوں یاد  
زلف تیری کیوں نہ کھا دے پیچ و تاب  
حسن کوں تیرے گلستاں بوجھ کر  
درد دل کا تجھ کوں درماں بوجھ کر

رات کو دیکھا تھا تیری زلف کوں  
اس چشم اشکبار سے میری عجب نہ کر  
دل میں باقی ہے پریشانی ہنوز  
سینے کا داغ تجھ کو دکھایا نہیں ہنوز

نصاحت کیا کہوں اوس خوش دہن کی  
اگر بجائے 'اوس خوش دہن'، 'پستہ دہن'، 'میگفت سبزی سخن' می افزود مگر خطائے بزرگاں گرفتار  
خطا است منہ عفی عنہ

ہوا ہوں بلبل مستانہ نغمہ زن تجھ بن  
ہوا ہوں جوں گل صد برگ باغبان پریش

عشق کے ہاتھ سوں ہوئے دلریش  
جگ میں کیسا بادشاہ کیا درویش

معتوق کوں ضرر نہیں عاشق کی آہ سوں  
بجھتا نہیں ہے باوصبا سے چراغ گل

اسے دل شتاب چل کر تماشے کی بات ہے  
پیٹھا ہے آفتاب [کل ماہتاب میں

ایسے نصیب میرے کہاں ہیں ولی کہ آج  
اوس گلبدن کو اپنے گلے بار کر رکھوں



اوس کے ذہن تنگ کی تعریف کا نکتہ صنعت سے ولی دیدہ عنقا پہ لکھا ہوں

بیاں زلف بدیعی کا ہے سعد الدین کا مطلب اہجوں تک تم نہیں سمجھے مطول کے معانی ہوں

جہتک دیکھا تھا تجھے دل بند تھا اوراق میں تیرے بھواں کو دیکھ کر جزدان چھوڑا طاق میں

خوبی اہجاز حسن یا اگر انشا کروں ہندوئے زلف پر پرو ہے پریشانی فروش  
رات کو آؤں اگر تیری نگلی کوں اے حبیب آرزو دل میں یہی ہے وقت مرنے کے ولی  
بے تکلف صفو کاغذ بدیعیسا کروں بیچ دیوے مجھ کو سودے میں اگر سودا کروں  
زیور لب ذکر سبحان الذی اسرا کروں مرو قد کوں دیکھ سیر عالم بالا کروں

دل ہوا ہے میرا خواب سخن عری و انوری و خافتانی  
دیکھ کر حن بے حجاب سخن مجھ کو دیتے ہیں سب حباب سخن

پڑے سنکرا و چھل جوں مصرع [براق اگر] مصرع [لکھوں ناصر علی کوں

ایدل عقیق لب کے یو آئے ہیں مشتری مو [تی] نہ بوجھ زہرہ جیں گے بلاق میں

ہے تر [ئے] لب سوں اے مشکہ گفتار بات کہنا نبات سوں شیریں

فداے دلبر رنگیں ادا ہوں شہید شاہد گلاگوں قبا ہوں

مجھ کو تجھ بن کسو سوں کام نہیں      فکر ناموس و ننگ نام نہیں

ہوا ہے جب سوں تڑا تل سوار آتشِ حق      پسند وار ہے دل بے قرار آتشِ حق

ہر شعر سے ولی کے عزیزاں بیاض میں      مسطر کے خط کو رشتہٴ سدا گہر کرو

صحبتِ غیر میں جایا نہ کرو      اپنے عاشق کوں کرٹھایا نہ کرو

گل و بلبس کا گرم ہے بازار      اس چین میں جدھر نگاہ کرو

آج دستا ہے حال کچھ کا کچھ      کیوں نہ گذرے خیال کچھ کا کچھ  
دل بیدل کوں آج کرتی ہے      شوخ چنچل کی چال کچھ کا کچھ

عجب کچھ لطف رکھتا ہے شبِ خلوت میں گلروں      خطابِ آہستہ آہستہ جوابِ آہستہ آہستہ

ہوا ظاہرِ خطا روئے نگارِ آہستہ آہستہ      کہ جوں گلشن میں آتی ہے بہارِ آہستہ آہستہ

گریاں ہے ابرِ چشمِ مری اشکبار دیکھ      ہے برقِ بیقرار مجھے بے قرار دیکھ

لالہ خونی کفن کے حال سوں ظاہر ہوا      بستگی ہے خال سوں خواباں کے داغِ زندگی

قلمِ نرس کی جب لیکر لکھوں تجہ چشم کی خوبی      ہزاراں آفریں کرتا مرے گھرِ بہتری آدے

کہاں ہے آج یارب جلوہ مستانہ ساقی کہ دل سوں تاب جی سوں صبر سوں پیش لیا ہے

آج سرسبز باغ و صحرا ہے ہر طرف سیر ہے تماشا ہے  
سبب دل رُبا بی عاشق مہر ہے لطف ہے دلاسا ہے

یوں ہے اہل دل نے پویات تہ دلی سوں عاشق کا دل بغل میں قرآن ہیکلی ہے

تیرا مجنوں ہوں صحر کی قسم ہے طلب میں ہوں تنہا کی قسم ہے

تیری ابرو تے بچکوں تنہا کیسا کیا بلا اوس میں آبداری ہے

کہو زہد سے جاٹے اوس گلی میں اگر مشتاق فردوس بریں ہے  
مرے حق میں عنایت نامہ یار مثال شہرِ روح الایں ہے

تیرا مکہ مشرقی حسن [انوار] ری جلوہ جمالی ہے نین جامی جبین فردوسی و ابرو ہلالی ہے  
ریاضی فہم گلشن طبع دانا دل علی فطرۃ نباں تیری فصیحی و سخن تیرا زلالی ہے

جو میرے حال کی گردش کوں دیکھے اوسے گر [دبا گردل] یاد آوے

بالی نہیں عزیزاں عاشق کے مارنے کوں تا [کوش] کھیچتا ہے [زریں کمان] موتی

نہوں صبح کی سختی سوں مکر اسے دل شیدا سدا نقد محبت کا بجا بگ سناک طراست ہے

جسے عشق کا تیرکاری لگے      اوسے زندگی جگ میں بھاری لگے  
تجربہ لب و زلف کے تماشے کوں      چل کے آئے ہیں مصری و شامی

ہے حسن ترا ہمیشہ یکساں      جنت سوں بہار کیونکے جاوے

گر تجکوں ہے عزم سیر گلشن      دروازہ آرسی کھلا ہے

مجہ سوں کیونکر ملیگا حیراں ہوں      شوخ ہے ہیوفا ہے سرکش ہے

ہاتھ سوں تجھ غمرہ خوں ریز کے      داد ہے بیدا ہے فریاد ہے

اب [خلاصی] عشق سوں ممکن نہیں      دام دل زلف دو دامی پوش ہے

صنم مجھ دیدہ و دل میں گذر کر      ہوا ہے باغ ہے آب رواں ہے

غنیمت بوجہ ملنے کوں ولی کے      نگاہ پاکبازاں کیما ہے

عشق میں شمع رو کے جلتا ہوں      حال میرا بھول پر روشن ہے

دیکھ اوسکی کلاہ بارانی      چاند پر آج ابر آیا ہے

غمرہ و ناز و ادب ہے ناز ہے      ظلم ہے طوفان ہے آشوب ہے

ساتی و مطرب آج ہیں ہرنگ  
نشہ بے خودی دو بالا ہے

آتش شوق زلف سوں تیری  
دل عاشق کباب شامی ہے

آشتابی نہیں تو جساتا ہوں  
کیونکہ کپڑے رنگوں میں تجہ غم میں  
کیا کروں جی اداس ہوتا ہے  
عاشقی میں لباس ہوتا ہے

عدم میں تجہ دہن کا جگ میں ثانی اے پری پیکر  
ولی تیری تواضع سوں رقیب سنگدل دائم  
اگر بالفرض والتقدیر ثانی ہے تو غنقا ہے  
پیشیاں ہے نخل ہے [منفعل ہے] سخت ہوا ہے

دلت کے بعد دل کی گرمی فسر و ہوئی ہے  
شریت ہے میرے حق میں اوس بیوفا کی گالی

زخم دل تھا گرچہ کاری لیکن اس غم نہیں  
سبزہ خط و لارا مہم زنگار ہے

کیونکہ حاصل ہو چکوں جمعیت  
زلف تیری قرار کھوتی ہے

پہو چننا ہے دلوں کو ہر جاگہ  
تجہ بن اے نور چشم محفل دل  
غم تیرا روزی مقدر ہے  
حال مجلس تمام ابر ہے

نشہ بخش عاشقاں و وساتی کلفام ہے  
جس کی انکھیاں کا تصویر بخودی کا جام ہے

نجانوں کیا بلا لائیگی اوسکے کان کوں لگ کر  
عیان ہے شاہ بیت عبہری تجہ چشم جادو سے  
بلاے جان مشتاقاں کہ اوس کا نام بالی ہے  
کرشمہ تجہ بھواں میں معنی بیت ہلالی ہے

یار طراز گرچہ آنی ہے      مایہ عیش جاودانی ہے  
 آشنا تو نہ سال سوں ہونا      شہرہ گلشن جوانی ہے  
 اسے سکندر نہ پوچھ آب حیات      چشمہ خضر خوش بیانی ہے

ولی مجھہ دلی آتش پر نظر کر      جہنم کی زباں پر الحذر ہے

ہے بجا عشاق کی خاطر اگر ناشاد ہے      غمزدہ خو خوار ظالم بر سر بیداد ہے  
 آسمان او پر نہ بوجھو چادر ابر سفید      جامنا زہد عزت نشیں برباد ہے

ہر سحر تجھ نعمت ویدار کی      آری کول اشتہائے صاف ہے  
 صورت نارستہ خط ہے جلوہ گر      اسقدر چہرہ صنم کا صاف ہے

نکال خاطر فاتر سوں جام جسم کا خیال      صفا کر آری دل کی سکندر [یہ] ہے

ہر چند کہ اوس آہوے وحشی میں بھڑک ہے      بیتاب کے دل لینے کون بیکن [بید صراط] ہے

ہمکو شفیع محشر وہیں پناہ بس ہے      شرمندگی ہماری عذر گناہ بس ہے

مستزاد

اوس شوخ نظر باز کی انداز نگہ کا      گر کام نہیں یو  
 دیوانہ مرے دل کو کہو کئے کیسا ہے      جادو نظراں میں

## ولا

تخلص مظہر علیخان معرفت مرزا لطف اللہ خلف الصدق سلیمان علیخان و داد شاعر فارسی گواست دے  
مرد حریف ظریف خوش طبع مزاج دوست واقع شدہ از چندے بدیار [شہر] قیہ رعل اقامت انگندہ گوئند  
درینولا بکلمتہ ملازم انگریز است این وہ شعر ازاں دے است  
ہستی کو خوب دیکھا جاتے ہیں اب عدم کو درپیش ان دنوں میں یہاں عزم ہے وطن کا

طعنہ مت دے تو مجھے بادیہ پیمائی کا پوچھ مجنوں سے مزا آ بلہ فرسائی کا

ہاتھ اوسکے تو یہ نکتہ بہ از اکسیر لگا خاکساران جہاں کرنے جو تخیل لگا  
مرغ دل تڑپھے ہے جوں طائر ناوک خوردہ کس کے مرگان کا مرے سینے میں یہ تیر لگا

فوج اشک و لشکر داغ و علم ہے آہ کا دھوم سے آنا ہوا ہے عشق عالی جاہ کا

ایک سے ایک جہاں میں ہے صنم خوب سے خوب نظر آیا کوئی لبیک اپنے نہ محبوب سے خوب

قطرہ اشک ہے یوں سر مرگان سے لپٹ جہ طرح اوس رہے خار مغیلاں سے لپٹ

ایک تہیوں ہے کہ پلکوں سے یہاں آتا ہے کیا بلا ہے یہ مرے دیدہ گریان کے بیچ

جو برگ گل اوس سینے پہ سمجھے تھے گراں دے  
چھاتی پہ مری دھر گئے کیوں نسل نہیں معلوم

## ولایت

تخلص عزیزے است نیک سرخجام ولایت شاہ نام کہ بحسب اطہار [عزیزاں] درویش خوش مزاج با سرور  
 و ابتہاج شگفتہ پیشانی نیک زندگانی توکل پیشہ بہ اندیشہ واقع شدہ در نواح قصبہ کول ایام حیات مستعار بصری  
 نمازد و از اشعارش کہ بمع رسیدہ ہم ہرے فقر و توکل می آید در ویشتہ بودا زاد وضع بہمیں تخلص و نام نہایت خوش  
 طبع و شیریں کلام در جوار خانہ مقبول نبی خاں مقبول در نے بستہ اوقات گذاری می نمود و بغایت ہشتاش و  
 بشاش زندگانی می فرمود و بیشتر اشعار صاف بنام بعضی از نو مشقاں مانند میہ فضل علی جتوں میگفتہ و گل گل  
 می شگفت مدتے است کہ رخت سفر بر بستہ بضانہ فرخ آباد تکیہ بستہ رحل اقامتہ انگندہ ظن غالب کہ این  
 ولایت شاہ ولایت ہماں ولایت شاہ ولایت باشد و الغیب عند اللہ تعالیٰ شانہ بہر کیف این غزل پنج  
 ہیتی وے کہ بن رسیدہ و از مطربہ ہاے شہر شنیدہ بدشتہ تشریک شنیدہ و خوبی آن ہجتم الفصاف دیدہ ۵

نہ تنہا یہ تن بلکہ جہاں بیچتا ہوں      میں ہستی کی ساری دو کھاں بیچتا ہوں  
 یہ دل مول کرتا ہوں سنیو عزیزو      [جہاں] اہل دل ہوں میں وہاں بیچتا ہوں  
 خبر جا کر کوئی اون عارفوں کو      میں یہ گنج پنہاں عیاں بیچتا ہوں  
 زمیں آسمان تک سہی جس ارزاں      مگر ایک دل کو گراں بیچتا ہوں  
 ولایت مجھے کون تجھ بن خریدے  
 پہ میں بھی تو تجھ بن کہاں بیچتا ہوں

## وہم

[میرا] محمد علی نبیرہ میر محمد تقی خیال شاعر فارسی گو تخلص میکند [وے از سکتہ بلد] ہ لکھنؤ و از ملازمان  
 سرکار دولت مدار وزیر الممالک است این مطلع او گفتم ۵  
 گو فکر تیرے دل کے تیں سو لگی رہے      پر وہم شرط یہ ہے [کہ وہ] لو لگی ہے



# حرف الہا

درطے این حرف ذکرده شاعر که منجمله آنہا دو کس ہاشمی تخلص میکنند اندر لاج یافتہ و مجموع اشعار اینہا  
..... شعر است کہ از انہا . . . رباعی واقع شدہ

## ہادی

تخلص دو کس بمن رسیدہ تحریر یکے از انہا بہ مکملہ مقرر گردیدہ واں دیگر میر حیدر علی خان سلمہ الرحمن است  
وسے در ایام دولت نواب عفران مآب وزیر الممالک غازی الدین خان بہادر بسیار بہ ترفہ ایام زندگانی بکام  
دل بسری برد و بمصاحبت نواب مغفور و کو توالی بازار شکر طفر اثر آن منتخب الامراء امتیاز داشت شاعر دیرینہ  
مشق و کہنہ سخن سنج است در عروض [وقفا] قیہ دستہ دارد بیرون از دیوان مروف کہ مشحون انواع سخن است رسائل  
بسیار در علوم رسمیمہ اعنی صرف و نحو و فقہ و فرائض و عروض و قافیہ و ماضیہا با برشتہ نظم کشیدہ و دیوانکے بے نقطہ  
و مثلاً نقطہ دار اندوسے بر صفحہ دہر ثبت افتادہ مختصر کلام مردے بزرگ خوش اختلاط پاکیزہ ارتباط شگفتہ رو و نیکو  
نہایت سنجیدہ اطوار بغایت پسندیدہ کردار واقع شدہ خداش سلامت دارا کہ بقیۃ [۱] سلف است  
بہر حال ایں بست و پنج بیت از گفتہائے آل حمیدہ خصال است ۵

بسکہ شب و لکے مقابل [پنج] و [ناب] نا [لہ تھا]  
اوس نگاہ گرم کی تاثیر سے گلشن میں صبح  
کیا خنک باتیں تھیں منع گرمیہ کی ناصح کہ شب  
رات ساقی نے وہ آتش کی تھی چمانے میں حل  
جو نفس گذرا لیوں سے شعلہ سچوالہ تھا  
قطرہ شبہ لب گل کے لیے تجھالہ تھا  
دامن مرثگان گوہر بار ابر ژالہ تھا  
جس سے ہرخت جگر ہم بزم دلغ لالہ تھا

ایک دل تھا سلمے مرثگان کے جسکے ہر طرف  
اوس طرف یہ گرم و فراوسکی بصاعت میں فقط  
کیا ہجوم خجروش شیر و تیر و بھالہ تھا  
بے اثر ایک آہ تھی یا بے تصرف نالہ تھا

طرف عالم سوز آتش تھی تیرے گھر پر محیط      کہ تو ہادی برق تھی یا ترکست از نالہ تھا

وہ اشک گرم ہے دمساز دیدہ تر کا      کہ باندھے ہر مژدہ پر استیاں سمندر کا  
وہ دل کہ تھا نہ کبھو باد گرم سے واقف      بنا ہے بزم میں تیری سپند جس کا  
برس کے کھل گئے بادل او تر چلے دریا      دسے گھٹا نہ کبھو زور دیدہ تر کا  
چمن میں ہادی نازک مزاج جب آیا      لیا جنوں نے رگ گل سے کام نشتر کا

کار دیں اس بت کے ہاتھوں ہاے ابتر ہو گیا      جس میخانے اوسے دیکھا سو کا فر ہو گیا  
ہادی پہ نہ کی تو نے کبھو بندہ نوازی      کیا تیری خدائی کو صنم یاد کرے گا

ایدل اب دیتا نہیں وہ داد یہ کیا ہو گیا      آج کچھ سنتا نہیں فریاد یہ کیا ہو گیا  
رگ گیا دل اوس کا جب تصویر تیری کھینچ لی      رکھ قلم کہنے لگا بہزاد یہ کیا ہو گیا

لگے تھے تیر نگہ بکے ہادی اس دل پر      رہا نہ نام و نشان مطلق اس نشانی کا

جو [لالہ] اس چمن میں بلبل عدم سے آیا      پیغام خونچکاں ہے خاک آرمیدہ گال کا  
اوس زلف پر سمجھ کر کیجو ورا نہ دستی      اے شانہ آسپں دل ہے حسرت کشیدہ گال کا

اب کسی سے نہ چاہ کیجے گا      نہ کسی دل میں راہ کیجے گا  
جب تلک دم میں دم ہے مثل نے      نالہ ہی سربراہ کیجے گا  
اپنے بندوں پہ اے بتو لند      مہر کی ایک نگاہ کیجے گا

مت پوچھ فریبندہ تیری زلف ہے یا خط ایک آفت نوزلف ہے ایک تازہ بلا خط

ماہ کہاں وہ رو کہاں غنچہ کہاں وہاں کہاں مشک کہاں کہاں وہ زلف سنبل گلستان کہاں

تو اون لوگوں سے ملتا ہے کہ جن سے مجھ کو عار آئے مری اور تیری دکھیں کس طرح صحبت برآوے

کچھ فرق نہیں کعبہ و بتخانے میں ہادی ایک منزل مقصود کوئی راہ کسو کی

## ہاشمی

تمخلص دو کس می شناسم

اول

ہاشمی بسے نیک دین صاحب یقین خوشنویس کشادہ رواز سکنہ شاہجہاں آباد صانہا اللہ عن الشر والفساد کہ  
نام ناپیش بر صفحہ خاطر فائز این حقیر نمائندہ و از مدیہ تفرقہ این دیار ویرا بطریقہ از اطراف عالم آئندہ این دو بیت  
و سے گفتہ سے

نٹے نے میکشوں کے کیا فلک پر سراوٹھایا ہے کہ بادل ہو سیہ مست اب چن میں جھوم آیا ہے  
مجھے تھا وہ بیان از لفظوں کا کہ وہ خورشید رو آیا خدا نے غم کی راتوں میں خوشی کا دن دکھایا ہے

دوم

سید زاوۃ سعادت التیام میر ہاشم علی نام نیک خصالت پاکیزہ خوار باشد گمان بلدہ لکھنؤ تیز فہم طبع رسا از  
شاگردان سرمد شعر سے فصاحت امام زرا محمد رفیع سودا این پنج شعر از طبع زاد ہائے دوست سے

میر اسو یا راوس تک نامہ پر آرزو پہنچا اودھر سے پرہیزاب صاف پہنچا جب کھوپ پہنچا  
دماغ آشفقہ ہوتا ہے صبا سنبل کی نگہت سے منام آرزو میں تو کہو کا کل کی بو پہنچا

ہاشمی (۱)

ہاشمی (۲)

یہ دعوے سبکے باطل محکمے میں ہاتھی ہونگے اگر حاکم تلک وہ شوخ باروے نکو پہچا

آہ و تالے کے دو مصرع جو کیئے ہیں موزوں  
وہ برہن بچہ افسوس کہ اسے ہم نفساں  
صاحب درد او سے شعر فغانی سمجھا  
قصہ درد میرا رام کہانی سمجھا

## ہاتف

تخلص عزیزے است نیک فرجام مر [ز] احمد نام کہ در روشن پورہ حضرت دلی بچوار مزار فائض  
الانوار زندہ صوفیان زمان حضرت میر جہان قدس سرہ مسکن داشت مرد درویش وضع شوخ طبیعت انانیک  
طینت بود متے است کہ بدایہ شرقیہ رفتہ خدا داد اند کہ گجا است و بچہ عنوان ایام بسر می بردایں مطلع از و است  
سہ خط آنے پہ یہ حسن نہ یہ بان رہے گا  
ایسے ہیں اگر ملیے تو احسان رہے گا

## ہدایت

تخلص سخن سنخ [رو] شن زبان ہدایت اللہ خان افغان است عفی اللہ تعالیٰ عنہ وعن [سائر  
المسلمین] در طے ذکر دوستدار سراپا وفاق حکیم ثناء اللہ خان قرق ایما سے بہ [نسب آں] خان فتوہ نشان  
غفر اللہ المنان رفتہ اعادہ آل الما طائل انگاشتہ بہ تحریر بر سنے از اوصاف حمیدہ و ترقیم نبذے از اخلاق پسندیدہ  
آں منقور و مہر و عنان کبیت قلم واقعہ رقم مسترخ میسازم وے بزرگے بود درویش دل بخدا مشغول سالک  
راہ خدا آنگاہ مسکین نہاد والا نثار دسر علم سر بسجیا یکسر مہر یک قلم وفانیک محضر پاکیزہ سیر محبت پرور مروت گستر  
صاف دل یکرو صافی طینت فرخندہ خونہ بردل کس از وے غبارے نہ بفرخندہ اور امارے قائم چہرہ ان  
سراپا نقصان باوصف صحبت مستوفی در عرض چہل سال تخمینا گاہے دیدہ کہ از وے کسے رنجیدہ یا بدل کس  
از وے تنش آزارے رسیدہ فصاحت کلامش [مستغنی] البیان است و بلاغت شخص بے پروا از تبیان روز و

زبان اردو سے ملے کہ بد [سنتش] افتادہ جسے کم دست بہم دادہ مہاروہ گفتگو سے رنجیتہ کہ یہ سہمیش رسیدہ  
در شعر احد سے ایں احقر ندیدہ دیولے مملو انوع سخن نہ ہزار بیت تخمیناً بر صفحہ روزگار یادگار گذاشتہ و  
بیرون ازیں مثنویات چند خورد و بزرگ وار دکر درال علم سخنوری برا [فر] اشتہ و رسالہ مسمی بہ چراغ ہدایت  
کہ بوسے عرفان ازل بدماغ صفائی طینتاں میرسد و اشعار فارسی اساتذہ سالفہ و شعر ہائے رنجیتہ رنجیتہ طبیعت  
نیک طویت خویش آں درویش خدا اندیش مندرج ساختہ بر [اجز] اسے چند بزرنگاشتہ و اکثرے را  
از نکتہ سخنان ہندی زبان نسبت تلمذ بدواست و ایں خوشہ [چین] خرمن اہل سخن منجملہ فیض اندوزان  
اوست از چندے دل از جہان فانی برکنندہ [بسر] اسے جاودانی رحل اقامت انگندہ خداش رحمت  
کناد و بچوار عنایت خود مسکن و ہاد ایں . . . بیت از گفتہاے آل استاد دفن و سر کردہ اہل سخن است  
سے تیرے بھی عشق میں کیا کیا میں دلتاں دیکھا جو کچھ خدا نے دکھایا سو ہاں میاں دیکھا  
در وقت آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بطریق خطاب در حضور گوئدے  
اے عالم امکان کو شرف ذات سے تیری اے تیرے سوا کون کہیں کون و مکان کا

بیدار او سے خواب عدم سے کیا مجھے یارب برا ہو ہستی خانہ خراب کا

جسے کہ زلف سیہ نے تری ڈسا ہوگا غرض وہ مری گیا ہوگا کیا جیا ہوگا  
بھلا بتاؤ مری جان کچھ ہدایت نے متہارے جو رے شکوہ کبھو کیا ہوگا  
مگر یہی نہ کہ بے اختیار ہو کے کبھو کچھ اور بس نہ چپلا ہوگا رو دیا ہوگا

گر عشق کی آتش ہے تو گلزار کے مانند گھر اپنا بلا دیکھ مری جان تراشا

اپنا تو ایک دل تھا سو بیگانہ ہو گیا کیونکر [کسی کے ہوتے] ہیں دو چار آشنا

کیا ہے خون جو مستوں نے آگینے کا ہوا ہے بزم میں کیا خوب کام مینے کا

نہ پیو [ے] خضر پلاوے اگر جو آب حیات مزا پڑا ہو جسے خون دل کے پینے کا

بتاں سے فائدہ اے یار دل لگانے کا کچی کو چھوڑ سر زلف راست کہہ مجھے  
خدا سے کوئی کسو کو نہیں ملانے کا یہ کچھہ سبب بھی بھلا بیچ و تاب کھانے کا

مرید ہوں میں تری چیتم کے گھرانے کا یہ تجکو ننگا ہے اتنا مرے گھر آنے کا

وصال دل کو ہدایت فراق آنکھوں کو نہیں شریک کسو کے کوئی نصیبوں کا

یہ تیر عشق دل کے تو اب پار ہو چکا ہونا جو کچھ کے تھا سو مرے یار ہو چکا میرے

[اد] اؤنا زب کر [تے] ہیں خوابان جہاں لیکن آئیناں یہ بھی کوئی ڈھب ہے کسو کے جی جلانے کا

کیا حن سے آنے آگاہ اوسکو الہی ہو خانہ خراب آرسی کا

ابرو و چشم بتاں کو بھی ہدایت عشق ہے جس جگہ مسجد [ہی] ساتھ اوسکے میخانہ بنا

ہزار ہو تو مری جان عاقبت دل ہے یہ آیت نہ ہو کوئی بلا سے ٹوٹ گیا درق ۳۵۶

آتش سے داغ دل کے سراپا تو جل گیا گلزار بھولے کیا کہ بدن سارا پھل گیا  
القدرے آنکھڑیاں کہ جنھیں دیکھہ بزم میں شیشے کا پاؤ سستی سے اکثر نکل گیا

ایسا ہی جو دل خفا کرے گا جی لے گا اور کیا کرے گا

دل کی گھنٹی تو کھول پائیے اللہ ترا بھلا کرے گا

کچھ دن بدن ہے حال ہدایت ترا بتر کیوں میری جان کیا تجھے آزار ہو گیا

بزم بتاں میں جدم ہم بیٹھتے ہیں جم کر زلفوں کو چھوڑاوسکی جاویں کہ صر ہدایت آئی ہے شام سر پر گھر دور ہے ہمارا

کچھ زرد ہو گیا ہے ہدایت تو [ان دنوں] ایسا یہ کس کی چشم کا بیمار ہو گیا

کر جاویں اب تو مارسیہ کو بھی نہ ہر مار مجلس میں اوسکی رات ہدایتیں سوز دل زلف سے نے ہم کو بلا نوشش کر دیا یہاں تک کہا کہ شمع کو خاموشش کر دیا

کوئی پھلا ہے [ملک عدم سے تہ اب تک] ہن پختہ مغز سنگ حوادث سے پائمال پایا جہاں کو نے کچھ آرام رہ گیا آفت سے بچ رہا جو ٹمخر خام رہ گیا

ہو ادل پر اپنے جو منکشف تو پیراغ کشتہ سے یہ سخن دیا اوسے اپنے تئیں ملکہ خدا نے جس کو بڑا کیا

اب تک بھی تجکو دل کی ہدایت امید ہے چھوٹا ہے دام زلف کا کوئی پہسا ہوا

کوئی بھی چشم ہدایت ہے اشک سے خالی بھرا ہو [ا] ہے یہ ہر یک حساب میں دریا

یاد میں کس کی آہ ساری رات [د] رد دل سے میں بیقرار رہا

خفاش چشم آپ ہیں مردم و اگر نہ مہر  
اب اور اسے زیادہ کرے گا ظہور کیا  
سچہ کہیو ہم بھی زہد و عبادۃ کیا کریں  
زاہد ملیں گے خلد میں غلمان و حور کیا

اوس ماہ رو کو دیکھنے پایا نہ ایک دم  
قسمت اولٹ گئی کہ میرا دم اولٹ گیا

ٹکڑے پڑے ہیں گل کے جگر کے ہزار ہا  
شبنم نے ظاہر اسے ہیر اکھلا دیا  
دکھلا کے اپنی غنچہ و گل میں چٹک منک  
بلبل کو چٹکیوں ہی میں دیکھو اوڑا دیا

دشت سے قیس گیا کوہ سے فرہاد گیا  
کارخانہ ہی وہ سب عشق کا برباد گیا  
چشم الفت تھی مجھے تجھے تو اے طفل شرک  
ہاے دنیا سے تو لڑکے یو ہیں ناشاد گیا  
یاد کر سبزہ خط اشک جگر سے نکلا  
روٹھ [کر گھر] سے یہ لڑکا خضر آباد گیا  
یہ ہدایت سے بنا ریختے کی تھی قائم  
حیف صد حیف کہ دنیا سے وہ استاد گیا

دیتے ہیں کس کو بھر کے یہاں خون دل سے جام  
قسمت سے اپنی دیدہ خوبسار مل گیا

دل سے آہستہ گزریو تو ذرا آہ جگر  
زخم سینے کا کہیں ٹوٹ نہ جاوے ٹانگا

موجب اس [اپنی] پریشانی کا بخت شوم تھا  
زلف کے یوں پیچ میں پڑنا کسے معلوم تھا

خط کو دیکھا آئنے میں تو نے کچھ خانہ خراب  
حال میرے دل کی بیتیابی کا سب مرقوم تھا  
چشم سے گرتے ہی ناپیدا ہوا طفل سرشک  
کچھ [نہ د] کچھا آئنے دنیا کا [عجب] معصوم تھا

ہر ایک سنگ ہدایت مجھے تو کعبہ ہے  
بتوں ہی سے [جو پھر] اس تو بس خدا سے پھرا



انتہا ہی نہیں کچھ [طرز] جفا کاری کا  
سرمینا ہی کی ہے [و] خستہ زخیم کو قسم  
یہ بھی شیدہ ہے میاں کوئی دل آزاری کا  
کوئی دیکھا ہے جواں اوس کی طرداری کا

صبا شبنم بھی آتش پر گویا روغن چھڑکتی تھی  
خبر ہے بنگوا سے صیاد وہ تھا مرغ دل میرا  
کہ جوں جوں دامن گل کو بچھاتے تھے بھڑکتا تھا  
[تہری] [پھٹکی] میں کوئی جانور بھی کل بھڑکتا تھا

سخن سچت سے سنی ہے مرے [دل] شکست  
یادہ عشق سے معمور سدا رکھ دل کو  
کتنا نازک ہے کہ ٹوٹے ہے صدا سے شیشہ  
خالی رہتا ہے تو بھرتا ہے ہوا سے شیشہ

خط سے عارض کو سیہ فام کیا  
قصہ غم تو میں چھیڑا ہی نہیں  
کسو کی آہ نے کیا کام کیا  
ابھی سے اپنے آرام کیا

جی میں تھا درد دل کہوں اٹھے  
کیا کہوں کچھ مجھے حجاب آیا

وقت خاص اپنے میں یا حضرت دل  
کچھ مرے حق میں دعا کیجے گا

یہی صورت ہے گرنیری پیارے  
خاک پر لوثنا ہے طفل مرثک  
ایک عالم فقیر ہووے گا  
یہ بھی لڑکا شہر ہووے گا

اتنا زہی [میں] خط کے ہوا کام ہمارا  
کیا جانیے کیا ہووے گا انجام ہمارا

رکھ شیشہ دل کو تو ہدایت تو سنبھالے  
اسے یار کسو کو کہیں الزام نہ دینا

جوں رنگ پریدہ تیرے مونہہ پر  
اے گریعہ چشم تیرے ہاتھوں  
رنگ شب ماہتاب دیکھا  
نت خانہ دل خراب دیکھا  
وردتہ جام سے ہم نے  
ہر ذرے میں آفتاب دیکھا

آنکھوں میں ہے تیری وہ نشہ جلودہ گری کا  
کیا کیسے بیاں اوس لب شیریں کی حلاوت  
شیشے میں جھکتا ہے گویا رنگ پری کا  
آتا ہے مزا خال سے وہاں تلشگری کا

گردل دیا بتاں کو ہدایت میں اپنا شوق  
کچھ عاشقی کے بیچ کسی کا اجارہ تھا

کیا ہی کل آیا نظر ایک چارہ سالہ صنم  
جن کا لعل لب گویا جام سے دو سالہ تھا

ہوا کیا ہم کو اس ہستی سے جوں نقش نگین مہل  
ہدایت کی میں سیر قطب شکستہ چشم و مژگاں سے  
وجود ناقص اپنے کو مگر ایک نام [مصر] نا تھا  
ایہ صرام لائیاں تھیں اور او دھڑتالاب و جھڑنا تھا

دل تو اپنی دیکھی پر ہر گھڑی روتا ہے کیا  
شیخ سے شیطان یوں کہتا ہے اپنے فخر میں  
اے ہدایت کچھ بھی رکھنا ہے اگر عقل و شعور  
مونہہ جو پھیرے آشنا سے اوسکو انساں مت سمجھ  
کچھہ جو جی پر آبدھار زلف پریشاں کا خیال  
یاد مولے کردوانے دیکھ تو ہوتا ہے کیا  
چمکے دادے کو دغا دی اوسکا یہ پوتا ہے کیا  
ل کے ان یاروں سے تو اوقات کو گھوٹا ہے کیا  
رخ کو ناک معکوس کر کے دیکھ لے ہوتا ہے کیا  
کیوں ہدایت کیسا ساری راست میں رویا کیا

جب بٹی زباں پر یار تر نام آگیا  
کچھ دل کو چین جان کو آرام آگیا

نئے خیال سے بوسہ ہو  
مزا خال سنشگری کا

اشک بے تاب نہیں دید [ہ] تر سے نکلا  
سمجھو لال مرے اسکو نہ تو لعل و گہر  
کوئی لڑکا ہے کہ وہ روٹھ کے گھر سے نکلا  
یہ وہ آنسو ہے کہ صد خون جگر سے نکلا

شعلہ آتش دل آہ بجھایا نہ گیا  
راز دل گو کہ چھپا یا پہ چھپایا نہ گیا

ق

ایک دن میں نے کہا مکھڑا ذرا مجھ کو دکھا  
کنے لگا اسے ہدایت تو دوانا ہے مگر  
دل مرادت سے ہے مشتاق تیری دید کا  
چشم کے حق میں مضر ہے دیکھنا خورشید کا

نہیں تم سے تو کچھ پردہ بتاؤ آئینہ دل میں  
کرم کرتے تو ہر صورت سے یہ تو آپ کا گھر تھا

او [س] بت کا فرنے بھی کیا کیا مجھے حیراں کیا  
ایک عالم کو ڈبویا آہ اشک چشم نے  
غارۃ دل غارۃ جاں غارۃ ایساں کیا  
کام اس لڑکے نے بھی دیکھو تو کیا طوفاں کیا  
خوب میرے درد کا تم نے میاں درماں کیا  
زخم دل پر کیا ہی چھڑکا خندہ لب سے نک

درق ۳۵۸

نو بہار آئی مبارک ساقیاں کی ہوا  
شاخ گل پر بیٹھتی ہے کس طرح سے پھول پھول  
بخت غنچوں کے کھلے او [رہ پھر بند] مہی گل کی ہوا  
آج دیکھا چاہیے گلشن میں بلبل کی ہوا  
کس قدر دلیں بھری ہے زلف و کاکل کی ہوا  
آہ کے شعلے سے اوٹھتا ہے ہدایت دودل

اے ہدایت کچھ دوانا سا یوں بکتا ہے وہ  
کس کی چشم پر فوں نے میر کو افسوں کیا

مثل حنا گلوں کا یک دست اور گیا رنگ  
رہتا [ہے] ذکر ہر دم نام خدا زباں پر  
انداز تو نے دیکھا بلبس مری نغاں کا  
تجھ کو بھی اے ہدایت کچھ عشق ہے بتاں کا

ہمارے آہ و نالے میں اگر کچھ بھی اثر ہوتا  
[فلک] کرتا تو ہے تو فخر اپنی ذات قدسی پر  
تو اتنا کیوں ہمارے حال سے وہ [بجنہ] ہو [تا]  
حقیقت بندگی کی جاہتا کر تو بشر ہوتا

وصل کی اسے ہدایت اب کسے رہی ہے آرزو  
حالت ہجر میں ہی یہاں اپنا وصال ہو گیا

یہ تمہاری بات غم [ش] آئی ہدایت کو بجاں  
پھیر موندہ پر بات بتلاؤ بھلا جی بصوت خوب

دیکھ آمد عشق کی کہتے [ہیں] یوں عقل و شعور  
جلد ہو جاؤ خبردار او میاں آتے ہیں آپ

فریاد دل سے اشک رواں ہیں گھر کے وقت  
چل نکلے ہیں غریب مسافر سحر کے وقت

تیری زلفوں کی کچھ چسلی تھی بات  
روتے ہی روتے گدڑی ساری رات

یکس کے چہرہ گلاگوں سے یارب اوٹھ گیا گھونگٹ  
کہ فوج [صبر و طاقت] کھا گئی یکبارگی گھونگٹ  
پڑا ہے ملک دل و دیاں بغیر زائشک گلاگوں کے  
کہا [ان] [ہے] اب وہ موتی ہٹ کدھر اب وہ گھونگٹ  
محبت میں تری پیاسے کہاں کیا کیا میں درد اپنا  
اودھروہ دل کی بیتابی ایدھر یہ جی کی گھبراہٹ

درد دل کہتا تو تجھے یار جانی ہے عبت  
گر نہ ہو دل میں ہدایت عشق سے جوش فخر و ش  
عینہ سمجھے اوس کے آگے شعر خوانی ہے عبت  
زندگانی محض لا حاصل [جو] انی ہے عبت

اوس بے نشان کی شاں میں ہے گفتگو عبت  
محنت عبت تلاش عبت جستجو عبت  
جھکے تو ہے جنوں اسے سودا ہوا ہے کیا  
ناصح کرے ہے جریب کو میرے رفو عبت

لہ یہ مصرع صاف نہیں پڑھا گیا

شریت دینار دتھے یا او سے مغزِ فلوس ق ہو سکے تو کیجئے دنیا میں مفلس کا علاج  
اے طبیبانِ جہاں تم پاس ہے سب کی دوا عاقبت کرتے ہو تم ہر روز جس تن کا علاج  
چند مدت سے ہدایت کو بھی [ہے] آزارِ عشق ہو سکے یار و بھلا تم سے بھی کچھ اسکا علاج

جہاں سے اوٹھ گئے اشرف رہ گئے سو پوچھ غرض کہ مر گئے گھوڑے ہوا گدھوں کو راج

کس کے دہن کا وصف کیا تھا کہ اب تنک آتی ہے بو گلاب کی میرے دہن کے بیچ

چشمِ انجم سے رو گئی صبح کلفتِ دل شب سے دھو گئی صبح  
تارِ رگ گل میں شبِ بنم زار موتی سے گو یا پرو گئی صبح  
مانے ہے مرا کہا تو اب مان کیا فائدہ جبکہ ہو گئی صبح  
کٹتی [ہی] نہیں یہ ہجر کی شب یار ب آج سو گئی صبح

جل گیا اور دم [نما] را شمعِ محاسن کے حنؤ جی سے خوش آئی، ہیں یار و یہ پروا نیکی طرح

غیر جاں فرسودگی آسودگی جگ میں کہاں کیوں ہدایت چلیے اب بس دیکھ لی یہاں کی طرح

ہدایت اوسکی [گلی میں] یہ کیا خجالت ہے کہ صبر بے ادب و نالہ و فغاں گستاخ

کب وصل کی دل سے جائے امید [آخر] دنیا ہے جائے امید

چھاتی کے تیری کھل گئے جب میری جان بند آئینہ [سازِ کمر] گئے اپنی دکان بند

دہن یار ہی کا دھیان سدا رہتا ہے کس قدر اپنی طبیعت [بھی] ہے دشوار پسند

بوسہ لبوں سے لیکے پھر آنکھوں کو چومے شیریں [کے بعد] ہے نکلیں بیشتر لذیذ

یاد آتے ہی زلف کے ہے قہر پھر گئی دل پہ سانپ کی سی لہر

فوج غم اٹھے ہے یوں دل پر کہ جوں کالی گھٹا ساقی ایسے وقت میں کچھ جاداری ہے ضرور

بادۂ عشق سے رکھ شیشہ دل کو معمور بے خبر مرگ ہوتا سنہد و شکر سے بہتر

گر مے نہیں خون [دل] پیا کر بیکار مباحش کچھ کیا کر  
کر شبنم و گل سے کب عبرت گر کوئی ہے تو رو دیا کر  
کیا غم ہے جو مر گیا ہدایت صدقے تیرے ہیں تو جیا کر

چشم کو کھول دید عالم کر جام کی طرح بیٹھ تو حجم کر  
چرخ نیلی ہے خسانہ ماتم گر ہے محرم تو نیت محرم کر  
کون کہتا ہے بس کر ابر مرہ جتنا چاہے برس لے تھم کر

رقیب و کیکہ ہمیں کیوں نہ دور سے بھونکے کہ ہے محلے میں اپنے ہر ایک کتا شیر

آئینہ وار اوس کے ہدایت ہے رد برد [دیدار] ہے کچھ نہیں دیدار کی خبر

خوشید بہت اپنے تئیں کھپتا ہے دور ذ[ر]ہ نمود تو بھی ہو آپشت بام پر

گلو میرا وہ مجھے ہدایت اگر [ملے] چادر چڑھاؤں پھولوں کی تیرے مزار پر

خواہ ناخواہ میں کچھ یوں ادھوں گا مونہہ [سے] مثل طنہ [و] رتوہ [و] قت مجھے یار نہ چھیڑ

گلزار جہاں بھی ہے کوئی طنہ [شا] [جلوہ یہ سب] اوس کا ہے کہیں سرخ کہیں سبز

بر جا ہے جو کوئی کھائے افسوس [حوال میرا ہے جائے] افسوس  
ہم مر گئے پر ہدایت اوسنے اتنا نہ کہا کہ ہائے افسوس

تیرے قدم ہیں سر پہ میرے گر کرے کرم پیشینے سے کیا ہے میں بالاء [با] م فرش

اوٹھے ہے دل سے فغان جہنم سے ہے [شکر دل] ہوس اگر چہ ہے نا [لال] پہ کارواں خاموش

بیساتہ دل کو دل سے ہے راہ اپنے نہیں اختیار خلاص

حب ہے یا ہے بغض دلیں محض تیرے واسطے ورنہ کیا ہم کو کسی کے مہر و کینے سے غرض

یہ جہراحت عین راحت ہے مجھے [کر] نہ زخیم دل سے مرہم اختلاط

حق تعالیٰ انہیں دنیا میں رکھے خوش خورم کیا ہی کرتے ہیں مجھے دیدہ گریاں محفوظ

متصل ایرثرہ سے [ہو سے] فطرات شرع بے طرح اب کے ہوا موسم برسات شرع

کیا سرکشی کرے کوئی یہاں اتنی زلیست پر  
ہوتے سحر کے مٹ ہی گیا سب غرور شمع  
سر کو کٹائے پر نہ کہے سر دوست کو  
دیکھا تو اپنے بٹ (۹) سے ہے باہر شعور شمع

آنکھ اوٹھا کر دیکھنا ہرگز نہ عاشق کی طرف  
ایک دن زلفوں سے تیری اونے کی تھی ہمیری  
اے بتاں اللہ رے چشم تغافل کا دماغ  
چھڑ گیا دیکھنا نہ آخر تو نے سنبل کا دماغ

ہے دلیل جادہ گم گشتگاں نقش قدم  
کس طرح معلوم ہو یارب ہمیں دل کا سرخ

برجائے بج کو سرو چراغاں اگر کہیں  
آیا تھا کون بزم میں سب جس کے روبرو  
سوز جگر سے ہے میر [ے] ہر [موسے] تن چراغ  
خاموش شمع بزم [ہی بے] دہن چراغ

کیا دیکھتے ہو غیر کو ایدھر کر ونگاہ  
ہر ایک جا پہ خوب نہیں امتحان [تغی]

[چشمک زدن میں ہو گئی آخر بہار حیف  
نے گل رہا چین میں نہ بلبل ہزار حیف

[د] لفقار [تنا] ہے کیوں تو نشانہ گیسوے یار  
اے ہد [انہت] صبح تک ایک [نخت میں] تار ہا  
میرے دل کی سی طرح تو بھی ہے کیا نچیر زلف  
رات کو کچھ آگئی تھی درمیاں تقسیم زلف

بجائے گر ہو [وسے] سرمہ چشم اہل بینش غبار عاشق  
کہ طور موسیٰ سے کچھ نہیں کم یہ سنگ لوح مزارع [شق]

نہیں کچھ کام او سکو جنت سے  
عجب نہیں کہ میری خاک پر نسیم بہار  
جو ہے دیدار یار کا مشتاق  
گذر کرے تو کرے وہ بھی ایک بار عرق



جوں شمع نہ پوچھ حال دل کا  
پہچی ہے کار و استخوان تک

مس جو اہل زہد ہیں اون کی بھی خاطر نہیں ہے جمع  
اور اق گل بھی دیکھے پریشان آج کل

مس بند جانے کے ہیں واپس ہیں [پکڑ] ی کے کھلے  
یار و تم دیکھتے ہو اوس بت خونخوار کی شکل

صمد [باغ میں جا کر یہ] پکاری بلبل  
شاہان چین حن او سے کچھ نہ کہو  
معن گلشن کو جو دیکھتا تو پڑا ہے سونا  
کہ نالہ ہے درد ہے فریاد و فغان زاری ہے  
عاشق زار کے ہیں ہم تو ہدایت عاشق  
اے مرے گل تو کہاں ہے ترے واری بلبل  
آفت عشق کی ماری ہے بچاری بلبل  
باغ جنت کو مگر آج سدھساری بلبل  
تیرا منصب ہے مگر پنج ہزاری بلبل  
طاثر روح سے ہے ہم کو پیاری بلبل

یہ تو ہم بھی جانتے ہیں سب سے تو بیگانہ ہے  
باوجود اسکے تھی کو آشنا رکھتے ہیں ہم

کشتہ غمزدہ صدر گس عیار تھے ہم  
ایک طرف ہم بھی پڑے بہتے چین ہیں جوں خار  
تم نے گر قتل کیا ہم کو بہت خوب کیا  
شونخ و ناز کے سوچی سے خریدار تھے ہم  
باغبان کیا تیرے اتے بھی نہ درکار تھے ہم  
ہاں میاں سچہ ہے کہ ایسے ہی گنہگار تھے ہم

شب کو کہتے ہیں ہو گیا یار  
روئے گل کی کچھ فقط بلبل نہیں نظارہ باز  
کہ آری ساسے [کھ] نرا روشن  
اے ہدایت شب جوانی کا  
صبح پیری ہوئی نمود آنکھ  
یہ بھی قسمت کہ سو گئے ہم  
رکھے ہے گلشن میں ہر یک [رخسار] دیوار چشم  
چشم بد و چشم مار و شن  
[کچھ ہو اچھ یہ ماجرا] و شن  
چل مسافر کہ دن ہوا و شن

اشک گلگلوں حبیب و دامن پر مرے غلطان ہیں اس زمانے کے توڑکے بھی کوئی طوفان ہیں ✓

زلف پھرتی ہے یوں مرے دلیں جیسے لیل پھرے ہے محل میں

کر جاؤں میں جہاں سے جو یارب سفر کہیں یہ بیکی مری نہ بھرے درد سر کہیں

ہم یہاں باندھتے ہیں اپنے ہی نزدیک خیال اور وہ [ہاں] اس کے خدا جانے کمرے کہ نہیں ایسے ظالم سے جو ملت اسے ہدایت سنتو اپنی کچھ جان کا بھی تجکو خطر ہے کہ نہیں

ہم خط تقدیر سے تحریر سب پیشانیاں ہم دو انوں کی بھی ہیں باتیں سمجھی دیوانیاں کس سے سیکھی چشم تیری یہ گہرا فشانیاں میرے ہی سر کی قسم تجکو ہدایت سچہ بتا پیش آتی ہیں [دی باتیں] جو ہیں پیش آنیاں

غرض جب وحشت دل نے مچا یا رنگ صحر میں مری صحبت سے جی مجنوں کا آیاتنگ صحر میں

خورشید رونے جس گھڑی آنکھیں دکھائیاں مہتاب کے بھی پھر گئیں مونہ پر ہوائیاں

یہاں تک عیاں ہوا کہ نہاں ہو گیا ہے یار ہے پردہ ظہور ہدایت حجاب حسن

رو واد شبنم فرق مت پوچھ بارے [مرمر] کے میں جیا ہوں

افت نہیں ہوتی ایک طرف سے تو چاہ مجھے میں تجکو چاہوں

اب کوئی جیتا رہیگا سو وہ پھر کھیلے گا پھاگ جو جفا میں یار کی ہونی [میں] ہم پر ہولیاں ل

ہوا ریش دراز شیخ سے معلوم یوں ہم کو کہ یہ زاہد بھی ایک پوسے تلے گزران کرتے ہیں

مر گاہ جینے ہیں گاہ مرتے ہیں ہم بھی دنیا میں زیت کرتے ہیں

ایسا بھی تو میں نہیں ہوں دل جو اپنا مفت ڈس  
سنگ دبر و کعبہ میں پاتا ہوں اپنے نعل کو  
کیا کہوں تجھے حقیقت شب کی میں اے ہمنشین  
برگ گل پر چار ہاتھ خواب میں پاتے خیال  
آپ نے دیوانہ سمجھا ہے مگر میرے تئیں  
کچھ تو ہے بارے جو اہر کی نظر میرے تئیں  
بیدار غی نے لیا تھا کس قدر میرے تئیں  
اب تلک نزلے سے ہے ایک در دوسرے تئیں

کچھ تو بھی بول غنچہ گل عند لیب سے کیوں میرے لال کیا ترے مینہ میں زباں نہیں

آئینہ میں وہم کے موجود ہوں میں اس طرح جس طرح سے یار کا میرے دہن ہے اور نہیں

ٹہر چکی تھی جی پہ یہ جاؤں نہ کوئے یار میں  
وحدۃ و کثرة ایک ہے نقطہ ہی کا ہے سہیں فرق  
اشک سے ہے مناسبت تب ہے یہ قدر قیمت آہ  
آہ پراوس کو کیا کر دوں دل نہیں [اختیار میں]  
ورنہ الف تو ہے وہی سو میں ہو یا ہزار [میں]  
ورنہ ہنر ہے کونسا گوہر آب دار میں

کیا ہی دکھلاتی ہیں گلشن میں گلوں کی ڈالیاں  
ہو گیا بد حال زاہد دیکھ تیری چشم مست  
گہری گہری سبزیاں اور چھپاتی لالیاں  
جو کوئی صوفی ہو کافی ہیں اوستے دو پیا لیاں

درد دل اپنا جو کل اوس کو سنایا ہمنشین  
آپ بھی روئے اور اوس کو بھی رو لایا ہمنشین

کوئی کانوں سے کہتا ہے ہمنشین آنکھوں دیکھی ہیں  
بدانتہ رب نہ دکھلاوے کسو کو ہجر کی راتیں

ہم بھی جام شراب رکھتے ہیں  
آپ اپنی بخل میں ہم دشمن  
یعنی چشم پر آب رکھتے ہیں  
دل خانہ خراب رکھتے ہیں

کہنے کو دل ہے پاس مرے پر کہاں ہے دل  
یک قطرہ خوں رہا ہے سودہ کس حساب میں

[شب کو] سن نا لے ہدایت کے لگا کہنے وہ شوق  
ایک عالم [م] مر گیا کم [بخت] یہ مرتا نہیں

دور رہتا ہے کبھو دل میں کبھو غم اسے والے  
کو نسا [دن ہے] کہ یہاں ایک دو مہان نہیں

کس طرح اوسے ملوں یا رب بھلا میں کیا کروں  
اوس کو پاتا ہوں تو پھر میں آپ کو پاتا نہیں

نہ کنج عزلت میں ہے فراغت نہ سیر گلشن میں ہے حلاوت  
یہاں میں گر لطف زندگی ہے تو ہے ملاقات دوستدار

لے چمکیے دل کو جان مری ورنہ آج کل  
عمر دراز جگ میں ہو یا رب نصیب خضر  
خواہندہ ایسی جنس کا عالم بہت ہے یہاں  
خوش گذرے زندگی کا جو ایک دم بہت ہے یہاں

امید خدا سے [تو ہے] بویاں عشق تیاں ہم  
افلاک بھی دیکھا تو ہنڈولے سے نہیں کم  
دل ہاں تو ہاں بھی پہ بہت تو نہ ہاں  
جتنا یہ چڑھاویں اوسے اتنا ہی اوتاہیں

کیا ستم ہے یہ کہ بایں درد و غم جیتے رہیں  
دل تو مردہ ہو گئے زندہ ہیں پر حرص و ہوا  
دل مرحوم تو مرجائے ہم جیتے رہیں  
دوست مرجاویں یہ دشمن ہے ستم جیتے رہیں  
اس طرح کے لوگ مجکوجی سے کچھ بھاتے ہیں اب  
اپنی بیدری پاتا ہے ہدایت ہم کو حیف  
جکے لب ہوں خشک اور ہوں چشم نم جیتے رہیں  
درد دنیا سے سد ہاں اور ہم جیتے رہیں

کبھو دل میں سنا ہے کبھو غم

دیکھا خزاں کے روز جو میں بلبلوں کا رنگ پھرتی ہیں جیسے باغ میں کوا اور انیس

گالیاں کیا بلکہ ماریں کھائیاں  
دل کو میرے دکھ دیا تھا عاقبت  
[نوبہا] [آئی] ہے جوں عہد شباب  
عشق میں کیا کیا سہیں رسوائیاں  
انکھڑیاں تیری بھی دکھنے آئیاں  
چھاتیاں کلیوں کی بھی گدڑیاں

دل فسر وہ کہاں [و] ر سیر باغ کہاں رکھوں گلوں سے میں صحبت ولے دماغ کہاں

دلت کے [بعد] بارے آج اپنے [ڈھب چٹے] ہو ہم تم کو جان میری اب کوئی چھوڑتے ہیں

ہر اہست اپنے خاکستر میں نخت دل ہیں یوں روشن کہ جیسے راکھ کی ڈھیری میں انگارے چمکتے ہیں

کسے پایا ہے اوس دہن کا نشان کہنے سننے ہی کی ہیں یہ باتیں  
کوئی دن اپنے اشک کی دولت کیسی کیسی ہوئی ہیں برساتیں

میرے لکڑ کا جسم بلبلیں مذکور لے چلیاں  
بہار آئی ہے تم کو بلبساو یہ دن مبارک ہو  
ترسے دندان لب خنداں میں پیائے یوں نمایاں ہیں  
نہیں [ہے] پاس جز خون دل نخت جگر پیارے  
تزی شوخی کے آگے برق بھی ہے گرد ہے ظالم  
ہر اہست یاد اون کی سانپ کی سی لہر ہے دل پر  
چمن میں گل نے گل کھائے ہوئیں کلینکو بیکلیاں  
چمن میں آجکل کر لو گلوں کے ساتھ رنگ لیاں  
کھلی [ہیں] باغ میں جوں موتیاں راسیل کی کلیاں  
مثل ہے یہ کہ مانپا شوربا ہے اوگنی ڈلیاں  
ارے کافر صنم اللہ رسے یہ تیری اچھلیاں  
کہ تھیں جوں کوچہ زلف بتاں چورام کی کلیاں

دورق ۳۶۲

سرتک چٹم سے طوفان ایک برپا کیا ہم نہیں  
دل و دین ایسے ظالم کو یوں بس مفت دیکھٹھے  
غرض کیا کہیے آپ اپنے تئیں رسوا کیا ہمیں  
یہی افسوس آتا ہے ہدائت کیا کیا ہمیں

ستمگر دیکھ کر حال دل افکار ہستے ہیں  
بجائے خندہ گل گریہ ہائے زار شبنم پر  
کہ جوں جوں زخم مر [و] تے ہیں لب فارہستے ہیں  
جو ہیں نادار اون کے حال پر زردار ہستے ہیں  
کہیں دو چار روتے ہیں کہیں [د] و چار ہستے ہیں  
برنگ شیشہ و ساغر جب صورت پہ مجلس کی

ق

ہے مثل مشہور یہ نگش بین حاش مہر  
عند لیب طبع بھی اپنی ہے وہ لغہ سرا  
درد دل اپنے کو ہم تجھے چھپا سکتے نہیں  
رو برو جس کے یہ ہمت خان بھی گا سکتے نہیں  
نور خاں بھی سن کے بن اپنی بجا سکتے نہیں  
اے ہدائت اپنے نالوں میں ہے وہ درد واثر

یاران رفتہ خوش اور محظوظ ہیں عدم میں  
پر تنجکواے ہدائت سب یاد کر رہے ہیں

اے ہدائت جو سخن فہم ہیں اون کے نزدیک  
شعر کہنے کا سلیقہ جو کہو سو معلوم  
میر و مرزا کا جہاں ذکر ہے وہاں ہم بھی ہیں  
ہاں مگر کہنے کو استاد زماں ہم بھی ہیں

کیا در سو اتمہارے کہیں ہم کو جا نہیں  
ایسے بھی تو کسو کے بتاں تم خدا نہیں

اب اور تو میں تنجکواے عشق کیا کہوں پر  
میری طرح سے تو بھی خانہ خراب پھر یو

تم نہ فریاد کسوی نہ فغاں سنتے ہو  
سرکشی سے تو میاں بادہ کشتی بہتر ہے  
اپنے مطلب ہی کی سنتے ہو جہاں سنتے ہو  
یہ جو فرماتے ہیں کچھ پیر مغاں سنتے ہو

جب نظر آتی ہے کوئی شکل گل بے اختیار  
یاد کر رہتا ہوں میں اپنے دل صد چاک کو  
آج تو زود ہی بہار پہ ہو  
واہ وامیری جان جیتے رہو  
تجھ بن (تو) اپاہتہ نہیں جی سیر باغ کو  
لگتی ہے ٹھیس نکہت گل سے دماغ کو

نہ بولو کوئی او سے گر اہو پیو سے تو پینے دو  
نہیں ہیں چٹم سرخ او سکے نمایاں طاق ابرویں  
نہیں ہے سائون اور بھادو سے کچھ چٹم تراپنی  
لیوں کو تیرے کوئی لعل اور یا قوت نہ بچے ہے  
ہماری چٹم ترنے غرق بحر خوں کیسا ہمو  
تمہاری ایک خاطر ہے کہ باتیں سبکی سہتے ہیں  
دوانا ہو گیا ہے کیا گئی ہے عقل ناصح کی  
خدا کی واسطے با [نا کوئی دن ہم کو بیٹے] دو  
رکھے ہیں یادہ گلگوں سے بھر کر آبلینے دو  
کہ عین شدہ برسات کے ہیں یہ مینے دو  
تلاشوں سے لگے ہیں بات پلنے یہ نگینے دو  
و [ا] گر نہ ڈوبتے ہیں کم جو ہوں باہم سفینے دو  
میاں ہم چپ ہے دیں گالیاں بھی گر کسی نے دو  
ہدائت سے یہی کہتا ہے مجھ کو پیب سینے دو

لازم ہے دستگیری افتاد گال نسیم  
اللہ رے کارخانہ تقدیر ذو الجلال  
گر دل ہو صاف آئینہ رو سے یار ہے  
لے پہچ اوں گلی تئیں میسے غبار کو  
یہ اعتبار ہستی بے اعتبار کو  
نقاش پر شرف ہے یہاں سادہ کار کو

عزیز و مرا کوئی ماتم نہ کیجو  
خوشی میری کرتے ہو تو غم نہ کیجو

غم دلدار کو... نہ کوئی ہو جیو مانع  
ہمارا دل خدا کا گھر ہے بس اتنا او سے کہدو  
ہمارا دل گھر اوسکا ہے اگر آوے تو آنے دو  
وہ کافر کیش اسپر بھی جواب ڈھانے دو

ہمیں تو یوں نظر آتا ہے دماغ دل نہ جاویگا  
کہو کچھ مت ہدائت کو عزیز وہ دوانا ہے  
بھلا جی چٹم تراو سکو جو دھو سے ہے تو دھونیدو  
جو ہوتا ہے تو ہے دو جو رو سے ہے تو رونیدو

مانند چشمہ چشم کو ہے آب اشک سے  
زادہ ایدھر تو چشم تال سے دیکھو  
نشود منسا کو قطع تعلق ضرور ہے  
مستوجب اس کے ہم ہیں اگر کیجئے کرم  
کس چشموں میں وہ چشم ہے جو چشم نم نہ ہو  
داغ جگر ہے یہ گل باغ ارم نہ ہو  
پھیلے ہے شاخ گل کوئی جینک قلم نہ ہو  
غیر ول پہ دیکھئے کہیں جو رستم نہ ہو

ہدایت جب تمہیں سنتے ہیں وہ نالہ ہی کرتے  
کوئی دم [را] ت کو تم بھی کھو آرام کرتے ہو

کسے میں خواب میں دیکھا ہے شہادت آہ  
کہ چاہتا نہیں دل چشم باز کرنے کو

کوئی بجاوے بھلا ایک ہاتھ سے نالی  
میاں جو ایک طرف سے ہو چاہ کیونکر ہو

میں دیکھوں اپنی آنکھوں شیفۃ اور بہتلا تجکو  
میاں جو رجھا تو کرتے ہی آئے (ہیں) عاشق پر  
عجب ہی رسم دیکھی ہم نے اس شہر محبت کی  
کہیں تو بھی ہو عاشق اور تو دل کیا دعا تجکو  
یہ تو بھی ایک ہے اس کام کا رکھے خدا تجکو  
کسے تو قتل ہم کو اور ہم دیویں دعا تجکو

گردش نصیب و نخت سیہ ہیں ازل سے ہم  
تقصیر چشم کی ہے نہ کچھہ زلف کا گناہ

ذرہ مہر ہے درد تہینا سے شراب  
باوجود اس کے کدھر ہے صفائے شیشہ

دائگی [ہے] دل کو مرے درد و غم کے ساتھ  
یہی تو دو رفیق ہیں ایک اپنے دم کیساتھ

ق

دل لیا چاہے (تو) تو حاضر ہے  
کب کہا میں کہ تجھ پہ عاشق ہوں  
جان تجھے عزیز کیا ہے یہ  
میرے مہر سے کچھ سنا ہے یہ



کون کافر کسو کو چاہے ہے جھوٹ ہے محض افرا ہے یہ

س اشک نے میرے تو عالم کو ڈبویا یارو کوئی لڑکا ہے غضب قہر ہے طوفان ہے یہ

موج بحرِ حیاں شکن ہے چینِ پیشانی یار کیا قیامت ہے کہ ہے چینِ برجینِ آئینہ

دیکھیے کیونکر رہے گی آبروے آئینہ دیکھتا ہے شوخ کچھ بے وجہ سوے آئینہ  
صاف گھوڑے ہے ترے کھڑے کو پیلے حیف ہے اب تلک تجکو نہیں معلوم غوسے آئینہ  
صاف پیے دل کو ہے صد رنگ کدورت لیکنفس [۱] ہ سینے کی مرے حق میں ہے تھے آئینہ

دیکھ کھڑے پر ترے گرد سفر اے سادہ رو [مل] گئی سب خاک میں آخر ہمار آئینہ

چشم سے انصاف کی گرد دیکھے روشنی لال پیچھے ہے [و] ل کی صفائی کو صفائے آئینہ

قدر عاشق نہیں معشوق کو ہرگز ورنہ حرزِ جاں شمع کرے بال و پر پروانہ

اپنی آنکھوں بھی ہم کبھو اوس کو چشمِ بر انتظار دیکھیں گے

کسو کے عیب [ہم] کوئی اگر نگاہ کرے تو پہلے مثلِ محاک اپنا روسیہ کرے

[۱] نہ آں کر دیکھتا ہمارے شکل و صورت کو نہ دیکھی ہو کسو نے گر کبھو تصویرِ مجنوں کی

اوس عارضِ گلگوں کی کچھ ہم سے نہ پوچھو تم شعلہ ہے شرارہ ہے اگلر ہے بھوکا ہے

کسو کا دل جو لیتے ہو تو پھر لے کر نہیں دیتے  
 نہیں پہنتے ہیں روشن دل کدھر فقر و فاقے سے  
 بتاں کیا آج کل [گھر میں] تمہارے ہی خدائی ہے  
 ہمیشہ آئے گے گھر میں دیکھا تو صفائی ہے  
 سراپا عشوہ ہے ناز و اداس ہے دل ربائی ہے  
 پنچھو اوس بت شیریں کی ہمے حسن و خوبی کو

کنتائیں ناقول ہوں ہدایت کہ ضعیف سے  
 بارگراں ہوا ہے یہ تار نفس مجھ سے

تیرے دل سوختوں کی آہ جگر  
 سیخ گویا کباب کی سی ہے

خفا ہوں سخت میں داغ جگر ہے آتش دل  
 کہ ایسی گرمی میں خوش آئے ہے چراغ کسے

ذرا تو جاگیے اتنی بھی نید کیا ہے میاں  
 ابھی تو غم کی مرے داستان باقی ہے

کبھے کو دیر سے اب جاتا تو ہوں ہدایت  
 یہ بھی بھلا میں دیکھوں اللہ کیا کرے ہے

سرشک چشم [تر] کی آبداری کا میں کشتہ ہوں  
 نہیں کچھ کم مرے آنسو بھی بوندی کی کماری سے

سایہ ماہناب مونہ پہ ترے  
 عرق آفتاب کچھ ہے

ق

اوسکے کوپے میں ہر گھڑی جاتے  
 جی تو اپنا حجاب کچھ ہے  
 پر ہدایت میں کیا کروں کہ مجھے  
 دل غا نہ خراب کچھ ہے

کاٹی شب فراق کہ تاہو وے صبح وصل  
 تکلیف کھچتے ہیں تو [آ] رام کے لیٹے

نہ وہ شمع ہے نہ چراغ ہے نہ وہ عشق ہے نہ وہ داغ ہے [اور نہ] دلی ہے [ہے] نہ وہ غم رہے نہ الم رہے

داغ الفت نے مرے دل پہ وہ گلکاری کی  
کوئی آزاد بھلا مجا بہاں میں ہوگا  
کوئی کوئی اوس شوخ کی میں بات کہوں  
اسے ہدایت نہ کہے سچہ تو بھی کو کھاوے  
کہ تماشے کے لیے حسن نے تیاری کی  
دل قسم سے تجھے اپنی ہی گرفتاری کی  
بے وفائی کی توافل کی دلازاری کی  
کسے سیکھا ہے تو یہ طرح جگر خواری کی

دید عالم کا دہم کیجے  
دیدہ و دل تو گھر تمہارا ہے  
کسی شادی و کس کا غم کیجے  
آئیے بیٹھنے کرم کیجے

شب بھراں میں تری صبح کے ہوتے ہوتے  
استخوان شمع صفت بہ گئیں روتے روتے

کب تلک آوے نہ تنگورحم روئے پر میرے  
طفل اشک آخر بغل پروردہ تاثیر ہے

عصا لے ہاتھ تو بھی سن تجھے مجلس میں آئی ہے  
یہ نرگس باوجود اسکے کہ ہے معذور آنکھوں سے

نالہ و آہ تم کو بھی دیکھا  
بس یہی کچھ اثر تمہارا ہے

کچھ نہ معلوم [ہوا] اسکا ہدایت باعث  
دل کو اپنے جویں دیکھا تو خفا یوہیں ہے

ق

کیا کہوں تجھے ہدایت کہ مری شام و سحر  
دن جو گذرا تو مجھے روز قیامت سے دراز  
یاد میں زلف و رخ یار کے کیونکر گذری  
رات گذری تو شب [مرا] گ سے بدتر گذری

تو اوس غنچہ دہن آگے تو اے گل خوار خستہ ہے  
تیری دوری سے دل بیتاب ہے اور چشم گریاں ہے  
گریباں میں مونہہ اپنا ڈال کیا مونہہ لیکے ہستا ہے  
شہید تیغ ابرو ہے اسیر دام کیسو ہے  
اودھر بجلی چمکتی ہے اور ایدھر میہ برستا ہے  
ہدایت بھی تو کوئی زور ہی شہید کٹا لگتا ہے

پختہ مغزان جنوں سے ہر کسی کو جنگ ہے  
غنچہ دل کو نہیں جائے شگفتن زخم وار  
جو مژ لپکا سو پامال جفائے سنگ ہے  
عرصہ گزاری دوڑاں مجھ پہ اتنا تنگ ہے

ورق ۳۶۵

صدقے ترے گلزار جی سے  
ہاں ابر مرثہ برس تو بارے  
ایک جی سے تو کیا ہزار جی سے  
ظالم نہ ستم روا ہے اوسپر  
نکلے [بی] ذرا [بخار] جی سے  
جو آپ پہ ہونش جی سے

ق

جو شخص محبوب بنیں ہدایت  
میں مبیل گلشن علی ہوں  
اون کا ہوں میں دوستدار جی سے  
کیا کام ہے مجھ کو خار جی سے

مردم چشم سے بھاگے ہے نہ پٹ طفل مرثک  
جانتا ہے کہ مرے واسطے یہ افیوں ہے

ہر دم کنار اشک سے نکلا پڑے ہے اشک  
لڑکا مچل گیا ہو تو کیونکر سنبھل سکے

بس ہے یہ نوش خند ہی غصہ نہ کیجئے  
جاتے ہیں اب گلی سے تری اور یہی ہے دہن  
قبلہ ہو اس طرف تو کبھو مونہہ نہ کیجئے  
مانند شمع چاہیے کیجے مصاحبت  
جو گر دیے مرے اوسے کیوں زہر دیجئے  
گم کی تھی راہ زلف کے کوچے کی ہم نے رات  
اے جو چلیے ساتھ ہدایت کو لیجئے

لہ کذا مدہر و نختہ چشم ؟

اس جنس کے بہوت ہیں خریدار آج کل لینا ہے دل تمہیں تو مری جان لیجیے

دفا کرتی ہے جمعیت کوئی نازک مزاجوں سے پریشاں ہو گئے اوراق سب ایک آن میں گل کے

جب اپنے روبرو سے وہ بستی پوش آتا ہے اور اجاٹا ہے رنگ اور جی میں کیا کیا جوش آتا ہے  
صراحی کے گلے لگنے کا کتنا شوق ہے اسکو کہ [ساغر برزم] میں کھولے ہوئے آغوش آتا ہے

زندگی بھی ہے کوئی آن گذر جاوے گی جس طرح ہو گا مری جان گذر جاوے گی

کیونکہ نہ گرہ در گرہ ہوں کام سب اپنے ابرو میں ترے چین ہے زلفوں میں شکن ہے

نچیر تری چشم کا آہوے غم ہے [ما] اہو اچھب کا تری طاؤس چین ہے  
ایسے دہن تنگ کو [اے اہل سخن تم تشبیہ دو غنچے سے تمہارا یہ دہن ہے

قاصد ذرا تو رہ جا لکھتا ہوں یار کو [خط] فرصت مجھے ہو ٹاک بھی گر آہ و اشک غم سے

طیب کون رہا جس کی اب دو اسی کچے کہوں میں حضرت دل سے کہ کچھ دعا کیجے  
میں کیا کہوں کہ تاشاے روے یار ہے مفت مثال آئینہ گر چشم دل کو دے اسی کچے

سینے سے بیقرار ہو نکلا پڑے ہے دل اے ہمنشین ہاتھ سے ٹک اسکو داب لے

ق

پر طریق آہ ہدایت ہوں آج میں دشت جنوں میں کون ہے میرے مقابلے  
صحرا کے خار چومتے ہیں پاؤں آن کر ہوتے ہیں بلکہ میرے قدم بوس آبلے

ابرواؤں قاتل کا گر شمشیر خون آشام ہے  
 خال پر دوڑا تھا لیکن زلف میں جا پھس گیا  
 ہم بھی حاضر ہیں کہ مرجانا ہمارا کام ہے  
 مرغ دل کیا جانتا تھا دانہ زیر دام ہے  
 ورنہ دیکھا تو نگیں بھی ایک برائے نام ہے

زلف کج موٹہ اوپر جو چھوڑی ہے  
 دل کے ٹکڑے پٹے ہیں یہاں انوس  
 کیا یہ سیدی نگاہ تھوڑی ہے  
 کیا گلہابی کسو نے پھوڑی ہے  
 اشک بھی قاصد و نکی جوڑی ہے

کسی بیدرد نے چمن میں آج  
 شاخ گل خم نہیں کسو نے گویا  
 گل کی جا کر کلی جو توڑی ہے  
 بانہ معشوق کی مڑوڑی ہے

جوں شمع تمام بہہ گئے عینو  
 کہنے کو ہے زبان باقی

دل تو کیا چیز ہے میں جان تک حاضر ہوں  
 یہ بھی کوئی بات ہے اب آپکے فرمانے کی

خندہ لب کو تیرے پہچے کوئی سو معلوم  
 یوں تو غنے کو بھی کہتے ہیں دہن رکھتا ہے

اے ہدایت نہیں کچھ اوس کو سخن سے بہرہ  
 لب و لہجے کو پہچتا ہے کوئی بلمیل کے  
 شعر پر میرے جو کوئی کہ سخن رکھتا ہے  
 گو کہ منقار ہر ایک زراغ و زغن رکھتا ہے

رات اوس شمع رو کے پاس گئے  
 جو ہیں وہ شعلہ خو نظر آیا  
 ہم بھی کچھ لے کے التماس گئے  
 ہوش جاتے رہے حواس گئے  
 سنتے ہی میرے بس حواس گئے  
 جب سنائیں نے غم ہدایت کا

تجے میرے ہی سر کی ہے قسم پیغامیر سپہ کہہ  
کبھو میرا بھی اوس کی بزم میں مذکور ہوتا ہے

جید ہر کو نگاہ یار گذری  
برچھی تھی کہ دل کے پار گذری

رہا اتناک جو میں جیتا تو اس تیرے تغافل سے  
تو ہی انصاف کر اسمیں بھلا تقصیر ہے میری

گر آئینے کو رکھے رو برو وہ مہ رخسار  
دو چند جن جو اوس کا ہے چار چند کرے

ساقی اب ہم کو کہاں فرصت ہے نوشی ہے  
یہاں تک گوشہ خاطر سے ترے محو ہوں میں  
سخن راز کو [اظہار نہ کر] مجلس میں  
رتبہ عشق بھی دیکھا تو نہیں حسن سے کم  
کس طرح آپ سے جانو میں جدا دلبر کو  
سبزہ خط سے ہوئی آتش حسن اور بلند  
اے ہدایت کوئی دم جگ میں اگر ہے آرام  
بادۂ چشم بتاں داروے بیہوشی ہے  
کہ مری یاد بھی از جہلہ فراموشی ہے  
شیشہ مے کو بھی یہاں جام سے سرگوشی ہے  
نالہ شب کو سر زلف سے ہمدوشی ہے  
کہ شب و روز مجھے دل سے ہم آغوشی ہے  
بادکش سرکش شعلہ کو خس پوشی ہے  
عالم خواب ہے یا عالم خاموشی ہے

یار و کسی طرح سے مرے جی کو چین ہو  
کتا ہیں یہ نہیں کہ وہ مجھے ابھی ملے

تک رہی بھی گرتیرے مونہ کی طرف معذور کو  
عشق میں کہتے ہیں خواباں کے ہدایت مرگیا  
کچھ نہیں آ [تا] ان آنکھوں کو بحسب نظارگی  
اسے عزیزاں کیجیے کیسا بندگی بیچارگی

✓ موجب حد عیش و عشرت ہم کو تیرا دید ہے  
لگ گئے جہنم گئے تیرے وہی دن عید ہے

دل مرا کیونکہ ہو غافل گور سے      گھر نظر آتا ہے اپنا دور سے  
دار بست سینہ پر آبلہ      لدر ہی ہے سر بسر انگور سے

چمن میں [گرم] تبسم جو میری جان ہوے      کلی کی کھل گئیں آنکھیں گلوں کو کان ہوے  
ہسو گے کیوں نہ مرے ضعف اور پیری پر      کہ خیریت سے مری جان تم جوان ہوے

خدا جانے صنم آوے نہ آوے      بھروسا کیا ہے دم آوے نہ آوے

اتنا بھی مت چڑھا تو سر پر اسے پیار سے      مکھڑے کے [آگے] تیرے یہ زلف کیا بلا ہے

ضعف دل و دماغ ہدایت کے واسطے      یا قوتی سرشک سے بہتر دوا نہ کھتی

ہوا معلوم مجھ کو صورتِ درہائے ایوان سے      کہ نت اپنے خرابی پر ہر اک تعمیر ہستی ہے  
ہدایت قدر ہو کر اپنی [منت] خاک کی ہم کو      وجود اپنا طلا ہے بلکہ جوں [اکسیر] ہستی ہے

غیر سے کہنے لگا دیکھ کے صورت میری      کون سے صاحب ہیں یہ ان کی ثنا کیجئے

اتنے جو بولتے ہیں ترے دم سے جانمن      فوارہ چھوٹتا ہے تو پانی کے زور سے

بزرگ شمع غیر از استخوان اب      کچھ ہم میں شعلہ خوابی نہیں ہے

لالہ و ہزارہ یہ افیون جو کھسا بیٹھ      دیکھا ہے کسو کے سر کیا چیرہ خنکاشی  
ہے شدہ گرمی سے جوش خفقاں مجھ کو      ہاں باد صبا اس دم پیکھا ہووے فراشی



اب اتنے قدر پر تو ہو قیامت خدا جہاں میں رکھے سلامت  
جس مکان ہے عجب فضا ہے عجب فراغت کی ایک جا ہے  
جو کل کو تم ہو گے سرو قیامت غضب کرو گے ستم کرو گے  
بہت ہی عیش عیش کرو گے یارو جو سیر ملک عدم کرو گے

بھلا بتاؤ تو کیا کرو گے بلا کشان محبت آخر  
جو تیرا ندوہ و درد و غم کا نہ اپنا سینہ سپر کرو گے

عقل کے ہاتھ سے بجاں ہونیں  
لے جنوں وقت دستگیری ہے

دل او سکی اکٹھڑیوں کا [آخر خمیاں رکھیچا  
کہتا نہ تھا میں تنہا کو مست مل شرباویں سے

سب جواہل بزم سوز دل مرا سنے لگے  
شمع بھی رونے لگی شعلے بھی سروٹھنے لگے

ایک ہی نیم نگہ پر ہیں یہاں سو سونا زار  
کارواں بیچ [ہدایت] جو کہو احمیا نا ق  
شاہ راہ عدم ایسا نہیں کچھ یار چھپا  
دل جو پاؤں ہیں میاں آپنے سستے سستے  
دیر بھی ہووے تجھے بار کے کتے کتے  
پوچھتا چاہے چلا جا (سُور) رستے رستے

دو دسیاہ خط سے لگا داغ حسن کو  
کس دل جلے کی ہاے تجھے بد دعا لگی

نہانہ تری زلفوں سے کہتا ہے یہ مکھڑے پر  
دل ٹوٹیں اگر کتنے تب اسے شکن نکلے

اگر منزل کو تو پیچھے ہم و اگر [د] و گام پر بیٹھے  
کوئی ہر دکرے اودھر کو اپنا رخ تو میں جانوں  
[و] مٹے مٹ کر ہی جوں نقش قدم حرم پر بیٹھے  
اگر وہ ماہ آکر اپنی پشت بام پر بیٹھے

بزرگ دستہ نکل صحبت با ہم غنیمت ہے  
خوشی سے کوئی دم گذرے تو یار و دم غنیمت ہے

قاصدا و سکو خط تو لکھوں میں ولے کیا فائدہ      دل کو ہوتی ہے تسلی نامہ و بیخام سے

دل تو اپنا ہوا ہے پرگانہ      پھر بھی دیکھا تو آشنا ہے یہی

اندھے ناز کی کہ بوقت خرام ناز      اندر شاخ گل کمر اوس کی لچک گئی  
دامن کو میں نے ہاتھ لگایا تھا پر وہ شوخ      ایسا ہی کسمایا کہ چولی مسک گئی  
مکھڑا چھپا کے زلف میں جب اوسنے ہسٹیا      جیسے اندھیری رات میں بجلی چمک گئی  
کتنا ہوں ناقبول کہ باد صبا بھی آج      دامن سے اپنے خاک کو میری جھٹک گئی

ق

اے ہدایت جناب حق سے ہے      ناامیدی کمال بے ادبی  
وہ کریم آپ جب یہ فرما دے      سبقت رحمتی علی غضبی

ہے خال سیہ کافراوس زلف کے [حلقے میں]      دل اسے [حذر کرنا گولا ہے یہ زنجیری

میری جان یہ چھوڑ دے زشت خوئی      رہے گا نہ کوئی رہے گی نکوئی

تپ فراق سے اے دل نہ اس قدر گھبرا      فقیر بھی تری خاطر دعاے خیر میں ہے

گو کہ ابتر ہے اشک لڑکا ہے      میری آنکھیں ہے اور کلیجا ہے  
اب تو ہم چاہتے ہیں تم کو بتاں      دیکھیے کیا خدا نے چاہا ہے

اوس شعلہ رو سے جب سے ایک لاگ لگ ہی ہے      جوں شمع میرے دل میں کیا لگ رہی ہے

میل دل برائے مجھے گو سر بسر ہے نہیں غیر آخر یہ اپنا جگر ہے

ہدایت اور اسکی کیفیت حلاوت ہم سے کوئی پوچھے کہ خال لعل لب اوس [شواخ کا] [فیو] [ن مصری] ہے

### رباعی

ایک عمر اگر پیر فلک کھوے گا لوح امکاں لکھیگا اور دھوویگا  
احمد پہ ہوا خدائی کا ظہور ایسا نہ کوئی ہوا ہے نے ہوویگا

### دیگر

یہاں بہتوں نے حج زر کیا ہوویگا ساتھ اپنے کوئی نہ لے گیا ہوویگا  
ہاں لے بھی گیا تو ایک قاروں لیکن جس طرح سے لے گیا سنا ہوویگا

### دیگر

کیا وقت کا بادشاہ اور کیا درویش اس مرگ کے ہاتھ سے سبھی ہیں دلریش  
کوئی [آج] [سدا] [ہاں] [ے] خواہ کوئی پیچھے آخر یہی راہ ہے سبھوں کو درویش

### دیگر

اے وہ کہ تجھے ہے بادشاہی کا دماغ دیکھا نہیں تو نے یہاں گدائی کا دماغ  
تو اپنی لیے پھر سے ہے شاہی اے یار یہاں اپنے تئیں نہیں خدائی کا دماغ

### دیگر

الحق یہ دعوے بجا ہے یا شاہ یعنی کہ وہ [میں] ہوں نقطہ بسم اللہ  
وہ نقطہ کہ جس کی شرح قرآن شریف پتلی مری آنکھوں کی ہے وہ خال سیا

### دیگر

سنی ہو خواہ کوئی شیعہ ہو [ے] او تھے گا وہی جو تخم دل میں بوے  
وہ شخص ہے جنتی ہدایت بیشک غم [میں] [نیں] کے جو کوئی روے

لے کذا در ہر و نسخہ - لیکن ہوا کے بعد و جیسے 'یا اس کا ہم وزن نقطہ چاہیے +

[دیگر]

دنیا سے [اخیر عمر بزار ہو سے] جب مرگ سرا پر آئی ہشیار ہو سے  
اس عقل و شعور پر ہدایت افسوس اب سونے کے وقت آپیدار ہو سے

[دیگر]

گو آپ فریدوں ہو سے ضحاک ہو سے رکھ تاج شہی کو سر [آ] افلاک ہو سے  
بس اہل جہاں کو بھی ہدایت دیکھا مرنا ہی ہوا تو پھر یہ کیا خاک ہو سے

[دیگر]

اس بزم جہاں میں دور جب چلتا ہے ہر دم دل آگاہ کا جی جلتا ہے  
مجاں کا رنگ دیکھ روتی ہے شمع شعلہ کت افسوس پڑا مانتا ہے

[دیگر]

کو چے میں تیرے جو آن کر بیٹھ گئے، اتنا روئے کہ چشم تر بیٹھ گئے  
جس سمت کو تو نے آنکھ اٹھا کر دیکھا مانند حباب گھر کے گھر بیٹھ گئے

[دیگر]

کچھ تو گیا میں اوٹھ بتاں کے ڈر سے پر کھائی تپ غم کی جگر اندر سے  
تقی کس کو ہدایت آس جینے کی میرے [اے یار پھر ہوں میں خدا کے گھر سے]

[دیگر]

کیا ماشیہ میر و شرح ملا پڑھیے جس میں ہو شہود حق کچھ ایسا پڑھیے  
[کہتے ہیں کہ ہے علم حجاب الاکبر پڑھیے ہی تو نام حق کر یا پڑھیے]

[دیگر]

آئینہ پہ صد صفات دیکھی ہم نے اپنی بھی عجب ہی ذات دیکھی ہم نے  
و البتہ ہمیں سے ہے ہدایت سب کچھ بس حق ہی کائنات دیکھی ہم نے

## دیگر مُستزاد

یہ جسم طلسم ہے کوئی یا نیرنگ  
کرتک تو نگاہ  
اور روح گرفتار با [میں قید فرنگ  
باحال تنہا  
گر چشم بصیرت ہے تو کہ سیر ایسی  
ہوں لالہ و گل  
اس گلشن ہستی کے بھی ہیں کیا کیا رنگ  
اللہ اللہ

## ہرچند

تخلص ہرچند کشور پسر کنور پریم کشور فراتی است کہ گاہ گاہ ریختہ میگویند این بیت اور است سے  
جس گھڑی مہربانی الفت کا ہمیں ساغودیا  
پرودہ النکات دلیر سے وہیں سب اوٹھ گئے  
وہیں مینا سے دل محروم کوخوں سے بھر دیا  
شعرو نے جب چراغ بزم کو گل کر دیا

غافل نہ ہو اسے نا [دا]ں اس دم کے گدازے پر  
کشتی ہے لگی آ کر دریا کے کنارے پر  
کیجیے ہے کوئی خنجر تو لے ہے کوئی بر جھی  
تروار کی نوبت ہے ایک تیرے نطائے پر

## ہمت

تخلص دو کس میدا تم یکے ازاں انشاء اللہ تعالیٰ یہ تکرار و دیگری شفعہ است در را [مہر]  
بہ انوند [ہمت مشہور معلیٰ پیشہ بہ اندیشہ این سہ شعر ازاں وے است سے

عجب گردش [سے] اپنی اندوں اوقات کتنی ہے  
نہ رنگ نہرومہ پھرتے ہی دن اور رات کتنی ہے  
خدا جانے کہاں یہ گردش ایام پھینکے گی  
غنیمت ہے کوئی ساعت جو تیرے سات کتنی ہے  
بھلا میں کس کے موتہ پہ پیغام کہہ بیجوں کہ وہاں اب تو  
زبان نامہ بر کہتے ہو سے ایک بات کتنی ہے

## ہمنگ

تخلص میر عزیز الدین است و سے از سادات اورنگ آباد و طالب علم درویش نهاد است و در سلسلہ  
علیہ قادریہ و نقشبندیہ دست بیعت میگردد و شعرش باصلاح مولوی غلام کبریائی مرشد آبادی کامل تخلص کہ مرد  
کامل و صوفی مشرب است و شعر فارسی فقیرانہ بطور خود میگوید [نمد] میرسد دیوانگے بر دو جزو کہ دیباچہ اش  
خود نوشتہ و در [سنہ] یکہزار و دو [صد] ہشت باشارہ استاد کامل خود تدوین فرمودہ این احقر شاہدہ نمودہ  
این ہفتہ شعر از و سے چیدہ بر شتہ تحریر کشیدہ منہ دام بہجتہ ۵  
قیامت ہم پہ گذرے ہے تیرے قامت کے دیکھے سے پیرا نکھوں کی نہیں تقصیر دل کم بخت مائل تھا

کوئی روز میں یہ کعبہ دل نقش بتاں سے معلوم یہ ہوتا ہے کہ میخانہ بسے گا

دنیا میں میں تو آ کے گنہ گار ہو گیا اس فاحشہ کا ہاے گرفتار ہو گیا

رقیبوں سے بہت خلطہ ہے تیرا کہوں کیا بس نہیں چلتا ہے میرا

دن میں کرتا ہوں تیرے چہرہ گلزار کو یاد رات کرتا ہوں تری زلفت سیہ تار کو یاد  
داغِ فرقت [سے تو جلتے] ہیں کئی اے ظالم نہ کیا تو نے کبھی ایک گرفتار کو یاد

لے گیا رخ دکھا پری رخسار جان و دل عقل و ہوش و صبر و قرار

کٹ گئی غفلت میں ساری عمر بے حاصل دریغ مفت کھویا ہم نے ایسا جو ہر قابل دریغ

مر جائے جو عاشق تو جھلاتا ہے سخن میں ہے نصرت نہاں آب بقا و س کے دہن میں

اگر یک نعرہ ماریں دادی وحشت کے دیوانے تو سن کر کوہ لرزیں آسماں یکبار ہل جاویں

اے ہمرنگ دیکھیں گے بیت الحرم بھی بھلا اب تو بیت الصنم دیکھتے ہیں

گر ایدہر کو تیرا گذارا ہو تو مجھے زندگی دوبارہ ہو

میری آنکھیں میں تیری خاک قدم سے روشن سر پہ طور ہے یا خاک شفا ہے کیا ہے

زائد کو وصل خود ہے عاشق کو وصل یار بھلا تو شیخ کون بھلا نیک بخت ہے  
ہمرنگ اپنے دل کو دیا پھر بتوں کے ہاتھ تو نے مزاج اون کا نہ جانا کرخت ہے

ہے تری یاد ہی سے زندگی میسری ورنہ بیخودی دن کو ہے اور رات کو بیخوابی ہے

ہمنس

تخلص محمد داؤد حیدر آبادی است گوئند کہ وہ مرد اہل تیز عقل باہوش معیت [کوش] واقع شدہ این  
دو بیت رباعی در مدح آقا سے خود گفتہ رباعی

رکھ فضل و کرم سے اپنے رب العزت آقا کو مرے بعز و جاہ و حشمت  
رخشاں ہیں فلک پہ جب تلک یہ انجسم روشن رہے اوس کے گھر چراغ دولت

ہوش

تخلص دو کس میدانم یکے را بہ نکلہ انشاء اللہ تعالیٰ می نگارم و دیگر عزیزے است از خاندان واجب

الاحترام میر شمس الدین نام دے مردے است نیکو از بلده لکھنؤ فصاحت افروز از تلامذہ محمد میر سید حسین سے  
بیت اور است ۵

مراجس نانے تو نے لیا دل خدا جانے ہے او سکویا مراد دل

یار ہستا ہے چشم تر کو دیکھ گریہ تک اپنے تو اثر کو دیکھ  
دست و پا لگم کو ہیں مو کمران نازنین تیری اس کمر کو دیکھ

## حرف التختانی

در تحت این حرف ذکر ہشت شاعر کہ دوازان یک رنگ تخلص می کنند اندراج یافته و مجموع اشعار  
شعر است و منجملہ آن . . . . رباعی واقع شدہ

### یاد

تخلص میر غلام حسین مرحوم است دے جولنے بود از قرابتیان عالم با تیرہ مولوی عبدالعزیز مظلوم دار  
مریدان زبدۃ الصالحین مولانا محمد فخر الدین قدس سرہ بسیار خوش خلق و یار باش و نہایت شگفتہ جبین و نیک  
معاش کامل ایمان حافظ قرآن تولدش در قصبہ سونی پتہ رونودہ شہر ش را محب سراپا و فاق حکیم شہداء الدخان  
فراق اصلاح فرمودہ در عین جوانی برائے جاودانی شتافتہ بجوار رحمت ایزدی جایافتہ این سہ شعر از ان آل  
سیدزادہ مرحوم است ۵

نہ لے گا نام کبھو پھر وہ کشتنائی کا فلک نے جس کو دکھایا ہو دن بدائی کا  
پھسا جو زلف میں شانا تو چھٹ نہیں سکتا خدا کو کونہ دے پیچہ بمبتلائی کا

ہے کون جو ہوا روے خمدار کے آگے رسم بھی نہ ٹھہرے تری تلوار کے آگے



## سبچہ

تخلص شیش [سبچہ] خان مرحوم است دے مردے بود نیک طبیعت خوش طبیعت مقرب و نگاہ خاقانی  
واقف اسرار سلاطین گورگانی لبیابار بجاء و عزت [و] ثروۃ [و] تمکنت ایام بسرا [می برد و] آخر ہا بنابر اذرا  
و تفریح کہ محضرت دہلی روداد و حوادث زمانہ امور سلطنت برسم ساخت رخت سفر پرستہ بقلم جات سورج ل  
جات رحل اقامت انگندہ مشار الیہ و جوش را معتمد انگاشتہ بخوبی ہر چہ تمام تریش آمدہ تا دم واپسین ہندیات  
محاشش مہیا می ساخت و رہبان نواح بجوار رحمت حق مسکن ساخت عفی اللہ عنہ و عن سائر المسلمین اشہا  
مستقرہ دار و این سہ بیت از گہتاے آل مرتوم این استقری نگار دہ

رقیبوں کی رکعت ہو تم چاہ دل سے      بھلایا ہمیں واہ جی واہ دل سے  
خوشی کا سخن ہے کب پوچھتے ہو      کہ مدت ہوئی غم کو ہے راہ دل سے  
ہے تجھی تو بندہ تیرا اور تجکو      گرا نا اے خواہ نا خواہ دل سے

درق ۲۵۰

## یعقوب

تخلص میر یعقوب علی است دے جوانے بود از [یاران] حضرت نذر العاشقین مولانا محمد فخر الدین قدس  
سر کہ محمد سخن خاں تذا [ربط] مستحکم داشت و باتفاق یکدگر خدمت خروسان شاطر حضرت ایشان میکردند  
دے است کہ بدیار شرقیہ رحل اقامتہ انگندہ حالا از حال و مالش اطمینان نیست گاہے بطور خود فکر و پیمتہ می  
کرد این سہ بیت او راست مد

مشیتہ ہمارے است سے لے یار و کیہنا      دل سہ پناہ نہ دیجو خبر و وار و کیہنا

ہم تو آستے ہیں ترے کو پچے میں راے یار کیہو      پر یہ خطر ہے کہ چل جائے نہ تلوار کیہو

ہے اسکی یہ نو گھر سے جو پل پل میں نکالے      پر ہم بھی ہیں آؤہ ننگ کہ ٹلتے نہیں ٹالے

## یقین

تخلص انعام اللہ خان مرحوم است وے از شیخ زادہ سے فارغ تھی و پیر زادہ سے [مجدویہ و نسبہ]  
 حمید الدین خاں نیچہ و جوان یار باش عمدہ معاش ظریف الطبع لطیفہ گو بذلہ شیخ یا کیرہ خیر بود جدش را حضرت  
 خلد مکان انار اللہ برہاد بدستور خاص بعزت ہرچہ ترا [متر] شقہا قلمی فرمودہ و قاسم بیچیدان سراپا نقصان آہنا  
 را نزد مقبول نبی خاں مقبول برائے العین مشاہدہ نمودہ پدیش قلم نظر از پیر زادگی بمصاحبت حضرت فرودس  
 اگر آنگاہ نورانیہ مضجور کلاہ گوشہ آسمان می سود خود کشش در ایام ولایت قلاب غفران باب ہزیر الممالک عماد  
 الممالک غازی الدین خان بہادر بسیار بیجاہ و کمالت ایام یکام دل بسری فرمود از ارشد ترین شاگردان سخن شیخ  
 یقین گستر مرزا با نجاران مظهر امت عفی اللہ عنہا واکہ [شاعرے نظیر] محمد تقی میر در تذکرہ خود قلمی نمودہ کہ چون  
 یہ سے از ان دروایے معفو [راست] افتراے حق و کذب خالص است کہ از مہر حمد از وے سرزد اکثر غزلہا  
 بدہر بہ بخمنور سراپا سرور آگاہ رموز خفی و جلی سید فتح علی خاں حبیبی دام ظلمہم گفتہ انص کلام وے شاعرے بود  
 فصاحت آئین بلاغت آئین شیریں زبان نذیب البیان نکتہ شیخ سحافی را گنج طراز نوے بدستش افتادہ انداز  
 جدید را رونق تازہ داوہ ہمیشہ غزل پنج بیت می گفت ابابکر بہین در معنی می سنت دیوانے مختصرہ صد بیت  
 علی التخمین در کمال غنویت و شیرینی دار دین یکصد و ہفتاد و پنج بیت از اشعار آبدارش کہ قاف تا قاف  
 عالم را فراتر گزفتہ این عامی با نواع المعاصی می نگار و مستغنی اللہ عنہ

نہ تھا یہ وادی امن یہ کوہ طور نہ تھا	نرا تو ہی تھا تجلی نہ تھی ظہور نہ تھا
اگر تجھ کو زلیخا دیکھتی سب کچھ بسر جاتی	تماشا ماہ کنعانی [کا] او سکو خواب ہو جاتا
کیوں نہ ہو تر و امنوں کو شست و شو کی گزرو	میکشاں پر آئی رحمت ہے باران کی ہوا
یہ کوہ طور سر ہاں گیا سارا ہی کیا کہیے	کوئی پتھر اگر بچتا تو دیوانے کے کام آتا
برہمن سر کو اپنے پیٹا تھا دیکھے آگے	خدا جانے تری صورت سے بتجانے پہ کیا گذرا
مجھے گر حق تعالیٰ کا فرما ہے جہاں کرتا	بتوں کو میں [ہزاروں] بیکسوں پر بہاؤں کرتا
خدا دیتا مجھے گر میر سامانی خدائی کی	تو میں ان بلبوں کو گلشنوں کا باغباں کرتا
زباں فراد کی ہو [تب جواب] کو کہن درپس	غضب ہوتا اگر پیر کو عشق استحال کرتا

[شب] بھراں میں پیش از صبح کام اوسکا ہوا آخر یقین کے داغ پر [یہ مریم] کا [فور کیا] کرتا

کس کا تو کبھو رکھ کر دل تم کو لازم ہے واگر نہ دلرباؤں کا لقب دلدار کیوں ہوتا

گرا میں آنکھ سے تیری جہاں کے ہات کیا آیا مجھے پٹکا زریں پر آسمان کے ہات کیا آیا یہ بیدار آپ مر جانا جو بیتا اونکے کام آتا یقین کو مار کر زور آوراں کے ہات کیا آیا

تیری زلفوں سے دل بیٹوں میں ہے ایسا اگر بتا سدا اس چینی ودار کی فقور رو دیت

اس کم نگہی سے کب بھتی ہے پیش دل کی ساقی مجھے اتنی سی ہے [پینے سے] کیا ہوگا

انہو جو سر سے میرے د [و نزل عا] طفت غم کا نہ پڑیو داغ پر میرے الہی سایہ مریم کا

آنکھ سے نکلے پر آنسو کا خدا حافظ یقین گھر سے جو باہر گیا لڑکا [سوا بہتر ہو گیا]

سریر سلطنت سے آستان یار بہتر تھا ہمیں ظل ہما سے سایہ دیوار بہتر تھا

جو کچھ کہیں یہ تجکو یقین ہے تری سزا بندا جو تو بتاں کا ہوا کیا خدا نہ تھا

کیا گمادی ایک تیشے نے بنا فرما دی کردیا کس گھر بے نے خانہ شیریں خراب دجیوے [ہر] [میں] وہ وصل میں بھی جی نہیں سکتا تکلف بر طرف بلبل کو پروانے سے کیا [نسبت]

ہمارا شریں بھواں کو بھولی طرز ناسے کی کوئی شیرازوں کے [مونہ] پر نہ بجا سکتا ہے کیا قدرت

تصویر کر کے [لیتا ہوں] مزہ میں اداس کی باتوں کا مرے اس چپکے رہنے کا ہے وہ شیریں بہن [یا] عث

بات کہتے ڈالتے ہیں پھوڑ بس شیشا سا دل کس قدر یہ سنگدل ہوتے ہیں خواہاں الغیاث

زخم دل ہونے دے ناسور نہ کراس کا علاج جو [مزہ] اور دین ہے سو نہیں درمان کے بیچ

رنگ گل کی آگ پر دامن نہ مارے باد صبح کیا کریں گی بلبلیں پھر آشیاں کے کا علاج

سو جگہ سے دل گریباں پھاڑ دیوانے کی طرح پھوڑ ڈ [الا کو] بہن سائل یوں پھرتے ہاے  
جی نکل جاتا ہے میرا جب کبھ آتی ہے یاد زلف کی زنجیر میں آخر پھسا شام کی طرح  
کے سیکھی تھی یہ شیریں کام فرمانے [کی طرح] وہ قسم [کھا کر] اسی [ساعت] کمر بانے کی طرح

غار سے مڑ [گاں] کے جی ڈرتا ہے میرا بطرح رکھ مری [آنکھوں] پیٹتے ہو کف پاؤں میں  
بولنے تیرے سے جی اونٹے ہیں جن ہیں جی نہیں پھر مروج ہو چلا دین سچا بے طرح

[نہ] نگ سے ہمدی کے ہو جاتے ہیں آنسو تل تر رکھ کے ان پاؤں پہ سر کوئی اوٹھانے کے طرح

خال گورے مونہہ کا لیتا ہے مرے دل کو چرا اس نگر میں چاندنی راتوں کو بھی پڑتے ہیں چور

کیا قیامت ہے کہ صنفے پرچمن کے رات دن کر بلا کی واقعی [تحریر کرتی] ہے [بہا] ر

سچہ کہو اسے ببلو کس باغ سے آتی ہو تم ہے ہمارے بچے تمہیں کچھ [شبیلا] زنی خبر

گریباں پھاڑتے ہیں دیکھ خوبان چمن کیونکر نہ کیجے چاک نامح اس ہوا میں پیر من کیونکر

[ہمارا آخر ہوا] نئی ہے ابتور سینے دے گریباں کو یقین کرنا ہے کوئی اس قدر دیوان پن کیونکر

[راگ جوں بھرتا ہے نے میں اسطرح کی لگ سی] [بھری ہے] لے ہماں استخو [نواں] کو نہ چھڑ

[باد] جو داس کے کہ ہے زخموں کے اسے خوں میں غرق آب خنجر کو ترستا ہے جگر میرا [ہمنوا]

پردہ انہیں ہے ابر کی اس مشت خاک کو کر لیں گے اشک سرخ ہمارا مزار مسینر

نزع میں دیکھ مجھے یار جھجک کر بولا کیا بری طرح سے مڑتا ہے یہ بیمار کہ بس

کچھ پرویاں میں طاقت نہ رہی جب چھوٹے ہم ہوئے ایسے برے وقت میں آزاد کہ بس  
تو نہ تھا ہاسے یقین ورنہ دوانا ہوتا آج اسطرح کا دیکھا ہے پریراد کہ بس

ترے سقم سے مرا جی نہیں دھڑکتا ہے [خفا] شئی سے قتل کی کرتی ہے جان [مخرواں] [قص]

سرو کہتا ہے [نواں] بان سال سے بچھڑتا کو دیکھ کیونکر کیجے ہاسے اوں رونا جواں سے اختلاط

[وہاں] [کبھی درد مند دل کو نہیں راحت] [نصیب] دیکھ [یہی] شمع کے پلنے سے پروانے کا حظ

رنگ جیری دلریاں کا زبیر نہاتی ہے شمع دیکھ تیرے حسن کے شعلے کو [جل جاتی] ہے شمع

۱۹۳۳ء میں درج نہیں اور نسخہ اصل میں سوراخ ہے مستقل از دیوان یقین مرتبہ مزارفت اللہ ربیب ۱۹۳۳ء

دن جنوں [کے آن] پہچے ہوشیاراں الوداع  
 فصل گل نزدیک آئی اسے گریباں الوداع  
 بے نگاہ گرم رہتا ہے مرا بالین سیاہ  
 حسن کا شعلہ ہے میرے دل کی خلوت کا چرخ  
 ساہا ہوشور محبت کو چھپایا ہے یقین  
 ہاتھ آخر ہو گیا میرے گریباں کا حر [لیف]  
 [اس ہوا میں رحم] کہ ساقی کہ بے جام شراب  
 دیکھ کر چھاتی بھری آتی ہے باران کی [طرف]  
 اس [د] کو میں دیکھ مرگ بھی مجھ کو مرگ گئی  
 کیا غم نے کر دیا مجھے زار و نزار حریف

جنوں کے ہاتھ سے ایک دم نہیں محفوظ رہ سکتا  
 رفو کرنا یقین میرے گریباں کے نہیں [لائق]

چو پیتا ہے میرے دل کا لبو لے لیکر آہستہ  
 خدا شاہد کہ ہے شیشے سے [ن] یادہ یہ [سید] نازک  
 لبوں پر زخم کے جی آرہا ہے مت نکل جاوے  
 [خدا کیواسطے] کیچو نہایت ہی رفو نازک

جلتے بنتوں سے نمل [ان تیلیاں کپڑوں کے ساتھ  
 جی دھڑکتا ہے مبادا لگ اوٹھے دامن کو آگ  
 دفن کیچو مٹکوا آہستہ کہ میرے استخوان  
 ہو رہے ہیں مارے زخموں [کے] تھک چکے نکل

[چمن] میں مجھے دیو نے کے لیجا نیکو [کیا حاصل  
 دکھا لگا گل جنوں کو شور پر لانے کا کیا حاصل

جفائیں باغبانوں کی یقین کیا کیا اوٹھاتی ہے  
 وقایوں چاہیے شاہباش بلسیل مرحبا [بلبل]

ہاتھ گلتا گر زمان مصر کو یہ آفتاب  
 خواب ہو جاتا اونہیں اوس ماہ کتناں [کا خیال  
 کیوں تو بیتلے بٹناح یقین کا چاک جیب  
 ہاتھ اوکا چھوڑتا ہے کب گریباں کا خیال  
 اس [دلیر] ہی پر تک نظر کیجو  
 کس سے ہے [چشم چار میرا] ل  
 [میرا] آنکھوں میں نشے نے اس طرح مارا ہے ہوش  
 ڈالتے ہیں جطرح بدست میخانے میں و موم

کروں میں کیوں کے قید [ن] لف سے چھٹنے کی تدبیریں [پڑا] ی ہی میری ہر گشت میں جوں شانہ زنجیریں

کرتا ہے کوئی یار و اس وقت میں تدبیریں  
ماریں ہیں بتاں ٹھوکر پاٹو یہ [جو] سر تھپے  
مرتلا [ہے یہ] دیوانہ [ب] کھیل دو زنجیریں  
ہیں بندگیاں ان کے آئین میں تقصیریں

ہجر میں جینے سے بہتر ہے ہلاک روز وصل  
اوٹھ گیا کہتے ہیں دیوانا یقین عالم ہے  
یہ طرح کیا خوب راس آئی ہے پردہ [نیکے تئیں]  
اونے کیا آباد کر رکھا تھا ویرانے کے تئیں

[ہے میرا ہاتھ] مت پکڑو کہ جیب گل کی طرح  
چاک ہی کرنے میں ہے میرے گریباں کی پھین

[نہ گذرا ہو کما] رنگیں کوئی جسا ہارے پن میں  
[پڑی کہتی تھی یہ بلبل] بہار آوے بہار آوے  
گریباں آ پڑا ہے پھٹ کے گل کی طرح داس میں  
پڑا چین اب لگی جب رنگ گل سے آگ گلشن میں  
یقین [سے ملتے ملتے] کی خیر کیا بچھ کر لیگے  
پڑا سپرد کا دوانا سوختہ سا کج گلشن میں

ہم گئے کام سے مرغان چین سے کہیں  
فرض کیجے کہ چھٹے طاقت پر واز کہاں

بھینوں کی خوش نصیبی کرتی ہے داغ مجھ کو  
کعبے بھی ہم گئے نہ چھٹا ان بتوں کا عشق  
کیا عیش کر گیا سے ظالم [دوا] ن پن [میں]  
اس [د] رو کی خدا کے بھی گھر میں دوا نہیں  
بے گرسر نہ تو اہل تکبر کا تو کس  
یہ سینہ عشق میں محروم در [دوا] داغ نہیں  
ہزار شک کہ یہ ملک بے چراغ نہیں

کوئی بھی دیتا ہے لڑکوں کے ہات شیشہ دل  
[یقین میں غور سے دیکھا] تو کچھ شعور نہیں  
[بن] یقین کے باغ میں جا کر بتاں کہتے ہیں ب  
میر گل میں جی نہیں لگتا وہ سودائی نہیں

ہر ایک نے راہ میں اوس کی کیا ہے چشم کو جاری کرے کس آنسو پر رسم وہ سرو رواں دیکھیں

گالی بھی سہہ گئے ہیں ماریں بھی کھائیاں ہیں  
خسرو کے مونہ پہ چڑھنا اور بے ستوں سے بھڑنا  
کیا کیا تری جفائیں ہم نے اوٹھائیاں ہیں  
کچھ عاشقی نہیں ہے زور آزمائیاں ہیں

کوئی دن چلنے پھرنے دیں عبت زنجیر کرتے ہیں  
[نگہ کرنے میں ان کے کام ہوتا ہے تمام اوس کا  
دوانا حجاب جیتا ہے کیوں تڑپ کر رہے ہیں  
یقین کے حق میں یہ خواباں بہت تقصیر کرتے ہیں]

چمن کے بیج کلیاتی ہے جیسے شاخ سنبل کی  
ہوے ہیں اس قدر دل جج اوس زلف پر [یشاں ہیں]

دوبارہ زندگی کرنا مصیبت اسکو کہتے ہیں  
ہوئی جا بار شیریں کو کین [کے بعد خسرو کی  
یقین مارا گیا جرم محبت پر نہ ہے طالع  
مے کارنگ ہوں شیشے سے بھلکے معنی شوخی  
چمن میں شاخ [بل] جاتی ہے جیسے گل کے کھلنے سے  
پھراؤ ٹھنڈے دماغوں کا [قیامت] اسکو کہتے ہیں  
وہ کیا تھا زخم تیشے کا جراحۃ اسکو کہتے ہیں  
شہادت اسکو کہتے ہیں سعادت اسکو کہتے ہیں  
نمایاں ہیں تری صورت سے صورت اسکو کہتے ہیں  
لہک جاتا ہے دم لیتے نزاکت اسکو کہتے ہیں

[عمر آخر ہے] جنوں کو نو بہا [را]ں پھر کہاں  
چشم تڑپ کر نہیں کرتا ہوا پر رسم کر  
یار جب پہرے جواہر کر چاک لے دل جی نشتار  
اس طرح آزاد کب صیاد چھوڑے گا متہیں  
ہے بہشتوں میں [یقین سب] کچھ [لیکن د] رہیں  
ہاتھ مت پکڑو مرا یا رو گر سیاں پھر کہاں  
دے لے ساقی ہم کو مے ابر بہاراں پھر کہاں  
جل چاک اسے پروانہ یہ رنگیں چراغاں پھر کہاں  
بلبلو دھو میں مچالو یہ گلستاں پھر کہاں  
بھر کے دل رو [پیچھے یہ] چشم گریاں پھر کہاں

لے 'زنجیر' درہر و دھو در نہ اہل - ۱-۱ میں یہ شعر مرقوم نہیں 'تدبیر' از دیوان یقین



تمہیں کرتے ہو یوں پامال اسے خوش قامتو  
دیکھتے ہو قمریوں کو سر پہ بھٹلاتا ہے سرو  
جو کرنی ہے تو اپنی فکر کر [لے نو] بہار آئی  
خدا کی واسطے یہ بات دیوانے سے کہہ دیجو

اسیرانِ نفس کی ناامیدی پر نظر کیجو  
بہار آوے تو اسے صیاد مت ہم کو خیر کیجو  
نہ کر شوخی مبادا تاب کھا جاوے کمر تیری  
ملک اس قدر کی نزاکت پر نظر اسے مو کر کیجو  
یقین سے چلتے ملتے کا سمر اتنا بھی نہ ٹھکراؤ  
اس آفتش سے ارے دامنِ ہزاروں ملک حذر کیجو

کھڑا ہے سرو نیٹ بن بنا کے رعنا ہو  
جو یار پر دے سے بکھلے تو [کیا تماشا ہو]  
[لہو] یقین کا جو پیتا ہے تو میں ڈرتا ہوں  
خدا کرے کہ تجھے یہ غذا گوارا ہو

اپنی بید روی کی سو گندہ : ٹھکراتے مرگ  
تو نے دیکھا ہے یقین سا کوئی رنجور کبھو

جی بکل جائے گا شائق کا بسبیل کی طرح  
گلہ رتوں دبا مہ رنگیں کو معطر نہ کرو  
باندھ کر [مہیہ کمر لطف] نہیں غیر کا قتل  
اپنی بیداد کے مضمون کو مکر نہ کرو

[حناء کی طرح] میں اپنا بکل کیا ہے خوں  
بتان شہید کرو خواہ دستگیر کرو

گرہ کھولو نہ رلف یا رسی شائے کو مت چھیڑو  
چھو [و] مت دل کی زنجیر اپنے دیوانے کو مت چھیڑو  
یہ بھرا بھرا ہے خودی ہے زائد و سمجھو  
خدا کے واسطے مستوں کے پیانے کو مت چھیڑو

میں پوچھا اسے منم ہم کبھی کچھ یاد آتے ہیں  
کہا [اد] اس شوخ نے ہنس ہنس کہ اکثر عید قرباں کو

جو نہ بھی سکتے ہوں بیتابی میں پھرہ کیا کریں  
جی بکل جائے میں کیا ہے بیقراروں کا گناہ

و. ق. ۱۲۰

نمک ڈالنا ہے مجھ میں اسے ہما شور محبت نے  
ہزاروں ابجواؤں کے تیرے ساتھ پھرتے ہیں  
کبھو کھائے ہیں تو نے اس مزے کے استخوان سمجھ کبھ  
تو کس گلزار کا ہے سرواے رعنا جواں سمجھ کبھ

کہاں تا [تیرے] اتالوں میں اسے مرغ فقس چپا ہے  
یقیناً یہ نالہ تیرا کیا بلا [و] سے گاڑتا ہوں  
عبث صبا کو آرزو کیوں کرتا ہے بس چپا رہ  
لگا مت آگ اپنے گھر کو اسے آتش نفس چپا [و]

مونہ اپنا نہ دیکھا کہ ہو جاے گا دیوانہ  
کچھ عمر میں نہیں باقی ساقی تو شتاب آجا  
ہوں دور پر جی میرا راتوں کو تیرے گھر پر  
آئیے کو کہتے ہیں اسے شوخ پری خانہ  
ڈرتا ہوں چھلک جاوے لبریز ہے پیمانہ  
پھرتا ہے پڑا جیسے فانوس پہ پروانہ

[و سنستی] پوش سے آغوش رنگیں کیجیے  
جی میں ہے اس مصرع موزوں کو نہیں کیجیے

بہار آئی ہے اور ہم گلستان میں جا نہیں سکتے  
خدا کے واسطے تو ہی کہہ اسے صبا کیا کیجے

بہار آئی ہے جب سے تیرے رگ میں تھم نہیں سکتا  
دعا اس مشت خوں کی نشتر فساد کو پہچے

نہ بچھنے دیجو اسکو گرم رکھو آہ و نالے سے  
یہ دل ہے مشت خاک تیرا تیری آہ گرائے قمری

یقین کے واقعے کی سن خبر وہ بدگماں بولا  
یہ دیوانا کچھ ایسا تو نہ تھا بیمار کیا کہیے

گلا تو پھٹ گیا نے کی طرح فریاد سے میرا  
ہمیں کاٹا فقس کا شاخ گل سا جی میں چھتا ہے  
درختوں سے ندے تشبیہ اس قدر کو یقین ہرگز  
قیامت دور ہے کس دن ملیگی داد کیا جانے  
اسیری کے مزے کو بلبل آزاد کیا جانے  
اس شکستہ کے چلنے کی طرح شہنشاہ کیا جانے

[خطا] ہے آپ مر کر یار کو دستے رقیبوں کو  
مرا پاتا ہے ہکٹانے سے اسکے اور مت پوچھو  
ہماری ہم سے پوچھو کو کہن کی کو کہن جانے  
چپک نے کی لبوں کے وجہ وہ شیریں دہن جانے

جدا ہم سے ہوا تھا ایک دل نام اپنے یاروں میں  
میرے آنسو بھی مارے ضعف کے اب چل نہیں سکتے  
خبر اوسکی نہ پائی کیا ہوا اوس کو خدا جانے  
کیا اسے عشق مجکو ہے ایسا ناتواں تو نے  
واگر نہ [یہ] گریباں [نذر] خوابان چمن کرتے  
نہیں جوں پیچہ گل ہے ان ہاتھوں میں گبرائی

یہ دے آنسو ہیں جن سے دہر آتشک ہو جاوے  
گنہ گاروں کو ہے اسید یہ اشک ندامت سے  
اگر پیوے کوئی یہ آب جل کر خاک ہو جاوے  
کہ دامن شائد اس آب رواں سے پاک ہو جاوے  
یہ دامن دیکھ کر گل کا [گر] بیان چلک ہو جاوے  
نہال تاک بھٹلاوے (تو) وہ سواک ہو جاوے  
الہی سبزہ جتنا ہے جہاں میں تاک ہو جاوے  
دعا مستوں کی کہتے ہیں یقین تاثیر رکھتی ہے

ورق ۳۷۵

دیباچن تو ہے خوش ہوا پر یہ پڑی مشکل  
کہ لٹ جاتا ہے یہاں جو کارواں منس [وفا لا] وے

یقین زنجیر میں ہے تب تو عالم میں نہیں چمیلیں  
جو تک چھوٹے یہ دیوانہ تو کیا دھو میں بچا دیوے

خوش آئی ہے مجھے یہ بات ایک مجنون عریاں سے  
کیا کیجے کہاں تک چاک گذرے ہم گریباں سے

بتا [ل کی سچ] نے دیوانا کیا ہے ہم کو محشر میں  
یقین کچھ درام میں پھسے کا اندیشہ نہیں ہم کو  
گریباں کہ ہم اپنے خون لینگ ان کے دامن سے  
پر اتنا ہے کہ ٹک آب و تھا یہ گلستان ہم سے

گدڑ جاوےل سے گر ہجر میں دیکھے رضا او سکی  
محبت میں یقین لینا ہے نام مدعا کوئی

نگاہ یار کی کوئی زباں اب تک نہیں سمجھا  
یہ وہ باتیں ہیں نازک جس میں آنسو بھی حیران ہے

اگر چہ عشق میں آفت سے اور بلا بھی ہے  
اس اشک و آہ سے سودا بگڑے جاے کہیں  
یہ کون ڈھب ہے سجن خاک میں ملانے کا  
یہ آرزو ہے کہ اوس بیوفا سے میں پوچھوں  
یقین کا شور جنوں سن کے یار نے پوچھا  
تڑا برا نہیں یہ شغل کچھ [بھلا] بھی ہے  
یہ دل کچھ آب رسیدہ ہے کچھ جلا بھی ہے  
کسو کا دل کبھو پاؤ تلے ملا بھی ہے  
کہ میرے بے مز [لاکھنے میں کچھ مز بھی ہے  
کوئی قبیلہ مجنوں میں کیا رہا بھی ہے

اب تو ناصح کو بھلا سینے دو [میرا] چاک جیب  
اپنے بندوں کو بلا کر داغ کرتے ہیں یقین  
تار تار اس [صند] سے کر ڈالوں گریہاں تو سہی  
ان بتوں کی صند سے ہو جاؤں مسلمان تو سہی

مفت کب آزاد کرتی ہے گرفتاری مجھے  
میں جو بن غنخوار ہر گز جی نہ سکتا تھا کبھو  
کیا لگا لیتا ہے خواہاں کو یقین کرتی ہی داغ  
جی ہی آخر لے کے چھوڑی گی یہ پیاری مجھے  
ان دنوں کرنی پڑی ہے دل کی غنخواری مجھے  
آنسو کی سادہ لوحی ساتھ پرکاری مجھے

کم نہیں جو ہر فولاد جو اہر سے یقین  
ہے بہ از سلک گہر عشق میں زنجیر مجھے

یار آیا پہ مجھے ہوش نہ تھا کیا کہیے  
نہ کیا اس دل دشمن نے خبر دار مجھے

یقین جاتا رہا اگر بلبلیوں کے ساتھ جانی دے  
کوئی اس بے مروتہ دل کو اپنے پاس کیا رکھے

زنجیر میں بالوں کی پھس جانے کو کیا کہیئے  
دل چھوڑ گیا ہم کو دلبر سے توقع کیا  
کیا کام کیا دل نے دیوانے کو کیا کہیئے  
اپنے نے کیا یہ کچھ بیگانے کو کیا [کہیئے]

جو یار غیر کے ساتھ اس طرف سے ہو گزریے  
خدا کے واسطے کوئی مجھے خبر نہ کرے

حق مجھے [با] ظل آشنا نہ کرے  
دوستی بد بلا ہے اس میں خدا  
رومیر کو خدا قیامت تک  
ہے وہ مقتول کا فر نعمت  
میں بتاں سے پھروں خدا نہ کرے  
کو دشمن کو مبتلا نہ کرے  
پشت پاسے تری جدا نہ کرے  
اپنے قاتل کو جو دعا نہ کرے  
کہ یقین یار سے وفا نہ کرے  
ناصحو یہ بھی کچھ نصیحت ہے

قیامت آپ پر اوس قد سے لاپکے ہم تو  
کہاں تلمک کوئی محشر کا انتظار کرے

نگہ چھپتی ہے دل میں تیرے ابرو کے پھر کٹنے سے  
واگر نہ تیر لگتا ہے [پریشاں] جو کماں لڑے

اگر پاوے گلی تیری تو بلبل گلستاں بنوے  
تیرا نقش قدم دیکھے تو اپنا آشیان بھولے

[نہ دی] فرصت کہ ان ہاتھوں سے کچھ کام ادبھی نکلا  
رگڑتا ہے سر اپنا پشت [پا] پر متصل تیرے  
جو مجنوں آہوان دشت سے خوش تھا تو وہ جانے  
ہم آخر ہونگے دامنگیر [اس] پاک گریباں کے  
گریباں پھاڑیے اسپر کہ [کیا] طالع تھے طماں کے  
یقین ہم تو دو آنے ہیں ایسی شہری غزالاں کے

بہار آئی بجاء [خند] لیوسا [زعرشہ] کے  
گئیں [حسرت] کی [ہ] سے راتیں گئے دے دن مصیبت کے

ہمیں ماریاہ زلف کے کاٹے سے کیا ہووے کہ [ہم] ایک عمر سے عادی ہیں خال لب کی انیوں کے

بتاں کی بادشا [ہی] کے سپہ [سا] لار عاشق ہیں بٹھائے بے ستوں میں کو کہن نے نقش شیریں کے

موا جاتا ہوں مت اتنا بھی کس کر بازہ بالوں کو ٹک ایک ڈبیلی تو کر دے جان زنجیر اس دولے کی ورق ۳۶۶

## یکرنگ

تخلص دو کس پیشا سم  
اول غلام مصطفیٰ خاں مرحوم دے از شعراے قدیمی و از دوستان صیہی و از تلامذہ سخن سیخ فیض گستر  
مرزا جان جان مظہر علیہما الرحمة والعفوان است گوئند کہ بسیار سیر مشق و خوش فکر و در عالم آشنائی و حید  
عصر و فرید و ہر بود این سیزده شعر از ان آل مرحوم است  
زبان شکوہ ہے مہدی کا بیٹو پاست کہ خواہاں نے نگائی ہے مجھے ہات

یکرنگت پاس اور سخن کچھ نہیں بساط رکھتا ہوں و فین جو کہو تو نظر کروں  
فیہ شے کن بازی لسان الاقدین سے  
اوس زلف کا یہ دل ہے گرفتار بال بال یکرنگت کے سخن میں خلاف ایک مونہیں

یکرنگت نے تلاش کیا ہے بہت دے مظہر سا اس جہاں میں کوئی میرزا نہیں  
پارسائی اور جوانی کیوں کے ہو ایک جاگہ آگ پانی لیدیوں کے ہو  
جو کوئی توڑتا ہے غنچہ گل دل بیل شکستہ کرتا ہے  
نہ کہو یہ کہ یار جاتا ہے دل سے صبر و قرار جاتا ہے  
گر خیر یعنی ہے تو لے صدیاد ہاتھ سے یہ شکار جاتا ہے

۱۔ میدانم ۲۔ ز۔ ۳۔ کذا در ہر دو نسخہ - ہر پات ۴۔ کذا در ہر دو نسخہ ۵۔ ۱۰ میں یہ شعر نہیں

جس کے درد دل میں کچھ تاثیر ہے      گر جواں ہے وہ تو میرا پیر ہے  
 لگے ہے خوب کانوں میں بتوں کے      سخن یک رنگ کا گویا گہر ہے  
 نہ تو ملنے کے اب قابل رہا ہے      نہ بھگو وہ دماغ و دل رہا ہے  
 کیا جانے کہ وصل تیسرا ہو کے نصیب      ہم تو ترے فراق میں اٹھے یار مرگئے  
 اوسکو موت جانو بتاں اوروں کی طرح      مصطفیٰ خاں آشنا یک رنگ ہے

### دوم

یک رنگ (۲)

زر گر پیرے صاحب شعور و در قصیدہ سہارنپور سید و نثر ادیبین خیلے نیک نہاد این بیت اور است  
 سخت مشکل ہے لکھوں صاف تو ہوتے ہوئے فنا      اور جاتے ہو سمجھ تک بھی جوا یہام لکھوں

### یکدل

تخلص دلاور خاں مرحوم است دے برادر کو چک مصطفیٰ خاں یک رنگ و از شعراے صاحب فرہنگ  
 و صاحب دیوان و پاکیزہ بیان بود گوئند کہ در بدو حال ہمرنگ تخلص می نمود اما از بزرگے ثقہ دریافت رسیدہ  
 کہ تخلص ہمرنگ بود و محتمل کہ بہر سہ تخلص متخلص شدہ باشد بہر کیفیت این چار بیت از زاد ہائے طبعش این  
 حاضی بانواع المعاصی می نگار و منہ عفی اللہ عنہ سے

بہر صورت خدا کو دیکھنا عنوان ہے میرا      یعنی توحید میں مصرع [سر دیوان ہے میرا  
 این مطلع سر دیوانش اشتہار تمام دارد و      یہ دیوانا ہوں کل کی رنگ و بو کا  
 نہیں مطلب مجھے کچھ باغباں سے

خط میرا اوس نگار نے نہ پڑھا      کیا لکھا تھا کہ یار نے نہ پڑھا

یار کا جب خیال آتا ہے      ہوش میرا تمام جاتا ہے

## یوسف

تخلص میر یوسف علی است سلمہ ربہ و دام بہجتہ وے جوانے است از وودمان شرافت و خاندان  
نجابت کہ دست بیعت بدست حق پرست آگاہ رموزات صفتی و عینی سید فتح علی خاں حسینی وادہ مدظلہ و  
سلمہ ربہ و از خدمت سر پا برکت جناب ہدایت انتساب حضرت ایشاں فیوہنات دنیوی و اخروی می رہا شد و  
و کسب سعادت کونیعی می نماید گاہ گاہ کہ شعر ریختہ از طبعش سری زند با صلارح بر خوردار کا مگار میر عزت اللہ  
عشق میرسد مد عمرہ و زاد قدرہ این ہفدہ شعر از گفتہاے آں والا نثراد مسکیں نہاد است سہ  
باتیں پڑے بنائیے دیتا ہوں دل کوئی      سمجھوں ہوں خوب آپ کے میں داؤ گھات کو

یہ تو ظالم تری شوخی نہ خوش آئی مجھ کو      غیر کو لطف سے دشنام رکھائی مجھ کو  
دل جلا جان جلی بلکہ کلیجہ دہکا      گری عشق نے یہ آگ لگائی مجھ کو  
صبح سے شام ہوئی شام سے پھر صبح ہوئی      تو نے اے شوخ بھلی راہ دکھائی مجھ کو

نہ کچھ دل نے [بدی] کی اور نہ آنکھوں نے برائی کی      میری قسمت ہی کھوٹی تھی کہ اوس سے آشنائی کی  
نہجے کا ہیکو دل دینا مصیبت مول کیوں لینا      اگر ہوتی خبر پہلے سے تیری بے وفائی کی  
نہ آیا میری بالیں پر کبھو وہ مہ جیسے برگز      عزیز و بارہا اپنی سی طالع آزمائی کی  
نہ جا سکتے ہیں اوس تک ہم نہ قاصد پہنچ سکتا ہے      صبا تو ہی خبر لے جا ہماری نار سائی کی  
نہ کی بے درد کے دلیں ذرا تاثیر اے یوسف      ہوا کیا آہ نے گر عرش اعظم تک سائی کی



اگر چہ تم بصیرت ہو جہاں علیہ وہاں دیکھ  
اگر تو ایک نظر لے شیخ وہ ابرو کہاں دیکھے  
وہ لے رشک چین پھر خاک سیر گلستاں دیکھے  
کہیں ایسا نہ ہو تجھ کو رقیب بدگماں دیکھے  
ہے در پر ترسے یوسف اگر تیرا مکان دیکھے

غلط فہمی ہے یہ کہنا کوئی اوسکو کہاں دیکھے  
زدیکھے سنگھ ادھا کر پھر کھو محراب کعبے کو  
برنگ لالہ جو آٹھوں پہر جلتا ہو فرقت میں  
ولا جاتا ہے تو اوس پاس میراجی دھڑکتا ہے  
صبایہ عرض کیو جانے اوس رشک زلیخا سے

یا یہ شفق کے بیچ چھپا آفتاب ہے  
سیاہ وار دل کو غضب اضطراب ہے

وہ سرخ شال اوڑھے تھے مست خواب ہے  
یوسف اوسے خیال نہیں اور کچھ یہاں

یوں تو سبھی عاشق ہیں تیرے یوسف ثانی  
یوسف سا پہ جانبا ز خدیوار کہاں ہے

# مکملہ

ورق ۲۰۰

در تذکرہ شعرا کہ نامہایا احوال آن کمایسی بدر یافت نرسیده یا بعد تحریر این نامہ عنبریں شمامہ براسامی سامیہ  
 این سخن طرازان یا بر بستے از احوال [خیریت] اشتغال ایشان مطلع گردیده و ازین ہر دو نوع... شاعر است کہ بترتیب  
 حمد و ثناء بجا و یک سلاک کشیدہ شد و مجموع اشعار شان .... شعر است کہ منجملہ آنہا... رباعی واقع گردیدہ

## آزاد

تخلص عزیزے است از معاصران شاعرشان علی المتخلص بہ ولی کہ این یک شعر از ان آں منقول

است ۵

سب صنعتیں جہاں کی آزاد ہم کو آئیں      پر جسے یار ملتا ایسا ہنر نہ آیا  
 یعنی از معاصران میر عبد الولی عزلت نہ بانی آں عالی مرتبت بدیں طور استماع میں شعر نمودہ اندے  
 آئیں جہاں کی ساری آزاد صنعتیں پر      ایسا ہنر نہ آیا جسے کہ یار ملتا  
 و در دیوان ولی بہ تفہیم آں صاحب شان علی مصرع ثانی چنین دیدہ شد ۵  
 آزاد سوں سناسے یو مصرع مناسب      "جسے وہ یار ملتا ایسا ہنر نہ آیا"

## آشنا

تخلص چار کس کہ دو کس از ان مجہول الاحوال اند معلوم میں کس است

### اول

کے کہ میں ۵ شعر نسوب ہوے است ۵

ہو کوئی چشم تر نہیں رکھتا      درد دل سے خبر نہیں رکھتا

آشنا ۱۱

کس طرح دل میں جا کروں اوسکے نالہ میرا اثر نہیں رکھتا

آشنا کیا بنے گی آخر کو تجھے خانہ خراب کی صورت

### دوم

مہا سنگھ کھتری کہ شعر فارسی ہم موزوں می کنند این شعر از وے است ۵  
تیری برگشتہ مرگاں جب سے میں دیکھیں ہیں لے ظالم وہی آن اب تلک جی میں میرے ہر دم کھٹکتی ہے

### سیدوم

حکیم میر علی سہارنپوری وے از سادات آل قصبہ و ملکیان آنجا بود مدتے بمقتضیان سرکار دولتمدار  
نواب غفران تاب امیر الامرا بنجیب الدولہ بہادر صحبت گرم داشتہ سلیقہ عملداری بہم رسانیدہ عالی پرگنات  
می کرد و در طبابت ہم دستے داشت در سرکار نجف قلی خاں مرحوم بصینہ طبابت در آخر لازم بود و سر انجام کام  
پرگنات ہم می نمود و مردے بود خوش اختلاط بہ نیک ارتباطی ہمت می گماشت نظرے بر کتب نظم و نثر ہم داشت  
شعر فارسی و ریختہ بطور خود می گفت این چار شعر از و است ۵

ابتو شبنم کی طرح کیجے گذر آخر شب لیجئے گل سے ٹک ایک پوسٹہ تر آخر شب

گل اگر ذرا دیکھے میرے چاک و اماں کو تار تار کر ڈالے اپنے بھی گریباں کو  
موسم بہار آیا جو شش ابر و باراں ہے آہ کچھ بھی آتی ہے شرم چشمن گریباں کو  
گرد باد کے مانند دم کا آشنا تھا دل اوڑ گیا خدا جانے کون سے بیاباں کو

### چہارم

مرزا جگن مرحوم پسر دوم قاضی رحمۃ اللہ علیہ سید ابیاری جوان صالح و نیک خو و خوش طبع و کشادہ رو بود  
گاہ گاہ فکر شعری کرد این [دو شعر] ازان اوست ۵

آشنا (۳)

ورق ۲۷۹

آشنا (۴)



میں اپنے کلبہ احزان میں بستر غم پر  
پڑا تھا جوں گل صد برگ بادل سد چاک

## احسن

شاعر ہے است از جنویاں کہ محمد مولیٰ نام دارد و بر تشبیہ و کنایہ بیشتر ہمت می نگار و ایں دو شعر او  
راست ہے

کیوں عید نہ ہو ہر وہ اس ظلم کے مارے پر  
نکلے ہے ہلاں اوس کے ابرو کے اشارے پر  
دو عکس نظر آویں پانی میں مرہ و خور سے  
تو شب کو جو آجاوے دریا کے کنارے [پیر]

## احسان

تخلص عزیز ہے است از دو دمان حری الاحترام می غلام علی نام کہ ہے [و] نخستہ بنیاد حیدر آباد سکونت  
دارد و خالق آنجا ویرا از زمرہ سخن طرازان می انگار و ایں مطلع او درست ہے  
احسانوں کی عقل تافسہ بام حیراں ہو گئی  
عید بھی آنے ترس در پرستہ قسریاں ہو گئی

## اخگر

تخلص لالہ ٹیکہ چند دیوان مرزا خویہ صاحب فرزند ارجمند مرزا جہاندار شاہ مرحوم است ایں چار  
شعر ویرا درست ہے

کون کہتا ہے کہ ہم نے ہے پرستی چھوڑ دی  
سات دن پیٹے ہیں ہے پرے پرستی چھوڑ دی  
ہو گیا دریائے عصیاں ہم کو کسر مغفرت  
تو گویہ جب انگ نہ دست میں ہرستی چھوڑ دی  
دو پہاں دینے میں بنتا تھا ہمیں و بدار یاہ  
ایسی شے نایاب ہے مفت سی چھوڑ دی  
کیوں کیا انگر نے یار و ترک لذات جہاں  
اس کی خاطر اوسنے یوں خاطر پرستی چھوڑ دی

## اسد

درق ۲۸۰

تخلص رائے کیرت سنگھ کھتری شعرش خالی از کیفیت نیست این دو شعر از و است ۵  
ہرشت پر کے آنے سے شعلہ کما گل کھلا پروانہ بلبلسوں کو جو آیا بہار کا

چشم کو حال سے عاشق کے یہ یہوشی ہے دلی جو حیراں ہے تو یہاں سر نہ خاموشی ہے

## اشرف

تخلص عزیزت است نیکو از سکتہ بلدہ لکھنؤ شیریں کلام محمد اشرف نام این مطلع او راست ۵  
آہ بیفتو تو نمک باتیں کریں تم سے میاں ہم پھر دیکھیں ایکدم میں کہاں تم ہو کہاں ہم

## اطہر

بطار مہملہ تخلص اشرف زادہ اہیت صاحب بصارت ان بیت طہارۃ سعادۃ آغاز فرخندہ فرجام  
میر غلام علی نام این شعر گفتہ و سے است ۵  
نہیں یہ مرومک چشم ساتھ آنسو کے نکل کے داغ جگر جم رہا ہے آنکھوں میں

## امید

تخلص شاعرے است از شعراے نجمۃ بنیاد حیدر آباد این بیت از گفتہائش کہ بمن رسیدہ بسلاک  
تحریر کشیدہ ۵  
کیا جو ابر خانہ الفت میں آب و رنگ ہے معدن کو نہیں جکے آگے کم از سنگ ہے

## امین

تخلص خواجہ امین الدین مرشد آبادی است و سے در شعراے آنجا خوشگو معلوم می شود این مطلع او

راست ۵

عمر کٹتے تو کٹی پر کیا ہی خواری میں کٹی دن کٹا فریاد میں اور رات زاری میں کٹی

### امیر

تخلص میر علی است و سے سید زادہ ایست خوبی التیام شیریں کلام مولد شش شاہجہان آباد صا نہا  
 اللہ عن الشر والفساد گردش دور دوار و ہیں ایام نافہ جام ویرا بدیار دکن افکنده این نہ شعر از ان و سے است ۵  
 عجب کیا ہے جو تربت میری ایک مخزن ہو پیکان کا کہ دل پر ہے جرأت اب تلک اوس تیر مژگن کا  
 یہ برج دلو میں ہے زحل یا اب و یکمید کوئی نظر آتا ہے خال اوس ماہ رخشاں کے زرخشاں کا  
 جلا دیویں نفس اور دام آتشبار آہوں سے اگر یکدم ہمیں صیاد دیو سے حکم انفساں کا  
 عجب ایک حسرت آتی ہے مجھے جب رقص میں اوسکا کچھ جو یاد آتا ہے اوٹنا لیسا وہ داماں کا  
 امیر اوس خط نورستہ کے گشتے کا نشان یہ ہے کہ ہوگا اوسکی تربت پر درخت ایک سبز بیاں کا

بجھائیں کون سی تدبیر سے ہم اسے ساقی لگی ہے خرم دل میں شراب سے آتش

نامہ بر سوز جگر میں جو رقم کرتا تھا ہو گیا سوختہ کاغذ و میں تحریر کے ساتھ

درد ہوتا ہے یہاں اب بھی جو گلہ ہے گلہ ہے دل کے پھوٹے میں کوئی چور مگر باقی ہے  
 جب وہ دل لے کے چلے میں نے کہا آؤ گے پھر ہنس کے یوں کہنے لگے جان و جگر باقی ہے

### الوار

تخلص کسے است کہ اس مطلع و سے بن رسیدہ و بس ۵  
 کس تجھ سے چمن میں آج آئی ہے بہار مژدہ عیش و طرب گلشن میں لائی ہے بہار

## ببر

تخلص سخن سنجے است نیکو از معاصران شاہ مبارک آبرو میں مطلع وے علیہ الرحمۃ کہ از سفینہاے  
دیریں بدست اقتادہ بزبان قلم در وادہ سے  
لم یلد مولیٰ تو ہی بے شک ہے خاص و عام کا  
سب ترے محتاج ہیں کیا اولیا کیا انبیا

## برق

تخلص لالہ بھگوان دست لکھنوی است لطف طبعش آدیں شعر کہ مرقوم قلم حقائق رقم گشتہ معلوم  
می شود  
نتھ کے حلقے میں منہاری یہ لٹکتا ہے بلاق  
خون مرا پیٹنے کو یا آپ نے مجھ پر پالا

## بیجان

تخلص عزیز سے است افغان مسملی بہ عزیز خان این سہ بیت اور است  
ایسے نادان نہیں ہم تم کو نہ پہچانے گے  
ہم سخن غیر سے ہوتے ہو جو آواز بدل  
بیچ دیتا ہے تجھے کہہ کے برادر یہ رقیب  
اوسے دستار نہ اسے خانہ بر انداز بدل  
نہ بوسے مشک ہو ایسی نہ بوسے عنبر تر  
جو لپٹیں آتی ہیں گلر و تر سے پیسنے سے

## بینوا

تخلص نوجوانے است کہ در عین عنقوان شباب ترک تعلقات دنیوی گزیدہ آزاد گشتہ و دست بیعت  
بدست حق پرست قدوہ علمائے حقیقت آگین مولوی رفیع الدین دام برکا تہم دادہ سبے نوا یا نہ ایام بصری برد  
اما نماز گزار و متشروع واقع شدہ گرد منہیات و مسکرات مبنی گرد وہ مقبول شاہ اشتہار دار و مشفق مرثیہ [خوانی]

لے کذا در پردہ نشینہ ' لے دغانی ' در نشینہ ' اصل ' لے



ہم بہم رسانیدہ از حافظ محمد حفیظ حفیظ تخلص کہ دریں زمانہ تہہ حالی یادگار میر عبد اللہ مرحوم است مشق می نمائند و  
فوائد قواعد شعر یہ از برخوردار کامگار میر عزت اللہ عشق مد عمر میر باند این چار شعر از ان دے است سلسلہ بہ سہ  
پڑے دست جنوں کے ہا تھم جسدن سے لے ہمدم گریباں ٹکڑے ٹکڑے دھجیاں دامان رکھتے ہیں  
یہ رتبائیں نے پایا عشق میں اوس شاہ خوباں کے بندھی سر پہ ہے سلی اور فقیری شان رکھتے ہیں

کہیں اوس زلف کی لٹ کھل گئی ہے چلی آتی ہے بومشک تنقن کی  
شہید تیغ ابرو سے بتاں ہوں بچے حاجت نہیں غسل و کفن کی

## بیتاب

تخلص سہ کس است کہ نرسیدہ از ان نام دو کس بایں کس و بر اسم سیوم کس ظفر یافتہ دلس  
اول بزرگے ایہام گواز معاصران شاہ مبارک آبرو این سہ بیت از دے است  
ابرو اوس گئے ہلال کے مانند خال اوس کا ہلال کے مانند  
کیوں نہ ہم سے ہو وہ سجن باغی قد ہو جس کا نہال کے مانند  
گلر خوں کی گلی میں اسے بیتاب خاک پا ہے گلال کے مانند

دوم شخصے از تلامذہ قیام الدین علی قائم این شعرو پراست  
بیتاب بھی کیا جواں تھا اے و اے

ہو خانہ خراب اس اجمل کا

اسیوم ہندو سے مطیع الاسلام سیوک رام نام این دو شعرا و گفتہ  
نہ رہے بارغ جہاں میں کھو آرام سے ہم پھس گئے قید قفس میں جو چھٹے دام سے ہم  
اپنے مذہب میں ہے ایک شرط طریق اخلاص کچھ غرض کفر سے رکھتے ہیں نہ اسلام سے ہم

## تائیر

تخلص میر صادق علی حیدر آبادی است این شعر کہ در توصیف شمشیر کے است از دے است

بیتاب (۱)

بیتاب (۲)

بیتاب (۳)

ورق ۳۱۲

اعداد کی صف پہ جب چلے وہ تیغ آب دار ہوں ایک کے [تو] دو وہیں اور دو کے وہیں چار

## متنا

تخلص میرا سد علی جنوبی است و این مطلع از قصیدہ گفتہ او سہ  
کرتا ہے کار بستہ سے نت چرخ واگرہ  
ناخن ہلال یاس ہے انجسم ہے تاگرہ

## تھانیسری

تخلص شاہ امام بخش تھانیسری است وے درویشے است نیک تہاد سعادت بقیاد از سلسلہ علیہ قادریہ  
رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کہ نسبت ارادۃ یہ یکے از اولاد امجد حضرت قمیش قادری قدس سرہ دارد اوقات  
شبہا روزی خود درویشانہ بسری آرد گاہ گاہ بطور خود شعر موجدانہ از طبع [ش می] تزدادیں [چہاں] شغرا وے  
است ۵

اس جہاں میں اوس جہاں میں کون ہے	ہر نہاں میں ہر عیاں میں کون ہے
ہے جو کھلاتا تجلی دہم دم	ہر جمال و لبزل میں کون ہے
تو کہے میں گفتگو سے پاک ہوں	پس یہ گویا ہر زباں میں کون ہے
لوگ کہتے ہیں خدا ہے لامکاں	پھر زمین و آسمان میں کون ہے

## جعفری

تخلص مردے است از ہمالک شرقیہ کہ این قطعہ دو بیتی در تاریخ بلدہ سرور نگر از است ۵  
بنی ہے نازہ یہ آبادی سرور فزا  
کبھی ہے میں نے بھی یہ جعفری غیب تاریخ  
بجاء و دولت و اقبال و شان و شوکت و فر  
رہے ہمیشہ یہ آبادی سرور نگر

## جلال

تخلص عزیز سے است از سکنہ بنیاد فیض آباد کہ ایں شش شعر اور است ۛ  
 قدر عاشق کی وہ کیا جانے کہ آپ ہی شبے روز عشق رکھتا ہو جو شخص اپنی خود آرائی کا  
 دل دیا مفت اب اوس آئینہ رو کو افسوس میں توجیراں ہوں جلال اس تیری دانائی کا

اب تلک بازار میں بیٹھے ہیں جس کی دید کو کیوں نہ آیا آہ کیا سو جھی یہ اوس بے دید کو

کیا ہوا قہر جو کل جانب ابرو دیکھا اتنی تم بات پہ بس کھینچے تلوار لگے  
 ایک عالم ہو خریدار نہ کیوں سوچی سے بیٹھے جب کہ وہ یوسف سر بازار لگے

## جوش

تخلص [دو کس] می شناسم  
 اول شغف سعادۃ التیام محمد روشن نام ایں روشن مطلع ویر است ۛ  
 دل میں ہے اب قرب میں آئینہ ساں پیدا کروں وہ مجھے دیکھا کرے اور اوسکو میں دیکھا کروں  
 دوم محمد عابد عظیم آبادی کہ ایں دو شعر وے بن رسیدہ و از لطف طبعش طبیعت محبت طویرت  
 خیلے خوش دل و مظلوم گردیدہ ۛ  
 جوں آئینہ یہ ستم رسیدہ رہتا ہے مدام آب دیدہ

تمہارے در پہ جو دریاں نے آستیں پکڑی بزرگ نقش قدم ہم نے بھی نہیں پکڑی

## جوہر

تخلص مرزا احمد علی نامی قزلباش است کہ ایں مطلع گرم و پر سوزش جوہر قابلیت وے مستنبط

می شود

آتش و چمن ہو یا برق آشیاں ہو اے مرغ نالہ کچھ ہو یکشت پر فشاں ہو

## جہانگیر

تخلص میر جہانگیر لکھنوی است وے مردے است کہ بہر دوزبان سخن میگوئد و خوش ہمت بمیدان  
فارس و ہندی پوئد از بزرگ زاد ہائے بلدہ موسوم و از شریف زاد ہائے آں مزد بوم است اکثر بحدگی  
ایام بسر فرمودہ حالا دور دوار ویرا سخت تنگ نمودہ خداش فلاح نصیب کند ایں غزل پنج بیتی خود بن  
نوشته دادہ اوراست

وہ کافر میرا درد کیا جانتا ہے	جو گزرے ہے مجھ پر خدا جانتا ہے
غم و درد ہجراں سے واقف نہیں ہے	یہ ناصح فقط مغر کہ جانتا ہے
یہاں تک ہے اوسپر دل زار مفتوں	جو گالی بھی دے تو دعا جانتا ہے
محبت جسے کہتے ہیں ہے وہ مشکل	سو وہ ایسی باتوں کو کیا جانتا ہے
ہساتا ہے ہر یک کو وہ شوخ ظالم	جہانگیر کو ہی رولا جانتا ہے

## حامد باری

عزیزے بود از قدما بزبانے کہ داشت سخن سرا حسب رواج آں وقت نکتہ پیرائی می فرمود ایں  
ہفت بیت [آں] ایں احقر تحریر نمود منہ عفی اللہ عنہ  
عزم سفر چوں کردی ساجن نینو نید نہ آوے جی قدر وصال تا دانتقم تم بن برہ ستاوے جی  
موسم و وقت بہار رسیدہ گل خندیدہ جاے بجا تم بن یہ گلزار و گلستاں مجھ نہیں ساجن جاے جی

ورق ۳۸۴

جانم پر لب آمد جاناں اب تو کھ دکھلا و جی  
 قوس دوا برو تیر از دیدہ در جگر م ناگاہ رسیدہ  
 دیدم رو سے سے در جہنما میا کروٹ نک آ و جی  
 کشتہ خود را باز ندیدہ ایسی ماں نہ لاؤ جی  
 زلف تو گوئد ہر دم مارم جب لکھن لکھاؤ جی  
 گشت کنم ہر دیں بدیسا سیامی پہچا پاؤ جی  
 حمد بگو یا حضرت باری تو مجہد آن ملاؤ جی  
 صبر کن تا چند بنالی اسے دل خستہ حامد باری

## حاجت

تخلص عزیز نے نیک نہاد در بندہ حیدر آباد کہ علم شاعری و راں نواح برافراشتہ و ہمت خود بیشتر  
 بقصیدہ گوئی برگاشتہ ایں دو بیت از یک قصیدہ اش کہ میں رسیدہ برشتہ تحریر کشیدہ ہے  
 آج کے دن جو کھلا یا غ مسرۃ کا در دیکھتا کیا ہوں کہ ہے جتن چین میں یکسر  
 اس طرف نعرہ کناں سرور پہ قمری ہے وہاں اس طرف بلبل شیدا ہے تصدق گل پر

## حیدر

تخلص مرزا حیدر بیگ الہ آبادی است کہ ایں مطلع اور راست ہے  
 ہے کدھر کو تو اسے میجا دم  
 یاد آتا ہے وہ تیسرا عالم

## حبیرہ

تخلص میر مراد علی مراد آبادی است کہ ایں دو شعر تر از گفتہاے اوست ہے  
 نظر آبا یہ جہاں نقش بر آب آخر کار تاج سر پر سے گرا مثل حباب آخر کار  
 سادہ رویوں کی دلا مہر محبت پہ نہ بھول مونہ پہ دیوینگے تجھے صاف جواب آخر کار

## خاص

تخلص عزیز ہے است از ممالک جنوبیہ کہ ایں دو بیت دعائیہ از تصنیف مدح ناظم آں دیار بہن رسیدہ  
و در رشتہ تحریر کشیدہ ۵

تار کھے قطعہ گلشن کو جہاں کے مضموم  
سرو زیندہ گلزار دکن آصف جہا  
خاص اس تازہ مضامین کے چمن پھولوں کا  
شمع تابندہ ایوان رواق کسری

## خیال

غیر از غلام حسین خاں سلمہ الرحمن تخلص کاشت زادہ ایست خوبی التیام جبیکہ راج نام کہ شعر  
فارسی ہم موزوں میکند و خیال طلب علوم عربیہ در سر دارد و بالفعل کتاب مستطاب فوائد ضیائیہ المشہور بہ  
شرح ملا کہ از نفائس فوائد نفس نفیس ملاے نامی مولانا عبد الرحمن جاتی است قدس سرو میخواند بہر حال  
ایں چار بیت از و است ۵

تو جو کوستم کر نہ سکھائے سے کسی کے  
حسرت ہی رہی جی میں میرے آہ پس از مرگ  
اے باسمن او سے نہ مقابل ہو کہ جس کا  
پھر داغ جگر ہو گئے [غیروں کے] بھی تازہ  
کچھ پھل نہیں پانے کا ستائے سے کسی کے  
بالیں پہ دم نزع نہ آئے سے کسی کے  
میللا ہو بدن ہاتھ لگائے سے کسی کے  
تربت پہ میری پھول چڑھائے سے کسی کے

ورق ۳۸۴

## دارا

تخلص در شہین دریاے سلطنت و ظل اللہی گوہر آبدار معدن خلافت و شہنشاہی فرزند دلبند قرۃ العین  
ہمین پور بادشاہ تجماہ نبیرہ شاہزادہ ولیعہد مرزا اکبر شاہ وارث تاج و تخت مرزا دارا بخت است طال اللہ  
عمرہ و زاد قدرہ طبیعت صافی طوبیت آں نہال بوستان شہر باری گل سرسبد گلستان تاجدار ی مناسبت  
کلی بدیں فن شریف دارد و شعر تر و خوب از زبان گوہر فشان ایشان می تراود ایں پنج بیت از بختہائے طبع

دربار آں والا نثر اداست ۵

کیوں کے بیزار نہ اس عاشق غنوار سے ہو  
استراحت نہ کرے سایہ طوبی میں بھی وہ  
گو گم ہو ہے دہن یار کا عقدہ یارو  
کنے دل لے لیا بھولے سے تمہارا دآرا  
اب تو ملنے لگے تم اور بھی دو چار سے ہو  
جسکو آرام تر سے سایہ دیوار سے ہو  
کیونکہ ظاہر یہ بھلا اب لب لہار سے ہو  
آج بیٹھے ہوئے خاموش جو تاجار سے ہو

## دل

تخلص دو کس می شناسم

اول غلام مصطفیٰ خاں فرزند دلبند غلام محی الدین خاں [بیوثبات] است و [سے] جو آنے بود  
قابل و قابل دوست بسیار متعیشانه اوقات بسر می برد و [و] خوش زندگی می کرد این سہ شعر از گفتہاے  
اوست ۵

دل (۱)

سر بہ تیری آنکھوں کا ہوا بسکہ گلو گیسر  
محشر میں تری گٹیا کوئی فریاد کرے گا

سما گھٹا کا خدا تیرے بن نہ دکھلاوے  
برا لگے ہے یہ ایر سیاہ آنکھوں میں

کیا کیا سے گزر گئے آنکھوں کے دیکھتے  
دوہم شخصے جدید الہدائتہ صاحب درائتہ انہ قوم کمتریان کہ خود را بزور آور خاں موسوم ساختہ افغان  
می گویند این دو بیت اور است ۵

دل (۲)

رات کی نید گئی دن کا سب آرام گیا  
یہ تماشا ہے کہ قاصد کو ملے ہے دشنام  
زلف خوباں میں بھلا تو دل بدنام گیا  
خط کا انعام گیا نامہ و پیغام گیا

۱۔ 'نیزات'، نسخہ اصل، ۲۔ کوئی کیا تری

## ذوق

تخلص نو مشقے است از شاگردان محمد نصیر الدین نصیر کہ گاہ گاہ در مجلس شعر حاضر می شود و غزل طرعی  
ہم سر انجام می دہد ایں دو بیت منسوب بدوست سے  
مت در سے اوٹھا ہر خدا اپنے تواسے بت بیٹھا مجھے اب رہنے دے دربان سمجھ کر

ملک دیکھ اب تو چشم حقیقت سے اسکو ذوق ہر طرف جلوہ گر ہے اوسی کا ظہور حسن

## رجا

تخلص کے است کہ ایں دو شعر اور است سے  
چنچل نچلا رہتا ہی نہیں اچپل اٹھکیلی بغل میں بھی  
ہر بار بھجک چھاتی سے لگے بوسے پہ ایک پھر ویسی ہی  
کو جو چلے گا ہنس کی چال د [ہ اپنی] چال بھی بھولے گا  
اب دیکھیں رجا کوئی کہوے تو ہر بیت مکمل ایسی ہی

## رحمان

تخلص سخن گوے است از معاصران شاعر شان جلی المتخلص یہ [ولی] گفتارش برو یہ آوقت است  
مبالات غلطی حرکات و اندیشہ تنگی الفاظ ایں صاحبان را اصلا نیست بہر کیف ایں چار بیت از گفتارے ایں  
بزرگ منجملہ اشعار کہ در سفینہا سے قدیمی یافت در اینجا نگاشت منہ عفی اللہ عنہ سے  
نازک لطافت نازتیں نازک میرا دلدار ہے نازک دہاں نازک زباں نازک عجب گفتار ہے  
نازک ہے رو نازک ہے مونازک ہے بی بی اور گلو نازک بھواں نازک مژدہ نازک عجبائبار ہے

۱۔ یہاں نسخہ اصل میں نشان دے کر "ذوق و مشق ہاست یا" ہے سبب "عاشق پر مقوم ہے جو ۱۔ ایں درج نہیں۔ آخری  
لفظ "سبب" بھی پڑا جاسکتا ہے اور "ہاست" بھی ہو سکتا ہے۔



نازک مزاج بہشت نازک ہے مینا جوں بہمن گل سے نرم نازک شکن نازک لگنے کا ہار ہے  
نازک پیارے کا دہن رحمان کرنا اک نظر از بسکہ نازک گل ہے وہ نازک نظر و کار ہے

### رحیم

از محاصران بہمن و ہمزبانان و سے و مرد در پیش نہاد است این ہشت شعر اور است کہ این عاصی  
پر معاصی لایبیل و جان خوشش می آئند سے  
سختی بھرات نہیں مینا : مجلو چین دن اتنا  
سکھی بھولی پھری پیتا ہتھامیری سناوے کو

اری نادان تیں اپنے سچن کو کیوں رٹھایا ہے  
کیا کر پیو کی خدمت خوشی ہو ہو بھلی بدہ سہ  
بہشت چھتاے گی میری نصیحت مان کہتی ہوں  
نئی سوں ہوئے کا تجھ جہاں اور پھر نہ روٹھیکا  
(سنا) تو دیکھ تو اوسکو رہیگا کب تنیں روٹھنا  
کہا کر بول اپنا سچن کو لاؤ چھاتی ۔ ۔ ؟  
کہا کچھ نا سچھ اچھوں سپانپ ہے سچن مل

روٹھنا کر پیو کو جگ میں کہہوئے ذوق پایا ہے  
نفع اس بیچ ہے [تیرا] تجھ میں کہہ سنا یا ہے  
سکھی کر راندن سو ہی پایاے کو جو بہایا ہے  
روٹھنے کو مناسے بن سچ کیت سہایا ہے  
تو کرے جو کہہ لستہ حکم تہا دیہ چلایا ہے  
جیون کا پل ہی جگ میں بیٹے کو گون سنا یا ہے  
رحیم اپنا کریم کر لے سو پھلے تجھ بتایا ہے

### رسوا

وے شاعر است از شعر اسے قدیم صاحب طبع قویم از پیرن کہن سال بہ تحقیق پیوستہ کہ وے غیر از آفتاب  
راے جدید الہدائت است کہ در ایام دولت نواب خفران باب امیر الاسرا [نجیب] الدولہ بہادر [د] عفی اللہ عنہ  
در گذشتہ بہر حال ایں رسواے قدیمی خوش میگوئے و ایں سہ بیت از گشتہاے اوست سے  
کفن میرے پہ یارو یہ لکھنا  
کسو سے کوئی دل کو مت لگانا  
ایسے عالم سے محبت کی ہے میں کیا پاؤں گا  
یوں نظر آتا ہے مجھ کو رو ہی روم جاؤں گا

اشک رہتے ہیں بھرے دیدہ گریبان کے سچ  
آنکھ لاگی ہے مگر چاہ نہ خندان کے بیچ

## رسا

تخلص مرزا بلخی خلیفہ [الصدق] مرزا عید [است وے (از) سلاطین تیموریہ و مملوہ نشینی  
نوحہ است این دو شعر منسوب بدو است ۵

مثل سیاب ہو گیا اوس بن اس دل بے قرار کا عالم

[ہم بھی ہیں رسا وقت کے یہاں اپنے سلیبان ہے قیدیں ہر ایک پر یزاد ہمساری

## رضا

تخلص دو کس میدانم

اول رضا [کوئی] این دو بیت از قصیدہ ۵ است کہ در مدح کے گفتہ ۵

(رضا ۱)

دوق ۲۸۲

ہیں کہاں لیے بے عدیل و نظیر  
یکہ جاوے یہاں ارسطو بھی  
راے جن کی موافق تقدیر  
علم و حکمت فراست و تدبیر

ووم [مولوی عبدالرضا تقانیسری وے از میدان شاہ امام بخش تقانیسری و مرزا دانشمند است

(رضا ۲)

این سہ بیت از و است ۵

آدمی بلبلا ہے پانی کا  
کیا بھروسا ہے زندگانی کا  
کبھو ہٹا کبھو دکھانا آئنگے  
یہی شیوہ ہے ولستانی کا  
ابو تقانیسری یقنا کو شاہ  
دیجئے حکم کامرانی کا

## روشن

تخلص شہنہ است کہ این شعر گفتہ اوست ۵

جی میں یہ تھا کہ جان کیجے نثار  
ایکدم بھی وہ بے وفانہ رہا

## زمان

تخلص کہے است کہ این دو شعر از گفتہ اوست در مدح خدا بندہ خان افغان مدارالمہام سرکار  
دولتدار نواب غفران ایاب احمد خان بنگش گفتہ سے

باشان و باشکوه وہ عالی مقام ہے جس شخص کا خدا کی خدائی میں نام ہے  
لاکھوں ہی اسکے سایہ میں پاتے ہیں تربیت تاج ہیں اوس کے سب وہ مدارالمہام ہے

## سبحان

تخلص مروے است سختگو از شاگردان شاہ مبارک آبرو این بیت اور است سے

جان و دل سب قبول ہے جانا  
پرگلی میں تیسری مجھے جانا

## سپاہی

تخلص غز [پڑے] است شجاعت التیام شاہ فلیخان نام این مطلع اور است سے  
لنا تمہارا غیر سے کوئی جھوٹ کوئی سچہ کہے  
کس کس کا مونہہ موندوں میاں کوئی کچہ کہے کوئی کچہ کہے

## سرخن

تخلص صاحب سخنے است از دیار جنوبیہ کہ این ہفت بیت از قصیدہ گفتہ اوست سے  
جلوہ حسن شقایق کی کہوں کیا میں مثل آتش طور بھڑکتی ہے بہر دشت و جبل  
رنگ ہے رنگ چین پر کہ تماشے کے لیے شاہد نکہت گل آے ہے پردے سے نکل  
فیض واشد ہے اس ایام تمام ایسا کچھ خود بخود ہو دے ہے حل عقدہ مالاخیل  
اسقدر سبز ہے صحرا بھی کہ اب گلشن سے سرو اک پانوس ہے سیر کا مشتاق کہ چل

دیکھ کر خوبی شاخ گل شبوے چمن  
اسیٹے تیغ دو دم کھینچے ہے نت صبح بہار  
کیا عجب ہے پڑے فوارہ گر ایکبار اوجھل  
تاغزاں کا چمن دہر سے مٹ جائے خلل  
شاہد رنگ گل آغوش میں شاید آجائے  
اسیٹے قوس قزح کھولے ہی رہتی ہے بغل

### مرور

تخلص سیدزادہ البیت سعاده التیام میر فیض علی نام دے از اولاد امجاد سید ابراہیم برادر شیخ الدین  
است قدس سرہ کہ مزار فائض الانوار ایشاں در قصبہ اجڑاڑہ کہ بدو مہر حار از حضرت دہلی است واقع شدہ  
یزار و متبرک بہ و این بزرگ از سادات کبرویہ است و طریقہ علیہ اشش ستاریہ کرامت و اخلاق عادات شے  
دران نواح شیوخ شایع دارد و در ساسے یکبار با یام رحلت آں بزرگوار اعنی در ماہ ذیقعدہ از بغداد ہم گرفتہ  
تا ہیتم مردم از اطراف و کناف فراہم آمدہ داد نیک اعتقادی میبد ہند حاصل کہ ایں میر فیض علی جو اسنے  
است سعاده نشان نیک بنیان نہایت بعزت آراستہ و بغناست بمسکنت پیر اسنے مصالح پاکیزہ دین خوش  
عقیدہ سعاده آگین شوق تحصیل علوم عقلیہ بہر تہ اعلیٰ دارد و اشتیاق حصول فنون عقلیہ بدرجہ قصویٰ مضم  
بنابر کسب ایں سعاده عظمیٰ از وطن مالوف ہجرت گزیدہ بکلیہ ایں خالکپاسے مللا بجاہان محضرت دہلی ساو نرت  
ورزیدہ دامن برزیدہ بسی ہرچہ تمام تر این بے بضاعۃ استفادہ می نمازد و ماہ گاہ بنایہ تھن بہمت برینختہ گوئی  
گماشتہ اشعار برینختہ طبع خود از نظر تربیت اثر بر خود دارد کا مکار میر عزت اللہ عشتی طان عمر میر سناندا و سبحانہ  
جل شانہ برادر ولی رسانیدہ بھر طبعی رساند ایں غزل پنج بیتی از گفتہ ہاسے دے بہ عمرہ ایں غاصی بانواع المعاصی  
می نگار و منہ سلمہ رہے

نہ قصد کعبہ ہم کو نے سر بتخانہ رکھتے ہیں  
صدق ہم کس لئے منت کش باران نیماں ہیں  
خوشی رہوے کہاں یاد و جھلا انصاف تو کیجے  
نہیں کچھ کام ہے ہم میں اب شیخ و زاہد سے  
تصور دل میں تیرا رات دن جانا نہ رکھتے ہیں  
کہ چشم تر سے ہر آنسو در یکدہ نہ رکھتے ہیں  
یہ دل ہے ایک جسمیں ہم غم جا [مانہ] رکھتے ہیں  
کہ ہم پیر طریق اپنا رخ میخانہ رکھتے ہیں  
خفا آرزوہ رنجیدہ خوشی بیگانہ رکھتے ہیں  
سرور اب اندوں ہر شتا بیگانہ و شش مجکو

## سلمان

تخلص شخصے است کہ این مطلع اور است ۛ  
تجے نالام سے ملا دیکھئے طسرداری دل  
کچھ بھی دھڑکانہ کیا بل بے جگر داری دل

## شوق

تخلص شخصے است از تلامذہ سرآمد سخن سنجان فصاحت اما مزار فیع ستودا این دو بیت از و است ۛ  
سرشک چشم سے دل ہے کباب درتہ آب ہوا ہے چشم کا خانہ خراب درتہ آب  
شوق کو عشق میں رسولے دو عالم ہے و سہ شکر صد شکر ترے پیچھے تو بدنام نہیں

## شہید

تخلص نکتہ رنجے است خوشگوار معاصران شاہ مبارک آبرو این دو بیت او کہ یاس احقر رسیدہ ۛ  
برشتہ تخریکشیدہ ۛ  
گئے بر یاد اپنے والد و سر یاد یا قسمت بہار آخر ہوئی تب ہم ہوئے آزاد یا قسمت  
شہید آخر قدر تھا ہمیں حسرت میں جی دینا بہار سر پہ آکر پھر گیا جلا دیا قسمت

## شہدا

نیز تخلص سخن گوئے ایام سالف است و این مطلع از زاد ہائے طبع اور حمد اللہ تعالیٰ ۛ  
رہے بے کوہ میں فریاد قین بن میں رہے فلک یہ شہدا بتا کس جلا وطن میں رہے  
فیہ شیطان جلا عند القدمات

## شہرہ

تخلص دو کس بن رسیدہ  
اول شخصے است در بلدہ لکھنؤ صاحب حبرۃ شاگرد میاں قلندر بخش جرۃ این قطعہ دو بیت  
اور است ۵

دو دن کی ہے یہ بات کہ پھرتے تھے جتنکے ساتھ  
آپس میں یوں وہ کہتے ہیں اب پڑھ کے فاتحہ  
دو م عزیزے است از دیار وکن کہ این دو بیت از قصیدہ اوست ۵  
ہے بکجروی پہ ہمیشہ یہ چرخ ناہموار  
ہر ایک نگاہ میں بدلے ہے سو طرح کے رنگ  
شہرہ (۱) اب قبر پر ہماری جو اداں کا گزار ہے  
شہرہ (۲) شہرہ تھا نام جسکا یہ اوسکی مزار ہے  
شہرہ (۳) کمرول میں اوسکی جفاؤں کا تاج کا اظہار  
بیشکل بوقلموں مشل شیشہ رنگار

## صبا

تخلص کے است کہ نسبت تلمذ بہ میرضیاء الدین ضیا دار و وایں ہمچو دان سراپا نقصان پنج بیت  
وے در اینجا می نگارو ۵

جمع کر کر در دوسارے تو نے پیدا دل کیا  
کہہ تو اے دست قضا پھر تو نے کیا حاصل کیا  
ورق ۲۸۸

نہ کہ محروم ہوت سے ہمیں قاتل کہ مرتے ہیں  
جو مانگے سوا دے دیتے ہیں جسکو قتل کرتے ہیں

یہ ماتم کس دولنے کا [ہے] یارب آج صحرائیں  
کہ سیلیں رو [تی] پھرتی ہیں بگولے خاک اوڑھتے ہیں

بھول کر بھی کھو نہ یاد کیا  
ہم ترے جی سے بھل گئے

کیا جو رکھا تعوی جو کچھ کرو بجا ہے  
بدلا ہے دل دیے کا اس کی یہی سزا ہے

## صبر

تخلص نونہال گلستان سعادت و اقبال گل نوید مہمد گلشن عزت و جدل برگزیدہ حضرت ذوالمنن المسمی  
 بہ مرزا غلام حسن است مد عمرہ و ترا و قدرہ وے نوجوانے است سعادت آگین سراپا عز و تمکین، خوشخو شیریں  
 مقال شگفتہ رو پندیدہ خصال بخت نہایت مہذب نہایت مہذب یکسر محبت سراپا مودہ سرسبز حیا موبو  
 وفا با عن جد و رفن طبابت علم آبا و اجدادش اہل علم و فضل یک قلم نیا گانش بہ تقرب سلاطین کا مکار  
 زندگانی بسر فرمودہ بزرگانہش بہ مصاحبت امرے عالی مقدار روزگار حیات مستعار سپری نمودہ با جد و جہد  
 آغا عسکری علیہ رحمۃ الباری احمد ابدالی با او ان جباری سر حساب و خورداشت نواب مستطاب معالی القاب  
 غفران آب امیر الامرا ضابطہ خان بہادر با او ان طمطراق امارہ ہرچہ تمام تر بعزۃ پدر والا قدرش مرزا ابو علی خان  
 سلمہ الرحمن بہت می گاشت و این نوجوان سعادت و امان در کسب علوم رسمہ جد و جہد بسیار بکار می برد و  
 شعرش با صلاح سراپا صلاح بر خوردار سعادت و ثار میر عزت اللہ عشق طال عمرہ و ترا و قدرہ میرسد بہر کیف  
 این پنج بیت از زوایاے طبع این خوبی بنیان سعادت قرآن است ۵

ربط و اخلاص وہ ڈوبے تمہیں اپنی ہے قسم  
 جب تلک ہے دم میں دم تجھے نیا ہیں جانن  
 کشتہ تیرنگہ جس کا ہوں میں اسے واسے مہر  
 گھم آیا تو کرو اپنے گشتہ گار کے پاس  
 ہے ارادوں ولے تقدیر سے واقف نہیں  
 وہ یہ کہتے ہیں کہ اس پنجیسرے واقف نہیں

چلن سے اس نگہ نے کیا دنگار ہے یہ وہ مثل ہے ٹی کے او جھل شکار ہے

## صدق

تخلص شاعرے است از شعراے خیر بنیاد حیدر آباد میں ہفت شعر و راست ۵  
 رگ گل سے بھی نازک تر ہے پیار سے  
 بدقت اشک اب نکلے ہے شائد  
 گلابی پیرین کا تیسرے سر بند  
 ہوا آنکھوں میں آنکھت جگر بند

لہ با اوجہاری ۱. ۱. اصل نسخہ میں 'اون' ہے جو 'آن' کی جگہ لایا گیا ہے، لہ تو ڈوبا ۱. ۱. و عہ کذا

ہوا جو صاف مشرب آئینہ ساں      رکھے خلقت کے مونہ پر کب وہ در بند  
کہاں نکلے ہے تار زلف سے دل      کرے پرواز کیونکر مرغ پر بسند

سخن وروں کو کرے تنگ معنی باریک      جو موکر کا مرے ذکر درسیاں نکلے  
ٹپلے جو قافلہ اشک دل سے نکلے آہ      نفاں کرے ہے جس جبکہ کاہوں نکلے  
نگاہ گرم سے دیکھا ہے شمع نے شائد      جو آپ بزم سے برہم عرق فشاں نکلے

### صفا

تخلص کئے است کہ ایں مطلع شوب بویے است سے  
محب جھوٹ ہے کس نے بھری شیشے میں      رہ گئی ہے کہیں آنسو کی تری شیشے میں

### صفدری

تخلص شاعرے است کہ کلامش بکلام قدیمی ماند و ایں بے بضاعت یک بیت اٹمی نگار دہ  
خاتم دست سلیمان ہے پری رو کا دہن  
لعل لب کا جس [پیا] یا قوتی نگینہ ہے عجب

### ظہور

تخلص طالب علمے است قدیمی قوی الذہن ایں مطلع از دے است سے  
چشم گریاں حسن سے معمور ہے      چاندنی برسات کی مشہور ہے

### عابد

تخلص سخن گوئے است از محاصران شاعر شان جلی المتخلص یہ ولی غالب کہ از دکن باشد کہ زبانش



بزرگان شعرے آں نواح کہ دریاں آوان یوزندی ماند این پنج شعر اور راست ۛ  
 عجب چنچل ہٹیلے نے دیکھو مجھ کی مگر کر کر  
 لیا ہے جو مجھ تن سوں بنجا نو کیا سحر کر کر  
 کھلایا زہر قاتل نے مگر سوں مجھ شکر کر کر  
 لیا اوس وار کوں ثابت جگر کی میں [سپر کر] کر  
 جھلک مکھ کی دکھا چنچل [ستا] با نے خیر کر کر  
 پیا کے مکھ کنول اوپر رکھا مجھوں بھور کر کر  
 خبر میری نہ تھی مجھوں وے کچھ کچھ سمجھتا تھا  
 پریم ڈوری سوں بندہ کر رکھا ہے آج عابد کوں

## عاشق

شاعرے است از شعرے خیر بنیاد حیدر آباد این مطلع اور راست ۛ  
 لائی ہے ایک سال عجب کچھ بہار رنگ ہر رنگ گل میں آئے نظر بے شمار رنگ

## عاکف

شاعرے بود از علامہ (سرآمد) سخن سنجان فصاحت آما مرزا محمد رفیع سودا شعر شس را کہ مرزا ۛ  
 موسوم مرحوم در واسوخت [خود تھیں] فرمودہ این احقر در اینجا ثبت نمودہ اور راست ۛ  
 کہہ باغبان قسم ہے تجھے کیا چلی بہار دامن گل پکڑ کے جو یہ خار رہ گئے

## عاصی

تخلص بزرگے است صاحب شعور در قصیدہ رام پور نیک مذہب قادری مشرب این دو بیت اور ۛ  
 سنتے ہی میرا حال کہا جلدی سے مونہہ پھیر میرا تو میناں کام سدا دل شکستی ہے  
 کیا تاب کہ اس مونہہ سے کڑوں غوث کے اوصاف عاقی وہ جگر گوشہ شاہ مدنی ہے

## عباس

تخلص مغل زائے است خوبی التیام عباس علی بیگ نام این مطلع از وے است ۛ

بہار آئے گلشن میں کیا چلی ہے ہوا ہر ایک غنچے نے کھولا دہان بہر دعا

## عزۃ

تخلص عزیز نے است صاحب ذہن ساطع المسمی بہ شیخ عبد الواسع این مطلع دے است سے  
بجز رفاقت تنہائی آسرا نہ رہا سولے بیکسی اب کوئی آشنا نہ رہا

## عس

تخلص مردے است ظرافت التیام شیخ بدر الدین نام کہ ایام حیات مستعار خود بہ کشتا [دہ] روئی و لطیف  
گوئی بصری برد و بمصاحبت دنیا داران صاحب دول بزبان آوری بے مثل و بدل اخذ و جرح طام دنیوی می  
کند و خوش می زید و پرواے ہیچ کس و نا کس نمی کند گاہ گاہ [بنابر] مصلحت وقت شعر بخت ہم بزبانے  
کہ دار و موزوں می کند این پنج بیت اور است سے

گیارہ بھر سے گوہر چو لے کر تشنہ کام اپنا کر گیکھا حسن کے دریا میں وہ لبریز جام اپنا  
لے آہو نگہ جن کا حرم اور دیر ہوا دس کا وہ کافر ہو کرے پھر ان بتوں کو یار و رام اپنا  
ہزاروں آہ و نالے سے تیرا مضمون بالا ہے کیا ہے شعر نے تیرے عس گرد و قہم اپنا

تیرے جو عشق میں کشتہ ہے او کو حشر میں دیکھو ضعیف اور زرد نکلیں گازیں سے کاه کی صورت

در گذر تو و عس کو کہ تیرا مجرم ہے گر چہ اگر یہ تیرا عرق کدو پی جاوے

## عشقی

تخلص دو صاحب عشق بمن رسیدہ

اول شاعر است نیک نہاد از قصبہ مراد آباد این مطلع بدو منسوب است سے

لے لیکر جو گوہر ۱۰۱۔ لے کذا در ہر دو شغ

کوئی تو ہے گلچہرہ کوئی سرورواں ہے  
دیکھا تو یہاں ایک سے ایک آفت جان ہے  
وہم سخن گوے مرحمت التیام شیخ رحمۃ اللہ نام این مطلع را بد و نسبت می کنند  
کہنا تو قصور او سکو ہے اب حور کی گردن صانع نے بنائی ہے تیری نور کی گردن

عشقی (۲)

## عشاق

شخصے بود از کتر بیان حضرت دہلی و از شعرے طبقہ ثانیہ کہ تخلص خود بلفظ جمع بنا بر مبالغہ قرار دادہ و این مطلع سے بکثرہ ہر چہ نامتر با فواہ خاص و عام افتادہ او گفتمہ سے  
[آئے] سے خط کے دونا ہوا حسن یار کا آخر خزاں نے کچھ نہ او پاڑا بہار کا

## عظیم

جوانے بود سپاہی پیشہ نیک اندیشہ صاحب دولہ از قصیدہ اولہ کہ بدیں تخلص متخلص بود و این احقر سے شعر و سنے کہ ہر اں ظفر یافتہ تحریر نمود اور راست سے

ورق ۳۹

## قطعہ

کلاواں شک کا ہوتا ہے رواں آنکھوں سے  
تکو بھی آہ و فغاں ہم یہ خبر کرتے ہیں  
کوئی گرم [میں سے] چلتا ہے تو آجے شتاب  
ورنہ اب یار تو کوئی دم میں سفر کرتے ہیں  
کچھ نگہ میں نہیں آتا ہے بحر جلوہ یار  
جب کہ ہم دل میں عظیم اپنے نظر کرتے ہیں

## عقیدہ

تخلص [کے است کہ] [ایں دو بیت از قطعہ و سے است کہ در مدح اعظم خاں گفتمہ سے  
کہ درواست اعظم سے ہے اس کے فیض مفاس کو  
کریں ہم سخی یار و [کس لیے] اکسیر کی ناحق  
اگر تھیل گزنا کیمیا کا ہو مہو سس کو  
نہ اقدام والا کے اوٹھالے خاک کی چٹکی

## غازی

تخلص مرد سے است صاحب سخن از دیار کن کہ این مطلع اور است سے  
تہیں مژدہ ہے دیوانہ مقرر پھر بہار آئی کہ یوسے گل سحر ووش ہوا اوپر سوار آئی

## غیرۃ

تخلص سے کس می شناسم  
اول عزیزے خوشخوار بلدہ لکھنؤ صاحب ہوش و خیرۃ [شا] گرد میاں قلندر بخش جہاۃ این سے  
شعر اور است سے

یا کسی وٹھب سے آپ آؤ جی یا ہمیں کو کہیں بلاؤ جی  
جان آنکھ نہیں آ رہی [ایجاں] اتو صورت کہیں دکھاؤ جی  
وہ بگاڑے ہزار تم غیرت اب اسی سے بنائے جاؤ جی  
دوم شخصے پاکیزہ گو ہم در بلدہ لکھنؤ این مطلع اور است سے  
اس غم سے اب یہ آہ دل زار گرم ہے غیروں سے جو طبیعت سرد کار گرم ہے  
سیدوم شاعرے کہ طرز گفتار کش بشراے ہلا د جنوبیہ حسب رواج آنجا در این وقت می ماند غالب کہ  
از ہماں نواح باشد این مطلع از قصیدہ گفتہ اوست سے  
مجھے چھوڑ اب سپہر نگاہی [اس] روش بجزوی و مکاری

## فدا

تخلص عزیز سے است از خاندان حری الاحترام [میرا] مام الدین نام طرز گفتار کش بگفتار سخن شیخ ملاحت  
آگین انعام اللہ فلان یقین می ماند غالب کہ از تلامذہ آل مرحوم باشد این ہفت شعر از دوسے است سے  
[کہو اوس بیوفا] سے یہ تو تم سے دوستان ہوگا کہ اے تاجر باں پھر بھی کسو پر مہر باں ہوگا  
بہار آئی ہے اب کے خوب سادیاں و ان بن کر لیں کہ یہ شور جنوں اور موسم گل پھر کہاں ہوگا

چلوں کیا بہر طوف کعبہ باندھ احرام اسے زائد یہ کافر دل میرا وہاں بھی پرستار بتاں ہوگا

کیا کروں جاؤں کہاں اب اسے بت خود کام میں عشق میں تیرے ہوا ہوں جا بجا بدنام میں

یہ چاہتی ہیں کہ لیں دل میرا تیری باتیں مری نظر میں ہیں سب بیوفا تیری باتیں  
تو بات بات میں ہوتا ہے مجھے آزدہ یہی تو کچھ نہیں اسے دل [ربا تیری باتیں]

اگر چھٹے جنوں میں ایک ہم تو [اشک] خونی سے ہر ایک جنگل فدا رو رو کے مثل گلستاں کرشتے

## فرست

تخلص عزیزے است نیک نہاد در بلدہ الہ آباد ایں دو شعر از زادہ اسے طبع اوست سے  
رشتہ بچاں بھی اگر ہو تیسرا تار دامن آہ اسپر بھی سمجھتا ہے تو بار دامن  
اشک آنکھوں سے مری پونچھ ہے یا بے در ہو ویں شرکاں نہ مبادا کہیں خار دامن

## فراقی

تخلص شاعرے است قدی از معاصران شاعران علی المتخلص بہ ولی کہ چیزے بطریق طنز در حق شاعر  
مشار الیہ گفتہ و وے در جوابش میگوید کہ سے

تیرے شعرا سے [نہیں ہیں اے فراقی] کہ جس پر رشک آوے گا ولی کوں  
وہم بلاحتے بلج و [تضمینے صبح] جاے بناش تصریح کردہ گفتہ سے  
ولی مصرع فراقی کا پڑھوں تب جب کہ وہ ظالم کمرسوں ایچتا خنجر چڑھاتا آستین آوے  
تخلص کلام کلاش برویہ آوقت [است] قاسم ہیچمدان سراپا نقصان کہ بریک مطلع آں مرحوم مغفور  
از سفینہا [ے قدی] دست یافتہ دریں جا نگاہشتہ منہ عفی اللہ عنہ سے

ہمنا کے دل کو جسم تم لے چلے پیارے مونہ تکتے رہ گئے یہ ہمدم سبھی بھارے

## [فیضی]

[از] شعراء قدیم است این مطلع وے در سفینہ از سفینہاے دیرینہ یافتہ شدہ سے  
قرباں شوم اے سرورواں ہنس کے چلن کوں سرغنجہ دہاں بند شدہ پھر کے روکھن کوں

## قبول

تخلص شخصے است از دیار مشرق کہ این شعرویراست سے  
دل یوں خیال زلف میں پھرتا [ہے نعرہ زن] تاریک شب میں جیسے کوئی پاساں پھرے

## قدر

تخلص مردے است [قدیمی] کہ قید مذہب مطلق ندارد اما این مطلع وے اشتہار کلی دارد سے  
پیارے آئے ہو تو [ہ] جاؤ یہاں رات کی رات لیلة القدر سے بہتر ہے ملاقات کی رات

## قرین

تخلص کے است کہ نسبت تلمذ بمیاں جعفر علی حسرتہ دارد و این مطلع وے کہ بایں احقر سیدہ در اینجا می نگارد  
پیارے بیوفا یا با وفا ہو غرض تم دل کے لینے کو بلا ہو

## کم گو

تخلص شخصے است از سکنہ خیر آباد و این مطلع اوست بطافت بے داد سے  
مجھے [یہ سبزہ] نوخیز خط حیرت میں لایا ہے کہ چارہ برو ہے [جا] نلن یا کہ ابرو کا [یہ] سایا ہے

## کمر

تخلص عزیزے است از سکنہ فرخ آباد کہ این سے شعروے شخصے را بود یاد سے

دل او سکی ابروؤں پہ ہے مائل کمال آہ  
رہتا ہے جس جگہ کہ وہ صید انگن جہاں  
گلشن میں [ایک مر] غ جو کمتر اسیر تھا  
شیشہ رکھا ہے ہم نے یہ طاق بلسد پر  
کیا دخل اوس جگہ کہ جو مار سے پرند پر  
کنج قفس میں رہ گئے اب اوسکے چند پر

## کمال

تخلص عزیزے [است] سعادت تو امان از شاگردان اشرف علی خان فغان این دو بیت از وس است سہ  
[واسطہ جیکے بھی] مجھ کو برا کہتے ہیں وہ جو سنتا ہے تو کہتا ہے بھلا کرتے ہیں  
[نری بی] تیغ میاں مجھ پہ کاش چل جاوے چھٹوں عذاب سے جھگڑائے نخل جاوے

## کمال الدین

شاعر است قدیمی از دورہ دومیں کہ تمام و کمال نام خود تخلص میکند اما مرد عاشق مزاج معلوم می  
شود طرز گفتار حسب رواج آن وقت دارد پنج شعر وسے کہ در سفینہا سے قدیم [نوشتہ] شدہ این عامی پر  
معاصی می نگار دمنہ عفی اللہ عنہ سہ

برہ کے چچ سوں مجھوں چھڑاتا جا چھڑاتا جا  
نہ جاتی تیں قدر میری کروں جوگی کے سے پھیرے  
کمال الدین ترا عاجز محبت کر محبت کر  
اے صنم تجھ عشق میں جی کوں گنداموں تو سہی  
ہجر کے غم سوں اگر چہ جلتا ہی ہے مجھے  
ٹک ایک ہر دوفا کہ مکھ دکھاتا جا دکھاتا جا  
درس کی بھیک اے [ظالم دلاتا] جا دلاتا جا  
اشارے سے کھواسکوں بلاتا جا بلاتا جا  
عاشقی کے پتھ میں عاشق کہاؤں تو سہی  
پانی سوں نینا کے آتش کوں بجھاؤں تو سہی

## گوہری

تخلص سختی است از باشندگان قصبہ برداؤں این شعر ویراست سہ  
آتش مارا پڑا ہاتھوں سے ان کے گوہری ہم نہ کہتے تھے کہ ان بانگے پٹھانوں کو نہ چھیڑ

سہ جنتوا ۱. ۱. سہ کزا - کہتے ہیں ؟

[ماہ]

تخلص عزیز سے استنبوی الدیام میر محمد علی خاں نام نیکذات پاکیزہ نہاد از سکنہ خیر بنیاد حیدر آباد ایں  
رباعی وے کہ در مبارکباد عید و نور [وزر] آصف جاہ گفتہ و بہمن دست بہم دادہ و آئینجا ثبت افتادہ رباعی  
نور و زہر ہے اور عید ہے اے آصف جاہ ہوں تجکو مبارک یہ بحسب دلخواہ  
ہو حکم تیرا ہا سے لے ما ہی تک دور فلک [نظام از فضل الہ]

بتلا

تخلص مروجے است از قصبہ میرٹھ سعادت لزوم بہ غلام [محمی الدین موسوم] کہ بیشتر بہ عشق متخلص بود  
و شعر عاشقانہ موزوں می نمود [ایں شعر اور است] ہ  
پاؤں کی نہ مہدی ہیں نہ صندل کسوسر کے ہم عشق کے رگڑے میں ایدھر کے نہ اودھر کے

مجنوں

تخلص مروجے است نیک نہاد از باشندگان عظیم آباد صاحب صدق و صفا از شاگردان مضریاء الدین  
ضیاء ایں دو بیت اور است ہ

کرنا ہوا ایں ایک زیں آسماں رسوں ماندر یک شیشہ ساعت جہاں ہوں  
دن میں سو سو بار [اوس کے] رہو و جانا مجھے اسمیں سودائی کہو یا کوئی دیوانا مجھے

محشر

تخلص کہے است از قصبہ بڈاؤں کہ ایں سہ شعر اور است ہ  
تھنبے ہے یار اگر یک نفس زباں میری ہے ہے پھوٹ کے یہ چشم نو نشتاں میری  
جدھر کوئے اور سے دل کی طیش کروں فریاد نہیں ہے برق صفت ہاتھیں غناں میری  
ثنائیں زلف کی از میں کیا کیا محشر قلم کی طرح سیہ ہو گئی زباں میری

لے رنگ ۱. ۱. ۱. ۱. ۱. ۱. ۱. ۱.



## مدح ہوش

تخلص شخصے است از شاگردان شاعر طبع افروز محمد میر سوز کہ ایں مطلع از و است ہ  
مرا جس ناز سے تو نے لیا دل خدا جانے ہے اوس کو یا میرا دل

## مدحت

تخلص مردے است نیکو از سکتہ بلدہ لکھنؤ صاحب ہوش و خیرۃ از شاگردان میاں جعفر علی خرقہ  
[ایں دو بیت ہ اور است ہ]

لے گیا ہجر ترا گور میں یا آ خر کار روز فرقت نے دکھائی [شب تار آ] خرکار  
خاک ہوا وڑنے لگا [اپنا غبار آ] خرکار

## مسموعہ

تخلص بر خور و ارسعادۃ و ثار محبت نشان مودۃ تو امان [فر] حلت قرین مسوق آئین خوش نش پاکیزہ و نش  
مائدہ بہرہ و فارا جو شان دیگ مرزا صغری بیگ المعروف بہ مرزا سنگی بیگ است مد عمرہ و عظم قدرہ و س  
نوجوانے است مغل را خوبی آما بہ اندیشہ سپاہی پیشہ کہ بہرہ از فن فارسی دارد و اوقات شباروزی خود بفرج  
و سرور میگذازد و اشعار خود از نظر بر خوردار کا مکار میر عزت اللہ عشق مد عمرہ میگذازد ایں ہفت بیت از  
زاد ہائے طبع آں نونہال گلشن عمر و اقبال است منہ سلمہ ربہ و طال عمرہ ہ

سداوتں چشم میگوں سے یہ دل مستانہ رکھتے ہیں صراحی کی ہو کس نے خوا [ہش] پیما نہ رکھتے ہیں  
خدا کی کیا پرستش ہو بتوں کا دھیان ہے دل میں بقل میں ہم بجائے کعبہ ایک بتخانہ رکھتے ہیں  
زلف و رخ کی گرہم تصویر کھینچا چاہیے گرد و مکہ حلقہ زنجیر کھینچا چاہیے  
دہری وشت کہ ہم سے ارکے پل کرتے ہیں چھڑ اس دولہ کی ذرا زنجیر کھینچا چاہیے

پاسے رنگیں کا نہیں میں نے لیا ہے بوسہ بچپہ طوفان یہ عیبت دزد و حنا باندھے ہے

مرغ دل کو میرے کر صید سنا ہے مسرور  
لے کے فتر اک سے وہ گم جفا باندھے ہے  
ہو کباب آہ یہ کہتا ہے رقیب کم بخت  
پھیک لے اسکو پرے تیری بلا باندھے ہے

## مشہور

تخلص کہے است کہ میں سے شعر ازوے است ۵

تیرے گوئے سے مونہ پر دل غچ چپکے چپکے ہیں  
کہ جیسے چاندنی میں مہ جیسے تارے [چمکتے] ہیں  
خوشی سے کیوں نہ لے مسرور اب بغلیں بجا دیں ہم  
لے گا یار ہم سے آج پھر بازو پھڑکتے ہیں  
نہ لچکے کس روش موج صبا سے صحن گلشن میں  
رگ گل سے بھی ناز کرتے ہیں اوں گل کی کر دیکھو

درق ۴۹۲

## مشاق

تخلص عزیز ہے است نیک راہ مسمی بہ شیخ شفاء اللہ وے از شیخ زاد ہا سے قصیدہ [فتح پور مضاف]  
صوبہ مستقر الخلفائے اکبر آباد است کہ مزار فائض الانوار حضرت سلیم چشتی قد [س] سرور در اتحاد واقع شدہ ہیں  
سہ شعر اور است ۵

نظروں سے نہاں جدم پیالے تو ذرا ہوگا  
ہم دم سے جدا ہو گئے دم ہم سے جدا ہوگا  
اوں چاند سے کھڑے پر ابرو بھی ہلائی ہے  
مہ رو کی مرے یار و سچ و سچ ہی نرالی ہے  
دل کو لے دینے لگے آزار یو ہیں چاہیے  
مرحبا [شباباش] لے دلدار یو ہیں چاہیے

## مغموم

تخلص جوانی است مغل زاسرا یا مہر و وفا خوش عقیدہ نیک دین صافی طبیعت صاحب یقین صاحب  
دل کشادہ پیشانی خوش طبع پاکیزہ زندگانی مودۃ التیام مزار اسحاق بیگ نام آباد کر امتش ہمیشہ بعدگی تعین  
نمودہ اجداد ذوی الاحترام پیوستہ یکام دل ایام زندگانی بسر فرمودہ وے بنا بر کساد بازار جو ہر شتاسی  
بقدر قلیلے کہ از سرکار گردوں اقتدار بادشاہی می یابد افتاد و زیدہ یکسب علوم مکتبہ اشتغال می در زد و یہ  
سدر رفتے کہ از ماندہ سراپا فائدہ حضرت ظل اللہی می رباند پسندیدہ بہ تحصیل فتون رسم و اسن بر زدہ ہر وہم

لے دچکتے، درنور ہل، لے کذا

بکاری بردر سائل صرف و اعراب از پیش نظر بخود دار سیاده انتساب جوایے فضل و تفوق میر سید محمد التخلّص بہ عشق  
میکند زانند و اشعار ریختہ بلج صفا شعار خود با صلاح سراپا صلاح میر عزت اللہ عشق مد عمر ہما و زاد قدر ہما میر ساند و ہر  
کتب متداول نظم و نثر نظر سے دارد و در کوچه مطلب نویسی و انشا پردازی گذرے بالجملہ اس ہفت بیت از گفتہاے  
آن جوان سعادت نشان محبت و مودہ توانان است منہ سحر ربہ و عظم قدرہ سے

آگے ہی یہ گریاں تھتا تار تار اپنا کیا حال اب بناوے دیکھیں بہار اپنا  
خط آتے [ہی] ہم سمجھے کہ خط آپ کا آیا سبزے کی ہوئی سیر جو تحریر کو دیکھا  
رنگ آزادی نہ دیکھا ہمنے اس گلشن میں آ گل ہیں پابند چن ملین گرفتار نفس  
ذکر یلح آپ کا جس جگہ اسے پار ہو شاہ مصری کی سرد گرمی بازار ہو  
مایوس پھیریے نہ اس امید دار کو پورا ہی آج کیجئے کل کے قرار کو  
یار بولے یہ بغل میں دل صد چاک کو دیکھ ہم نہ کہتے تھے نہ تو اس بت سفاک کو دیکھ  
حق صبا تیز روی پر بہت اپنی مغرور اور گئے ہوش ترے تو سن چالاک کو دیکھ

## مقنون

تخلص شمعے است نیک نہاد از باستاندگان بلدہ الہ آباد کہ اس دور باعی ازوے است رُباعی  
جوں آئینہ چشم دل سے کرتا ہوں جو غور بے وجہ ہے ان تیرے رخنوں کا کچھم طور  
کیا خاک ملیں ہم ایسے بے دردوں سے موتہ پر کچھ اور پیٹ پیچھے کچھم اور  
ڈوبادن اور اضطرابی آئی مفتون کیا شام غم شتابی آئی  
جوں توں یہ پہاڑ سا تو کاٹا نکادن پھر رات ہوئی بڑی خسرابی آئی

## ممتاز

تخلص مودے است والا نزار و تنوطن بلدہ فیض آباد از تلامذہ سرمد سخن سوجان فصاحت اما [مرزا] محمد رفیع سودا  
ابن مطلع اور است سے

ہمارے رونے سے دل سے بخار اوٹھتا ہے کہ شیشے پانی کے چھڑکے غبار اوٹھتا ہے

## منور

تخلص شاعرے است از متقدمین کہ از دے است این مطلع و لنتین منہ عفی عنہ سے  
اے میاں دل میرا نہ تہا نہ بیس زار کہ و غم کا مارا ہوں محبت سے ذرا پیار کہ و

## منعم

(۱) منعم

تخلص دو کس میدانم  
اول عزیزے از سکنہ مبارک بنیاد فرخ آباد سیاد و سعادۃ التیام سید راحت علی نام این مطلع اور است سے  
نے تیرے کوچے سے جاسکتے ہیں نہ ہلتے ہیں وہ مثل ہے آگیا ہے ہاتھ پتھر کے تلے

(۲) منعم

ووم مردے محبت التیام شیخ محمد منعم نام وے از قاضی زادہ ہے دیار شرقیہ است فی الجملہ از بعضہ علوم  
رسمیہ بہرہ دارد باراضی و مدد معاشش از ثنیہ اوقات می گذارد بسیار پرگو است شذوایات متعددہ بزبان  
فاسی کہ دارد موزوں نمود بعضہ قصص قرانیہ و شطرے از غزوات نبویہ علیہ السلام و الخبیہ ہم منظوم فرمود [ہ]  
بائیں شعراے صمد خواہ مدح و قدح مردم شعار خود ساختہ بملاقات ہر کس و ناکس رسیدہ نرد اختلاط و ارتباط  
می باز و بہر عنوان کہ دست میدہد کجواشی و خدام اہل دول می سازد بیشتر بمیدان شعراے فرس ہمت  
می دواند گاہ گاہ بر بخت گوی ہم ہزبانے کہ دارد و بہاوردہ کہ گفتن رنجہ بدل تواند موزوں می نماید گوشند کہ  
[را] جہ ملکیت راسہ مدار کار سرکار دولتمدار نواب آصف الدولہ یحیی خان بہادر غفر اللہ عنہ ویرا رخصت وطن  
مالوف نمیداد خطہ بزبان رنجہ از قبل نہ و چہ شود منظوم نمودہ مجلس راجہ موسوم انشا نمود وے ازال دلخوش  
گشتہ رخصت فرمود این دو شعر ازال مکتوب منظم کہ بایں احقر رسیدہ رشتہ نظم در کشید منہ سلمہ ربہ سے

۳۵

## نامی

تخلص شاعرے است کشادہ رواں باشندگان بلدہ لکھنؤ کہ این نہ شعر اور است سے  
لکھڑے دامن کے اوڑھے چاک گریبان کیا تیری وحشت نے کچھ اب اور ہی سامان کیا

سہ کذا در پردہ سنو سہ کذا در پردہ سنو سہ دوون نمنوں میں مگہ بچھوٹی ہوئی ہے

پھر کو چشم سے چشم او کی نہواہ دو چار چشم تیری کو اگر نرگس شہلا دیکھے

آتش عشق سے ناتی کا جگر جلتا ہے ق  
آپ ہس ہس کے یہ کہتے ہیں کوئی آدیکھے  
واہ کیا خوب مش ایک بندھی ہے اس دم گھر کو کا چلے اور کوئی متا شاد دیکھے

طیب او کو کس امید پر دوا دیوے تیرے مرہن کو پیار سے خدا شفا دیوے

مجنوں کے جنوں کا بزم میں کل ہوتا تھا کچھ ایک ذکر و تذکار  
وحشت کا میسری جو ذکر نکلا تو سنے لگا یہ کہنے دلدار  
ناتی کا فریب میں ہی سمجھوں دیوانہ بکار خوشی ہشیار

ورق ۳۹۵

## نالال

تخلص دو کس بن رسیدہ

### اول

عزیزے است نیک نہاد از سکنہ بلدہ عظیم آباد ایں سہ بیت اور است ۵  
اپنے تئیں جہاں میں بدنام ہم کو کرنا جس میں خوشی ہو تیسری وہ کام ہم کو کرنا  
تو آوے یا نہ آوے پر تیسری آرزو میں گھر کا چراغ روشن ہر شام ہم کو کرنا  
کچھ ان دنوں تو تم نے یہ زور خوشکالی لٹا کو سے جیسا بدنام ہم کو کرنا

(نالال ۱)

### دوم

مردے نیک باطن و خوش ظاہر المسمی بہ شیخ عبدالقادر وسے از اولاد امجاد حضرت شیخ عبدالحق  
محدث بود قدس سرہ بہر دو زبان سخن می گفت و بقدر حوصلہ خود در معنی می سفت دیوان فارسی و ریختہ  
بہر دو مروف گفتہ و بحسب استعداد خویش گوہر ہائے معانی سفتہ اما در سمرقہ و بردن مضامین کہ اکثر بطریق

(نالال ۲)

جی میں آتا ہے کہ ہم تم آج گلیب سائی کریں بیچو کیجا پر لب جواب سخن سازی کریں

تخلص کے است کہ ایں سہ شعر اور است ۵  
کس طرح ربط نہ ہو زلف سے دیوانوں کو  
انہ ہوتا ہے پریشاں سے پریشاںوں کو  
مجھ کو بتلا تو صبا باغ میں تو نے آکر  
کس لیے ٹکڑے کیا گل کے گریبانوں کو

تخلص سخن گوئے است از دیار و کن کہ این دو بیت از قصیدہ اش [رسیدہ] بن ہے  
صبح ہاتف آج میرے دل کے کانوں میں پکار  
واشد دل مدعا ہے کہ تو کہ سیر چمن  
یوں کہا دیوانے کیا سوتا ہے اوٹھ ہو ہوشیار  
دیکھ آنکھیں کھول کیسی دھوم ڈالے ہے بہار

## نصیر

تخلص مروت است سراپا خوبی از شعرائے دیار جنوبی کہ این سے شعرانہ سے است ۵  
 دے ایکے مال گر بجھے سیر بہار دست بے جام ایک دم نہ رنگوں لالہ وار دست  
 پامال کروے گو کہ میسر مزرعہ امید او سے نہ پروٹھاؤں کبھی زینہار دست  
 جوں غنچہ آنکھ دھانپ قناعت پہ رکھ نظر آگے ہر ایک کے گل کی طرح مت پیار دست

## نظیر

تخلص کسے است کہ در محمد آباد بنارس اظہار شاگردی سرمد سخن سنجان فصاحت امام زما محمد رفیع  
 سودا میکند و زعم بچنے آنکہ این نظیر ہماں شیخ ولی محمد اکبر آبادی است کہ در حرف نون مذکور شدہ واللہ اعلم  
 بحقیقۃ الحال بہر حال این مطلع بدو منسوب است ۵

جب ترے کوچے سے ہم اوٹھ کے چلے جاتے ہیں  
 شعلہ آہ کی گری سے جلے جاتے ہیں

ورق ۳۹۶

## نوید

تخلص کسے است کہ بایں کس این شش بیت از گفتہائش رسیدہ کہ برشتہ تحریر کشیدہ ۵  
 ہوا آہنگ برپا جس گھڑی مجھے خوش الحماں کا چھپا پردہ میں جا کر زمزمہ ہر ایک غزلخواں کا  
 یہ خط سبز کو نشو و نما ہے لعل خواباں پر لب جو پر ہو جیسے جلوہ گر سبزہ گلستاں کا  
 کیا کس بادہ کش نے جلوہ گلشن میں کہ دیکھوں ہوں [گل و غنچے کو جوں میناؤ ساغرے پرستاں کا  
 چمن میں وہ سنا ہے جس گھڑی گذرا ہوا ظاہر دل بلبل سے یارو یہ جو تھا مضمون افغاں کا

خدا ماں تیخ پکڑے ناز سے آیا کوئی کہہ دو      کہ ہے عاشق کے تیرے آج دن سا عید قرباں کا  
لب یا قوت جب سے اوس میحاکے ہویدا ہیں      نہ پارے گا اگر چھانے کوئی مدد بدخشاں کا

## نوا

تخلص عزیزے است سعادت نشان السہلی بہ ظہور اللہ خان ایں مطلع ازوے است ۛ  
تیر پہ تیر یار کا دل پہ مرے گزار تھا      زخم پہ زخم ہر خدنگ دیدہ انتظار تھا

## نیاز

تخلص سہ کس میداغم

نیاز (۱)

اول  
شخصے کہ از شعرش طرز جنو بیاں می تراود ایں رباعی وے کہ در تہنیت غسل دست شکستہ کسے گفتہ  
ایں احقر می نگار د

## رباعی

حق سے مانگوں ہوں ہمیشہ ہی اے والادست      عافیت سے ہی رہے ذات تیری دست بدست  
دست بستہ رہے حاضر تری خدمت میں عیش      فضل حق سے ہو مبارک تجھے یہ صحت دست

نیاز (۲)

دوم  
نوشقے از قاضی زاد ہاے بلند شہر کہ یکچند شاگردی محمد نصیر الدین نصیر کردہ ایں ایک بیت منسوب  
بدوست ۛ

مانگ او سکی ایک سیدھی راہ ہے ظلمات کی      ہے شب تاریک لے دل خضر کو آگاہ کر

نیاز (۳)

سیوم  
مردے از تلامذہ سخن سنج بے نظیر محمد تقی میر ایں مطلع اور است ۛ



کیا ہوا ہم ہی جو دنیا میں ہیں ناشاد رہے تو سلامت رہے اور تیری یہ بیداد رہے

## ہادی

تخلص شاعرے است از شعراے مالک جنوبیہ این چار بیت کہ در مدح کسے است از وسے است  
قطعہ

ذات عالی ہے تیری واسطہ رونق دہر فیض تیرے سے جہاں میں نہیں کوئی بے بہر  
ہے تیرا جو دو کیم خلق پہ جوں ابر بہار ہے تری موج سخا عیسے سمندر کی لہر

## دلیگر

بھرو دیے دامن سائل میں زر و نعل و گہر کھنچے جو وہ کینہ مفلس ہے سب محن و بحر  
خورم و شاد رہیں دوست تیرے تا دم زلیست جو کہ اعدا ہوں تیرے اون پہ خدا کا ہو قہر

## ہمیت

تخلص مردے است صاحب سخن از دیار دکن (یں دو بیت قصیدہ کہ در مدح امیرے از امرائے  
آں نواح است منجملہ طبع زاد ہائے آں عزیز با صراح است سے  
جلو میں تہنیت گویاں طفرہ ہمت نمایاں ہو جناب اعظم الامرا کہ جسم عزم میداں ہو  
خدا محفوظ رکھے تنجو چشم زخم اعدا سے بہرزم و رزم تائیدات غیبی فضل یزدان ہو

درق ۳۹۷

## ہوش

تخلص تازہ مشقے است نوجوان کہ گاہ گاہ حاضر می شود بہر جمع مستنوران اغلب کہ محمد نصیر الدین نصیر  
استاد اوست و ایں چار بیت منسوب بدو سے

خوبی قسمت تو دیکھو دست گل خوردہ میرا  
خاک اپنی زندگی اوس نے بسرے ہوش کی  
کیا گلے میں یار کے بست کر جھائل رہ گیا  
یاد حق سے جو کوئی دُنیا میں غافل رہ گیا

دل مرا سینے میں جوں برق ہے کل سے بیکل  
جان گرتن سے جدا ہو تو جدا ہو لیکن  
کس نے یاد اوس کے تبسم کی دلائی مج کو  
جان منظور نہیں تیسری جدائی مج کو

## بیکرو

تخلص شاعرے است از شعراے عہد آسودہ مہد حضرت فردوس آرام گاہ طاب اللہ ثراہ  
شعرش برویہ آں وقت است و این دو بیت از زادہائے [تاج] آں مرحوم نیک تحت سہ  
لے گئے بیرحم بیکس کر گئے ایک تھا عاشق کے غنوار و تین دل  
ایتواے یکرو یہ جینے کا نہیں جا پڑا ہے سونت خونخواروں میں دل  
هذا اخرا ما تيسر لي من تسويد تلك التذكرة واسئال الله الغفار المغفرة  
والتمس الاخوان ان يستدوا الخلل ويعرضوا عن الخطايا والزلل ويحوموا حول  
اصلاح ما وجدوا فيها من الفساد ولا يروموا المعاندين من الجملة الى  
الفساد واصلى على جيبه المختار والہ الاخيار وصحبه الکبار والسلام

[بند و ربرخے از اوان و مضی شطرے از زمان از تبئیس چوں این نامہ عنبریں شمامہ بمطالعہ  
ساطعہ نواب معلى القاب سيف الدولہ سيد رضى خان بہادر صلابت جنگ دام بہجتہ واستمر فرحتہ  
رسيد بحکم آنکہ من ارتقى مدارج الکمال لا يلتفت الى من قال بل ينظر الى كقيتہ المقال پسند خاطر دریا

۱۔ یہ عبارت نسخہ ۱۰۱ میں زیادہ ہے۔ مگر عربی عبارت مرقومہ بالا سے پہلے درج ہوئی ہے۔

مقاطر آن در دریای شرافت و مہر پوری و دری فلک تجابت و نصفہ گستری گردید ساعتی بہ بحر تفکر غواصی  
نمودہ جو یاسے گوہر خوش آب مادہ تاریخ بودند کہ سبوحیان دریای قدس کمال لذت گوشش ہوش آن  
آشنا سے بحر معانی بہ دریکتا سے کمال لذت گوہر نمود فرمودند این جوہر شناس بصارت اساس انرا مقرر بہ  
نظم فارسی و آخری بسک ریختہ کشیدہ منتظم و منسلک ساخت

### نظم فارسی

ایں تذکرہ تصنیف حکیم فاضل	قاسم متخلص است و نامش قدرت
اوصاف حمیدہ اش ز حد پیرون است	دارد بن از ہمیشہ الفت شفقت
با تکملہ بالتہام سیرش کردم	گویم کہ ہزار آفرین و صد رحمت
از خواندن این کتاب و سال تصنیف	حقا کہ رفتی یافت کمال لذت

### سک ریختہ

یہ تذکرہ بے نظیر آیا جو نظر	دل کو ہوئی اسے رفتی تنہایت فرحت
کیا خوب فصاحت سے کیا ہے تصنیف	قاسم کے سوا کس میں ہے اتنی قدرت
کس کس خوبی سے شاعروں کا احوال	ترقیم کیا ہے سب بزیب و زینت
از بسکہ کمال لذت اس میں پائی	
تاریخ بھی سوچھی ہے کمال لذت [	

تمام شد

# فہرست اسماء اشخاص

(خط کشیدہ ہند سے شعرا کے تراجم کی طرف اشارہ کرتے ہیں)

آفتاب علی دمیر، رک بہ منیر	آشنا - میر غالب علیخان	آزاد - میر غلام علی ۷۷	آبرو - شاہ مبارک - ص ۱
آفتاب - محمد شاہ عالم	۳۰، ۲۸۶، ۳۲۸	آشفقتہ ۱۷	۲۰، ۲۴، ۵۲، ۹۸
آفتاب - پادشاہ ۱۷، ۲۵۹	و رک بہ سید	آشفقتہ - مرزا رضا قلی بیگ	۱۵۲، ۳۷۸، جلد دوم
آفتاب - رائے رک بہ رسوا	آصف - قوالب آصف الدولہ	۳۲	۳۸، ۱۴۳، ۱۹۷
آفرین - قلندر بخش ۳۰	سیحی خاں بہادر ۳۵	آشفقتہ - عظیم الدین خاں	۲۲۶، ۲۵۷، ۳۷۸
آقامرزا - جلد دوم ۳۴	۵۳، ۲۳۹، ۲۵۷	عرف بھورے خاں	۳۸۸، ۳۹۰
آگاہ - حسن علی ۱۱	۳۵۶، جلد دوم ۳۷	۳۱ - ۱۰۰ - ۲۳۵	آرام ۱۷
آگاہ - نور خاں - جلد دوم	۲۲۹، ۲۵۹، ۴۰۵	۳۲۹، ۳۵۶، جلد دوم	آرام - رائے پریم ناتھ ۲۷
آگاہ - نور خاں - جلد دوم	آصف الدولہ (نواب) رک بہ آصف	۱۵۱	آرام - خیر اللہ ۲۸
۳۷۳	آصف جاہ - جلد ۲ - ۲۰۱	آشنا - جلد دوم ۳۷۱	آرام - مکھن لعل ۲۸
آندرام رک بہ منقص	آغا ثروت - رک بہ ثروت	آشنا - عظیم میر علی جلد ۲ - ۳۷۲	آرزو - سراج الدین علیخان
آندکٹور (کنور) جلد دوم	آغا حسین خاں - رک بہ فدا	آشنا - مرزا جگن جلد دوم	۲۰، ۲۴، ۳۴، ۳۷
۴۸	آغا سکری - جلد دوم ۳۹۲	۳۷۲	۷۱، ۱۱۵، ۱۳۰، ۳۰۴
ابدالی - راجہ خاں - جلد دوم	آفاق - میر فید الدین ۳۷	آشنا - ہما سنگھ کھتری -	۳۵۰ - جلد دوم ۱۷۴
۲۰، ۳۹۲	۳۸، ۳۵۴	جلد دوم ۳۷۲	۱۷۶، ۲۲۹
ابراہیم (حافظ) رک بہ	آفتاب خاں (خواجہ) رک بہ	آشنا - میر زین العابدین	آزاد - جلد دوم ۳۷۱
حافظ ابراہیم	منیر	المعروف بہ میر نواب ۳۰	آزاد - رام سنگھ ۲۹

ابراہیم خواجہ، رک بہ	ابودلف ۹	۳۷۴	احمد علی (میر)، رک بہ حب
خواجہ ابراہیم	ابوظفر رک بہ ابوالظفر	۵۳	احمد - غلام احمد - جلد
ابراہیم رسید، جلد دوم	اتابکان ۱۰	۵۶	یوم ۳۷۳
۳۸۹	اٹل - میر عبد الجلیل ۲۲	۴۹	احمد - مرزا احمد بیگ -
ابراہیم بیگ (مرزا) رک بہ بشر	۴۰۰	۳۷۳	جلد دوم ۳۷۳
ابراہیم بیگ (مرزا) رک بہ مقتول	اثر - میان محمد میر ۳۳	۴۹	احمد - میر احمد علی
ابواسحق اطعمہ ۸۱	۴۸ - جلد دوم ۳۳	۵۱	
ابوالبشر ۷	اجیت سنگھ (راجہ) ۱۷۷	احمد بیگ رک بہ احمد	احمد بیار (شیخ) رک بہ
ابوالحسن (میر) جلد ۲۲۱	احسان - حافظ عبد الرحمن	احمد بیگ (مرزا) عرف مارا	احمد
ابوظفر بہادر (مرزا) ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹	۵۳، ۱۳۴، ۲۶۳	بیگ رک بہ قیس	اختر - میر اکبر علی ۵۷
ابوالعلی اکبر آبادی (میر)	احسان - میر غلام علی جلد دوم ۳۷۴	احمد خاں - رک بہ ابدالی	اگر - لالہ ٹیک چند -
۳۸۴		احمد خاں بگش (نواب)	جلد دوم - ۳۷۴
ابوالفرح رسید، ۴۲	احن ۱۷	۲۳۱، ۲۷۶ - جلد دوم	اخوند ہمت رک بہ ہمت
ابوالقاسم بہادر اعظم الدولہ	احن - احسن اللہ ۵۴	۸۱، ۳۸۸	ارچند عالم خان ۲۹۴
۲۹۴	احسن الدین خاں رک بہ	احمد خاں (خواجہ) رک بہ	ارمان ۱۷
ابوالقاسم رسید، ۳، ۴، ۵	بیان	خواجہ احمد خاں	ارمان - شاہ علی ۵۸
جلد دوم ۹۲ و رک بہ	احسن اللہ - رک بہ احسن	احمد شاہ - جلد دوم ۷۲	ارمان - مجاہد جنگ ۵۸
قاسم	احسن اللہ - رک بہ بیان	احمد - شیخ احمد یار ۵۰	اسحق بیگ (مرزا) رک بہ
ابوالظفر بہادر (مرزا) رک بہ	احسن اللہ (محمد) رک بہ احسن	احمد - مصمم اللہ (میان)	متموم
ابوالظفر	احسن بخت بہادر (مرزا)	احمد علی خاں شکوکت جنگ	اسد - راسی کیرت سنگھ -
ابوالعالی (میر) رک بہ	۱۴۹	مرزا، رک بہ سوزان	جلد دوم ۳۷۵
رغبت	احسن - محمد احسن اللہ ۵۲	احمد علی (مرزا) رک بہ جوہر	اسد الدولہ (نواب) ۳۶۲
ابوصفیہ کوثری ۲۴	احسن - محمد مولی - جلد دوم	احمد علی (میر) رک بہ احمد	اسد بیگ (مرزا) رک بہ رفیق

اسد علی (میر) رک بہ متننا	۶۲	اظہر - غلام محی الدین ۶۴	۶۶
اسد علیخان رک بہ متننا	اشرف علی (مرزا) رک بہ	اظہر الدین خاں - جلد دوم	افسوس - میر شیر علی ۶۵
اسد - میرامانی ۵۹-۱۴۰	شرافت	۲۰۶	۶۷ ۲۲۹
اسد یار خاں رک بہ انسان	اشرف علیخان رک بہ متننا	اعتقاد جنگ رک بہ طہماس	افضل خاں (نواب) ۵۹
اسد یار خاں عرف میان ٹکٹو	اشرف علیخان (سید) جلد	بیگ	اقلیہا ۸
۲۳۸	دوم ۱۵۲	اعتماد الدولہ - رک بہ	اکبر ۱۴
اسرائیل (حضرت) ۱۴۵	اشرف (قدیمی) ۶۲	قمر الدین خاں	اکبر بھو ۶۸
اسعد - مرزا اسعد بخت بہادر	اشرف - محمد اشرف -	اعظم - اعظم خاں ۶۵	اکبر - جلال الدین ۱۶
۵۹	جلد دوم ۳۷۵	اعظم الدولہ رک بہ ابوالقاسم	اکبر - سید اکبر علیخان بہادر
اسعد بخت (مرزا) رک بہ	اشرف - محمد اشرف لکھنوی	بہادر	۶۷
اسعد	۶۲	اعظم الدولہ میر محمد خاں	اکبر شاہ بہادر (مرزا) ۳۶۹
اسمعیل دمرزا محمد رک بہ	اصالت خاں رک بہ ثابت	۲۰۱ ۲۸۷ ورک بہ	۳۷۲ ۳۸۰ - جلد دوم
طپش	اصغر ۱۴	سرور	۳۸۳
اسمعیل غوری بندی رسید	اصغر علی (شیخ) رک بہ مروت	اعظم خاں - جلد دوم -	اکبر علی انجند (مرزا) ۲۸۸
جلد دوم ۹۳	اصغر علی (میر) رک بہ اصغر	۳۹۶	اکبر علیخان بہادر (سید)
اسیر - بیترام فرنگی زادہ	اصغر علی بیگ (مرزا) مروت	اعظم خاں - رک بہ اعظم	رک بہ اکبر
۶۱	بہ سنگی بیگ رک بہ سرور	اعظم شاہ (محمد) ۱۶۷ ۱۹۸	اکبر علی (میر) رک بہ اختر
اشتقاق - شاہ ولی اللہ	اصغر - میر اصغر علی ۶۴	افراسیاب خاں ۲۲۸	الم - صاحب میر ۶۹
۶۳	اصغر - میر امجد علی ۶۴	افراسیاب خاں (شرف الدین)	الہام - شیخ شرف الدین
اشرف ۱۴	اصلاح الدین خاں (حکیم) ۳۰	۲۷۶	۷۰
اشرف الدولہ رک بہ قاسم	اصمعی ۱۵	افسر - غلام اشرف ۶۷	الذیابگ کبانی (مرزا)
خان بہادر	اظہر؟ میر غلام علی - جلد	افسوس ۱۴	رک بہ شاد
اشرف - حافظ غلام اشرف	دوم ۳۷۵	افسوس - مرزا عفو بیگ	المنی بخش میان) ۱۰۴

۳۱۵ ، ۳۳۰	امین الدین و خواجہ رک بہ	۸۱ ، ۳۵۲	الحی بخش خاں رک بہ معروف
ایز بخش و مرزا رک بہ	امین	امیر - میر علی جلد ۲ - ۳۵۳	الدیدی خاں (نواب) جلد
سلطان	انتظام الدولہ خاٹھان خاں (نواب)	امیر - نواب محمد یار خاں ۳۵۴	دوم ۳۴
ایسری سنگھ (لالہ) رک بہ	۲۵۷	۳۵۳ ، ۳۵۴	امام الدین (میر) رک بہ حقیر
نشاط	انجام - امیر خاں بہادر	امیر بخش رک بہ شہرت	امام الدین (میر) رک بہ قدا
ایما - میر حسین غلیخان ۹۳	انسان - اسد یار خاں	امیر خاں بہادر (نواب)	امام بخش (میر) رک بہ بیک
ایمان - شیر محمد خاں ۹۴	۷۷	عمدۃ الملک ۸۰	امام بخش (شاہ) رک بہ تھانی
۱۷۱ ، ۹۶	انشا - حکیم انشا اللہ خاں	۱۵۹ ، ۲۵۲ ، ۲۶۲	امام بخش رک بہ سپاہی
بابا فتاحی ۲۳ جلد ۲ - ۱۸۷	۸۰ ، ۷۲ ، ۲۸ ، ۱۷	جلد دوم	امامی رک بہ شہرت
بابر (مرزا) ۱۷۸ ، ۳۶۹	۲۶۶ ، ۸۲ ، ۸۱	۲۵۷	امانت علی (میر) جلد دوم
باقریہ باقر علی ۹۷	۳۵۸ ، ۳۰۱ ، ۲۷۸	امیر علی (میر) رک بہ شہرت	۱۳۵ ، ۲۱۲
باقری علی ۲۰۱ ج رک بہ عزیز	میلد دوم ۲ ، ۱۲	امین ۱۷	امجد - محمد امجد ۳۷
باقری علی (میر) رک بہ باقر	۱۸۸ ، ۲۶۳ ، ۲۷۱	امین - امین الدین خاں	امجد علی (میر) رک بہ صغر
باقری علی (میر) رک بہ جعفری	۲۷۳	۷۷	امجد علی (میر) رک بہ گریاں
باقی باللہ (خواجہ) جلد دوم	انعام اللہ خان رک بہ یقین	امین - خواجہ امین الدین	امجد - جلد دوم ۳۷۵
۳۰ ، ۲۸۰	الوار - جلد دوم ۳۷۶	جلد دوم ۳۷۵	امجد - قریب خاں ۷۱
بالمکشد (لالہ) رک بہ حسن	انور - ولی محمد خاں ۹۰	امین - مرزا محمد اسماعیل ۷۱	امجدوار رک بہ قائم
ببر - جلد دوم ۳۷۷	انیس - حمید الرحمن ۷۸	امین - میر محمد امین ۷۷	امیر ۱۷
بیر علی - ببر علی شاہ ۹۸	اویاش - شیخ امیر الزمان	امین الدولہ محسن الملک	امیر الدولہ نواز خاں رک بہ
بیر علی رک بہ قاصر	۹۴	شاہنواز خاں ۷۸	انیس
بیر علی شاہ - رک بہ بیر علی	اویسی - میر غلام محی الدین	امین الدولہ معین الملک	امیر الزمان و شیخ رک بہ اویاش
بقول ۱۱ ، ۱۲ جلد دوم	۹۲	رک بہ امیر	امیر - امین الدولہ معین الملک
۲۸۸	اہلی شیرازی - جلد دوم	امین الدین خاں رک بہ امین	عرف مرزا میٹھو ۷۱





تسلیم شاه - جلد دوم ۳۰	ناشر - میرصادق علی	پاکبنا - مصلح الدین ۹۸، ۹۷، ۹۶	بیترام دفرنگی زاده، رک بہ
نقصور - سید حمید علی ۱۴۱	جلد دوم ۳۷۸	پردانہ ۱۰۲، ۹۷	اسیر
نقش - میر سید محمد ۱۴۲	تاج محل صاحبہ، نواب	پردانہ - راجہ جسونت سنگھ	بیجان - شکو سنگھ ۱۳۰
جلد دوم ۳۰۴	۶۷	۱۰۳	بیجان - عزیز خاں جلد دوم
نفتا زانی - سعد الدین ۱۰۴	تائب - عبد اللہ ۱۳۴	پردانہ - علی شاہ مراد آبادی	۳۷۷
نقی - میاں محمد تقی ۱۴۴	تجلی - ۱۳۱	۱۰۲	بجنبر - نظام خاں ۶۴
نقی - میر محمد رک بہ میر	تجلی - شاہ تجلی علی ۱۳۷	پوریش رک بہ حجام	بیخود - لالہ زارین داس ۱۲۶
تکمرہ ۹، ۱۴۱ ح	تجلی علی (شاه)، رک بہ تجلی	پریم کشور (کنور) رک بہ	بیدار - شاہ محمدی ۱۱۷
تکوک چند دلالہ، رک بہ شرار	تجلی - میر محمد حسن ۱۳۴	فراقی	۱۳۳ ح ۳۵۵
تکین - بہشت مل (پنڈت)	۳۸۱ - جلد دوم	پریم ناتھ (داس) رک بہ	۳۶۴ - جلد دوم ۱۵۷
۱۴۷	۱۴۰	آرام	بیرنگ - رک بہ یکدل
تکین - محمد مصلح الدین	تجلی - محمد عظیم ۱۳۷	پنچیا ۱۱۲	بیدل - مرزا عبدالقادر
۱۴۶	تجیر - میاں غلام مصطفیٰ	پنچھی ۱۱۳	۱۱۵ - جلد دوم ۱۴۰
تنہا ۱۳۱، ۱۴۴	۱۳۷	پنڈت گنگا داس ۱۴۰	۱۷۹، ۱۷۶
تنہا - اسد علیخان ۵۸	ترقی - مرزا محمد تقی ۱۳۸	پورن محل رک بہ تکین	بیقرار - مرزا کاظم حسن ۱۴۷
تنہا - عباس علیخان ۱۴۵	ترقی - مرزا محمد تقی خاں	پھیلہ فرنگی ۲۰۷	بیکس ۹۷
تنہا - محمد اسحق خاں ۱۴۵	۱۵۵، ۱۹۴	پہام شرف الدین علیخان ۱۳۰، ۱۳۱	بیکس - مرزا محمد ۱۲۹
جلد دوم ۳۵۴	ترک اللہ ۱۰، ۲۳۳	پیر خاں رک بہ کمترین	بیکس - میاں امام بخش
تنہا - میر اسد علی جلد دوم	تکین ۱۳۱	پیر سلون (شاه) ۳۸۲	۱۲۹، ۱۷۸
۳۷۹	تکین - سعادت علی	پیر علی (شاه)، رک بہ	بینوا - مقبول شاہ جلد ۲ - ۳۷۷
تنہا ۱۳۱	۱۳۹	شاہ پیر علی	بینی بہادر (راجہ) ۱۰۳
تنہا - سعد اللہ خاں ۱۴۸	تکین - گنگا داس ۱۴۰	تامباں - عبد الحی ۱۳۱	بینی پشاد - رک بہ دل
تنہا - شیخ عوض علی ۱۴۸	تکلی - سیکارام ۱۴۰	۳۳۳ ح ۲۱۱	بیہوش - عبدالرشید ۱۲۶

تہا - محمد علی ۱۷۷	ثروت - مرزا محمد صادق	۱۵۶ ۲۰۴ ۲۲۰	۳۳۸
جلد دوم ۱۹۶	معروف بہ آثار ثروت	۲۵۸ ۲۶۳ ۲۶۵	جلال - جلد دوم ۳۸۰
نفا نیری - شاہ امام بخش	۱۵۲	۲۸۸ ۳۰۱ ۳۳۸	جلال - جمال الدین حسین
جلد دوم ۳۷۹	شنا ۱۵۲	جلد دوم ۲۲ ۲۸	۱۶۹
۳۸۷	ثناء الدین حسین خاں	۱۲۲ ۱۵۲ ۱۶۲	جلال (سید) ۳۹۷
تہمتن جنگ بہادر رک بہ	(میر) رک بہ فروغ	۲۲۸ ۳۹۱ ۳۹۷	جلال الدین سلجوقی ۱۶
شوق	ثناء اللہ خاں رک بہ شوق	جرات - مرزا منق ۱۶۶	جلال الدین دمولوی ارک
تکلیت (رامی راجہ) ۱۵۲	ثناء اللہ (شیخ) رک بہ شوق	جہونت سنگھ (راجہ) ۱۰۳	بہ عاشق
۲۲۲ - جلد دوم ۴۵	جانی - مولانا عبد الرحمن -	جعفر - جعفر علی خاں ۱۶۷	جمال الدین حسین رک بہ جلال
پیکارام - رک بہ تسلی	جلد دوم ۴۰ ۳۸۳	جعفر - میر جعفر رک بہ جعفر زلی	جون ۱۵۳
لیکچند رک بہ بہار	جان بیگ دمرزا رک بہ سامی	جعفر خاں (میر) رک بہ صادق	جون - شاہ غلام تفسی ۱۷۰
لیکچند (لالہ) رک بہ انگلہ	جان جان دمرزا ۱۲۳ و	جعفر زلی (میر) ۱۶۷	جون محمد قمر الاسلام بیگ (فراسلام) ۱۶۹
ثابت ۱۴۹	رک بہ مظہر	۳۹۸	جون - میر فضل علی ۱۷۰
ثابت - اصالت خاں ۱۵۱	جان - حیان عالم	جعفر علی رک بہ حسرت	جلد دوم ۳۱۳
ثابت - مرزا معز الدین بہار	۱۵۳	جعفر علی خاں ۳۲۰	جواد علی (میرزا) رک بہ جعفر
۱۲۹	جان عالم رک بہ	جعفر علی خاں رک بہ جعفر	جواد علی خاں (میر) رک بہادی
شاقب ۱۴۹ ۱۵۱	جان	جعفر علی خاں رک بہ ذکی	جوان - شیخ محب اللہ ۱۷۵
شاقب رک بہ والدہ دمجت	جٹھم لعل (لالہ) ۲۱۲	جعفر دمرزا رک بہ شہید	جوان - مرزا نعیم بیگ ۱۷۲
خاں	جذب ۱۵۳	جعفری جلد دوم ۳۷۹	جوان - نکت (مرزا) رک بہ
شاقب - سید شمس الدین	جرات - غلام ناصر ۱۵۳	جعفری میر باقر علی ۱۶۸	چراغدار شاہ مرزا
۱۵۲	جرات ۱۵۳	جگل کشور (راجہ) جلد دوم	جوش - رجمو ۱۷۳
شاقب - میر شہاب الدین	جرات - قلندر بخش ۵۷	۴۸	جوشش - محمد روشن جلد
۱۵۲	۱۳۷ ۱۴۱ ۱۵۵	جگنو (میاں) اسد یار خاں	دوم ۳۸۰

جوشش - محمد عابد - جلد دوم ۳۸۰	جینا بیگم ۱۷۸	حافظ رضائی ۱۵۴	حسام الدین خان بہادر (نواب حسام الدولہ) ۱۷۸ - جلد دوم ۲۹۴
جولان ۱۵۳	جیون (میرزا) رک بہ رستا	احسان	حسن ثابِت ۸
جولان بہار و علیشاہ ۱۷۲	جیون (میرزا) رک بہ زار	حافظ غلام محمد رک بہ	حصہ ۱۷۹
وہار علیشاہ ۱۷۲	چراغ علی (میرزا) رک بہ حیف	خوش رس	حسرت - جعفر علی ۵۸، ۱۵۱
جولان - میر حسن علیخان ۱۷۱	چندار - مہ لقا ۱۷۱	حافظ محمد حفیظ رک بہ حفیظ	۱۵۵، ۲۰۷، ۲۵۸
جوہر - مرزا احمد علی - جلد دوم ۳۸۰	چنی داس (لالہ) رک بہ ڈوڑا	حافظ محمد حیات رک بہ حیا	جلد دوم ۱۳۰، ۱۳۱
جوہری ۱۷۳	چھتر سنگھ (راہی) رک بہ ڈوڑا	حافظ محمود خان رک بہ محمود	۱۶۱، ۲۹۵، ۲۹۹، ۳۰۲
جہاندار رک بہ چاند رشاہ (مرزا)	حاکم - شیخ ظہور الدین ۶۲	حالی - میر محبوب علی ۱۹۴	حسرت - لالہ ذوقی رام ۲۱۰
جہاندار شاہ (مرزا) ۶۷	۶۸، ۱۰۷، ۱۱۴، ۱۱۸	حامد باری - جلد دوم ۳۸۱	حسن ۱۷۹
۷۵، ۱۷۵، ۱۷۷	۱۳۲، ۱۷۹، ۲۷۸	حبیب - میر احمد علی ۱۹۵	حسن بخت رک بہ احسن بخت
۱۷۸، ۲۰۸، ۳۴۴	۲۸۷، ۳۰۱، ۳۰۷	حجام - عنایت اللہ ۱۹۷	حسن - خواجہ حسن ۲۰۵
۳۴۸ - جلد دوم ۲۸۶	جلد دوم ۳۰۶	جلد دوم ۲۵	حسن - میرزا حسن ۲۰۶
۳۷۴	۳۲، ۱۳۸، ۲۱۸	حزین ۱۷۹	حسن - میو غلام حسن ۲۰۲، ۳۳۴ - جلد ۲
جہانگیر - میر جہانگیر جلد دوم ۳۸۱	۲۶۶، ۲۸۴	حزین - محمد علی ۲۰۱	۲۶۵ ورک بہ میر حسن
جہننا ۱۷۸	حاکم طائی ۳۶	حزین - مرزا نجمتہ بخت	حسن شاہ (میرزا) رک بہ ضبط
جہنم لال کایت ۱۷۶	حافظ ابراہیم ۲۲۴	بہادر ۲۰۰	حسن علی رک بہ آگاہ
جھولن رک بہ شاہ جھولن	حافظ ابراہیم ۲۳۷	حزین - میر محمد یاقوت ۲۰۰	حسن علی (شیخ) رک بہ مضطر
جیسکھ راج رک بہ خیال	حافظ الملک رک بہ حافظ	جلد دوم ۱۹۸	حسن علیخان رک بہ بشوق
جیسکھ راہی ۲۹۱	رحمت خاں	حسام الدین حیدر (میرزا)	حسن علیخان (میرزا) رک بہ جولان
	حافظ بقا دالہ رک بہ جبریل	رک بہ نامی	حسین قلی (مرزا) رک بہ احسن
	حافظ رحمت خاں ۷۴	حسام الدین علی (میرزا)	حسین بخت رک بہ بختی
	جلد دوم ۲۲۹، ۱۶۰	رک بہ گریبان	

حسین بیگ (مرزا) رک بہ	حقیقت - میر شاہ حسین	حکیم - مسیح الزمان حکیم محمد	حیدر - میر حیدر علی ۲۲۵
حسین رضائی (مرزا) رک بہ	۲۱۹	اشرف خاں ۲۲۰	حیدر - میر حیدر علی خاں ۲۲۵
عیش	حکیم ۱۷۹	حکیم میر حسین رک بہ حسینی	حیدر علی (سید) رک بہ قصور
حسین علی (میر) رک بہ قرار	حکیم اصلاح الدین خاں	حکیم میر علی رک بہ آشنا	حیدر علی (میر) رک بہ حیدر
حسین علی خاں (سید)	۳۰	حمایت - جلد دوم ۳۸۲	حیدر علی (میر) رک بہ حیران
امیر الامرا ۱۱۶	حکیم بوعلی خاں رک بہ	حمایت اللہ خاں رک بہ سرو	حیدر علی خاں (میر) رک بہ حیدر
حسین علی خاں (میر)	بوعلی خاں	حمزہ - شیخ حمزہ علی ۲۲۳	حیدری رک بہ صادق ۳۵۸
رک بہ ایما	حکیم عسکری خاں رک بہ	حمزہ علی (شیخ) رک بہ حمزہ	حیران ۱۷۹
حسینی - حکیم میر حسین	عسکری خاں	حمید الدین خاں نیچہ ۱۹۶	حیران - حافظ بقا اللہ ۲۲۲
۲۰۷، ۲۰۷	حکیم فضل اللہ عرف مرزا	جلد دوم ۳۵۵	حیران - میر حیدر علی ۶۵، ۲۲۳
حشمت ۱۷۹	نینا رک بہ مرزا	حمید الدین ناگوری رک بہ	حیرت - غلام محی الدین خاں ۲۲۸
حشمت - محمد علی ۱۳۲	حکیم کبیر علی رک بہ کبیر	قاضی حمید الدین	حیرت - میرزا علی جلد دوم
۲۱۱، ۳۳۶	حکیم ماشاء اللہ خاں ۸۰	حمید الرحمن رک بہ انیس	۳۸۲
حشمت - مختتم علی خاں ۲۱۲	حکیم محمد اشرف خاں رک بہ	حیا - حافظ محمد حیات	حیف - میر چارغ علی ۲۲۹
حضور - لالہ پاکتتہ ۲۱۲	حکیم -	۲۲۷، ۲۲۸	خاوم - شیخ خادم علی ۲۳۱
۲۱۳	حکیم - محمد پناہ خاں	حیدر - ۱۷۹	خاوم علی (شیخ) رک بہ خاوم
حفیظ - حافظ محمد حفیظ ۲۱۳	۲۲۲ - جلد دوم	حیدر - حیدر بیگ (مرزا) جلد دوم	خاص - جلد دوم ۳۸۳
جلد دوم ۳۷۸	۲۶۵ و رک بہ مشاہد	۳۸۲	خاقانی نثر وانی ۱۶
حفیظ خاں (حکیم محمد) جلد ۱۷۹	حکیم محمد شریف خاں ۲۲۱	حیدر بیگ (مرزا) رک بہ حیدر	خاکسار - میر محمد یار عرفیہ
حق (سا (میاں) رک بہ محبوب	جلد دوم ۲۵۹، ۲۵۹	حیدر بیگ (مرزا) رک بہ	کلو ۲۳۰
حقیر - میر امام الدین عرف	حکیم محمد شفیع ۳۲	بجذب	خاکی - غلام حیدر بیگ ۲۳۰
میر کلو ۲۱۶ جلد	حکیم مرزا محمد حسین رک بہ	حیدر بیگ خاں جلد دوم	خالد بن ولید ۱۳
دوم ۱۲۷	سخن	۲۵۹	خان آرزو و میراج الدین علی خاں

۲۱۹۹ - میر فضل علی	۶۹ - ۲۷۷ - ۲۸۶	خلیق - میر بخش	۲۰ - ۲۲ - ۲۴
داؤد بیگ رک بہ نور	۳۳۵ - جلد دوم	خلیل خاں (محرر) رک بہ نور	۳۰ - ۱۱۵ - ۱۳۰
داؤد خاں افغان ۷۳	۵۰ و رک بہ نور	خواجہ ابراہیم ۲۰۵	۳۰۴
درد ۲۳۹	خواجہ میر درد رک بہ نور	خواجہ احسن اللہ خاں رحمن	۳۵۰
درد - سید کرم اللہ خاں -	و خواجہ میر	الدین خاں رک بہ بیجا	خان خاناں - رک بہ انتظام
۲۵۲	خواجہ بیگیا رک بہ شیدا	خواجہ آفتاب خاں رک بہ	الدولہ (نواب)
درومند - میاں محمد فقیہ	خوب چند دلالہ رک بہ دکا	منیر	خان - محمد خان افغان ۲۳۱
۲۵۳ - جلد دوم	خوڑم خاں ۲۸۶	خواجہ احمد خاں (مولوی)	نختہ بخت بہادر (مرزا) رک بہ
۱۹۸	خوش رس - حافظ غلام	۳۳ - ۶۵ - ۱۵۵	حزین
درد (میر) ۲۴ - ۱۱۸	محمد ۲۳۷	جلد دوم ۳۵ - ۹۳	خدا بندہ خاں - جلد دوم ۳۸۸
۱۲۶ - ۱۶۷ - ۲۱۳	خیال - جیکھ راج - جلد	۲۸۸	خدا یردی خاں رک بہ بیتاب
۲۲۲ - ۲۲۰ - ۳۶۷	دوم ۳۸۳	خواجہ امین الدین رک بہ	۱۲۸ وظریف ۳۷۱
۳۷۶ - جلد دوم ۲	خیال - غلام حسین خاں	امین	نختہ ۲۲۹
۱۷۵ - ۱۲۹ - ۸۲	۲۳۸ - جلد دوم ۲۸۳	خواجہ باقی باللہ رک بہ	نختہ - عبداللہ خاں عرف
۲۷۲ و رک بہ خواجہ	خیال - میر محمد تقی جلد دوم	باقی باللہ	میاں جیون ۲۳۵
میر	۳۱۳	خواجہ بہ بان الدین خاں	نختہ - میاں غلام قطب بخش
مدحکایہ شاد - قرأت صحیح	خیالی رام رک بہ عیاش	رک بہ عاصمی	۲۳۵
بہای دوارکا پشاد	خیراتی خان افغان -	خواجہ حسن رک بہ حسن	خسرو دامیر ۲۳۲
رک بہ مضطرب	رک بہ ولسوڑ	خواجہ عسکری - جلد دوم	خلد مکان و حضرت ۳۸۳
دربیش - شاہ علی ۲۵۴	خیر اللہ رک بہ آرام	۲۰۵	۳۹۸ - جلد دوم ۳۵۵
دربیش سر بہتہ رک بہ	دارا - مرزا دارا بخت -	خواجہ کھمارتی رک بہ	خلیق - میر احسن ۲۳۶
مجنوں	جلد ۲ - ۳۸۳	کھمارتی	غلیبہ غلام محمد رک بہ راقم
دل ۲۳۹	دارا بخت (مرزا) رک بہ دارا	خواجہ میر ۳۳ - ۴۴	خلیقہ محمد علی رک بہ سکندر

دلا رام ۸، ۹ دلاور خاں رک بہ کیل دلبر - شاہ دلبر ۲۵۵ دل - بیٹی پر شاد کاشت ۲۵۵ دل - زور اور خاں جلد دوم ۳۸۴ دلسوز - خیالاتی خاں ۳۵۵ دل - غلام مصطفیٰ خاں جلد ۲ - ۳۸۴ دل - مولوی شمس الدین ۲۵۴ دلوالی سنگھ دلالہ رک بہ سختور دلہن بیگم - نواب بہو ۲۵۴ دوار کا پرشاد یعنی درگا پر شاد رک بہ مقطرب دولت بیگ خاں ۳۶۶ دولت دمنی ۲۴۰ دیارام (راجہ) رک بہ راجہ	دیارام دیوالی سنگھ دلالہ یعنی لالہ دیوالی سنگھ رک بہ سختور دیوانہ سرپ سنگھ (سرپ سنگھ غلط) ۲۵۸، ۲۲۲، ۳۰۴ جلد ۲ - ۱۸ قدہ ۲۵۸ ذره - لالہ جی واس ۲۵۹ ذره - مرزا راجہ رام ناتھ ۲۵۹، ۳۶۱ جلد ۲ - ۲۸، ۲۴۰ ذکا - لالہ خوب چستہ ۲۵۹ ذکی - ۲۵۸ ذکی - جعفر علی خاں ۲۶۲ ذکی - میاں محمد ذکی ۲۶۳ ذوالفقار الدولہ (نواب) ۲۴۸، ۲۴۶، ۸۰ ۳۶۶، ۳۶۷ جلد دوم - ۲۳ ۲۰۱، ۲۵۹	ذوالفقار خاں - ۱۵ جلد دوم - ۱۶ ذوق - جلد دوم ۳۸۵ ذوقی - رام لالہ رک بہ ذوقی - شاہ ذوقی ۲۶۳ راجہ اجیت سنگھ رک بہ اجیت سنگھ راجہ بہادر - رک بہ راجہ راجہ بہادر سنگھ رک بہ بہادر سنگھ راجہ ٹکیت رائی رک بہ ٹکیت رائی راجہ دیارام ۱۱۴ - جلد ۲ - ۱۹ راجہ - راجہ بہادر ۲۹۴ راجہ رام رک بہ بہادر راجہ رام ناتھ (مرزا) رک بہ ذره راجہ شتاب رائی رک بہ شتاب رائی راجہ شکر ناتھ (مرزا) رک بہ صبا راجہ گداز ناتھ رک بہ نسیم	راجہ ننداس رائی - رک بہ مہاراج راحت علی رسید رک بہ منعم راز - مرزا یعقوب بیگ ۲۶۷ راغب - مرزا سبحان قلی بیگ ۲۶۶ رافت - میاں رؤف احمد ۲۶۶، ۳۴۳ راقم ۲۶۶ راقم - ہندوان بن (ہندوان بن) ۲۶۵ راقم - خلیفہ غلام محمد ۲۶۶ رام سنگھ - رک بہ آزاد رام سنگھ - رک بہ عاشق رام ناتھ (مرزا) راجہ رک بہ ذره رائی انند رام رک بہ مخلص رائی پریم ناتھ - رک بہ آرام
---	--	--	---

رای جیشکده رای ۲۹۱	رحمن - جلد ۲ - ۳۸۵	رضا علی دمیرا رک به رضا	رند - مهربان خان ۲۴۶
رای سلامت رای ۲۵۹	رحمن - رک به احسان	رضا قلی بیگ دمتر (رک به	رنگین ۲۶۴
تولعی کیرت سنگه رک به	رحمن یارخان ۳۸۲	آشفته	رنگین پورن لعل ۲۴۸
اسد	رحمہ رک به جوش	رضائی رک به عیش	رنگین - سعادت یارخان
رای مان جلد ۲ - ۲۹۳	رحیم - جلد ۲ - ۳۸۶	رضی الدین خان یها در	۲۳۱ ، ۲۴۸
رجا - جلد ۲ - ۳۸۵	رحیم یارخان - جلد ۲ -	(سیف الدوله)	۳۰۱ ، ۳۵۲
رجب - رجب علی بیگ	۱۳۸	رک به رضی	۳۴۱ - جلد دوم
۲۶۴	رسا - مرزا بلخی - جلد ۲	رضی - رضی الدین خان یها در	۳۰
رجب علی بیگ - رک به	۳۸۴	(سیف الدوله سید)	رنگین (قدیمی) ۲۴۴
رجب	رسوا - جلد دوم ۳۸۶	۲۰۶ ، ۲۰۹ ، ۲۶۹	جلد ۲ - ۲۲۴
رجب علی بیگ (مرزا)	رسوا - آفتاب رای	۳۵۰ - جلد ۲ - ۲۱۱	رودکی ۱۰ ، ۱۶
رک به نامی	۲۶۸ - جلد دوم	رعیت - میر ابوالمعالی	روشن جلد ۲ - ۳۸۴
رجب علی دمیرا رک به	۳۸۶	۲۴۳	روشن الدوله ظفر خان
شادان	رضا ۲۶۴	رفاقت - مرزا کهن بیگ	(نواب) ۱۵۳
رحمت اللہ - رک به	رضا - مرزا علی رضا ۲۴۲	۲۴۳	روشن علیخان (میر)
عشقی	رضا - مرزا محمد رضا ۲۴۰	رفیع (محمد) رک به سودا	رک به فروغ
رحمت اللہ رشخ (رک به	رضا - یعنی محمد رضای	رفیع الدین (مولوی) ۱۳۴	روشن لال رک به شوق
مجرم	وکتی جلد ۲ - ۳۸۴	جلد ۲ - ۳۴۴	روفق - میر غلام حیدر
رحمت اللہ (قاضی)	رضا - مولوی عبدالرضا	رفیق - مرزا اسد بیگ ۲۴۲	۲۸۳
جلد ۲ - ۳۴۲	جلد ۲ - ۳۸۴	وقت - مرزا قاسم علی ۲۴۵	رؤف احمد (میاں)
رحمت خان (حافظ)	رضا - میر رضا علی ۲۴۲	رنج - میر محمد نصیر ۲۴۴	رک به رافت
رک به حافظ	رضا - میرزا جیون ۲۴۱	رنج - میر نصیر الدین ۳۳۵	زار ۲۸۳
رحمت خان	رضا میر محمد علی ۲۴۳	جلد ۲ - ۱۲۶	زار - مهربان الدین خان ۲۸۳

زار - میر جمیون ۲۸۵	ساجد (مولوی) جلد ۲ - ۱۳۴	سخنور - لاله دیوانی سنگھ	تسکین
زار - میر مظہر علی ۲۸۴	سالار جنگ ۲۰۲	یعنے دیوانی سنگھ ۲۹۱	سعادت علی (میر) رک بہ
زٹلی - رک بہ جعفر زٹلی	سالار جنگ رنواب ۲۹۲	سراج الدولہ ۸۰ ' ۲۹۳	سعادت
زکریا خاں المعروف بہ	سامی - مرزا جان بیگ	سراج الدین علی خان رک بہ	سعادت - میر سعادت علی
خان بہادر - جلد دوم	۲۸۶ ' ۲۹۴	آرزو	۲۹۸
۱۶۶	سائل - مرزا محمد یار بیگ	سراج دارنگ آبادی	سعادت بار خاں رک بہ
زمان - جلد دوم ۳۸۸	۲۸۶ جلد ۲ - ۲۲۴	۲۹۳	رنگیں
زمان - سید محمد زمان ۲۸۵	سبحان - جلد ۲ - ۳۸۸	سر اللہ (مولوی) رک بہ	سعد الدین تفتازانی ۱۰۴
زمر دقہم رک بہ وارث	سبحان قلی بیگ (مرزا)	منعم	سعد اللہ خاں رک بہ تنہا
نور اور خاں رک بہ دل	رک بہ راغب	سرپ سنگھ یعنے سرپ سکھ	سعد اللہ (سید) ۳۸۳
نور اور سنگھ کھتری رک بہ	سبحانی (زن) رفاصہ جلد ۲	رک بہ دیوانہ	سعد اللہ شاہ رک بہ شاہ
عاجز ۳۸۲	۲۲۴	سر سبز - مرزا زین العابدین	سعد اللہ رک بہ کاشن
زور - داؤد بیگ ۲۸۶	سیقت - مرزا مغل ۲۸۸	خان ۲۹۲	سعدی (جنوبی) ۱۸ (دکنی)
زید (حضرت) ۱۴۱	۳۵۰	سرشار - لالہ تلوک چند ۲۹۳	۲۹۸ - جلد ۲ - ۲۹۶
زین الدین (مرزا) رک بہ	سپاہی ۲۸۹ ' ۲۹۰	سرور - اعظم الدولہ میر محمد خان	سعدی شیرازی ۱۰ ' ۱۶۶
عظیم	سپاہی - ۱۱ نمبر بخش ۲۸۹	۲۰۱ ' ۲۸۶ ' ۲۹۴	۲۳۴ ' ۲۶۸
زین العابدین ۱۳	سپاہی - شاہ قلی خاں	سرور - حمایت اللہ خان	۲۹۸ - جلد دوم
زین العابدین خان (مرزا)	جلد ۲ - ۳۸۸	۲۹۴	۲۳۰ ' ۲۹۶
رک بہ سر سبز	سجاد - میر سجاد ۲۹۰	سرور - میر فیض علی - جلد ۲	سکندر - خلیفہ محمد علی ۲۹۹
زین العابدین (میر)	سحر - محمد خلیل خان ۲۹۱	۳۸۹	سلامت راسی دراسی
رک بہ آشنا	سخن - جلد ۲ - ۳۸۸	سروری - میاں غلام حسین	۲۵۹
زین العابدین (میر)	سخن - حکیم مرزا محمد حسین	۶۴	سلام - نجم الدین علی خان
رک بہ نجابت	۲۹۱	سعادت علی - رک بہ	۳۰۴



سید علی دمیر، رک بہ غنکین سید عوض خاں جلد ۲-۲۰ سید فاضل - جلد ۲-۹۳ سید کریم اللہ خاں رک بہ درد سید محمد دمیر، رک بہ تعلق سید محمد دمیر، جلد ۲-۳۰ سید محمد زمان رک بہ زبان سید محمد کرمانی رک بہ محمد کرمانی سید مرتضیٰ خاں ۱۱۳ سید - میر علی خاں ۴- یعنی میر غالب علی خاں رک بہ سید سید - میر غالب علی خاں سید اشرا ۳۰، ۲۹، ۳۲۸، ۳۶۶ سید - میر غلام رسول ۳۳۴ سید - میر قطب الدین المعروف یہ قطب عالم ۳۳۳ سید - نواز ش خاں رک بہ بھید سیف الدولہ سید فی خاں رک بہ رضی سیف الملک ۳۵۱ سیف علی خاں (دروازا) رک بہ شنگفتہ	سوزاں - مرزا احمد علی خاں ۳۲۷ سیادت - میر شیخ الدین ۳۳۴ سیتا رام دلالہ، رک بہ عمدہ سید ۲۸۶ سید ابراہیم جلد ۲- ۳۸۹ سید ابوالقاسم رک بہ قاسم سید اسمعیل غوربندی رک بہ محمیل سید اشرا رک بہ سید سید امیر خاں بہادر رک بہ امیر خاں سید جعفر علی خاں ۳۴۰ سید جلال ۳۶۳ سید حسین علی خاں (راہبر الامرا) ۱۱۶ سید راحت علی رک بہ منعم سید رضی خاں رک بہ رضی سید سعد اللہ سورتی ۳۸۳ سید شاہ کمال ۹۷ سید شمس الدین جلد ۲- ۳۸۹ سید شمس الدین رک بہ ثاقب سید عبد اللہ قادری ۶۴	سودا - مرزا محمد رفیع ۲۴۱ ۲۵، ۲۶، ۳۰، ۵۳ ۵۹، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۶۶ ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۹۴، ۱۹۸ ۲۰۳، ۲۶۵، ۲۷۰ ۲۷۶، ۳۰۴، ۳۵۶ ۳۵۷، ۳۷۷، جلد ۲- ۴، ۳۷، ۳۹، ۴۰ ۵۰، ۷۲، ۸۱، ۸۳ ۱۳۳، ۱۳۵، ۱۳۸، ۱۵۳ ۱۵۴، ۱۶۴، ۱۷۹ ۱۸۰، ۲۰۱، ۲۳۰، ۲۶۵ ۲۶۹، ۲۷۲، ۳۱۶ ۳۹۰، ۳۹۴، ۴۰۴ ۴۰۸ سورج مل جاٹ - جلد دوم ۳۵۴ سوز - محمد میر ۳۴۴، ۸۰ ۱۵۳، ۲۰۳، ۲۷۶ ۳۲۰، ۳۲۷، جلد ۲- ۲۱، ۱۲۵، ۱۸۷ ۳۵۳، ۴۰۲ سوزاں - شیخ شمس الدین ۳۲۷	سلطان - مرزا ابن ذوالنحش عرف مرزا نیچے ۳ سلطان - نصر اللہ خاں ۳۰۳ سلطان بہایت بخش جلد ۲ ۲۱۰ سلطان - جلد ۲- ۳۹۰ سلیم چشتی (شیخ) ۳۸۲ جلد ۲- ۴۰۳ سلیمان شنگوہ (دروازا) رک بہ سلیمان سلیمان علی خاں رک بہ وداد سلیمان - مرزا سلیمان شنگوہ ۸۱-۱۷۴-۳۰۰ ۳۵۸-۳۶۷ جلد ۲- ۱۶۴، ۱۸۹ ۲۲۱ سردار داس دلالہ، جلد ۲- ۲۷۱ شنگی بیگ - رک بہ گرفتار شنگی بیگ (دروازا) رک بہ مسرور
--	---	---	--

سیف علی دمزا، رک بہ سیف سیف - مرزا سیف علی ۳۳۴	شاه امام بخش رک بہ تھانگیر شاه بہر علی (قرأت صحیحہ) شاه پیر علی جلد ۲-۲۲	شاه عالم پادشاہ ۱۸، ۸۳ ۲۸۹، ۳۶۰، ۳۶۹ ورک بہ آفتاب	شاه محمد اسماعیل ۱۲۸ شاه حسن رک بہ فدوی شاه محمد امین سہروردی ۱۶۹
سیوک رام رک بہ بیتاب شاد - مرزا الہ یار بیگ ۳۳۷	شاه بھیا ۲۵۴ شاه پیر سلون ۳۸۳ شاه پیر علی رک بہ شاہ بہر علی شاه تجلی علی ۱۳۷	شاه عبدالستار ۱۱۸ شاه عبدالعزیز شک بار - جلد ۲ - ۱۲۳	شاه محمد عظیم ۲۹۵، ۳۳۶ شاه محمد عظیم رک بہ عظیم شاه محمد غوث گوالیاری ۲۰ شاه محمدی رک بہ بیدار شاه محمدی رک بہ مائل
شادان - لالہ بسا دل لعل ۳۳۸ شادان - میر رجب علی ۳۳۷	شاه جھولن جلد ۲ - ۱۲ ورک بہ عظیم شاه جی (میاں) رک بہ برق شاه حاتم رک بہ حاتم شاه حسین (میر) رک بہ حقیقت	شاه غریب - جلد ۲ - ۲۷۲ شاه غلام محمد رک بہ غلامی شاه غلام رفیع آبادی رک بہ جنون	شاه ہمدان ۲۰۳ شاه منزل رک بہ منزل شاه مشتاق رک بہ طلب شاه معصوم ۳۵۴
شاعر - میر ناصر پست المیز بہ میر کلہ ۳۳۵ شافعی بن ادیس ۱۲ شاکر ۳۳۴ شاکر علی (میر) رک بہ شاکر	شاه حسین واعظ ۵۲ شاه دلبر رک بہ دلبر شاه دولہ جلد ۲ - ۹۳ شاه ذوقی رک بہ ذوقی شاه سعد اللہ رک بہ شاہ شاه سلیمان ۳۸	شاه فراد ۳۸۲ شاه قدرت اللہ رک بہ قدرت شاه قلندر - رک بہ قلندر شاه قلیخان رک بہ سپاہی شاه کمال بخاری (سید) ۲۱، ۹۷	شاه بلول رک بہ الہام شاه نصیر الدین رک بہ نصیر محمد نصیر الدین، شاه وارث الدین رک بہ وارث شاه ولی اللہ رک بہ شتباہ شاه ناصر علی ۱۵، ۳۷۶، ۳۷۷ - ۱۷
شاکر محمد شاکر ۳۳۶ شاکر میر شاکر علی ۳۳۶ شاکر (میر) رک بہ ناجی شاه افضل خدا تما - جلد ۲ ۱۶۴	شاه شرف الدین رک بہ بلول شاه شمس الدین - جلد ۲ - ۲۸۵	شاه کمال الدین ۱۶۹ ح جلد ۲ - ۱۲۲ شاه گھیشٹا رک بہ عشق شاه مبارک رک بہ آبرو شاه محب اللہ رک بہ جوان	شایق ۳۳۲ شایق - محمد ہاشم ۳۳۹ شایق - میر حاجی ۳۳۸، ۳۳۹ شایق - میر محمد ۳۳۸

شبل الدوله؟ نیشاپوری ۱۵	شرف الدین (میاں)، رک بہ برشته	شفیق - مظہر علی خاں ۳۴۴	شمس الدین (مولوی) رک بہ دل
شتاب رای (راجہ) ۲۶۷	شرف الدین حسن (شیخ) رک بہ شرف	شکوه - مرزا محمد رضا ۳۴۶	شمس الدین (میر) رک بہ شمس
شیخ الدولہ وزیر الممالک ۷۱، ۳۴۹، جلد	شرف الدین علی خاں رک بہ پیام	جلد ۲ - ۳۱	شمس الدین (میر) رک بہ فقیر
دوم ۱۵۳	شرف - شیخ شرف الدین حسن ۳۴۱	شگفتہ ۳۳۴	شمس الدین (میر) رک بہ لطیف
شجاعت اللہ خاں رک بہ ثابت	شرف - میر محمدی ۳۴۰	شگفتہ بخت بہادر رک بہ	شمس الدین (میر) رک بہ ہوش
شرافت - مرزا اشرف علی ۳۴۲	شریف ۳۳۴	شگفتہ - مرزا سیف علی خاں ۳۴۹	شمس الدین (میر) رک بہ عزیزہ
شرد ۳۳۴	شریف - مرزا محمد شریف ۳۴۳، ۳۴۲	شگفتہ - مرزا شگفتہ بخت بہادر ۱۴۵، ۲۲۶، ۳۴۸	شکر ناتھ (مرزا راجہ) رک بہ صبا
شرد - مرزا ابراہیم بیگ ۳۴۱	شریف - مرزا محمد شریف در جہد الاسلام ۳۴۳	شمردنگی ۲۸، ۶۱، ۳۶۰	شور - محمود بیگ عرف ملہو بیگ ۲۸۶
شرد - مرزا جعفر ۳۴۲	شعاع - شاپورادہ ولی عہد محمد اکبر ۳۴۳	شمس - میر شمس الدین ۳۴۹	جلد ۲ - ۳۵۲ - ۳۰۳
شرف الدولہ رک بہ افراسیاب خاں	شعور احمد (میاں) رک بہ شعور	شمس الدولہ (نواب) رک بہ قیمت	شورش - نامہ حسین ۵۳
شرف الدین (رشاہ) رک بہ ملول	شعور - میاں شعور احمد ۳۴۳	شمس الدین (رسید) جلد ۲ - ۳۸۹	شوق ۳۴۴
شرف الدین (شیخ) رک بہ الہام	شعور - میاں شعور احمد ۳۴۳	شمس الدین (رشاہ) رک بہ شاہ شمس الدین	شوق - جلد ۲ - ۳۹۰
شرف الدین (شیخ) رک بہ معتمون	شفیع - محمد شفیع ۳۴۴	شمس الدین (شیخ) رک بہ سوزاں	شوق - تہمتن جنگ بہادر ۳۵۱
			شوق - جن علی خاں ۳۵۰

شوق - روشن لال ۳۵۱	شیخ بدرالدین رک به عس	شیخ عبدالقادر رک به نالال	صاحب علی شاه رک به صابر
شوق - مولوی قدرت اللہ	شیخ شمس الدین رک به مشتاق	شیخ عظمت اللہ رک به عظمت	صاحب - طغریاب خاں
۳۵۱	شیخ خادم علی رک به خادم	شیخ عوف علی رک به تنہا	۳۶۰، ۲۸
شوق - محمد بخش ۳۵۱	شیخ رحمت اللہ رک به	شیخ غلام حسین رک به شکیبا	صاحب قرآن ۳۶۱
شوق - میاں غلام رسول	عسکری	شیخ فرید الدین شکر گنج -	صاحب میر ۶۹
۳۵۲	شیخ رحمت اللہ رک به مجرم	جلد ۲ - ۱۹۷	صادق ۳۵۷
شوکت - مرزا علی ۳۵۰	شیخ سلیم چشتی ۳۸۲	شیخ قدرت اللہ رک به قدرت	صادق - صادق علی شاہ
شوکت جنگ - رک به	شیخ شرف الدین رک به	شیخ ۹ مبارک رک به آبرو	عرف حیدری ۳۵۸
سوزاں	الہام	شیخ محمد علی رک به عزیز	صادق - مرزا محمد ۳۶۰
شہاب الدین (میر) رک به	شیخ شرف الدین حسن	شیخ محمد نعیم رک به نعیم	صادق - میر جعفر خاں ۳۵۷
ثاقب	رک به شرف	شیخ مداری رک به ضمیر	صادق - میر صادق علی ۳۵۸
شہنا - جلد ۲ - ۳۹۰	شیخ شرف الدین رک به	شیخ نجم الدین رک به آبرو	صادق - میر صادق علی خاں
شہرت - امیر بخش خاں	مضمون	شیخ نصیر الدین احمد رک به	۳۵۸
۳۵۳	شیخ شمس الدین رک به	غریب	صادق علی خاں درزا،
شہرت (لکھنوی) جلد ۲	سوزاں	شیخ نظام الدین رک به عتقا	عرف مرزا دواند
۳۹۱	شیخ شیراز ۲۷۸، ۲۹۸	شیدا - خواجہ بہیگا ۳۵۵	رک به مرزا
شہرت دکنی، جلد دوم	ورک به سعدی شیرازی	جلد ۲ - ۲۰۵	صادق علی خاں (میر)
۳۹۱	شیخ ظہور الدین رک به حاتم	شیدا - میر فتح علی ۳۵۶	رک به صادق
شہوت - میر یکہ سی ۳۵۴	شیخ عاشور علی ۳۸۲	شیر علی (میر) رک به افوس	صادق علی شاہ رک به
شہید - جلد ۲ - ۳۹۰	شیخ عبدالحق محدث جلد ۲ -	شیر محمد خان رک به ایمان	صادق
شیخ احمد یار - رک به احمد	۴۰۶	شیفتہ عبدالصمد ۳۵۶	صادق علی (میر) رک به
شیخ اصغر علی رک به مراد	شیخ عبد الرحیم رک به مفتون	شیو سنگہ رک به بیجان	تا شیر
شیخ اکبر ۳۴۰، ۳۴۲	شیخ عبدالصمد رک به فدا	صابر - صابر علی شاہ جلد ۲ -	صادق علی (میر) رک به صادق

طلب - شاه مشتاق ۱۵۳ طہاس بیگ خاں دمحکم الدلی ۲۷۸	۴۰۱۴۳۹۱ ضیاء بخت بہادر مرزا، رک بہ ضیا ضیاء الدین (میر) ۲۰۲ ضیاء الدین (میر)، رک بہ ضیا ضیاء الدین حسین خاں (نواب) رک بہ آقا مرزا	صلاح الدین (محمد) رک بہ تمکین صلاح الدین (میر) رک بہ پاکیانہ صمصام الدولہ (امیرالامرا) رک بہ عاصم صمصام اللہ (میاں)، رک بہ احمد ضابطہ خاں (امیرالامرا) ۱۷۷، ۲۷۸ جلد ۲ - ۴۰۰ - ۳۹۲ ضاحک رمیر غلام حسین ۲۰۲، ۳۰۴ ضبط میر حسن شاہ ۳۹۳ ضمیر ۳۹۳ ضمیر - لالہ گنگا داس ۳۹۴ ضمیر - شیخ مداری ۳۹۴ ضیا ۳۹۳ ضیا - مرزا ضیا بخت بہادر ۳۹۴ ضیا - میر ضیاء الدین - ۵۳، ۲۰۳، ۲۷۳ ۳۹۵ - جلد دوم	صادق علی (میر) رک بہ صفدری صانع - بٹنی میا ۳۵۷ صیا ۳۵۷ صیا - جلد ۲ - ۳۹۱ صیا - لالہ کان جیو مل ۳۹۲ صیا - مرزا راجہ شکر ناتھ ۳۹۱ صیر - مرزا غلام حسن جلد ۲ - ۳۹۲ صدر الدین (محمد) رک بہ ہجور صدق - جلد ۲ - ۳۹۲ صفا - جلد ۲ - ۳۹۳ صفدر - میر صفدر علی ۳۹۲ صفدر شکوہ (اصغیاء) جلد ۲ - ۳۰ صفدر علی (میر) رک بہ صفدر صفدری - جلد ۲ - ۳۹۳ صلابت جنگ رک بہ بٹنی
ظاہر - میر محمدی ۳۷۱ ظریف - قدایر دی خاں ۱۲۸، ۳۷۱ ظفر - ابوالمظفر بہادر ۳۷۲ و رک بہ ابوالظفر بہادر (میرزا) ظفر خاں (روشن الدولہ) نواب، ۱۵۳ ظفر باب خاں ۲۸، ۲۵۹ ۳۶۰، رک بہ حساب و شمار ظہور - جلد ۲ - ۳۹۳ ظہور الدین (شیخ) رک بہ حاتم ظہور اللہ خاں رک بہ نوا نادر - جلد ۲ - ۳۹۳	طالب ۳۶۶ طالب - طالب حسین ۳۶۷ طالب - عاشور بیگ خاں ۳۶۶ طالب - میر طالب علی ۳۶۶ طالب حسین رک بہ طالب طالب علی (میر) رک بہ طالب طالب علی خاں ۳۳۴ طالب قلی خاں (خواجہ سرا) ۳۳۴ طالب کلیم - جلد ۲ - ۳۱ طیش - مرزا محمد اسمعیل عرف مرزا جان ۳۶۷ طفل - مرزا عبدالمقتدر ۳۶۹		

عابد یار خاں ۲۱۲ عاجزہ ۳۷۶ عاجزہ - زور آور سنگھ ۳۸۲ عاجزہ - میفلد ام حیدر خاں ۳۸۱ عارف - محمد عارف ۳۷۸ جلد ۲ - ۱۲۵ عارف خاں جلد ۲ - ۲۰۱ عاشق ۳۷۶ ، ۳۷۸ عاشق - جلد ۲ - ۳۹۴ عاشق - سچو لا تا تھ پٹنٹ ۳۸۰ عاشق - رام سنگھ کھتری ۳۸۱ عاشق - رک بہ نگل عاشق - مولوی جلال الدین ۳۸۰ عاشق - مہدی علی خاں ۲۹ ، ۳۷۹ عاشق بیگ خاں رک بہ طالب عاشق علی دشتی ۳۸۲ عاشق - صمصام ۱ - ۷۰ و ۷۱	امیر الامراخان دورل خان بہادر ۳۷۶ عاصمی خواجہ بہان الدین ۳۷۶ ح ۳۷۷ عاصمی - جلد ۲ - ۳۹۴ عاقبت محمد خاں رک بہ فدا عائق - عاقل شاہ ۳۸۱ عائق شاہ رک بہ عائق عاکف - جلد ۲ - ۳۹۴ عالم خاں ۸۰ و رک بہ امیر خاں بہادر عالم شاہ - رک بہ محزون عالی چاہ بہادر ۶۵ عباس ۳۷۶ عباس - عباس علی بیگ جلد ۲ - ۳۹۴ عباس علی بیگ - رک بہ عباس عباس علی خاں رک بہ تنہا عبدالاحد خاں (نواب الدولہ) ۲۳۵ ، ۳۸۰	عبدالباقی خاں ۱۶۶ عبدالجلیل (میر) رک ۱ عبداللہی دشتی، جلد ۲ - ۴۰۶ عبداللہی رک بہ تاناں عبدالرحمن (حافظ) رک بہ احسان عبدالرحمن خاں قندھاری جلد ۲ - ۳۷ عبدالرحیم دشتی، رک بہ مفتو عبدالرزاق رک بہ قیاض عبدالرسول سہارنپوری (مولوی) ۷۴ عبدالرسول (میر) رک بہ نثار عبدالرشید رک بہ بیہوش عبدالرضا (مولوی) رک بہ رضا عبدالستاد شاہ ۱۱۸ عبدالصمد (حافظ) رک بہ شیفتہ عبدالصمد دشتی، رک بہ فدا عبدالغزیز شکر بار رک بہ شاہ عبدالغزیز عبدالغزیز (مولوی) جلد ۲ ۳۵۳ ،	عبدالعلی (مرزا) رک بہ دفا عبدالفتاح (قاضی) رک بہ "قاضی" عبدالقادر دشتی، رک بہ تالان عبدالقادر جیلانی ۱۲ ، ۶۴ ۱۴۲ جلد ۲ - ۲۷۵ عبدالقادر (مرزا) رک بہ بیدل عبداللہ رک بہ تائب عبداللہ خاں رک بہ ختہ عبداللہ خاں رک بہ مشتاق عبداللہ خاں دلد محمد علیاں روہیلہ ۳۰۳ عبداللہ (سید) رک بہ اصغر عبداللہ قادری (سید) ۶۴ جلد ۲ - ۲۸۸ عبداللہ (میر) جلد ۲ - ۳۷۸ عبدالحمید رک بہ بہجت ۱۱۲ عبدالمنقدر (مرزا) رک بہ طفل عبدالواسع دشتی، رک بہ عرث
---	--	--	--

عبد الولی دمیر، رک بہ عزت عبد الولی دمیر، رک بہ غریب عبد الوہاب (مولوی)، ۳۸۰ عزیز منزل - جلد ۲ - ۲۰ عزت - شیخ عبد الواسع جلد ۲ - ۳۹۵ عزت الدامیر، رک بہ عشق عزت - میر عبد الولی ۳۸۳ عزیز ۳۷۶ عزیز یکھاری لعل ۳۸۲ عزیز - شیخ محمد علی ۳۸۲ عزیز - لالہ شنبھو تاقت ۳۸۳ عزیز الدین دمیر، رک بہ ہم رنگ عزیز خان رک بہ بیجان عس - شیخ بدالدین جلد ۲ - ۳۹۵ عسکری - مرزا محمد عسکری ۳۸۴ عسکری خاں (حکیم) جلد ۲ - ۲۲۰ عشاق - جلد ۲ - ۳۹۶	عطاء اللہ خاں رک بہ فرقت عظمت - شیخ عظمت اللہ جلد ۲ - ۱۶ عظمت اللہ (شیخ)، رک بہ عظمت عظیم ۳۷۶، جلد ۱ - ۱ عظیم - جلد ۲ - ۳۹۶ عظیم - شاہ محمد عظیم جلد ۲ ۱۴ عظیم - مرزا عظیم بیگ ۱۷ ۸۲، ۷۲، ۷۱ جلد ۲ - ۱ عظیم - مرزا زین الدین جلد ۲ - ۱۴ عظیم الدین خاں عرف بھورے خاں رک بہ آشتفتہ عظیم بیگ (مرزا)، رک بہ قدوسی عقیدت - جلد ۲ - ۳۹۶ علامہ شیرازی ۱۰۴ علاء الدین عطاء (خوجہ) ۲۵۶ علی ۳۷۶ - جلد ۲ - ۱۶	عشرت - میر غلام علی ۳۹۸ عشق ۳۷۶ عشق رک بہ بیتلا عشق - شاہ گھیسٹا ۳۸۴ جلد ۲ - ۱۷۱، ۱۷۵ عشق - مرزا محمد ۲۶۴ ۳۶۴، ۳۶۲ عشق - میر عزت اللہ ۷۲، ۵۲، ۷۵ ۱۴۲، ۱۷۵، ۱۹۶ ۲۱۴، ۳۳۹، ۳۷۵ ۳۷۳، ۳۸۱، ۳۸۵ جلد ۲ - ۱۷۵، ۱۸۱ ۲۱۰، ۳۶۹، ۳۷۸ ۳۸۹، ۳۹۲، ۴۰۲ ۴۰۴ عشق - میر محمد علی ۳۸۵ عشقی - جلد ۲ - ۳۹۵ عشقی - شیخ رحمت اللہ جلد ۲ - ۳۹۶ عطا - محمد عطاء اللہ ۴۲ ۳۹۸	علی - شاہ نامہ علی - جلد ۱۷ علی - مرزا علی - جلد ۲ - ۱۸ علی ابن ابی طالب ۱۲ جلد ۲ - ۱۷، ۱۹ علی تقی (مرزا)، رک بہ محشر علی تقی (میر)، رک بہ کافر علی رمتا (مرزا)، رک بہ رضا علی رضا (مرزا)، رک بہ مدح علی شاہ رک بہ پروانہ علی شیر (میر)، رک بہ نوائی علی قلی (مرزا)، رک بہ ندیم علی قلی خاں شمش گشتی جلد ۲ - ۱۳۵ علی قلی خاں والد ۱۳۰ علی محمد خاں روہیلہ ۷۳ علی مروان خاں ۳۷۹ عماد الملک (نواب) رک بہ قازنی الدین خاں بہادر عمدۃ الملوک (نواب) رک بہ امیر خاں تمہ - لالہ بیتنا رام جلد ۲ - ۱۹
---	---	--	---

عمر ابن الخطاب ۱۳	غازی الدین خان بہادر (ذوالعقاب الملک)	غریب - میر عبد الولی -	غلام حسین (میر) رک بہ
عنایت - شیخ نظام الدین	جلد ۲ - ۱۹ - ۲۲	جلد ۲ - ۲۶	یاد
جلد ۱۹ - ۲	۲۴، ۱۲۵، ۱۴۴	غضنفر - غضنفر علیخان	غلام حسین خاں رک بہ
عنایت اللہ رک بہ جام	۲۱۰، ۲۱۵، ۲۴۰	جلد ۲ - ۲۸	خیال
عنایت اللہ (میر) رک	۲۴۴، ۳۱۴، ۳۵۵	غضنفر علیخان رک بہ غضنفر	غلام حسین خاں گروڑہ
بہ مشتاق	غافل - میر محمد علی - جلد ۲ -	غفور بیگ (مرزا) رک بہ	جلد ۲ - ۲۸
غضری ۱۶	۲۶	افسوس	غلام حمید (میر) رک بہ
عوض خاں رسید	غالب - بہادر بیگ خاں	غلام - کنور گوپال ناتھ -	درواق
جلد ۲ - ۲۰	(دوالاجباب)	جلد ۲ - ۲۸	غلام حمید بیگ رک بہ
عوض علی (شیخ) رک بہ	جلد ۲ - ۲۳	غلام احمد رک بہ احمد	فکلی
تنہا	غالب علی خاں رسید	غلام اشرف رک بہ اشرف	غلام حمید خاں (میر)
عیاش - خیالی رام -	المعروف بہ میرطہ	غلام اشرف رک بہ افسر	رک بہ عاجز
جلد ۲ - ۲۳	رک بہ عیان	غلام جیلانی خاں رک بہ	غلام رسول (میاں)
عیاش - غلام جیلانی	غالب علیخان (میر) رک بہ	عیاش	رک بہ شوق
خاں المعروف بہ	سید و آستنا و	غلام حسن (مرزا) رک بہ صبر	غلام رسول (میر) رک بہ
میاں بخشو -	غریب	غلام حسن (میر) رک بہ	سید
جلد ۲ - ۲۲	غریب - جلد ۲ - ۲۳	حسن	غلام علی (میر) رک بہ
عیان - سید غالب علیخان	غریب ۳۲۸ و رک بہ	غلام حسین (شیخ) رک بہ	احسان
المعروف بہ میرطہ	سید	شکلبا	غلام علی (میر) رک بہ
جلد ۲ - ۲۰	غریب - شیخ نصیر الدین	غلام حسین (میاں) رک بہ	آزاد
عیش - مرزا حسین رضائی	احمد ۳۸۲ -	سرور دی	غلام علی (میر) رک بہ
جلد ۲ - ۲۱	جلد ۲ - ۲۴	غلام حسین (میر) رک بہ	اظہر
غازی - جلد ۲ - ۳۹۴	غریب - میر محمد تقی جلد ۲ - ۲۵	ضاحک	غلام علی (میر) رک بہ عشر



علامہ قطب بخش دمیایں ، رک بہ خستہ	علامہ معین الدین خاں رک بہ معین	۱۹ ، ۲۴ ، ۹۳ ، ۲۰۲ ، ۲۱۵ ، ۲۷۷	قدوسی - مرزا بیچو بیگ ۱۵۱ - جلد ۲ - ۱۸۳
علامہ کیرانی (مولوی) رک بہ کابل	علامہ ناصر ۱۵۴ ، ۱۵۵ ، و رک بہ جراح	۳۵۳ ، ۳۵۴	قدوسی - مرزا عظیم بیگ جلد ۲ - ۳۵۹
علامہ محمد (حافظ) رک بہ خوش رس	علامہ نبی خاں رک بہ مختار علامہ ہمدانی رک بہ مصطفیٰ	فخر الدین دمیر، رک بہ ماہر فخر الشعرا رک بہ ممنون	قدوسی - میر فضل علی - جلد ۲ ۳۹
علامہ محمد (خلیفہ) رک بہ راقم علامہ محمد (شاہ) رک بہ علامی	فخر کلین ۱۰۷ ، ۱۲۰ - جلد ۲ ۲۱۵ ج ۲۹۴	فدا - شیخ عبد الصمد - جلد ۲ ۳۵	فراغ - جلد ۲ - ۴۳ فراق - جلد ۲ - ۳۲
علامہ محی الدین رک بہ انظر علامہ محی الدین رک بہ مبتلا	فارغ - لالہ کتہ سنگھ جلد ۲ - ۳۲	فدا - لچھے رام پٹنت ۱۳۷ جلد ۲ - ۳۷	فراق - شہزادہ خاں - ۵ ، ۳۸ ، ۴۶ ، ۷۲
علامہ محی الدین (میر) رک بہ اولین	فتح علی دمیر، رک بہ شیدا فتح علی دمیر، رک بہ مجرم	فدا - مرزا فدا حسین خاں المعروف بہ آفا حسین	۸۲ ، ۱۲۶ ، ۱۳۸ ، ۱۴۸ ، ۲۱۴ ، ۳۳۵
علامہ محی الدین خاں رک بہ پتیر علامہ محی الدین خاں رک بہ	فتح علی خان حبیبی رسید جلد ۲ - ۲۰ ، ۱۸۴	خاں جلد ۲ - ۳۴ فدا - مولوی محمد اسماعیل - جلد ۲ - ۳۵	۲۳۰ ، ۲۵۶ ، ۲۷۴ ، ۳۲۵ ، ۳۵۳ ، ۳۵۴
علامہ محی الدین خاں بیانات جلد ۲ - ۳۸۴	فخر رک بہ ماہر فخر الاسلام رک بہ جنوں	فدا - میر انام الدین - جلد ۲ ۳۹۷	۳۶۶ - جلد ۲ - ۲۲۷ ۲۹ ، ۹۰ ، ۱۴۷ ، ۱۶۱ ، ۲۵۵ ، ۲۶۳
علامہ مرتضیٰ (شاہ) رک بہ جنوں علامہ مصطفیٰ دمیایں، رک بہ تجیر	فخر الدین ۲۲۸ ج رک بہ حیرت	فدا حسین خاں دمیر، رک بہ فدا	۲۶۹ ، ۲۹۶ ، ۳۱۷ ، ۳۵۳
علامہ مصطفیٰ خاں رک بہ دل علامہ مصطفیٰ خاں رک بہ	فخر الدین (مولانا محمد) ۳۱ ، ۵۲ ، ۷۴ ،	قدوسی - جلد ۲ - ۳۲ قدوسی - مرزا قدوسی ۳۰۴	فراق - کیفیاء جنگ جلد دوم ۴۹
یکہ نگ	۱۰۴ ، ۱۱۸ ، ۱۲۴ ، ۱۹۷ ، ۲۰۷ ، جلد ۲ -	۳۵۶ - جلد ۲ - ۳۹ قدوسی - شاہ حسن - جلد ۲ - ۳۷	فراق - مرتضیٰ قلیجانی ۱۱۸ فراقی - جلد ۲ - ۳۹.۱



قدرت - شیخ قدرت الله	قسمت - ثواب شمس لہ جلد ۲ - ۱۳۰	کامکار خاں	کمال - جلد ۲ - ۲۰۰
جلد ۲ - ۱۲۵	قطب البین (میر) رک بہ سید	کامل - مولوی غلام کبریا -	کمال خجندہ ۲۴
قدرت - مولوی قدرت الله	قطب بخش ۲۳۵ ج و رک بہ خدمت	جلد ۲ - ۳۵۱	کمال - شہاہ کمال الدین حسین
جلد ۲ - ۱۲۵	قطب عالم رک بہ سید	کان جیول (لالہ) رک بہ صبا	۱۶۹ - جلد ۲ - ۲۰۰
قدرت اللہ (شہاہ) رک بہ	قطب علی بیگ (مرزا) رک بہ فگار	کبیر حکیم کبیر علی - جلد ۲ - ۱۳۴	کمال الدین حسین (شہاہ)
قدرت	قلندر - شہاہ قلندر جلد ۲ - ۱۳۱	۱۸۰	رک بہ کمال
قدمت اللہ شیخ رک بہ قدرت	قلندر بخش رک بہ آفرین	کبیر علی (علیم) رک بہ کبیر	کندر - جلد ۲ - ۳۹۹
قدرت اللہ (مولوی) رک بہ	قلندر بخش رک بہ جرات	کدار ناتھ (راجہ) رک بہ نسیم	کترین - پیر خاں - جلد ۲ -
شوق	قلندر علی خاں (سید) جلد ۲ - ۲۰۰	کرامت - میر کرامت علی - جلد ۲	۱۳۳، ۲۳۰، ۲۹۷
قدرت اللہ (مولوی) رک بہ قدرت	قرالاسلام یعنی فخر الاسلام رک بہ	۱۳۵	کم گو - جلد ۲ - ۳۹۹
قدرت اللہ (میر) ۳ - جلد ۲ -	جنوں	کرامت علی (میر) رک بہ کرامت	کنور سین (لالہ) رک بہ منظر
۹۲ و رک بہ قاسم	قرالدین خاں (اعتماد الدولہ) ۲۲۸	کرم اللہ خاں (سید) رک بہ درد	کوچک - مرزا وحید الدین المرحوم
قدسی - محمد جان ۲۶	۲۵۷، ۲۶۸ - جلد ۲ - ۱۷۶	کسل سنگھ کرپورہ عرف کسلا	یہ مرزا کوچک - جلد ۲ - ۱۲۰
قرار - میر حسین علی جلد ۲ - ۱۲۶	قرالدین (میر) رک بہ منت	جلد ۲ - ۳۸	کہاری (دعاجی) ۲۰۵
قربان - جلد ۲ - ۸۰	قدیش قادری (حضرت) جلد ۲ -	کسلا رک بہ کسل سنگھ	کیانی و مرزا دیار بیگ، رک بہ شہاہ
قربان - میر قربان علی - جلد ۲ -	۳۷۹	کفایت خاں ۲۷	کیرت سنگھ (راہی) رک بہ امیر
۱۲۶	قیام الدین علی رک بہ قایم	کلام رک بہ مختار و غلام نبی خاں	کیفی - جلد ۲ - ۱۷۷
قربان - میر محمد علی ۲۱۶ - جلد ۲	قیس - مرزا احمد بیگ عرف	کلو - رک بہ حجام	کیفی - میر بدایت علی ۳۳۸
۱۲۷	مدار بیگ - جلد ۲ - ۱۳۱	کلو - میر، رک بہ حقیر	کیقبا و جنگ رک بہ فراق
قربان علی (میر) رک بہ قربان	کاظم - جلد ۲ - ۱۳۴	کلو - (میر) رک بہ خاکسار	گر فزار - سنگی بیگ - جلد ۲ - ۱۳۳
قرمسانی خاں بہادر رک بہ شہاہ	کاظم حسن (مرزا) رک بہ بہتیراد	کلو بیگ (مرزا) رک بہ مسکین	گرم - جلد ۲ - ۱۳۵
قزین - جلد ۲ - ۳۹۹	کافر - میر علی نقی جلد ۲ - ۱۳۴	کلیم - میر محمد حسین ۱۳۴ - جلد ۲	گریان - جلد ۲ - ۱۳۳
قریبانش خاں - رک بہ امید	کامکار خاں و ثواب رک بہ ثواب	۱۴۰	گلاب - قلام نجی الدین خاں - جلد ۲ - ۱۲۷

گمبیاں - میراج علی جلد ۲ - ۱۳۷	لالہ دیوانی سنگھ یعنی دیوانی سنگھ	لطیف علی (میر) رک بہ لطیف	محب - شیخ ولی اللہ ۸۴، ۱۷
گمبیاں - میرجسام الدین علی	رک بہ سنخور	ماہو رام دشتی جلد ۲ - ۲۲۷	۸۵، ۸۶، ۱۶۰، ۳۰۱
عرف میرجھو - جلد ۲ - ۱۳۷	لالہ ذوقی رام رک بہ حسرت	ماشاء اللہ خاں ۸۲-۸۰ ورکے مسند	۳۲۳ - جلد ۲ - ۱۶۴
گلشن - شاہ سعد اللہ - جلد ۲ - ۱۳۷	لالہ مسدرداس - جلد ۲ - ۲۷۱	ماہ - میرعلیناں - جلد ۲ - ۲۰۱	محب اللہ (شیخ) رک بہ جہان
۲۹۶	لالہ سینا رام رک بہ عمدہ	ماہر - میرفتح الدین جلد ۲ - ۱۵۲	محب اللہ خاں (۹) ثواب
گنہ بیگم ۱۱۲ - جلد ۲ - ۱۳۷	لالہ شتیو تانہ ۳۸۳	ماہل - جلد ۲ - ۱۵۰	رک بہ محبت
گنپت رائی رک بہ نظیر	لالہ مکان جیوئل رک بہ صبا	ماہل - شاہ محمدی ۳۱ - ۹۸ - جلد ۲	محبت - جلد ۲ - ۱۵۰
گنگا داس دہنڈت رک بہ مکیں	لالہ کنور سین رک بہ مقطر	۱۵۱، ۲۷۲	محبت - ثواب محب اللہ
گنگا داس (لالہ) رک بہ منیر	لالہ گنگا داس رک بہ منیر	ماہل - مرزا محمد یار بیگ جلد ۲ - ۱۵۲	رکذا خاں - جلد ۲ - ۱۶۰
گوہنڈی دلالہ رک بہ نصرت	لالہ گوہنڈی رک بہ نصرت	مبتدا - غلام محی الدین جلد ۲ - ۲۰۱	محبت - میرجہاد علی - جلد ۲
گوپال رائی ۱۳۰	لالہ گنگا سنگھ رک بہ نادر	مبتدا - لالہ ملک چند جلد ۲ - ۱۵۳	۱۶۱
گوپال ناتھ کانور جلد ۲ - ۲۸۰	لالہ مٹھی (مٹھن) لال رک بہ نامی	منتقی میرتیقی - جلد ۲ - ۱۵۴	محبت اللہ خاں - جلد ۲ - ۱۶۰
گوپی ناتھ پنڈت ۳۸۰	لالہ مکند سنگھ کٹھری رک بہ فارغ	مٹھن (مٹھی) لال (لالہ) رک بہ نامی	محب علی (میر) رک بہ حالی
گوہری - جلد ۲ - ۲۰۰	لالہ ملک چند رک بہ پتیج	میرجہاد سنگ رک بہ ارمان	محترم خواجہ محترم علیخان -
لالہ البیری سنگھ رک بہ نشاۃ	لالہ موچند رک بہ منشی	میسور - میرا علی سا جلد ۲ - ۱۵۸	جلد ۲ - ۱۷۵
لالہ بالکند رک بہ حضور	لالہ ترانہ داس رک بہ بخود	میرجہاد - مرزا جید بیگ جلد ۲ - ۱۵۴	محترم علیخان (خواجہ) رک بہ
لالہ بساون لال رک بہ شاداں	لچھے رام پنڈت رک بہ قدا	میرجہاد - جلد ۲ - ۱۵۱	محترم
لالہ بھگوان دت رک بہ برق	لطیف جلد ۲ - ۱۴۸	میرجہاد - میرجہاد علی - جلد ۲ - ۱۵۷	محترم علیخان رک بہ شمت
لالہ ملک چند رک بہ شرار	لطیف - مرزا علی جلد ۲ - ۱۴۸	میرجہاد - میرفتح علی - جلد ۲ - ۱۵۷	معزول - عالم شاہ - جلد ۲ - ۱۷۵
لالہ ٹیک چند رک بہ انگر	لطیف اللہ (حافظ) ۱۰۷	میرجہاد - جلد ۲ - ۲۰۱	محسن - محمد حسن جلد ۲ - ۱۷۴
لالہ جٹھم لعل رک بہ جٹھم لعل	لطیف اللہ (مرزا) رک بہ ولا	میرجہاد - مشہور بہ دریش سررینہ	محشر - جلد ۲ - ۲۰۱
لالہ جٹی داس رک بہ ذرہ	لطیف - میرشیر الدین جلد ۲ - ۱۴۹	جلد ۲ - ۱۵۵	محشر - مرزا علی تقی - جلد ۲ - ۱۷۵
لالہ توپ چند رک بہ ذکا	لطیف - میرلطیف علی جلد ۲ - ۱۴۹	محبیب الدین (میاں) ۳۱	

محمد علی رک به جزین	محمد شاکر رک به شاکر	محمد تقی (میان) رک به تقی	محمد لودر رک به طهماس بیگ
محمد علی رک به شاکر	محمد شریف (مرزا) رک به شریف	محمد تقی (میر) رک به میر	محمد احسن الله رک به احسن
محمد علی (خلیفه) رک به اسکندر	محمد شریف خاں (حکیم) رک به	محمد تقی (میر) رک به غریب	محمد اسحق خاں رک به تماشا
محمد علی (شیخ) رک به عزیز	عظیم محمد شریف خاں	محمد تقی (میر) رک به خیال	محمد اسماعیل (مرزا) رک به امین
محمد علی (میر) رک به رضا	محمد شفیع رک به شفیع	محمد تقی خاں (مرزا) رک به ترقی	محمد اسماعیل (مرزا) رک به طیش
محمد علی (میر) رک به عشق	محمد شفیع (میر) رک به	محمد حسین (حکیم) رک به سخن	محمد اسماعیل (مولوی) رک به ندا
محمد علی (میر) رک به غافل	محمد شفیع (حکیم) ۳۲	محمد حسین (میر) رک به شتی	محمد شرف رک به اشرف
محمد علی (میر) رک به نادر	محمد صادق (مرزا) رک به ثروت	محمد حسین (میر) رک به حکیم	محمد شرف خاں رک به حکیم
محمد علی (میر) رک به نیاز	محمد صدر الدین رک به مجور	محمد حسین (میر) رک به کلیم	محمد اعظم شاه رک به اعظم شاه
محمد علی (میر) رک به و هم	محمد صلاح الدین رک به تمکین	محمد حفیظ (حافظ) رک به حفیظ	محمد اکبر رک به والد
محمد علی خاں ۲۵۳	محمد طاهر رک به فتنی	محمد حفیظ خاں (حکیم) رک به ۱۴۹	محمد اکبر (شاهزاده) رک به شعاع
محمد علی خاں (میر) رک به ماه	محمد ظهیر (شیخ) رک به لوا	محمد حیات (حافظ) رک به حیا	محمد امان ۵۴
محمد علی خاں (میر) رک به ۳۰۳	محمد عابد رک به جو شمش	محمد خان افغان رک به خان	محمد امان رک به تثار
محمد علیم الدین رک به بیتاب	محمد عارف - رک به عارف	محمد خلیل خاں رک به سحر	محمد امجد رک به امجد
محمد علی رک به تنها	محمد عسکری (مرزا) رک به عسکری	محمد داود رک به بهر	محمد امین (میر) رک به امین
محمد غیاث (مرزا) رک به ۲۵۹	محمد عطاء (بانکه) رک به ۴۲ - ۴۰۰	محمد ذکی (میان) رک به ذکی	محمد امین سهروردی رک به شاه
محمد عزت گویا رک به ۲۰	و رک به عطا	محمد رضا (مرزا) رک به رضا	محمد امین
محمد فاخر کین (مرزا) رک به	محمد عطاء الله رک به عطا	محمد رضا (مرزا) رک به شکوه	محمد باقر (میر) رک به جزین
فاخر کین	محمد عظیم رک به تبیل	محمد رضای ذکی رک به رضا	محمد بخش رک به شوق
محمد فخر الدین (مولینا) رک به ۳۱	محمد عظیم رک به شاه عظیم	محمد رفیع (مرزا) رک به سودا	محمد یقا اکبر آبادی رک به یقا
محمد رک به فخر الدین	محمد عظیم (شاه) رک به عظیم و	محمد روشن رک به جو شمش	محمد پناه خاں رک به حکیم
محمد فقیه (میان) رک به درون	شاه جمیلون	محمد زمان (سید) رک به زمان	محمد تقی (قاری) رک به ۲۶۳
محمد قاسم - رک به ندیم	محمد عظیم (میر) رک به ۱۴۴	محمد سعید (میر) رک به نیاز	محمد تقی (مرزا) رک به ترقی

محمد قمر الاسلام یعنی فتح الاسلام رک به جنون محمد کاسه لیس ۱۰-۲۳۳ جلد ۲-۲۹۷ و رک به شمشیر محمد کافم در میان ۶۵ محمد کرانی (سید) ۲۳۵ محمد حسن رک به حسن محمد حسن (میر) رک به بخلی محمد مرزا خاں ۲۷۱ محمد مسکین ۲۹۹ محمد مقصود رک به مقصود محمد منعم در شیخ رک به منعم محمد مولی رک به احسن محمد میر رک به اثر محمد میر رک به سوز محمد میر خاں یعنی میر محمد رک به سرور محمد نصیر (میر) رک به سرچ محمد نقیر الدین رک به نصیر محمد نعیم در شیخ رک به نعیم محمد هاشم رک به شایق محمد ولی رک به ولی محمدی (شاه) رک به بیدار	محمد سی دیلوی رک به سیل محمدی (میر) رک به شرف محمدی (میر) رک به قربان محمد یار (میر) رک به خاکسار محمد یار بیگ (مرزا) رک به سائل محمد یار خاں (نواب) رک به یار محمد یعقوب خاں عرف میان کلو جلد ۲-۴۷ محمدود - حافظ محمود خاں - جلد ۲-۱۷۳ محمدود بیگ رک به شور محمدود خاں (حافظ) رک به شور محمدود سبکتگین ۱۶ محنت - مرزا حسین بیگ جلد ۲-۱۷۲ مختار - غلام نبی خاں جلد ۲ ۱۷۷ مختار یعنی ممتاز - مولوی نور احمد ۶۲ - رک به ممتاز مخلص - جلد ۲-۱۵۰ مخلص - رای اندرام ۳۸۲ - جلد ۲-۱۷۶ مخلص - مخلص علی خاں -	جلد ۲-۱۷۶ مخلص علی خاں رک به مخلص مدارا بیگ رک به قیس مداری در شیخ رک به ضمیر مدحت - جلد ۲-۴۰۲ مدد الدین (مرزا) رک به مرزا مد سنگه آهنگر رک به شکفته مدبوش - جلد ۲-۴۰۲ مراد علی (میر) رک به حیرت مراد علی بخاری - جلد ۲-۱۳۵ مراد علی خاں ۲۱۲ مرتضی قلیناں ۱۱۸ مرحمت خاں رک به والد مرزا - جلد ۲-۱۵۰ مرزا جان جان رک به مظهر مرزا جان جان رک به آستانه مرزا جیون رک به رضا مرزا حکیم فضل الدین المعروف به مرزا انیتا - جلد ۲-۱۷۹ مرزا - مرزا صادق علی خاں عرف مرزا مدد الدین - جلد ۲-۱۷۸ مرزا - مرزا محمد حیدر آبادی جلد ۲- ۱۷۹ مرزا ابراهیم بیگ رک به مشر	مرزا ابوالظفر بهادر رک به ظفر و ابوالظفر مرزا احسن تخت ۵۹، ۱۴۹ مرزا احمد - جلد ۲-۴۰۰ مرزا ارجمند رک به نزہت مرزا ایزد بخش رک به سلطان مرزا ابر ۱۷۸، ۳۶۹ مرزا بطعن رک به شفیق مرزا بختی رک به رسا مرزا بھو بیگ رک به سیل مرزا بھو بیگ رک به فدوی مرزا جان رک به طیش مرزا جان جان رک به مظهر مرزا جعفر رک به مشر مرزا جلگن رک به آستانه مرزا جمن رک به شمس مرزا جوان تخت رک به بهاندار شاه مرزا حاجی رک به شکفته مرزا شگفته تخت بهادر مرزا حاجی رک به مسیح مرزا احسن رک به حسن مرزا حسین رضا ثانی رک به عیش
--	--	--	---

مرزا خورم - جلد ۲ - ۳۷۴	مرزا مغل رک بہ سبقت	مرست (کایت زاده) جلد ۲ -	جلد ۲ - ۱۸۷
مرزا راجہ رک بہ ذرہ و صبا	مرزا مغل رک بہ ندرت	۱۸۳	مشتاق - میر عتایت اللہ
مرزا عبداللہ جلد ۲ - ۱۷۹	مرزا کھن بیگ رک بہ رفاقت	مرسورہ رک بہ عنایت	جلد ۲ - ۱۸۸
مرزا عسکری رک بہ نالال	مرزا میڈھو رک بہ امیر	مرسورہ - مرزا اصغر علی بیگ	مشتاق علیجان رک بہ مشتاق
مرزا عظیم بیگ رک بہ عظیم	مرزا میڈھو رک بہ سرسبز	المعروف بہ مرزا سنگی بیگ	مشتاق - مشتاق علیجان
مرزا علی رک بہ شوکت	مرزا نیلے رک بہ سلطان	جلد ۲ - ۲۰۲	۷۲، ۸۲
مرزا علی رک بہ علی	مرزا نینا رک بہ مرزا	مسعود بن محمود غزنوی ۱۵	مشہور - جلد ۲ - ۲۰۳
مرزا علی رک بہ لطف	مرزا وجیہ الدین رک بہ کوچک	مسکین - مرزا کلو بیگ - جلد ۲	مشیر الملک ۳۸ - جلد ۲ - ۲۰۴
مرزا علی رک بہ ہملت	مرزا یوسف بیگ خاں ۳۶۷	۱۸۶	مصطفی - غلام ہمدانی ۶۷
مرزا علی خاں ۳۲۷	مرقت - شیخ اصغر علی جلد ۲	میح - جلد ۲ - ۱۵۰	۸۱، ۹۴، ۱۰۰، ۱۰۳
مرزا عبیدو - جلد ۲ - ۳۸۷	۱۸۰	میح - مرزا میح الدی بیگ ف	۱۲۸، ۱۴۰، ۱۴۷
مرزا قدوسی ۱۷۳ - جلد ۲ - ۳۷۰	مرسون - مرزا علی رضا - جلد ۲ -	مرزا حاجی - جلد ۲ - ۱۸۴	۱۷۳، ۱۷۴، ۳۰۱
مرزا فیض ۳۴۲	۱۷۸	میح - میح الدخاں - جلد ۲ - ۱۸۵	۳۳۷، ۳۴۲ - جلد ۲ -
مرزا کلو بیگ رک بہ مسکین	مرید - مریدین خاں - جلد ۲ -	میح - میاں براقی - جلد ۲ - ۱۸۶	۹۰، ۱۳۵، ۱۸۸
مرزا کوچک رک بہ کوچک	۱۷۷	میح الزماں رک بہ حکیم	۱۹۵، ۱۹۶، ۲۰۸
مرزا لطف اللہ رک بہ ول	مرید حسین خاں رک بہ مرید	میح اللہ بیگ دمرزا رک بہ میح	۲۱۶، ۲۶۳
مرزا محسن (محمد بن) رک بہ قتیل	مرزل - شاہ مرزل - جلد ۲ - ۱۸۱	میح الدخاں رک بہ میح	مصدر - میرا شاہ الدخاں
مرزا محمد رک بہ بیکس	مسافر - میر پانندہ - جلد ۲ - ۱۸۱	میسلمہ کذاب ۸۴، ۸۵	جلد ۲ - ۱۸۸
مرزا محمد رک بہ صادق	مست - رک بہ جتوں (قتیل علی)	مشتاق - جلد ۲ - ۱۵۰	مصطفیٰ خاں - رک بہ بیکرنگ
مرزا محمد رک بہ عشق	مستند - یار علی بیگ - جلد ۲ - ۱۸۳	مشتاق - شیخ نواز اللہ - جلد ۲	مضطر - شیخ نصرت علی - جلد ۲
مرزا محمد رک بہ مرزا	منقرۃ الدولہ رک بہ شہوت	۲۰۳	۱۹۵
مرزا محمد رک بہ لائق	مرست - جلد ۲ - ۱۵۰	مشتاق - عبداللہ خاں المظاہب	مضطر - لاکھ پور سین - جلد ۲
مرزا مغل رک بہ جرأت	مرست - شیخ وزیر علی - جلد ۲ - ۱۸۱	مشتاق علیجان ۷۲، ۸۲	۱۹۵

مضطرب - جلد ۲ - ۱۵۱	رک بہ دلا	مفتی دولت رک بہ دولت	ملوک چند (لالہ) رک بہ مستبح
مضطرب - دوار کا پرشاد	مستند الدولہ رک بہ یعقوب	مقبول - میاں مقبول نبی	ملول - شاہ شرف الدین
پینے درگا پرشاد -	علیخان بہادر	الخطاب بہ مظہر الدین	جلد ۲ - ۲۰۹
جلد ۲ - ۱۹۶	معجز - نظام خاں ۷۴ - جلد ۲	خال - جلد ۲ - ۲۰۸	ملہو بیگ - رک بہ غور
مضطرب - میاں حاجی	۲۱۷	۳۱۳، ۳۵۵	ممتاز - جلد ۲ - ۲۰۴
جلد ۲ - ۱۹۶	معروف - الی بخش خاں - جلد	مقبول شاہ رک بہ بیٹو	ممتاز (مولوی نور احمد)
مضمون - شیخ شرف الدین	دوم ۲۰۱، ۲۰۲	مقبول تہی خاں رک بہ مقبول	۱۹۲، ۳۸ - جلد ۲
۲۱، ۲۳۹ - جلد ۲	معز الدین بہادر (مرزا)	مقتول - مرزا ابراہیم بیگ	۲۱
۱۹۷، ۲۲۶	رک بہ ثابت	جلد ۲ - ۲۰۸	مضمون - جلد ۲ - ۱۵۱
مظفر - میر کھوساں - جلد ۲	معین - غلام حسین الدین	مقصود - محمد مقصود	مضمون - میر امانت علی
۲۰۰	خاں - جلد ۲ - ۲۰۱	جلد ۲ - ۲۰۹	جلد ۲ - ۲۱۲
مظفر الدولہ مختار الملک	معین الملک (نواب) رک بہ	مکرم الدولہ سید اکبر علیخان	مضمون - میر نظام الدین
رک بہ صاحب	میر منو	رک بہ اکبر	۱۰۶، ۱۶۸، ۱۶۹
مظفر تنگ ۲۳۱	مغل علی رک بہ مغل	مکرم الدولہ رک بہ نیاز بیگ	۲۵۴، ۲۷۱، ۲۷۳
مظفر خاں ۶۵	مغل - مغل علی - جلد ۲ - ۲۰۵	خاں بہادر	۳۳۴، ۳۴۲ ح
مظفر خاں (نواب) جلد ۲ - ۲۰	مغموم - مرزا اسحاق بیگ -	مکتبہ شگھ کھتری (لالہ) رک بہ	۳۶۳ - جلد ۲ - ۳۵۴
مظہر مرزا جان جان ۱۱	جلد ۲ - ۲۰۳	فارغ	۱۹۵، ۲۰۰، ۲۰۵
۱۲۳، ۲۰۰، ۲۵۳	مفتون - جلد ۲ - ۱۵۱	مکھن بیگ (مرزا) رک بہ	۲۱۲، ۲۱۵، ۲۲۸
جلد ۲ - ۱۲۳، ۱۳۱	مفتون - جلد ۲ - ۲۰۴	رفاقت	منت - میر قمر الدین ۱۳۹
۱۹۸، ۲۲۴، ۳۵۵	مفتون - شیخ عجم الدین	مکھن نعل رک بہ آرام	۱۶۸ - جلد ۲ - ۷۷
۳۶۷	جلد ۲ - ۲۰۵	مکھن میاں رک بہ پاکیار	۲۱۲، ۲۱۵
مظہر علی (میر) رک بہ زار	مفتون - میاں بدر الدین	مکھو - جلد ۲ - ۲۰۹	منتظر - نور الاسلام - جلد
مظہر علیخان عرف مرزا طفا	جلد ۲ - ۲۰۵	مکھو خاں (میر) رک بہ مظفر	دوم ۲۱۲



میر - میر محمد تقی ۱۱۰۳	میرزا سگھر رک بہ آشنا	متور خاں دنوای ۱۵۳	منتظر رک بہ گنا بیگم
۱۰۴، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳	میرزا محمد صدر الدین جلد ۲	متور علی رک بہ متور	منجھو خاں - جلد ۲ - ۲۲۰
۱۵۶، ۱۹۵، ۲۳۱	۲۲۸	منیر - خواجہ آفتاب خاں	منشی - ملا مولچند - جلد ۲
۳۲۶، ۳۶۱، ۳۶۶	مہدی علی خاں رک بہ عاشق	جلد ۲ - ۲۲۰	۲۲۲
جلد ۲ - ۲۴۹، ۱۴۰	میرزا خاں رک بہ رند	منیر - میر آفتاب علی -	منشی - میر محمد حسین جلد ۲
۱۴۳، ۱۵۵، ۱۶۴	مہلت - مرزا علی - جلد ۲	جلد ۲ - ۲۱۸	۲۲۱
۲۲۹، ۲۳۰، ۲۶۵	۲۲۸	منیر - میر نظام الدین - جلد ۲	منصف - منصف علی خاں
۲۶۶، ۲۶۹، ۲۷۲	مہلقا رک بہ چندا	۲۲۰	جلد دوم ۲۱۷
۲۹۰، ۳۵۵، ۴۰۹	میاں الہی بخش ۱۰۴	موزوں - جلد ۲ - ۲۲۶، ۱۵۱	منصف علی خاں رک بہ
میرزا ابو العلی ۳۸۴	میاں بخشو رک بہ عیاش	موزوں - رای پھتر سنگھ -	منصف
میر حسن رک بہ خلق	میاں براتی رک بہ مسیح	جلد ۲ - ۲۲۷	منعم - سید راحت علی
میرزا فانی رک بہ اسد	میاں حمان رک بہ امیں	موزوں - میر فرزند علی ۶۴	جلد ۲ - ۲۰۵
میرزا بھو رک بہ گریاں	میاں جگنو رک بہ جگنو	۲۹۴، ۲۹۵ - جلد ۲	منعم - شیخ محمد منعم - جلد ۲
میرزا کبری رک بہ شہوت	میاں جیون رک بہ شہتہ	۲۰۵، ۲۱۲، ۲۲۷	۲۰۵
میرزا پاشندہ رک بہ مسافر	میاں حاجی رک بہ بخلی	موسیٰ رضا (۱۱۴) جلد ۲ -	منعم - محمد یار بیگ رک بہ
میرزا پٹنوی رک بہ رضا	میاں حاجی رک بہ مہر طرب	۱۱۱، ۹۳	سائش
میرزا تجلی رک بہ تجلی	میاں حق رسا رک بہ محبوب	میرزا پٹنوی رک بہ منشی	منعم - مولوی سراسر
میرزا تقی رک بہ میر محمد تقی	میاں شاہ جی رک بہ برقی	مولوی ساجد - جلد ۲ - ۱۳۷	جلد ۲ - ۲۲۳
میرزا کان رک بہ نادر	میاں غلام رسول ۳۵۲	مولوی محمدی رک بہ بھیل	منعم - موہن لال - جلد ۲
میرزا جعفر رک بہ جعفر زلمی	میاں کلو رک بہ محمد یعقوب خاں	موہن لال رک بہ منعم	۲۲۶
میرزا جعفر خاں رک بہ صادق	میاں کلو رک بہ نصیر	میرزا جی سندھویہ - جلد ۲ - ۲۲۶	متور - جلد ۲ - ۲۰۵
میرزا جہاں - جلد ۲ - ۱۹	میاں مجیب الدین ۳۱	میرزا راج - راجہ نھلاس رای	متور - میر متور علی
ورک بہ میرن	میاں نعمت خاں جلد ۲ - ۱۷۹	جلد ۲ - ۲۲۹	جلد ۲ - ۲۲۱

میر جہانگیر رک بہ جہانگیر میر جیون رک بہ زار میر حاجی رک بہ شائق میر حسن ۵۶، ۱۰۳ و رک بہ حسن (غلام حسن) میر حسین (حکیم) رک بہ حسینی میر خاں بیٹے پیر خاں رک بہ کمترین میر درد رک بہ درد و غم میر میر سجاد رک بہ سجاد میر سوز رک بہ سوز میر شاکر رک بہ ناجی میر شمس الدین رک بہ ہوش میر طر رک بہ عیاں میر عسکری رک بہ میرن میر علی رک بہ امیر میر علی رک بہ مظفر خاں میر علی (حکیم) رک بہ آشنا میر علی خاں رک بہ سید میر علی شیر رک بہ نوائی میر غلام حسن رک بہ حسن میر قزو رک بہ بیقرار میر قدرت الدین رک بہ قاسم	میر کلن جلد ۲ - ۲۲۱ میر کلو رک بہ حقیر میر کلو رک بہ خاکسار میر کلو رک بہ شاعر میر متقی رک بہ متقی میر محسن رک بہ تحلی میر محمد رک بہ شائق میر محمد خاں (اعظم الدولہ) رک بہ سرور میر محمدی رک بہ شرف میر محمدی رک بہ ظاہر میر محمدی رک بہ قربان میر مستحق رک بہ خلیق میر یحییٰ رک بہ پاکیزہ میر کھو خاں رک بہ مظفر میر منو (نواب معین الملک) ۲۲۸، ۲۴۸ - جلد ۲ - ۲۰ میر میراں رک بہ بھید میرن - جلد ۲ - ۱۵۱ میرن - میر جہاں - جلد ۲ - ۲۵۵، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴ میرن - میر عسکری - جلد ۲ - ۲۵۵ میرن سہن واری - جلد ۲ - ۲۵۴	میر ناصر رک بہ شاعر میر نواب رک بہ آشنا ناجی - میر محمد شاکر - ۲۱، ۲۹۹ جلد ۲ - ۳۸، ۱۴۳، ۱۹۴ ۲۵۶ ناور - جلد ۲ - ۲۵۶، ۲۶۷ ناور - طہا سبقتی - ۳۴۶ جلد ۲ - ۲۵۴ ناور - لالہ گنگا سنگھ - جلد ۲ - ۲۶۵ ناور - میر محمد علی المعروف بہ میر جاکن - جلد ۲ - ۲۶۵ ناصر پست (میر) رک بہ شاعر ناصر حسین رک بہ شورش ناصر علی ۱۵ رک بہ علی و شاہ ناصر علی ناصر علی (شاہ) رک بہ علی و شاہ ناصر علی ناصر (میر) رک بہ شاعر نالان - جلد ۲ - ۲۰۶ نالان - شیخ عبد القادر - جلد ۲ ۲۰۶ نالان - مرزا عسکری - جلد ۲ - ۲۶۳	ناجی - جلد ۲ - ۲۵۶، ۲۵۸ ناجی - جلد ۲ - ۲۰۵ ناجی - لالہ مٹھی دھن، لال جلد ۲ - ۲۶۳ و ۲۰۶ ناجی - مرزا حبیب علی بیگ جلد ۲ - ۲۵۶ ناجی - میر حاتم الدین حیدر جلد ۲ - ۲۵۹ نثار - جلد ۲ - ۲۵۶ نثار - محمدان ۲۴۸، ۲۸۵ جلد ۲ - ۲۳۰، ۲۶۶ نثار - محمد پناہ خاں - جلد ۲ - ۲۶۵ و رک بہ حکیم نثار - میر عبد الرسول - جلد ۲ ۲۶۵ نجات - میر زین العابدین جلد ۲ - ۲۶۸ نجات - علی خاں بہادر ۳۶۲ نجات - جلد ۲ - ۲۰۴ نجات خاں بہادر رک بہ ذوالفقار الدولہ نجات علی (میر) رک بہ بیباک نجات بیخاں - جلد ۲ - ۳۴۲
---	--	--	--

نجم الدین دمیروک به سیادت	تصانیف خاں رگ به سلطان	جلد ۲ - ۲۶۷ درک به	نوا - شیخ محمد ظهور - جلد ۲ - ۲۸۶
نجم الدین علیخان رگ به سلام	تصانیف خاں رگ به وصال	خانزادین خان	نوا - ظهور اند خاں جلد ۲ - ۳۰۹
نجیب الدوله ذواب امیر الامرا	نصرت - لاله گویند راسی	نظام الدین احمد قادری (رسید)	ذواب احمد خاں بنگش رگ به
۳۴۰، ۲۶۸، ۵۹	جلد ۲ - ۲۶۵	۱۱۳ - جلد ۲ - ۲۸۰	احمد خاں
جلد ۲ - ۳۸ - ۳۴۲	تصیر - جلد ۲ - ۲۵۴	نظام الدین اولیا ۳۳، ۲۳۵	ذواب اسد الدوله ۳۶۲
تدا - جلد ۲ - ۲۰۷	تصیر - جلد ۲ - ۲۰۸	جلد ۲ - ۱۳۷	ذواب آصف الدوله رگ به
تدرست - سترامقل - جلد ۲	تصیر - سید تعصیل الدین غوثی	نظام الدین (شیخ) رگ به عنایت	آصف
۲۶۹	جلد ۲ - ۲۷۵	نظام الدین دمیروک به محنون	ذواب افغنی خاں ۵۹
تدرست - بدایت اللہ ۲۶	تصیر - محمد تعصیل الدین عرف	نظام الدین دمیروک به منیر	ذواب البرودی خاں - جلد ۲ -
تدیم - جلد ۲ - ۲۵۹	میان کلو ۶۱، ۶۵	نظام خاں رگ به پیچید	۳۴۷
تدیم - محمد قاسم جلد ۲ - ۲۶۹	۲۴۰، ۲۴۱، ۲۸۳	نظام خاں رگ به مجتهد	ذواب امین الدوله رگ به امیر
تدیم - مرزا علی قلی - جلد ۲ - ۲۶۹	۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴	نظامی رگ به نظام الدین احمد	ذواب یقادر خاں ۸۰
ترانداس دلاله رگ به پیچید	۳۶۸، ۳۸۱ - جلد ۲ -	قادری	ذواب بهو رگ به دهن بنگ
ترتبت - مرزا ارجمند - جلد ۲	۲۳، ۱۳۲، ۱۵۱، ۱۵۹	تظیر - جلد ۲ - ۲۵۹، ۲۸۱	ذواب تاج محل صاحب ۶۷
۲۷۰	۱۸۳، ۲۰۲، ۲۲۲، ۲۲۴	تظیر - جلد ۲ - ۲۰۶	ذواب حسام الدوله رگ به
تسیم - راجه گداناقد - جلد ۲	۲۶۳، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۵، ۲۸۳	تظیر - گشت راسی - جلد ۲ - ۲۸۳	حسام الدین خان بهادر
۲۷۰	۲۹۶، ۳۸۵، ۳۸۹، ۴۱۰	تظیر - محمد ولی بیضا شیخ ولی محمد	ذواب ذوالفقار الدوله دمیرو
نشاط - لاله البیروسی سمنگه	تصیر الدین غوثی (رسید) رگ به نصیر	۱۳۶ - جلد ۲ - ۲۸۱، ۳۰۸	الامرا رگ به ذوالنفا الدوله
عرق بستت سنگه -	تصیر الدین احمد (شیخ) رگ به	نعمت خاں دمیروک به سیال	ذواب روشن الدوله رگ به
جلد ۲ - ۲۷۱	غریب	نعمت خاں	ظفر خاں
نشد فوش - جلد ۲ - ۱۳	تصیر الدین دمیروک به رنج	نعمیم - شیخ محمد نعیم - جلد ۲ - ۲۸۶	ذواب سالار جنگ رگ به
نصیر الدین ساسانی در نصیر	نظام - ذواب عمو و الماکس	نعمیم - یک و درزا رگ به جوان	سالار جنگ
احمد سامانی، ۱۶	خانزادین خاں خلق به مادر	نگران - میر محمد علی - جلد ۲ - ۲۸۵	ذواب سیف الدوله رگ به رضی

نواب شجاع الدوله رک به	نور الاسلام رک به منتظر	واقف - واقف شاه - جلد ۲	وقا - مرزا عبدالعلی - جلد ۲
شجاع الدوله	نور رنگ کلاوت ۲۰۴	۲۸۹	۲۹۶
نواب شمس الدوله رک به قیمت	نورید - جلد ۲ - ۲۰۸	واقف شاه رک به واقف	ولا - منظر علیخان عرف مرزا
نواب عماد الملک - جلد ۳۹	نهادس رای دراجیه، رک به	والاجتاپ - رک به غالب	لطف الله جلد ۲ - ۳۱۲
نواب عمدة الملک رک به	مباراج	واله - جلد ۲ - ۲۸۹	ولایت - میر ولایت خان ۲۱۲
امیر خان بهادر	نیاز احمد (میان) رک به نیاز	واله - علی قلی خان ۱۳۰ - جلد ۲	ولایت - ولایت شاه جلد ۳۱۳
نواب کامگار خان - جلد ۲	نیاز بیگ خان بهادر - جلد ۲	۱۴۵	ولایت - نلس (میر) رک به ولایت
۳۶	۲۳	واله - محمد اکبر - جلد ۲ - ۲۹۱	ولایت شاه رک به ولایت
نواب بند الدوله رک به	نیاز - جلد ۲ - ۲۵۶ - ۲۸۶	واله - مرحمت خان - جلد ۲	ولی الله (شیخ) یک به حبیب
عبد الاحد خان	نیاز - ولایت شهر - جلد ۲ - ۲۰۹	۲۹۲	ولی الله (شاه) رک به اشتیاق
نواب محمد یار خان رک به امیر	نیاز (دکتری) - جلد ۲ - ۲۰۹	وحید - نواب وحید الدوله	ولی دکنی (محمد ولی) ۱۰، ۱۱، ۱۴
نواب مستمد خان ۱۱۳	نیاز (شاکر دمبر) - جلد ۲ - ۲۰۹	وحید الدین خان بهادر	۴۲، ۹۶، ۱۳۱، ۲۹۸، ۳۶۶
نواب معین الملک رک به	نیاز - میان نیاز احمد جلد ۲۸۸	جلد ۲ - ۱۸۶ - ۲۹۴	جلد ۲ - ۱۳۳، ۲۳۰، ۲۹۶
میر متو	نیاز - میر محمد سعید - جلد ۲ - ۲۸۶	وحید الدین (دروا) رک به کوچک	۳۹۳، ۳۹۸
نواب منور خان ۱۵۳	نیاز - میر محمد علی - جلد ۲ - ۲۸۶	وحید الدین خان بهادر (نواب)	ولی محمد (شیخ) رک به نظیر
نواب وحید الدوله رک به	نیچر رک به حمید الدین خان	رک به وحید	ولی محمد خان رک به انور
وحید	فارس - شاه وارث الدین	وحشت - جلد ۲ - ۲۹۵	وهم - میر محمد علی - جلد ۲ - ۳۱۳
نواب وزیر ۹۶، ۱۴۰	جلد ۲ - ۲۹۱	وحشی رک به ابن ۶۶	لا بیل ۸
نواب یارگار قلیخان - جلد ۲ - ۱۳۰	وارث الدین (شاه) رک به	وحید الدین خان (زفاقی) ۶۵	هاتف - مرزا محمد - جلد ۲ - ۳۱۶
نوارش خان امیر الدوله رک	وارث	وداد - سلیمان علی خان -	لادی (دکتری) - جلد ۲ - ۱۱۰
انسبیس	واسطی رک به ائل	جلد ۲ - ۳۱۲	لادی - میر حواد علیخان جلد ۲
نوازش خان (سید) رک به بهید	وصل - وصل مان - جلد ۲ - ۲۹۳	وزیر علی (شیخ) رک به مسرت	۱۵۳، ۳۱۴
نور احمد (مملو) رک به نیاز	وصل مان - رک به وصل	وصل - نصر الله جلد ۲ - ۲۹۵	لارون رشید ۱۵

ہاشم دمحم رک بہ شائق	ہمت - جلد ۲ - ۴۱۰	یعقوب بیگ (میرزا) رک بہ	یکرنگ - غلام مصطفیٰ خاں
ہاشم علی (میر) رک بہ ہاشمی	ہمت - اخوند ہمت - جلد ۲ - ۳۵۰	رازہ	۱۲۸ - جلد دوم - ۳۶۷
ہاشمی - جلد ۲ - ۳۱۶		یعقوب خاں (محمد) عرف	
ہاشمی - میر ہاشم علی جلد ۲ - ۳۱۶	ہمرنگ - رک بہ یکدل	میاں کلو رک بہ	یکرنگ - جلد ۲ - ۴۱۱
	ہمرنگ - میر عزیز الدین - جلد ۲ - ۳۵۱	محمد یعقوب خاں	یوسف - میر یوسف علی
ہدایت - ہدایت الدخان		یعقوب علی (میر) رک بہ	جلد ۲ - ۳۶۹
۱۸۰، ۱۳۶، ۲۶۶	ہنر - محمد داؤد - جلد ۲ - ۳۵۲	یعقوب	یوسف بیگ خاں -
۲۴۰، ۳۶۷، جلد ۲	ہوش - جلد ۲ - ۴۱۰	یعقوب علی خاں بہادر	(میرزا) ۳۶۷
۱۹، ۲۴، ۵۰، ۸۲	ہوش - میر شمس الدین - جلد ۲ - ۳۵۳	(محمند الدولہ)	یوسف علی (میر) رک بہ
۸۳، ۹۳، ۲۵۲		جلد ۲ - ۲۲۷	یوسف
۳۱۷	یاد - میر غلام حسین - جلد ۲ - ۳۵۳	یعقوب پشت - ۹	
ہدایت الدر رک بہ تدرست		یقین - انام الدخان	
ہدایت الدخان رک بہ ہدایت	یادگار قلی خاں (نواب)	۲۹۴ - جلد ۲ -	
ہدایت بخش (سلطان)	جلد ۲ - ۱۳۰	۱۹ - ۸۱ - ۱۷۷	
جلد ۲ - ۲۱۰	یار علی بیگ - رک بہ مستند	۱۹۸ - ۲۰۵	
ہدایت علی (میر) رک بہ	یحییٰ - منشی یحییٰ خاں - جلد ۲ - ۳۵۴	۳۵۵ - ۳۹۷	
کیفی		یکدل - دلاور خاں - جلد ۲ - ۳۶۸	
ہرچند - ہرچند کشور - جلد ۲ - ۳۵۰	یحییٰ خاں (منشی) رک بہ یحییٰ		
	یحییٰ خاں بہادر رک بہ آصف	یکرنگ - جلد ۲ - ۳۵۳	
ہرچند کشور رک بہ ہرچند	یعقوب - میر یعقوب علی	یکرنگ (زرگر پسر)	
ہشام بن عبدالملک ۱۳۱	جلد ۲ - ۳۵۴	جلد ۲ - ۳۶۸	

# فہرست کتب مقامات دیگر امو

آشنائی ۵۷	بادشاہ پور ۳۶۰	بہار عجم ۱۱۵	تنبیہ الغافلین (رسالہ) ۲۴
اٹاؤ ۱۳۰-۲۲۳ جلد ۱-۸۱	بالگرام (بلگرام) ۳۵۷	بوستان (سعدی) جلد ۲-۱۴	جٹ ۷۳
اچڑاڑہ جلد ۲۸۵-۳۸۹	یانس بریٹی جلد ۲-۳۷	۹۳	جلال آباد ۳۸
اٹوڑاٹوڑا زمین جلد ۲۳۰-۲۶۶	یداؤں جلد ۲-۴۰۰، ۴۰۱	پٹنہ رک بہ عظیم آباد	جہاں آباد رک بہ شاہ جہاں آباد
افغانہ ایدالی جلد ۲-۴۱، ۴۲	بدینہ روپے نظیر (نقشہ) ۵۶	پول جلد ۲-۲۲۷	۴۱۳، ۴۱۴
۱۲۳، ۱۸۱	۱۰۳ رک بہ نقوی بدینہ روپے	پنجاب ۵۰ جلد ۲-۲۰۵	چسپور ۳۶۲
اکبر آباد ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹	بے نظیر	پیشاور ۲۲۶	چے مگر جلد ۲-۲۰۲
۳۷، ۳۸، ۳۹ جلد ۲-	برندابن (مومن آباد) ۲۷	تذکرہ اعظم الدولہ ۲۰۱، ۲۹۵	چاند پور جلد ۲-۸۲
۱۹۷، ۲۳۹، ۳۰۳	جلد ۲-۴۸	۳۳۸ ج	چیک نامہ؟ ۱۲۷ ج
ال آباد ۱۲۸، ۲۰۱ جلد ۲-۳۰	برہان پور جلد ۳-۳۷	تذکرہ ڈکا ۲۶۰	چراغ ہدایت از خان آرتو
امروہہ ۲۸۵، ۲۹۹ جلد ۲-	بریٹی ۹۳، ۱۱۳، ۱۵۴، ۱۶۶	تذکرہ فارسی و ہندی از جلد ۱۱۹	چراغ ہدایت (رسالہ) از
۸۲، ۱۷۵	۲۱۹، ۳۹۸ جلد ۲-	تذکرہ کریم الدین جلد ۲-۱۹۶ ج	ہدایت جلد ۲-۳۱۸
انورہ جلد ۲-۳۹۶	۲۸۸، ۲۲۹، ۱۸۱، ۳۲	۱۹۸ ج ۳۷۴ ج	چنگ نامہ؟ ۱۲۴
اورنگ آباد ۲۹۳ جلد ۲-۳۵۱	بلند شہر جلد ۲-۴۰۹	تذکرہ میر جلد ۲-۱۲۲، ۲۳۰	چوک سعداں دقاں جلد ۲-۱۲۳
اورنگ آباد (سمر حیدر آباد) (سمر حیدر آباد)	بنارس (محمد آباد) ۲۲۶، ۷۷	۳۵۵	حاشیہ میر ۲۶۴
جلد ۲-۱۳۵	۳۲۸ جلد ۲-۴۰۸	تذکرہ تسلیم شاہ جلد ۲-۳۰	جل المبین ۱۰۳
اولیس ۱۰	بنی اسد ۱۵	تذکرہ شاہ جلد ۲-۲۵۷	حجر اسود ۱۳
ایہام ۱۰، ۵۲، ۲۱ جلد ۲-	بنی امیہ ۹	تذکرہ شاہ تسلیم ۱۸۰	حمدہ حیدری ۳۷۹
۴۷، ۱۴۳، ۱۹۸، ۲۵۷، ۲۷۸	بہار وانش ۱۷۷	تذکرہ میر بادل علی ۱۷۹	عاشی سید زاہد ۳۸۳

سینیل - جلد ۲ - ۸۹	راج گھاٹ ۱۸۰	۳۸۳، ۳۸۴، ۳۹۹	حیدر آباد - ۱۲۳، ۱۳۷
سندریں (ساز)	رامپور - ۲۳۷، ۲۴۴، ۳۰۳	جلد دوم ۱۹، ۲۲	۱۷۱، ۲۹۹، ۳۸۵
۴۲	۳۲۳ - جلد ۲ - ۱۲۵	۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵	جلد ۲ - ۱۲، ۱۳۵
سورت - جلد ۲ - ۱۲۹	۱۸۸، ۳۹۴	۳۸، ۴۱، ۴۳، ۴۸	۲۱۵، ۲۸۷، ۳۷۴
سوئی پت - جلد ۲ - ۲۱۵	رٹول (رقسیه) جلد ۲ - ۱۹	۵۰، ۵۲، ۵۷، ۸۲	۳۷۲، ۳۸۲، ۳۷۴
۲۵۳	رساله در رد صوفیہ از قمر الدین	۱۲۳، ۱۳۵، ۱۴۷	۳۹۴، ۴۰۱
سہارنپور - ۱۹۷	مت جلد ۲ - ۲۱۵	۱۵۶، ۱۵۷، ۱۷۲	خسرو شیریں از عاشق ۳۷۹
جلد ۲ - ۲۶۸	روشن پورہ - جلد ۲ - ۳۱۷	۱۷۵، ۱۸۱، ۱۸۹	خجائے جاوید ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶
سہرورد ۵۷، ۶۳ - جلد ۲ -	تراہدین ۱۰۴	۱۹۷، ۲۱۲، ۲۱۵	۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۲۱۰، ۲۱۱
۱۷، ۱۷۳، ۲۸۸	ساسانیان (سامانیان) ۱۰	۲۲۱، ۲۲۷، ۲۲۳	خیر آباد ۱۰۱ - جلد ۲ - ۳۹۹
سید داڑہ ۲۰۲	ساتی نامہ در و مندر ۲۵۳	۲۶۹، ۲۷۷، ۲۸۷	دشت قیماق ۲۸۶
شافعی ابن حاجب ۱۰۴	ساتی نامہ سودا - جلد ۲ - ۸۳	۲۹۲، ۲۹۶، ۳۱۷	دورہ اولی ۲۹۸
شاهجہاں آباد - ۲۷	سبعہ متعلقہ ۱۱	۳۵۴، ۳۸۹، ۳۹۶	دورہ دومین یا طبقہ دہیں
۵۰، ۹۰، ۱۰۱	سحر حلال الہی (رشتوی) جلد ۲ - ۲۱۵	ورک یہ شاہجہاں آباد	۲۳۰، ۲۷۷، ۳۷۷
۱۲۶، ۱۳۵	سراج اللغات از خان آرزو	و جہاں آباد	۱۸۱، ۳۹۶
۱۴۷، ۱۶۹، ۱۷۳	۲۴	دہلی کتبہ ۲۰۲	دہلی (حضرت) ۲۲، ۸۰
۲۱۰، ۲۱۲	سرای عربان ۱۱۸	دہ مجلس از شیخ عبد الصمد قدا	۸۱، ۱۱۳، ۱۳۲، ۱۴۷
۲۲۵، ۲۳۱	سروہ ۲۸، ۳۶۰	جلد ۲ - ۳۶	۱۵۵، ۱۷۰، ۱۷۵، ۱۷۶
۲۳۹، ۲۴۰	سرونگر جلد ۲ - ۳۷۹	دیوان زادہ حاتم ۱۸۰	۲۰۵، ۲۰۷، ۲۲۵
۲۴۵	ستی پنوں رشتوی از نواب	۱۸۳، ۱۸۵، ۱۸۶	۲۲۸، ۲۵۴، ۲۶۰
شاہنامہ ۳۷۹	محبت خاں - جلد ۲ - ۱۶۰	۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹	۲۶۸، ۲۷۶، ۲۸۶
شاہنامہ فردوسی ۲۸۶	سلم العلوم ۱۰۴	۱۹۰، ۱۹۲، ۱۹۳	۲۸۸، ۲۹۰، ۲۹۹
شرح حکمت العین ۲۹	سناہ ۱۱۵	دیوان یقین - جلد ۲ - ۳۵۸	۳۳۷، ۳۶۷، ۳۷۱

شرح شمس ۱۲، ۲۶۴	۲۵۵	قصه شاه شجاع الشمس از آفتاب	۲۴۵، ۲۸۵، ۲۸۶
شرح عقائد نسفی ۱۰۲	فرخ آباد - ۱۵۳، ۲۲۵، ۲۶۴	۱۸	۲۹۱، ۳۵۴، ۳۵۵
شرح فصوص الحکم ۳۴۳	۲۶۶، ۳۵۸ - جلد ۲	قصه عشق خود از مرحمت خاں	۳۶۶ - جلد ۲ - ۲۶۶
شرح مطلع ۲۲ - ۱۰۲	۳۱۳، ۳۹۹، ۴۰۵	واله جلد ۲ - ۲۹۲	۳۵، ۱۴۵، ۱۸۶
شرح وقایع ۱۰۲	۴۰۴	قصه معراج حضرت خیر الانام	۲۰۵، ۲۲۸، ۲۹۲
شرح بدایه ۳۶۰	فرخ نگر - جلد ۲ - ۳۶	از قاسم - جلد ۲ - ۹۳	۲۹۶
شکار پور - ۱۲۶ - جلد ۱۳۵	فرید آباد - ۱۹۵، جلد ۲ - ۳۵	قصه منظوم از لاله موچند نشی	جلد ۲ - ۲۱۲، ۲۱۶، ۳۱۲
شکرتان از قمر الدین ممت - جلد ۲ - ۲۱۵	۳۶، ۸۱	جلد ۲ - ۲۲۲	کلیات سودا - ۳۱۴ ح - کلیات
شیرینج (رشتوی) ۸۱	فوائد ضیائیة المشهوریه شرح	قصه منظوم از ممتون - جلد ۲	۳۱۵ ح - ۳۱۴ ح - ۳۲۰ ح
صحیح بخاری ۱۰۲	طرا - جلد ۲ - ۳۸۳	۲۱۲	۳۲۰ ح
طبقة ثالثة - جلد ۱۲۳	فیض آباد ۱۳۸، ۲۰۲، ۲۰۳	قیماق، دشت ۲۸۶	کلیات میر - جلد ۲ - ۲۲۳ ح
عباسیه ۹	جلد ۲ - ۳۸۰، ۴۰۴	قصیده بانس سعاد ۱۲	۲۲۵ ح - ۲۳۶ ح - ۲۳۸ ح
عرب سرای ۱۳۴	فیض آباد بکله ۲۰۳	قصیده برده ۱۲	۲۴۱ ح - ۲۴۲ ح - ۲۴۹ ح
عظیم آباد ۱۵۳، ۲۵۵	قدم رسول ۱۴۹، ۲۳۰، ۲۴۱	کابل - جلد ۲ - ۱۴۳	۲۵۰ ح - ۲۵۳ ح - ۲۵۴ ح
۲۶۰، ۲۸۳، ۳۳۴	۳۹۹	کافرکله - جلد ۲ - ۱۳۴	کلیله و دمنه - ۱۶
۳۵۸ - ۳۶۵ - ۳۸۱	قدم شریف رکبه قدم رسول	کاپی ۴۳، ۲۲۸، جلد ۲ - کول (قصیده) ۱۲۸ - جلد ۲ - ۱۹، ۴۴، ۲۴۴	۳۱۳
۳۸۴ - جلد ۱ - ۴۱، ۴۱	قصه نیکو؟ ۱۴۱	کرامات محبوب سبحانی یعنی	گجرات شاه دوله - جلد ۲ - ۹۳
۴۰۱، ۴۱۲، ۴۰۱	نظم کرده شیخ محمد منعم	کرامات پیران پیران	گر دیز - جلد ۲ - ۲۰
غزوه بدر از قاسم - جلد ۲	جلد ۲ - ۴۰۵	قاسم - جلد ۲ - ۹۳	گلادنی - جلد ۲ - ۴۴
۹۳	قصه و لچپ در جواب بدرنیر	کر بلای معالی - ۲۹۹	گلستان سعدی - جلد ۲ - ۲۱۵
فتح پور - جلد ۲ - ۴۰۳	میر حسن از شیخ اصغر علی	کرمان - ۱۵	کشمیر ۳۸، ۴۵، ۲۳۳، ۲۱۳
فتوحات و فصوص - جلد ۲	مروت - جلد ۲ - ۱۸۰	کشمیر ۳۸، ۴۵، ۲۳۳، ۲۱۳	



لال کتوہ - ۱۲۹	۳۴۵، ۳۹۱، ۳۹۷	مجلس شعرا - ۱۵۵	مرشد آباد - ۸۰، ۱۰۶
لاہور ۲۲۵ - جلد ۲۷۸	۴۰۲، ۴۰۵	مجلس مشاعرہ ۷۱، ۷۲	۱۹۴ - جلد ۲ - ۳۹
۲۰	لیلیٰ مجنوں از تجلی ۱۳۳	۷۴، ۷۸، ۳۱۱، ۳۵۲	۴۸، ۱۲۳
لکھنؤ - ۳۴، ۵۶، ۵۹	لیلیٰ مجنوں از عاشق ۳۷۹	محمد آباد رک پہ بنارس	مشارق الانوار - ۱۰۴
۷۰، ۸۱، ۱۰۶	لیلیٰ مجنوں از عظیم - جلد ۲	مختصر معانی ۱۰۴	مشاعرہ مرزا رضا قلی بیگ
۱۳۷، ۱۴۷، ۱۵۱	۱۵، ۱۴	مختصر وقایہ ۱۰۴	آشفقتہ ۳۳
۱۵۲، ۱۵۵، ۱۵۶	مار پڑہ ۶۴	مدینہ ۲۲۸	مشاعرہ مرزا سلیمان شکوہ
۱۷۴، ۲۰۳، ۲۰۵	ماہیگیر ۶۶	مراح الارواح ۱۰۴	۳۰۱
۲۱۹، ۲۲۹، ۲۵۸	مثنوی از وجیہ - جلد ۲ - ۲۹۴	مراختہ بہادر بیگ خاں	مشاعرہ مرزا میڈو -
۲۶۳، ۲۷۳، ۲۷۴	مثنوی بدینہ و بے تغییر - ۵۶	غالب - جلد ۲ - ۲۴	۷۱، ۸۱، ۳۵۲
۲۷۵، ۲۸۴، ۲۸۸	۲۰۳، ۲۳۶	مراختہ عظیم الدین خاں آشفقتہ	مشاعرہ ہمدی علیخان عاشق
۳۰۱، ۳۰۵، ۳۲۱	مثنوی و جواب سحر لال الہی	۳۱	۲۹، ۳۷۹
۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۶	شیرازی از منت -	مراختہ غلام ہمدانی مصحفی	مشکوۃ شریف ۱۰۴
۳۵۶، ۳۶۱، ۳۶۷	جلد ۲ - ۲۱۵	جلد ۲ - ۱۸۹	مصور ۳۶۰
جلد ۲ - ۲۸، ۳۴	مثنوی در کرامات مولانا محمد تقی	مراختہ مرزا اسد بیگ رفیق ۲۷۴	مطلوب ۱۰۴
۳۷، ۱۳۷، ۱۴۲	از عماد الملک غازی الدین	مراختہ مرزا راجہ شکر ناتھ ۳۶۱	معارض التصریف ۱۰۴
۱۳۸، ۱۴۹، ۱۵۳	خان بہادر - جلد ۲ - ۲۷۷	مراختہ مرزا محمد تقی زرقی ۱۳۸	مغل پوہ - جلد ۲ - ۱۷۲
۱۵۴، ۱۶۰، ۱۷۱	مثنوی در ہجو لکھنؤ ۲۰۳	مراختہ مولوی قدرت اللہ	موسیقی - ۶۲، ۶۷
۱۷۵، ۱۸۹، ۱۹۶	مثنوی شیر برنج ۸۱	قدرت - جلد ۲ - ۱۲۵	۱۵۵، ۲۰۵، ۲۰۷
۲۰۵، ۲۱۵، ۲۱۶	مثنوی مولوی معنوی ۱۹۷	مراختہ ہمدی علیخان عاشق ۳۷۹	۲۲۲، ۲۳۷، ۲۴۰
۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹	۲۱۳، ۳۳۶، جلد ۲	مراختہ میر سجاد سجاد ۲۹۰	۲۷۶، ۳۶۰ - جلد ۲ -
۲۶۵، ۲۶۶، ۲۸۶	۹۳	مراختہ میر محمدی شرف ۳۴۰	۱۷۹
۳۱۳، ۳۱۶، ۳۵۳	مجلس نگین ۲۷۸	مراد آباد - ۷۳ - جلد ۵ - ۳۹۵	مومن آباد رک پہ ہمدان

۳۴۹	قدم رسول	نارنگ ۶۵، ۱۶۷	مثنوی (تفسیر) ۳۵۶
یوسف زلیخای قدوسی	نیشاپور - ۱۵	نخستین اشرف - جلد ۲ - ۲۵۹	همدی محبوب سبحانی
پنجابی - جلد ۲ -	نیکو ۹، ۱۴۱	نغمه عندلیب - جلد ۲ -	۲۵۹
۴۰	پرایه ۱۰۴	۱۹۶ ج	مبندی ۳۶۰
— * —	یوسف زلیخای عاشق	نقش قدم حضرت رک به	میراث - جلد ۲ - ۴۰۱

## عرض ضروری

یہاں بعض اُن اغلاط کی طرف بھی ایما کر دیا جاتا ہے جو مولف تذکرہ کے قلم سے بعض اسماء کی تحریر کے وقت اتفاقیہ سرزد ہوئی ہیں۔  
 ص ۱۲۹ سطر ۱۱۔ ثابت کے والد کا نام مرزا احسن تحت چاہئے نہ مرزا احسن تحت، ص ۲ سطر ۲۔ محمد میر خاں غلط ہے۔ صحیح  
 نام میر محمد خاں ہے جیسا کہ جناب مولف نے ص ۲۹۲ پر درج کیا ہے، ص ۲۶۶ سطر ۶۔ قتیل کا نام مرزا محمد حسن ہے۔ نہ  
 مرزا محسن، ص ۳۶۲ سطر ۶۔ نظیر کا نام ولی محمد چاہئے نہ محمد ولی حالانکہ جلد دوم میں ص ۲۸۱ صاف ولی محمد مرقوم ہے۔  
 تفسیر کے ذکر میں بھی غلطی بہ تقلید مولف اشپیز نگر سے بھی سرزد ہوئی ہے۔ دیکھو فہرست اشپیز نگر ص ۲۱۹،

جلد دوم ص ۱۴۸ سطر ۴۔ ”دو ازاں لطف تخلص میکند“ اس عبارت میں لطف کی جگہ لطیف بیان یا بعد کی  
 روشنی میں صحیح نظر آتا ہے، جلد دوم ص ۳ سطر ۲۔ فدا کا نام پھر ام دیا ہے۔ حالانکہ جلد اول میں صاف پچھے رام  
 تحریر ہے۔ اشپیز نگر نے یہ نام بحوالہ قاسم و ذکا لچھی رام دیا ہے۔

ساتھ ہی ان لغزشوں کا بھی ذکر کر دیا جاتا ہے۔ جن کا مرتب ذمہ دار ہے۔

ص ۱ سطر ۱۔ میر علی خاں غلط اور میر غالب علی خاں صحیح ہے، ص ۱۸ سطر ۱۸۔ مولوی ذرا احمد کا تخلص ممتاز ہے  
 ممتاز غلط لکھا گیا ہے، ص ۱۳۳ سطر ۱۱۹۔ جانجناں کی جگہ جان جان صحیح ہے، ص ۱۰۱ سطر ۱۰۱۔ بشیر محمد خاں کی جگہ  
 شیر محمد خاں چاہئے، ص ۱۶۹ سطر ۱۱۴۔ جنون اول کا نام قمر الاسلام ۱۔ ۱ سے منقول ہے۔ نسخہ اصل کرم خوردہ تھا  
 اشپیز نگر نے بسند ذکا فخر الاسلام (فہرست ص ۲۲۴) رقم کیا ہے۔ اور کوئی تعجب نہیں اگر قمر الاسلام درست ہو،  
 ص ۲۵۸ سطر ۶۔ دیوانہ کا نام سرپ سنگھ غلط ہے۔ سرب سنگھ چاہئے،

ص ۲۹۱ سطر ۱۳۔ نسخہ اصل میں سخنور کا نام دیوالی سنگھ ہے۔ مرتب نے دیوالی سنگھ پڑھا۔ اشپیز نگر نے (فہرست  
 ص ۲۵۲) بحوالہ قاسم و گلشن بیچار دیوالی سنگھ دیا ہے۔ مختار جاوید میں دیوالی سنگھ ص ۱۲۴ جلد پہلے اور اسکی فہرست میں  
 دیوانی سنگھ دیا ہے،

جلد دوم ص ۱۹۶ سطر ۱۴۔ مضطرب دوم کا نام دگا پرشاد صحیح اور دوار کا پرشاد غلط ہے۔ یہ ۱ کی قرأت ہے  
 جلد دوم ص ۲۲ سطر ۱۔ منیر سوم کے باپ کا نام شاہ پیر (۹) علی اور ۱۰ میں بند علی ہے۔ اصل نسخہ میں  
 ’سر علی‘ ہے۔ اشپیز نگر نے (فہرست ص ۲۶۵) بسند قاسم شیر علی اور بحوالہ ذکا بر علی دیا ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں  
 بر علی زیادہ درست ہے،

جلد دوم ص ۳۸۶ سطر ۸۔ رضای اول کا نام بجای رضای دکنی محمد رضای دکنی پڑھنا چاہئے۔

# غلط نامہ

## مجموعہ لغز (جلد اول)

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۱۵	بیعتہ	بیعتہ	۵۴	۱۹	نیا کانش	نیا کانش
۴	۷	میر علیخان	میر غالب علیخان	۵۷	۱۲	تجے	تجے
۷	۸	بزرگی و	بزرگی	۵۸	۱۴	آے	آے
۸	۱۳	افضلہا من	افضلہا ومن	۵۹	۱۱	ینی	ینی
۱۰	۱۶	تام	تام	۶۰	۱	اسد	اسد
۱۰	۱۸	الرحمتہ	الرحمتہ	۶۱	۲۰	بحقیقہ	بحقیقہ
"	"	رحمتہ	رحمتہ	۶۲	۱۴	نہ	نہ
۱۱	۳	الرحمتہ	الرحمتہ	۶۲	۱۸	مقتار	مقتار
۲۴	۷	سما و وجود	سما و وجود	۶۵	۹	اسے	اسے
۲۷	۸	وصلیہاے	وصلیہاے	۶۵	۱۶	نسبتہ	نسبتہ
۳۸	۸	محبت	محبت	۶۷	۷	نیا کانش	نیا کانش
۴۳	۸	مامام	مامام	۶۹	۱۳	راحتہ	راحتہ
"	۱۶-۱۱	الرحمتہ	الرحمتہ	۷۱	۱۳	میسڈھو	میسڈھو
۴۴	۱	رحمتہ	رحمتہ	۷۷	۱۲	نہ دیکھیے	نہ دیکھیے
"	۵	ساعتہ	ساعتہ	۷۸	۱۱	جان	جان
"	۶	نور [رنگ]	نور [رنگ]	۸۷	۴	ڈوری	ڈوری
۵۴	۱۱	چین	چین	۸۹	۳	پینی	پینی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۱	۶	نظامتہ	نظامتہ	۲۰۲	۵	گریبان	گریبان
۱۰۲	۴	کافی	کافی	۲۰۶	۹	میرزا	مرزا
"	۱۰	الملتہ	الملتہ	۲۱۹	۱	مصرعے	مصرع
"	"	رحمتہ	رحمتہ	۲۲۴	۹	بن کئے	بن گئی
۱۱۴	۲	کاسیے	کاسیے	۲۲۸	۱	نیا کانش	نیا کانش
۱۲۳	۱۹	جانجاناں	جانجاناں	۲۵۱	۸	ہاے	پائی؟ (ورن غلط)
"	"	الرحمتہ	الرحمتہ	"	۱۷	ول	ول
۱۲۶	۱۳	منتقل	منتقل	۲۵۲	۸	ہی رسم	ہی کچھ رسم
۱۳۲	۸	الرحمتہ	الرحمتہ	۲۵۴	۲	شاگرد ہاں	شاگردان
۱۳۵	۱۱	چھاتے	چھاتی	"	۳	نیا کانش	نیا کانش
۱۴۲	۱	تغش	تغش	۲۵۷	۷	عبودنیہ	عبودیتہ
۱۴۹	۱۱	حسن بخت	حسن بخت	۲۶۲	۱۵	[د] کی	[ذ] کی
۱۵۱	۱	دھوا آ نکھیں	دھوا آ نکھیں	۲۶۶	۱۴	بیگ وے	بیگ نام وے
۱۶۶	۹	سو ہے	ہے؟	۲۹۳	۱۰	بھی (کذا)	تھی؟
۱۷۱	۱۰	[بشیر]	[شیر]	۳۱۱	۱۰	بات	بات
۱۷۵	۱۴	مرزا	بہ مرزا	۳۴۲	۴	عشق	عشق
۱۷۶	۴	[اپنے]	[اپنی]	۳۴۹	۱۰	یہاں سے وہ رکذا	بہانے سے؟
۱۷۸	۲	اپنے	اپنی	۳۶۱	۱۰	درہ	ذره
۱۷۹	۱۴	الصلوۃ	صلوات	۳۶۴	۶	محمد ولی رکذا	ولی محمد
۱۸۹	۱۲	عشق کی	عشق کے	۳۷۲	۱۷	ابو المظفر	ابو الظفر
۲۰۰	۲۰	مرزا جان جانماں	مرزا جان جاں	۳۷۵	۹	تک	تک
۲۰۱	۱۲	اپنی	اپنے	۳۷۸	۹	دھونے	دھونی
				۳۹۸	۱۶	برہانہ کہ در رکذا	برہانہ در؟

# غلط نامہ

## مجموعہ لغز جلد دوم

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۱۲	کتہ جاتے	گتہ جاتے	۵۴	۱۰	ایدھر (کذا)	اودھر ؟
۶	۴	لی	لے ؟	۶۷	۳	[چراغ و]	[چراغ]
۱۳	۲۱	[بختے]	[بختے]	۹۲	۱۳	رحمۃ اللہ	رحمۃ اللہ
۱۵	۴	سے	سی (در ہر دو دھرت)	۹۹	۷	سمر	سمر
۱۵	۱۲	پاس (کذا)	باس ؟	۱۰۷	۴	المدری	المدری
۱۸	۱۷	سرپ سنگھ	سرپ سکھ	۱۲۶	۳	نیا کانش	نیا کانش
۲۲	۱۰	الطاف	الطاف	۱۲۸	۱۵	قرباں	قرباں
۲۸	۱۵	پر نور	پر نور	۱۲۹	۲	وہو	وہو
۳۶	۳	متکبران	متکبران	۱۳۰	۸	مسور	منور
"	۴	عزیزان	عزیزان	۱۴۳	۹	میر خاں	میر خاں
۳۸	۲	کہ قاسم	کہ بہ قاسم	۱۴۷	۵	قدوہ	قدوہ
۳۹	۱	مانوسی	مایدوسی ؟	۱۵۲	۱۳	اختر	اختر
۴۱	۱۱	نیا کانش	نیا کانش	۱۶۰	۱	بھڑکا	بھڑکا
۴۲	۴	فکر	فکر	۱۷۲	۱۲	زائے	زائے
۴۳	۴	الرحمۃ	الرحمۃ	۱۹۲	۱۶	لالے	لالہ
۴۴	۱۴	نیا کانش	نیا کانش	۱۹۴	۱۱	تیری	تیرے
۴۸	۶	وے یئے	وے بائیئے	۱۹۶	۱۴	دوار کا پریشاد	درگا پریشاد

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۹۷	۱۱	تخت	تخت	۳۵۴	۲	فتی	فتی
۱۹۹	۹	انشاد	انشاد	"	۳	سلاطین	سلاطین
۲۰۲	۶	کے	کی	"	۱۲	حان	خان
"	۱۲	[صبا]	[صبا]	۳۵۵	۲	شیخ	شیخ
۲۰۵	۱۵	سلمہ	سلمہ	"	۵	ار	ار
۲۰۷	۱۲	بار	بار	"	۶	ور	ور
۲۰۸	۵	بجھ	تجھ	"	۸	جانناں	جان جاں
۲۱۰	۵	وے	وے	"	۱۲	تیغ	تیغ
۲۱۹	۱	سناتے	سناتے	"	۱۶	زلیجا	زلیجا
۲۲۹	۴	مزد	مزد	"	۱۸	یہ	یہ
۲۳۰	۶	بسزائے	بسزائے	۳۵۶	۳	آیا	آیا
۲۵۱	۱۰	[ر] [ہ]	[ر] [ہ]	۳۵۷	۸	بیطرح	بیطرح
۲۵۲	۲۱	[لڑکے]	[لڑکے]	۳۶۰	۱۳	ابلیس	ابلیس
۲۷۳	۳	می آمد	می آید	۳۶۲	۱۵	نفل	نفل
۲۸۹	۱۰	پہاڑے	پہاڑے	۳۶۳	۱	استخوان	استخوان
۲۹۱	۱۱	دیکھے	دیکھی	۳۷۴	۵	کے	کے
۲۹۳	۱	میری	میرے	۳۸۳	۱۳	لگائے	لگائے
۲۹۷	۱۰	میرخان	میرخان	۳۸۵	۱۰	کوا جو چلیگا	کوا جو چلے گا۔
۳۰۲	۱۳	کے	کی؟	۳۸۷	۸	رخصے دہنی	محمد رضا کے دہنی
۳۱۲	۱۸	اوسکی	اسکی	۳۸۹	۷	ستار یہ	شٹاریہ
۳۱۸	۱۲	اوسنے	اسنے	"	۱۰	پراسنہ	پراسنہ
۳۲۵	۱۳	شان	شان	۳۹۱	۳	حبرۃ	خبرۃ
"	۱۴	میرے	میری	۳۹۲	۱۲	وہ	وہ
۳۵۲	۵	ہیں	ہیں	۳۹۷	۱۷	بگفتار	بگفتار
				۳۹۹	۳	وہاں	وہاں
				۴۰۸	۳	ایکے	ایکے





سرمی پریس یرون شیرانو الیٹ لاهور میں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں  
ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں



Punjab University Oriental Publications.

# **Majmu'a-i-Naghz**

**OR**

**Biographical Notices of Urdu Poets**

**BY**

**Hakim Abu'l Qasim Mir Qudratullah Qasim.**

**EDITED BY**

**Hafiz Mahmud Shairani,**

**Lecturer Punjab University.**

---

**1933**

**Published by the University of the Punjab,**

**LAHORE.**



CALL No. { Δ913 531.9  
05110 ACC. NO. 18893

ACC. NO. 18892

AUTHOR \_\_\_\_\_

**TITLE**

SECTION

ED AT THE TIME



MAULANA AZAD LIBRARY  
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES :-

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of **Rs. 1-00** per volume per day shall be charged for text-book and **10 Paise** per volume per day for general books kept over-due.

